تعلموا العربية فانها من دینکم
(فرمان عمرؓ)
تحفۃ المشتاق
لمن یقرء المقامات
پسند فرمودہ
استاذ العلماء حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مدیر و شیخ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال
استاذ العلماء حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم رحیمیہ ملتان
مدیر جامعہ حفصہ لبنات الاسلام جھنگ موڑ مظفر گڑھ
مؤلفہ
ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ استاذ العلماء
حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ
سابق استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال
ناشران
قاری غلام مصطفیٰ صاحب
مدرس دار العلوم کبیروالا
0300-6883956
حافظ محمد شاہ صاحب
بن سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ
ادارۃ التصنیف
دار العلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع خانیوال
0300-7307166
0322-7307166

تعلموا العربية فانها من دينكم (فرمان عمرؓ)

تحفۃ المشتاق

لمن یقرء المقامات

مؤلف:

حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ

اُستاذ الحدیث دار العلوم کبیر والا

ناشر
قاری غلام مصطفےٰ
مدرس دار العلوم کبیر والا

ناشر
محمد شاہ
بن سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ

شائع کنندہ

ادارۃ التصنیف

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

نام کتاب	تحفۃ المشتاق لمن یقرء المقامات
نام مصنف	حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ
	استاذ الحدیث دار العلوم کبیر والا
کمپوزنگ	ابوالاحتشام سراج الحق عفی عنہ
اشاعت اول	۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء
اشاعت دوم	۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء
تعداد	۱۱۰۰
قیمت	

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

☆ قاری غلام مصطفیٰ صاحب مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال 03006883956

☆ مولانا رئیس احمد صاحب مہتمم جامعہ صدیقیہ خانیوال

☆ قاری ضیاء الحسن ملتانی مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

☆ مفتی عبد الرؤف صاحب مکتبہ فتحیہ نزد جامعہ محمدیہ نواب شاہ سندھ

☆ مولانا ممتاز احمد صاحب مدرس جامعہ انوار مدینہ ترنول اسلام آباد

☆ حضرت مولانا قاری محمد اکرم صاحب جامعہ خالد بن ولید وہاڑی

☆ حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب مدرس مدینۃ العلم مقام حیات سرگودھا

☆ مولانا محمود تیمی صاحب مدرس دار العلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بہاولپور

☆ دار العلوم جنرل سٹور کبیر والا

☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ عثمانیہ نزد خیر المدارس ملتان

☆ مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

☆ اقبال نعمانی بک سنٹر جہانگیر مارکیٹ کراچی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
صلی اللہ علی النبی الامی

الاہداء

امت مسلمہ کے محسنین علمائے کرام خصوصا اساتذہ کرام اور ان منتخب فرزندوں کے حضور جو گونا گوں مشکلات کو نظر انداز کرتے ہوئے علوم نبویہ کی تعلیم و تعلم میں کوشاں ہیں اور سرور کائنات ﷺ کی بشارت "خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ" کے مصداق ہیں جن کے بارے کہا گیا ہے۔

؎ از ہمت شاں در چمن زیست بہارے

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر طریقت حضرت مولنا سید مشتاق احمد شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ تدریس کے شہزادے ہر فن کی کتب کے ماہر، محسن، خوش طبع، ہر دلعزیز، سراپا علم وعمل خصوصی طور پر علم ادب میں باکمال تھے۔ان کی ادبی کمال کی زندۂ جاوید دلیل ان کی تصنیف ''تحفۃ المشتاق'' ہے

بندہ کے ساتھ حضرت والا کی خصوصی شفقت اور پیار تھا یہ ان کی خصوصی مہربانی تھی ورنہ واللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں ان کا ادنی سا شاگرد تھا ان کی خدمت کا حق ادا نہیں کرسکا دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں جنت میں بھی اکٹھا فرمادے آمین

تحفۃ المشتاق حضرت والا نے اپنی زندگی میں شائع فرمائی اور وہ ایڈیشن ختم ہو چکا ہے حضرت والا کا ارادہ تھا کہ دوسرا ایڈیشن نئے انداز سے اور چھوٹے سائز میں شائع کریں گے۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی۔اب بندہ پر یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔چنانچہ حضرت والا کی خواہش کے مطابق شرح ھذا نئے انداز اور خوبصورت طریقے سے آپ کے سامنے پیش ہے۔

اللہ جل شانہ سے از حد امید ہے کہ اس کو حضرت شاہ صاحب کیلئے ذریعہ آخرت اور میرے اور تمام معاونین کیلئے ذریعۂ نجات بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین فقط

غلام مصطفیٰ عفی عنہ

مدرس دار العلوم کبیر والا

۲/رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

تقریظات علمائے کرام

رائے گرامی

مجاہد اسلام ولی کامل حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی راولپنڈی

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم وعلی آله واصحابه الطیبین الطاهرین الی یوم الدین

اما بعد راقم الحروف کو بعض محترم احباب نے حکم فرمایا ہے کہ پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ ''دارالعلوم کبیر والا'' کے استاذ الحدیث حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب قدس سرہ کی تصنیف ''تحفۃ المشتاق'' پر چند کلمات لکھوں۔ اکابر اور بزرگوں کی تحریرات کے بعد نہ تو ضرورت ہے اور نہ بندہ کی علمی اور عملی حیثیت ایسی ہے کہ کچھ لکھ سکے۔ لیکن ایک بات جو مجبور کر رہی ہے۔ وہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے محبت ہے۔ ان کو قریب سے دیکھا ان کی علمی شان تو اہل علم جانتے ہیں اور ''تحفۃ المشتاق'' اس کی ایک جھلک ہے۔

مگر میں تو ان کے عشق الٰہی اور حب حبیب ﷺ سے بے حد متاثر ہوں وہ ہمارے سلسلہ کے بہترین ساتھیوں میں سے تھے۔ کئی سال تک رمضان المبارک پورا یا اس کا کچھ حصہ مسجد صدیق اکبرؓ راولپنڈی میں اعتکاف میں ہمارے حضرت اقدس برکۃ العصر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کے طرز پر گزارا کرتے تھے۔ ذکر بھی حسین اور عاشقانہ انداز سے کرتے تھے اور اس میں اکثر رویا بھی کرتے تھے۔ حرمین شریفین کا ایک سفر بھی ساتھ ہوا یہ ان کی بھی خواہش تھی اور میری بھی۔ اس سفر میں بھی ان کی خوبیاں بہت ظاہر ہوئیں۔

احقر نے ان کو مسنون استخارہ اور مشورہ کے بعد اپنے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے

سلاسل میں اجازت بھی دی تھی مگران پر تواضع کا غلبہ تھا۔ جو اس مبارک راہ میں عظمت کی دلیل ہے۔ ان کو بیعت کرنے کا اکثر عرض کیا کرتا تھا۔ مگر خاموش ہو جایا کرتے تھے۔ میں کبھی کبھی مزاح میں ان کے سامنے یہ شعر پڑھ دیا کرتا تھا

احمدا تو عاشقی بہ مشیخت تراچہ کار — سلسلہ شد شد نہ شد نہ شد

ہنس کر خاموش رہتے فرحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ

ان کی جوانی میں جدائی جہاں دارالعلوم اوران کے اعزہ واقارب اورتلامذہ کے لئے صدمہ ہے۔ ہمارے لئے بھی ہے۔ گذشتہ دوسال دارالعلوم پر بہت گراں گذرے کہ اول مخدوم ومکرم، پیکر اخلاص حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالقادر صاحب ان کے بعد دینی تحریکوں کی روح رواں اور بے شمار خوبیوں کے مالک دارالعلوم کو چار چاند لگانے والے حضرت مولانا محمد انور صاحب اورپھر حضرت شاہ صاحب نوراللہ مرقدہم داغ مفارقت دے گئے۔

اللہ تعالی ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو اخلاص وللہیت کیساتھ یریدون وجهه کے زمرے میں آخری سانس تک اپنے لئے قبول فرمائے اوران کے ساتھ جنت الفردوس میں بغیر حساب وکتاب محشور فرمائے اورحضرت شاہ صاحب کی یہ کتاب اوردیگر کتب اوران کی روحانی اور جسمانی اولاد کوقبول فرماکر ان کے لئے صدقۂ جاریہ بنادے۔ اور دارالعلوم کبیر والا اورتمام مدارس دینیہ ومکاتب قرآنیہ اورعلماء حق کی ہرنوع کی ظاہری وباطنی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین . فقط

فقیر محمد عزیز الرحمن عفی عنہ

پیر ۲۴ جمادی الاخری ۱۴۲۶ھ

خانقاہ ودارالعلوم زکریا بستی انوار مدینہ ترنول اسلام آباد

رائے گرامی

مخدوم العلماء والطلباء شیخ طریقت حضرت مولنا مفتی عبدالقادر صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث ورئیس الافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رافع المقامات قاضي الحاجات معز العلم واهله بالدرجات وفقهم لنشر العلم والخيرات والصلوة والسلام على من ارسله بالعلم والحلم والكتاب جعل لكتابه ونبيه لسانا عربيا هدى و بينات فطوبى لمن تعلمها وعلمها ونطق بها في الخطاب وعلى اله وصحبه اجمعين وبعد فقد تشرفت لمطالعة تقريرا نيق القاه اخونا ومولانا لسيد مشتاق احمد حفظه الله في اثناء درس المقامات فوجدته نافعا لطابيه وكافيا لقارئيه جعله الله خزينة في الدنيا وذخرا في العقبى امين يا رب العالمين بحرمته سيد المرسلين عليه الصلوة والتسليم

وانا العبد عبد القادر عفاالله عنه

السابع عشر من ذيقعدة الحرام سنة ١٤٢١ من الهجرة

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

استاذ العلماء والطلباء شیخ طریقت حضرت مولنا ارشاد احمد دامت برکاتہم

شیخ الحدیث ومدیر دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد !عزیزم حضرت مولانا سید مشتاق احمد صاحب مرحوم کی تصنیف شدہ ''تحفۃ المشتاق شرح مقامات'' مرحوم کا عظیم علمی ذخیرہ ہے۔کل من علیہافان یہ تدریسی میدان کا شاہسوار مختصر زندگی لے کر آیا تھا حاکم وحکیم کے فیصلہ پر دل وجان سے راضی رہنا فرض ہے مرحوم کے اس عظیم علمی سرمایہ سے انشاءاللہ سینکڑوں طلبہ وطالبات معلمین ومعلمات استفادہ کرتے رہیں گے جو مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

دل کی گہرائیوں سے دعا ہے حق تعالی شانہ اس شرح کو شرف قبولیت بخشے واقعی اہل علم کے لئے عظیم تحفہ ہے اور پورے پاکستان میں عظمت محبت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اللہ تعالی اور زیادہ معلمین معلمات طلبہ طالبات کو اس سے استفادہ کی طرف متوجہ فرمائیں اور مصنف مرحوم ترقی درجات کا ذریعہ بنائیں آمین ثم آمین

احقر ارشاد احمد

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

مناظر اہلسنت وکیل اسلاف حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب

رئیس شعبہ الدعوۃ والارشاد جامعہ خیر المدارس ملتان

باسمہ سبحانہ تعالی

امابعد بندہ نے جامع المعقول والمنقول ماہر ادب حضرت مولنا سید مشتاق احمد شاہ صاحب استاذ الحدیث دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کی مقامات کی شرح اکثر و بیشتر مقامات سے دیکھی ہے۔ ہر لفظ کا مادہ۔ باب اس مادہ کے استعمال ہونے والے مزید فیہ کے ابواب اور ہر مادہ کے اختلاف ابواب سے اختلاف معانی اور ایک مادہ کے معانی مختلفہ میں مناسبت اس انوکھے انداز سے بیان کی ہے کہ مقامات کی اس شرح پر محنت کر کے طلباء بلکہ اساتذہ میں ادبی مہارت پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر اکثر مقامات پر اس مادہ کے قرآن مجید میں استعمال کی آیات سے نشاندہی کر کے علم ادب کا خادم القرآن ہونا اس طرح ذہن میں بٹھایا گیا ہے کہ طلبہ میں ادب کے ساتھ قرآن پاک کے مطالعہ کا بھی ذوق بڑھے گا دعا ہے کہ اللہ تعالی حضرت شاہ صاحب اس کی اس کاوش ومحنت کو قبول کریں اور دنیا اور آخرت کی سرخروئی کا ذریعہ بنائیں۔ اور طلبہ کو اس سے زائد سے زائد مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں آمین یا الہ العالمین بحق خاتم الانبیاء وسید المرسلین۔

کتبہ الاحقر محمد انور اوکاڑوی

جامعہ خیر المدارس ملتان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

پیر طریقت وفقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب

رئیس الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ المصطفی اما بعد حضرت مولانا محمد انور صاحب زید فضلہم کی اس رائے سے متفق ہے اور شرح اور شارح دونوں کی قبولیت عند اللہ وعند الناس کی دعا کرتا ہے۔ فقط

بندہ عبدالستار عفی عنہ

۱۸ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

امام الصرف والنحو ولی کامل حضرت مولانا محمد اشرف شاد صاحب

مہتمم جامعہ اشرفیہ مانکوٹ تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد برادر عزیز محترم مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب استاذ حدیث دارالعلوم کبیر والا کی تحریر کردہ شرح مقامات مختصر وقت میں دیکھی محترم شاہ صاحب کی سعی ومحنت قابل داد ہے انشاء اللہ تعالی طلباء کرام کو خوب فائدہ ہوگا۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی محنت کو قبول فرما کر اہل علم کے لئے نافع بنائے۔ آمین

فقط والسلام

العارض

محمد اشرف شاد

جامعہ اشرفیہ مانکوٹ تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال

۲۰ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

استاذ العلماء والطلباء حضرت مولنا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیروالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد ! عزیز برادر محترم ومکرم فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا سید مشتاق احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ماشاءاللہ خوب محنت کے ساتھ فوائد ادبیہ مقامات الحریریہ کو ضبط کیا ہے۔

مولانا موصوف کی کاوش قابل صدداد ہے بندہ کی نظر میں جس انداز کے ساتھ ترجمہ مقامات ہمارے مدارس کی ضرورت تھی اس کی تکمیل صرف حضرت شاہ صاحب مرحوم کے ہاتھوں ہوئی ہے فللہ در المصنف مولانا موصوف نے اور کتابوں پر قلم اٹھانے کا ارادہ فرمایا تھا کچھ کتابوں کے مسودے بھی تیار فرمائے تھے لیکن داعی اجل نے موقع نہ دیا فوا اسفاہ لک

مگر اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے دعا ہے اللہ جل وعلاء حضرت کی اس کاوش کو صدقہ جاریہ اور وسیلۂ ناجیہ بنائے آمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

دعاگو

محمد اسماعیل

مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیروالا

۲۸ جمادی الاخری ۱۴۲۶ھ

رائے گرامی

حضرت مولنا سراج الحق صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم حضرت مولنا سید مشتاق احمد شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ بندہ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ ۱۴ سال دار العلوم کبیر والا میں اکٹھے تدریس کی۔ ان کے ساتھ اٹھنے، بیٹھنے اور سفر کرنے کا بہر حال موقع ملا وہ ایک انتہائی خوش طبع، ہنس مکھ اور دوستی نبھانے اور اس کا حق ادا کرنے والوں میں سے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم ادب میں خاص طور پر مہارت عطا کی تھی۔ دار العلوم میں انہوں نے کئی مرتبہ مقامات پڑھائی اور طلباء ان کے درس کو کاپیوں پر لکھتے اور پھر اس کی فوٹو کاپی کروا کر بہت سے لوگ فائدہ اٹھاتے۔ بندہ نے اور ان کے دیگر احباب نے ان کو مشورہ دیا کہ وہ ان افادات کو کتابی شکل میں بصورت شرح شائع کریں تا کہ اس کا فائدہ تام ہو۔ جس پر انہوں نے شرح ھٰذا تصنیف فرمائی۔ اور اس میں الفاظ کی لغوی اور مرادی معنی کا تعین اور ضرورت کے مطابق مجرد اور مزید فیہ کے ابواب اور ان الفاظ پر قرآن مجید اور احادیث سے استشہاد بڑے عمدہ انداز سے بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی اس کاوش اور محنت کو قبول فرمائے اور طلباء اور معلمین کیلئے اس کو نافع بنائے آمین

سراج الحق عفی عنہ

مدرس دار العلوم کبیر والا

۲/ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

مختصر حالات حضرت شاہ صاحب نوراللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام: سید مشتاق احمد شاہ ولد سید غلام سرور شاہ

پیدائش: آپ کی پیدائش ۱۹۶۲ء ضلع مظفر گڑھ موضع عثمان کوریہ شاہجمال قصبہ کھڈے والا میں ہوئی۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم پرائمری تک عثمان کوریہ میں واقع پرائمری سکول میں حاصل کی پھر روہیلانوالی کے قریب بستی ناچنگ میں حافظ غلام حیدر صاحب سے قران مجید حفظ کیا اور بعد ازاں مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ میں ابتدائی فارسی وعربی کتب پڑھیں یہاں پر آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا محمد حسین آزاد صاحب اور مولانا محمد اسماعیل صاحب صاحب استاد الحدیث دارالعلوم کبیر والا قابل ذکر ہیں بعدہ کچھ عرصہ جہانیاں منڈی میں حضرت مولانا محمد اشرف صاحب (مدیر جامعہ اشرفیہ مانکوٹ) کی سرپرستی میں تعلیم حاصل کی پھر دارالعلوم کبیر والا تشریف لائے اور دورہ حدیث تک یہاں تعلیم حاصل کی۔

اساتذہ کرام: آپ کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا ظہور الحقؒ صاحب حضرت مولانا منظور الحقؒ صاحب حضرت مولانا علی محمدؒ صاحب، حضرت مولانا مفتی عبدالقادرؒ صاحب اور مولانا محمد انورؒ صاحب، رحمۃ اللہ علیہم اور مولانا غلام یسین صاحب تونسوی، مولانا ارشاد احمد صاحب ومولانا محمد نواز سیال صاحب دامت برکاتہم جیسے علم وعمل کے کوہ وگراں شامل ہیں۔

تدریس: ابتداء تقریباً اڑھائی سال مدرسہ حسینیہ شہداد پور سندھ میں تدریس کی بعدہ دارالعلوم

کبیر والا سے وابستہ ہوئے اور تادم زیست (۱۶ سال) اسی سے وابستہ رہے پوری زندگی انہوں نے درس وتدریس اور قال اللہ وقال الرسول میں گذاری ان کا تدریس میں انہماک قابل رشک تھا دارالعلوم میں تقریباً ہر فن کی کتب پڑھائیں اور جو بھی کتاب پڑھائی اس کے پڑھانے کا حق ادا کر دیا اور علم ادب کے ساتھ خاص طور پر شغف تھا ادب میں ۔آپ کی مقامات کی شرح تحفۃ المشتاق آپ کے ذوق کی آئینہ دار ہے۔

اصلاحی تعلق: حضرت والا پیر طریقت نمونہ اسلاف مجاہد اسلام حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی دامت برکاتہم کے ہاتھ پر بیعت تھے آپ کے خلیفہ مجاز بھی تھے اور مولانا ہزاروی صاحب جو کہ خلیفہ مجاز ہیں قطب الاقطاب حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد زکریاؒ صاحب کے۔

حضرت شاہ صاحب انتہائی کسر نفسی کیا کرتے تھے ساتھیوں نے جب عرض کیا کہ آپ ساتھیوں کو بیعت کیا کریں تو آپ فرماتے کہ ابھی اپنے آپ میں اتنی صلاحیت نہیں پاتا کہ دوسروں کی اصلاح کروں۔

وفات: ۳ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ بروز جمعۃ المبارک

تدفین: اپنے آبائی قصبہ کھڈے والا ضلع مظفر گڑھ اپنے والد گرامی کے قدموں مدفون ہوئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد المن الليل والنهار من آياته والادب من عطياته والصلوة والسلام على من القرآن من معجزاته وعلى اله واصحابه الذين زينوا نفوسهم باوصافه وعلى من سلك طريقهم من اتباعه اما بعد

علامہ حریری کی مقامات کسی تعارف کی محتاج نہیں اسکی اہمیت اسی سے ظاہر ہے اس کے تعلیم وتعلم کا سلسلہ عرصہ دراز سے بڑے وشور کیساتھ چلا آ رہا ہے۔ حتی کہ وفاق المدارس کے معرض وجود میں آنے کے بعد بھی اکابر علماء کرام نے اس کو نصاب میں شامل رکھا حتی کہ طالبات کے کورس میں بھی اس کو شامل فرما کر اس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

مختلف مصنفین نے اس کی شروح وحواشی لکھ کر طلباء کی رہنمائی کی سعی جمیل فرمائی لیکن ان میں کچھ اتنی مختصر تھیں کہ کتاب کے مقصود اصلی تک رسائی مشکل تھی اور بعض اس قدر طویل کہ آج کے متساہل دور کی سہولت پسند طبائع ان کے مطالعہ سے عاجز تھیں اور اکثر عربی میں تھیں۔ کہ کم استعداد طلباء ان سے ویسے ہی دست کش تھے مزید برآں مقامات پڑھانے کا آج کل رائج طریقہ بھی طلباء کو اس کی تعلیم کا مقصد پالینے میں حائل ہے کیونکہ مقامات پڑھانے والا سارا زور ابواب لکھوانے پر ہی صرف کرتا ہے کہ اس لفظ سے دس باب بیس باب اور یہ لفظ مجرد سے بھی آتا ہے اور مزید سے بھی وغیرہ ذلک حالانکہ مقامات پڑھانے کی غرض لغوی ومرادی معنی کا تعین اور ان کے مابین مناسبت کی وضاحت بقدر ضرورت مجرد ومزید فیہ ابواب کی نشاندہی اور خصوصا

ان الفاظ پر استشہاد بالقرآن والحدیث وبمحاورۃ العرب پیش کرنا تھی۔

موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش نظر بندہ نے مقامات کی ایک شرح تحفۃ المشتاق لمن یقرء المقامات کے نام سے لکھی ہے۔ جس میں مندرجہ بالا تمام خصوصیات کے ملحوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ترجمہ اس طرح کیا کہ بالکل لفظی بھی نہیں جس سے اصل مقصد کے سمجھنے میں صعوبت ہو اور نہ ہی اس قدر بامحاورہ کہ اصل عبارت کے ساتھ جوڑ لگانے میں دشواریاں پیش آئیں بلکہ بین بین راستہ اختیار کیا گیا تاکہ مستفیدین کے لئے ترجمہ کو عبارت پر منطبق کرنا آسان ہو نیز ہر مقامہ کے شروع میں شستہ اردو زبان میں اس کا خلاصہ بھی پیش کر دیا اور ہر مقامہ کے آخر میں تبصرہ جس میں اس کی فنی حیثیت اور حاصل ہونے والی نصائح کی توضیح کی گئی ہے۔

امید ہے کہ اردو ادب کے شائق طلباء ان سے عربی ادب کی طرف بھی راغب ہونگے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ یا اللہ ان ٹوٹے پھوٹے سیاہ نقوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر طلباء وطالبات اور مستفیدین کے لئے نافع بنا اور بندہ کے تمام اساتذہ کرام اور والدین کے لئے نجات کا ذریعہ بنا آمین یا رب العالمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

آخر میں قارئین کی خدمت میں التماس ہے کہ کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کی جاسکے۔

مشتاق احمد

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

چند ضروری باتیں

کسی بھی علم کو شروع کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل چیزیں معلوم کرنا ازبس ضروری ہیں (۱) تعریف (۲) موضوع (۳) غرض وغایت (۴) حالات مصنف (۵) کیفیت مصنف (۶) کیفیت فن۔ چنانچہ ہر ایک کی تفصیل علی ترتیب اللف یہ ہے

تعریف:۔ ادب کے لغت میں دستر خوان، ظریف اور حسن تناول کے معانی آتے ہیں۔ اور اس کی اصطلاحی تعریف علامہ تفتازانی نے یہ کی ہے۔ ھو علم یحترز به عن الخطا فی کلام العرب لفظاو خطا اور علامہ زمخشری نے جمیع انواع الخطاء کے لفظ بڑھائے ہیں۔ کلام عرب کی اگر قید نکال دیں تو ہر زبان کے علم وادب کی تعریف یہی ہوگی یعنی کسی بھی زبان میں گفتگو اور تحریر کی مہارت کاملہ کا مدار علم ادب ہی ہے۔

ادب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ادب نفسی (۲) ادب کسبی

تعریف ادب نفسی:۔ توفیق الله تعالى يهبه لمن يريد وهو ما كان مما محاسن الافعال الدالة على كرم الطبائع

اللہ تعالی کی طرف عطا کردہ وہ قدرتی ملکہ جس سے اچھے اور عمدہ افعال (دال بر شرافت طبع) صادر ہوں۔ یعنی حکمت عملیہ کی تینوں قسمیں تہذیب اخلاق، تدبیر منزل اور سیاست مدینہ کو صحیح صحیح نمٹانا ادب نفسی ہے۔

تعریف ادب کسبی:۔ ما استفادته الانفس من احاسن الاقوال الاخذتة باعنة القلوب والاسماع۔ وہ عمدہ اور اچھے اقوال جنہیں نفوس نے ذوق سلیم (قلوب) اور ادباء کی صحبتوں (کانوں) کے ذریعے حاصل کیا ہو علم ادب سے یہی دوسری قسم مراد ہے۔

اقسام علوم ادبیہ:۔ واضح رہے کہ علم ادب مستقل بذاتہ کوئی علم نہیں بلکہ مندرجہ ذیل علوم کے

مجموعہ کا نام علم ادب ہے۔

چنانچہ علوم ادبیہ کے اقسام میں اختلاف ہے۔ صاحب کشف الظنون نے علامہ جرجانی کی رائے کو ترجیح دی ہے۔ان کی رائے یہ ہے کہ علم ادب بارہ علوم پر مشتمل ہے۔ان میں سے آٹھ اصول اور چار فروع ہیں۔

اقسام اصولیہ:۔(۱)علم لغت (۲)علم صرف (۳)علم اشتقاق (۴)علم نحو (۵)علم معانی (۶)علم بیان (۷)علم عروض (۸)علم قوافی

اقسام فروعیہ:۔(۱)علم قرض شعر (۲)علم انشاء (۳)علم خط (۴)علم محاضرات وتواریخ۔ان تمام اقسام کو وجہ حصر میں بیان کیا گیا ہے۔جس سے ان کی تعریف کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ یہ ہے

وجہ حصر انواع اصولیہ:۔ان اصول میں بحث مفردات سے ہوگی یا مرکبات سے۔مفردات سے ہو تو تین حال سے خالی نہیں۔(۱) من حیث الجوهر و المادہ و الهیة (۲)من حیث الصورة و الهیة فقط(۳)من حیث انتساب بالاصالة الفرعیة بعضها ببعض اول علم لغت، ثانی علم صرف، ثالث علم اشتقاق۔ دوسری صورت (بحث مرکبات سے ہو) بھی حال سے خالی نہیں کہ بحث یوتو مرکبات مطلقہ سے ہوگی۔ یا مرکبات موزونہ سے ہوگی پہلی صورت پھر تین حال سے خالی نہیں۔(۱) ہیت ترکیبیہ اوران کے معانی اصلیہ تک پہنچانے کے اعتبار سے ہوگی (۲)افادہ معانی مغایرہ سے (۳)اس افادہ کے وضوح کے مراتب کے لحاظ سے۔اول علم نحو ثانی علم معانی اور ثالث علم بیان ہے۔دوسری صورت (مرکبات موزونہ سے) پھر دو حال سے خالی نہیں (۱) بحث محض اوزان کے لحاظ سے ہوگی (۲)اواخر کی حیثیت سے۔اول علم عروض، ثانی علم قوافی

وجہ حصر انواع فرعیۃ:۔ بحث نظم سے متعلق ہوگی یا نثر سے یا نقوش کتابت کے متعلق یا کسی بھی

متعین چیز سے متعلق نہیں ہو گی ۔ اول علم قرض شعر ثانی علم انشاء، ثالث علم خط اور رابع علم المحاضرات والتوارخ ہے۔

فائدہ:۔ علامہ تفتازانی اور علامہ جرجانی میں اختلاف ہے کہ علم اشتقاق مستقل علم ہے یا علم صرف کا تتمہ ہے۔ علامہ جرجانی کا قول معتبر ہے کہ علم اشتقاق مستقل علم ہے کیونکہ علم اشتقاق کا موضوع ایک معتبر حیثیت کی وجہ سے علم صرف کے مغایر ہے۔

موضوع علم ادب:۔ علم ادب کے موضوع میں شدید اختلاف ہے۔ فلسفہ تاریخ اور علم الاجتماع کے موسس اول علامہ ابن خلدون اپنے شہرہ آفاق مقدمہ میں رقم طراز ہیں۔ **ھذا العلم لا موضوع لہ ینظر فی اثبات عوارضہ او نفیھا۔** بعضوں نے شعر قرار دیا ہے اور بعضوں نے نثر لیکن استاذ العلماء شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ نے علامہ ابن خلدونؒ کی رائے کو راجح قرار دیا ہے اب بندہ ناچیز کی بھی رائے یہی ہے۔

نیز علم ادب کا موضوع متعین و مشخص ہو بھی کس طرح سکتا ہے.. جبکہ علم ادب بارہ علوم کے مجموعے کا نام ہے اور ان میں سے ہر ایک مستقل علم ہے اور ہر ایک کا ایک متعین موضوع ہے اور سب کے لئے مابہ الاشتراک مرتبہ پر ایک موضوع متعین کرنا دشوار ہے والحق احق ان یتبع حق یہی ہے کہ علامہ ابن خلدون کی رائے ہی صائب اور راجح ہونی چاہئے۔

غرض وغایت:۔ علم ادب سے مقصود اس کا ثمرہ حاصل کرنا ہے یعنی علم ادب میں مہارت پیدا کر کے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کو سمجھنا اور لفظی و کتابتی غلطی سے محفوظ رہنا اور اپنا مافی الضمیر بخوبی ادا کر دینا اچھی نثر اور عمدہ نظم پہ قدرت حاصل کرنا علم ادب کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے اعجاز قرآنی معلوم ہوتا ہے مثلاً ایک جگہ فرمایا۔

واذا راو تجارۃ او لھو انفضوا الیھا اور دوسری جگہ **قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ** یہاں پہلی آیت میں تجارت کو مقدم اور لہو کو موخر اور دوسری آیت میں اس کے

برعکس کیا گیا ہے کہ لہو کو مقدم اور تجارت کو موخر چنانچہ یہ بھی حکمت سے کچھ خالی نہیں اس طرح کہ تفصیل کی جگہ میں قبیح کو مقدم اور افضل کو موخر کیا جاتا ہے اور زجر کے مقام میں افضل کو مقدم اور قبیح کو موخر کیا جاتا ہے۔

اب دیکھئے واذا رائو تجارة او لهو ا انفضوا اليها یہ زجر کا مقام ہے لہذا افضل کو مقدم اور قبیح کو موخر کیا اور قل ما عند الله خير من اللهو ومن التجارة یہ تفصیل کا مقام ہے لہذا قبیح کو مقدم اور افضل کو موخر کیا۔

حالات مصنف

آپ کا نام نامی ابو محمد قاسم اور شجرہ نسب یہ ہے ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان البصری ۴۴۶ھ کو مرکز علم وادب بصرہ کو نواحی گاؤں مشان میں پیدا ہوئے اور تعلیم بصرہ ہی میں حاصل کی پست قد اور نہایت بدصورت ہونے کی وجہ سے عوام کی طنزوں کا تو نشانہ بنتے رہے مگر علم وفن کے میدان میں حسب ونسب کی کیا حیثیت ہے چنانچہ انشاء پردازی اور مقامات نویسی میں یکتائے روزگار تھے ت ۵۱۶ھ کو تقریبا ستر ۷۰ سال کی عمر میں مقامات اور درة الغواص فی اوہام الخواص جیسی یادگاریں چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوئے۔

کیفیت مصنف:۔ علامہ بدیع الزمان احمد بن حسین الہمدانی نے مقامات کی طرز سے ایک صنف ادب کی بنیاد ڈالی اور حریری کی مقامات نے اس صنف کو اوج کمال تک پہنچایا۔ مقامات حریری کلام عرب کے متنوع اسالیب امثال ومحاورات اور رموز کلام کا عمدہ ذخیرہ حفظ معانی ولغات اور لغات کے مختلف استعمالات کا وسیلہ اور علم بدیع کے تفننات کا مرقع ہے۔ دنیا کی تمام اہم زبانوں میں مقامات کے ترجمے ہوئے عربی میں بھی اس کے شروح اور حواشی لکھے گئے اردو میں بھی متعدد اہل قلم نے اس پر قلم اٹھایا مقامات جب سے لکھی گئی اس وقت سے آج تک داخل درس ونصاب ہے۔ صاحب کشاف علامہ زمخشری مقامات کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں

اقسم باللہ و آیاتہ و مشعر الحج و میقاتہ

ان الحریری حری بان نکتب بالتبر مقاماتہ

سبب تالیف:۔ علامہ حریری بنی حرام کی مسجد میں تشریف فرما تھے ایک بوڑھا مسافر پراگندہ اور شکستہ حالت میں آیا اور نہایت فصیح و بلیغ گفتگو کرنے لگا تو نام پوچھنے پر اس نے ابوزید اور وطن مالوف سروج بتایا تو علامہ حریری کو اس نو وارد کا کردار بڑا عجیب لگا تو ایک مقامہ لکھ کر اس میں اس کے سارے کردار کی تصویر کھینچی چنانچہ اس مقامے نے بہت شہرت پائی حتی کہ اس کی خبر مسترشد باللہ کے وزیر شرف الدین خان ابونصر نوشیرواں کو بھی پہنچی اور اسے یہ مقامہ بہت پسند آیا اور مصنف کو اس جیسے ایک دو اور مقامے لکھنے کا حکم دیا تو علامہ حریری نے پچاس مقامے پورے کر دیے۔

اور یہ بھی کہا جاتا کہ حریری چالیس مقامے لے کر بغداد پہنچے تو بغداد کے سب ادیبوں نے انہیں علامہ حریری کی طرف منسوب کرنے سے انکار کر دیا اور کہا یہ کسی مغربی ادیب کی تصنیف ہے بغداد کے وزیر نے علامہ حریری کو اپنے محل میں بلایا اور پوچھا کہ تم کیا کام کرتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ادیب اور صاحب قلم ہوں اور آپ کے سامنے رسالہ تالیف کر سکتا ہوں وزیر نے کہا بہت خوب قلم دوات حاضر ہے لکھو، مگر علامہ حریری نے بہت کوشش کی لیکن ایک لفظ بھی نہ لکھ سکے نہایت شرمندگی کے عالم میں واپس مشان پہنچے تو چند ہی دنوں میں دس مقامے اور لکھ کر وزیر موصوف کی خدمت میں بھیج دیے اور عذر لکھا کہ وہاں آپ کے جاہ وجلال سے مرعوب ہو گیا تھا۔

کیفیت فن:۔ انسان فن ادب کے بغیر ہتھیار سے تہی دست سپاہی کی مانند ہے۔ اور کلام جو ادب کی چاشنی سے خالی ہو جسم بلا روح کی طرح ہے۔ علم ادب ایک چمکدار اور بیش قیمت موتی۔ ٹھوس عقل میں اضافہ کا موجب، غربت وطن میں مخلص دوست اور تنہائیوں کا غمگسار ہے اور انسانی

فضل وشرف کو بڑھاتا ہے بلکہ علم ادب شرف انسانی کی دلیل ہے۔

عام ادب کی بھی جب یہ فضیلت ہے خصوصا جب اس کا رخ عربی کی طرف ہو تو نور علی نور کہ ہمارے نبی کی زبان عربی ہماری کتاب کی لغت عربی ہمارا دین عربی میں، اصلی زندگی اور اصلی گھر کی زبان بھی عربی ہوگی۔ اس پر مستزاد تمام زبانوں پر اس کی فوقیت کی قرآنی شہادت لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی وہذا لسان عربی مبین اور پیارے پیغمبر فداہ ابی ونفسی کا عربی سے محبت کی ترغیب دلانا۔ ان تمام خصوصیات کے پیش نظر عربی ادب کی فضیلت واہمیت دو چند ہو جاتی ہے۔

فائدہ:۔ مصنف نے اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل تین نام منتخب کئے ہیں۔(۱) حارث (۲) ہمام (۳) ابوزید سروجی۔ اور کتاب کے تمام کرداروں کا محور انہیں کو بنایا۔ پہلے دو کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ وہ مفہوم کے لحاظ سے سب اسماء میں سے اصدق ہیں۔

کما فی الحدیث احب الاسماء عبد اللہ وعبد الرحمن واصدقہم حارث وھمام اقبحھم حرب ومرہ ۔ پھر معنی ومفہوم کے اعتبار سے عام بھی ہیں کہ دنیا کا ہر شخص حارث بھی ہے اور ہمام بھی حارث کا معنی کمانے والا اور ہمام کا معنی ارادہ کرنے والا اور ان دوناموں سے مصنف اپنی ذات (راوی) کو معنون کرتے ہیں۔

ابوزید زمانے کی کنیت ہے چونکہ زمانہ گھومتا رہتا ہے اس لئے مصنف نے اپنی کتاب کے ہیرو کو ابوزید کا نام دیا کیونکہ وہ بھی گھومتا رہتا ہے کبھی صنعاء میں کبھی اسکندریہ میں کبھی حلوان میں غرض کہ جہاں بھی مصنف جاتے ہیں وہیں اس سے ملاقات ہو جاتی ہے یا واقع میں بھی ابو زید نامی شخص موجود تھا جو گداگری کے طریقوں سے خوب واقف اور مقامات کی کہانیوں کی سچی تصویر تھا تو مصنف نے بھی اسی کو بنیاد بنا کر اپنی تمام کہانیاں اس کے نام منسوب کر دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تشریح۔قولہ: بسم اللّٰہ :۔بسم اللّٰہ کی نوترکیبیں کی گئی ہیں جن میں سے سات صحیح اور دوغلط ہیں۔سات صحیح یہ ہیں۔بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ،الرحمٰن الرحیم،
الرحمٰن الرحیم ،الرحمٰن الرحیم،
الرحمٰن الرحیم، الرحمٰن الرحیم ،الرحمٰن الرحیم ۔اوردوغلط یہ ہیں۔
الرحمٰن الرحیم،الرحمٰن الرحیم

حرف باء کئی معنوں میں مستعمل ہے(۱)مصاحبت(۲)استعانت(۳)الصاق (۴)سببیت(۵)بدلیت۔لیکن یہاں مصاحبت کیلئے ہے یا استعانت کیلئے مگر مصاحبت کیلئے زیادہ مناسب ہے۔کیونکہ استعانت کی صورت میں لفظ اللہ آلہ بنے گا جیسا کہ قلم آلہ ہے کتابت کیلئے۔اورآلہ مقصود بالذات نہیں ہوتا۔

اورحرف باء کے متعلق آٹھ صورتیں ہیں اسکا متعلق فعل ہوگا یا اسم۔پھر ہرایک خاص ہوگا یا عام۔فعل عام کی مثال ابتدأ،اشرع اوراسم عام کی مثال ابتدائی وشروعی۔ فعل خاص کی مثال اقرأ،اکتب اءکل ۔اسم خاص کی مثال تِلاوتی ثابت۔بسم اللّٰہ الخ پھران چارصورتوں میں متعلق مقدم ہوگا یا مؤخر۔مولانا اعزازعلیؒ فرماتے ہیں ان آٹھ صورتوں میں سے بہترصورت یہ ہے کہ اسکا متعلق فعل ہو۔کیونکہ اسم کی صورت میں حذف زیادہ ماننا پڑتا ہے۔

فعل بھی خاص ہو کیونکہ ہرفاعل کواپنے فعل کے مناسب فعل مقدر ماننا چاہیئے۔اورفعل

خاص بھی مؤخر ہو کیونکہ اگر مقدم ہوگا تو دو خرابیاں لازم آئیں گی۔ایک حصر کا فائدہ حاصل نہیں ہوگا دوسرا یہ کہ کام کی ابتداء اللہ کے نام کے ساتھ نہیں ہوگی بلکہ اس فعل سے ہوگی۔

لفظ اِسْمٌ کے اصل میں اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک اسکی اصل سِمْوٌ ہے بمعنی بلندی واؤ کے ضمہ کو نقل کرکے میم کو دیا اور واؤ کو حذف کردیا اور میم کے سکون کو نقل کرکے سین کو دیا اور ابتداء بالسکون لازم آیا جو کہ محال ہے اسلئے ابتداء میں ہمزہ لائے تو اِسْمٌ بن گیا۔بصریوں کی دلیل یہ ہے کہ اِسْمٌ کی تصغیر سُمَیٌّ آتی ہے اور جمع اَسْمَاء آتی ہے جیسے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ ۔اور قاعدہ ہے کہ اَلتَّصْغِیْرُ یَرُدُّ الشَّیْئَ اِلٰی اَصْلِه یعنی تصغیر شی کو اسکے اصل کی طرف لوٹا دیتی ہے۔کوفیوں کے نزدیک اسکی اصل وِسْمٌ بمعنی علامت ہے واؤ کو حذف کرکے اسکے عوض میں ہمزہ لائے۔تو وِسْمٌ سے اِسْمٌ بن گیا۔

بصریوں کی طرف سے کوفیوں پر اعتراض:۔ اگر اِسْمٌ کی اصل وِسم ہے۔تو پھر اس کی تصغیر وُسَیْمٌ اور جمع اَوْسَام آنی چاہیئے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔اور بصریوں کا مذہب کوفیوں سے راجح ہے۔

سَمَا یَسْمُوْ سُموا ﴿نصرَ﴾ بلند ہونا۔اسی سے ہے سَمَاءٌ۔بمعنی آسمان جیسے اِذَاالسَّمَاءُ انْفَطَرَتْ۔جس کی جمع سَمٰوات آتی ہے۔جیسے فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمان کو سماء اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی بلند ہے۔

سوال:۔ بِسْمِ اللّٰهِ کے ہمزہ کو قرأت وکتابت دونوں میں کیوں ختم کیا گیا ہے؟

جواب:۔ کثرت استعمال کیوجہ سے۔

سوال:۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الخ میں ہمزہ کو قرأت وکتابت میں کیوں ختم کیا گیا ہے باوجود کہ اس کا استعمال کثیر نہیں۔

جواب:۔ لِمُوَافَقَةِ الْمُصْحَفِ۔کیونکہ اسکو موافقت ہے مصحف والی بسم اللہ کے ساتھ۔

سوال:۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ میں ہمزہ کو کیوں باقی رکھا گیا ہے؟

جواب:۔ کثرت استعمال نہ ہونیکی وجہ سے اور عدم موافقت مصحف کیوجہ سے۔

سوال:۔ بسم اللّٰہ مجرٖھا میں ہمزہ کو قرأت وکتابت میں کیوں ختم کیا گیا ہے۔ باوجود کثرت استعمال نہ ہونے کے اور عدم موافقت مصحف کے۔

جواب:۔ کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو قرأت وکتابت میں ختم کیا گیا ہے کیونکہ کشتی چلانے والوں کے ہاں یہ کثیر الاستعمال ہے۔

لفظ اللہ کی تحقیق:۔ اَللّٰہُ عَلَمٌ لِذَاتِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْمُسْتَجْمِعُ لِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ یعنی اللہ علم ہے ذات الواجب الوجود کا جو مستجمع ہے تمام صفات کمالیہ کو۔ عند البعض اصل میں اِلٰــــہ ہے۔ جمع اٰلِہَۃٌ آتی ہے جیسے اَمْ لَہُمْ اٰلِہَۃٌ تَمْنَعُہُمْ مِنْ دُوْنِنَا۔ اور پھر لفظ اللہ میں اختلاف ہے۔ کہ یہ علم ذاتی ہے یا وصف ہے جو مختص ہے ایک مفہوم کلی کے ساتھ۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ علم ذاتی ہے پھر اس میں اختلاف ہے ۔کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے یا سریانی زبان کا۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے پھر اس میں اختلاف ہے۔ کہ یہ اسم جامد ہے یا مشتق۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ اسم جامد ہے۔ علامہ قاضی بیضاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ مشتق ہے اَلَہَ یَأْلَہُ اِلٰہَۃً وَاُلُوْہِیَّۃً ﴿فتح﴾ سے۔ یا اَلِہَ یَأْلَہُ اَلَھًا وَاَلِھًا ﴿سمع﴾ سے بمعنی حیران ہونا۔ ذات باری تعالیٰ کو اللہ اسلئے کہتے ہیں کہ اس کی کنہ (حقیقت) کو معلوم کرنے میں عقول حیران ہیں۔

لفظ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی تحقیق:۔ اَلرَّحْمٰنِ اور اَلرَّحِیْمِ یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں جو رَحِمَ سے مشتق ہیں۔ رَحِمَ یَرْحَمُ رَحْمًا ﴿سمع﴾ بمعنی مہربانی اور شفقت کرنا جیسے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اور اُولٰئِکَ یَرْحَمُہُمُ اللّٰہُ ۔رحمت کے معنی ہوتے ہیں رِقَّۃُ الْقَلْبِ بِحَیْثُ تَقْتَضِیُ التَّفَضُّلُ وَالْاِحْسَانِ یعنی دل کا نرم ہونا اس

اعتبار سے کہ تفضل اور احسان کا تقاضا کرے۔

سوال:۔ رحمت کا اطلاق ذات باری تعالیٰ پر درست نہیں کیونکہ رحمت کے معنی ہوتے ہیں رقت القلب اور اللہ تعالیٰ قلب سے پاک ہیں؟

جواب:۔ جب اس رحمت کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے تو اس وقت مبدأ یعنی رقت قلب مراد نہیں ہوتا بلکہ غایت یعنی تفضل اور احسان مراد ہوتا ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں فروق:۔(۱) رَحْمٰن کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ غیر پر اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰن برخلاف رَحِیْم کے کہ اس کا اطلاق غیر پر بھی ہوتا ہے۔

(۲) رَحْمٰن بڑی نعمتوں کے لئے مخصوص ہے اور رَحِیْم چھوٹی بڑی ہر قسم کی نعمتوں کو شامل ہے

(۳) رَحْمٰن مشرکین اور مؤمنین سب کو عام ہے اور رَحِیْم صرف مؤمنوں کیلئے مخصوص ہے

(۴) رَحْمٰن دنیوی اور اخروی ہر قسم کی نعمتوں کو شامل ہے اور رَحِیْم صرف اخروی نعمتوں کیلئے مخصوص ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَحْمَدُکَ عَلٰی مَا عَلَّمْتَ مِنَ الْبَیَانِ

اے اللہ بے شک ہم تعریف کرتے ہیں آپ کی اس بات پر کہ سکھائی آپ نے فصیح کلام۔

تشریح:۔ قولہ اَللّٰھُمَّ:۔ اَللّٰھُمَّ کی اصل میں اختلاف ہے۔ بصریین کے نزدیک اس کی اصل یا اللہ تھا تخفیف کی خاطر یا حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں میم مشدد لائے اَللّٰھُمَّ بن گیا۔

لفظ اللہ کے خواص:۔(۱) یا حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض میں میم مشدد کا لانا یہ لفظ اللہ کے خواص میں سے ہے۔ دوسرے منادی میں یہ بات جائز نہیں جیسے یَا زَیْدُ کو زَیْدُمَّ پڑھنا جائز نہیں۔

(۲) لفظ اللہ کا ہمزہ بوقت نداء قطعی ہو جاتا ہے۔اور دوسرے مقامات میں وصلی ہوتا ہے۔لہذ یا اللہ نہیں کہہ سکتے جیسا کہ دوسرے مقام پر آتا ہے و اذقالوا اللّٰھُمَّ یہاں حذف ہو گیا۔

(۳) لفظ اللہ پر جب تاء جارہ داخل ہوتی ہے تو قسم کے معنی دیتی ہے دوسرے اسماء میں نہیں۔

(۴) لفظ اللہ پر یا حرف نداء کا داخل ہونا باوجود الف لام ہونے کے یہ بھی اسی کا خاصہ ہے۔

بصریوں کے مذہب پر چار اعتراض:۔

(۱) یا حرف نداء کے عوض میں میم کو کیوں اختیار کیا دوسرے حروف میں سے کسی حرف کو کیوں اختیار نہیں کیا گیا؟ (۲) اگر میم لانی تھی تو پھر مشدد کیوں لائے؟

(۳) اگر میم مشدد بھی لانی تھی تو آخر میں کیوں لائے؟

(۴) میم مشدد عوض ہے یا حرف نداء کا اور یا حرف نداء معوض ہے۔عوض اور معوض دونوں میں دو دو حرف ہیں تو پھر تخفیف کہاں اور تبدیلی سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

الجواب عن السوال الاول :۔میم جمع کی علامت ہے۔جیسے اَنْتُمْ۔ عَلَیْکُمْ۔عَلَیْھِمْ۔اور جمع دلالت کرتی ہے تعظیم پر اَللّٰھُمَّ میں میم کو اسلئے لایا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ کی شان اور عظمت پر دلالت کرے۔

الجواب عن السوال الثانی :۔میم مشدد اس لئے لائے تاکہ ضمیر کی میم سے جدا ہو جائے۔

الجواب الثانی :۔میم مشدد اس لئے لائے تاکہ عوض اور معوض میں حروف کے اعتبار سے برابری ہو جائے۔

الجواب الاول عن السوال الثالث :۔میم مشدد کو آخر میں اس لئے لائے تاکہ اللہ پر اس کی تقدیم نہ ہو۔

الجواب الثانی :۔مشدد حرف کا پہلا حرف ساکن ہوتا ہے اگر میم مشدد کو ابتداء میں

لاتے تو ابتداء بالسکون لازم آتا

الجواب الاول عن السوال الرابع :۔حرف مشدد ایک حرف کے حکم میں ہوتا ہے تو اس اعتبار سے تخفیف حاصل ہوگی۔

الجواب الثانی: ۔یا حرف نداء میں دو حرف علت ہیں اور میم مشدد میں دو حرف صحیح ہیں اور حروف صحیح بمقابلہ حروف علت خفیف ہوتے ہیں لہٰذا اس اعتبار سے بھی تخفیف حاصل ہوگئی

کوفیین کا مذہب:۔اَللّٰھُمَّ کی اصل یا اللّٰہُ اُمَّنا بِخَیر ہے۔لفظ اللہ اور میم کے علاوہ سب کو تخفیف کی خاطر حذف کر دیا۔تو اَللّٰھُمَّ بن گیا۔اُمَّنا میں اُمَّ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ہے جو امَّ یاُمُّ امًّا ﴿نصر﴾ بمعنی قصد کرنے سے مشتق ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے اَمَمْتُ فیہ ای قصدتُ فیہ۔ وکما جاء فی القرآن،ولا آمّین البیت الحرام ای قاصدین البیت الحرام ۔تو اس سے معلوم ہوا یا اللّٰہُ اُمَّنا بخیر کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ قصد فرما تو ہم سے بھلائی کا۔

کوفیین کے مذہب پر تین اعتراض:۔

(۱):۔آپ کی اصل کے مطابق اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنا بغیر حرف عطف کے صحیح نہ ہونا چاہئے کیونکہ بقول آپکے اسکا ترجمہ یہ ہوگا اے اللہ قصد فرما تو ہم سے بھلائی کا اور بخش تو ہمارے لئے۔حالانکہ یہاں حرف عطف کا لانا کسی سے نہیں سنا گیا۔

جواب من الکوفیین :۔حرف عطف کا نہ لانا اس وجہ سے ہے کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کے سوا کوئی اور مطلب ثابت نہیں کرتا بلکہ دونوں جملوں کا مطلب ایک ہی ہے۔کہ دوسرا جملہ پہلے کے لئے عطف بیان ہے یعنی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنا جملہ کا معنی یہ ہوگا یا اللّٰہُ اُمَّنا بخیر فانت اغفرلنا۔

اعتراض (۲):۔فعل کو حذف کر کے اس کی جگہ صرف ایک حرف میم کا لانا خلاف قانون ہے۔

جواب:۔اس جیسی مثال شعراء کی کلام میں ملتی ہے جیسے

فَقُلتُ لَهَا قِفِی   فَقَالَت لِی قَاف

یہ وقفتُ کی جگہ پر ہے تو یہاں صرف ایک حرف قاف فعل کے قائم مقام ہے۔

جواب من البصریین:۔یہ شعر شاذ و نادر ہے(کما صرح به البیضاوی)

اعتراض(۳):۔اس آیت وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَالْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةَ الآیہ۔اس آیت کا معنی آپ کے اصل کے مطابق یہ ہوگا۔کہ اے اللہ قصد فرما تو ہم سے بھلائی کا اگر یہ حق ہے تیری طرف سے پس بارش فرما تو ہم پر پتھروں کی یا دے تو ہم کو عذاب دردناک۔حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔اور بے بنیاد ہے کہ اللہ تعالی بھلائی کا ارادہ بھی کریں اور عذاب بھی دیں۔

تو ان اعتراضات کے پیش نظر کوفیوں کا مذہب ضعیف اور مرجوح ہے۔اور بصریین کا مذہب راجح اور قوی ہے۔

قولہ۔نَحْمَدُكَ:۔حَمْدٌ سے مشتق ہے۔حَمِدَ یَحْمَدُ حَمْدًا مَحْمِدًا محمدا مَحْمِدَةً محمدة ﴿سمع﴾ بمعنی فضیلت کی بنا پر تعریف کرنا۔اور مزید سے اس کا باب آتا ہے۔حَمَّدَ یُحَمِّدُ تَحْمِیْدًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بار بار تعریف کرنا۔اور اَحْمَدَ یُحْمِدُ اِحْمَادًا ﴿افعال﴾ بمعنی قابل تعریف کام کرنا۔اور تَحَمَّدَ یَتَحَمَّدُ تَحَمُّدًا ﴿تفعل﴾ بمعنی احسان جتلانا۔اِسْتَحْمَدَ یَسْتَحْمِدُ اِسْتِحْمَادًا۔﴿استفعال﴾ بمعنی مخلوق پر احسانات کر کے انکو اپنی حمد کی طرف بلانا۔

فائدہ(۱) **حمد و ثنا میں فرق**:۔حمد اپنے سے افضل اور اعلی کے لئے ہوتی ہے۔اور ثنا عام ہے اپنے سے اعلی کے لئے بھی اور ہم مثل کے لئے بھی۔اس اعتبار سے ثنا اور حمد میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے جس میں ایک مادہ اجتماعی اور ایک مادہ افتراقی ہوتا ہے۔مادہ اجتماعی یہ ہے کہ جب

آپ اپنے سے اعلیٰ کی تعریف کریں تو یہاں حمد بھی پائی گئی اور ثنا بھی۔
مادہ افتراقی یہ ہے کہ جب آپ اپنے ہم مثل کی تعریف کریں تو یہاں ثنا پائی گئی حمد نہیں۔
فائدہ (۲) حمد اور مدح میں فرق: ۔حمد ان چیزوں کے لئے ہوتی ہے۔جن کو زندہ کہا جاتا ہے،اور مدح عام ہے۔زندوں کے لئے بھی اور مردوں کے لئے بھی اسلئے حَمِدْتُ اللُّؤْلُؤَ نہیں کہہ سکتے۔مَدَحْتُ اللُّؤْلُؤَ کہہ سکتے ہیں۔
فائدہ (۳) حمد و مدح وشکر کی تعریف: ۔حمد کے لغوی معنی ہیں تعریف کرنا۔اصطلاحی معنی ہے هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيْلِ الْاِخْتِيَارِيْ بِقَصْدِ التَّعْظِيْمِ نِعْمَةً كَانَ اَوْ غَيْرَهَا ۔یعنی وہ زبان سے صفت اختیاری پر تعریف کرنا ہے مقابلہ میں نعمت ہو یا نہ ہو۔
حمد کی تعریف میں دو قیدیں اور ایک تعمیم ہے۔پہلی قید یہ ہے کہ تعریف زبان کے ساتھ ہو۔اور دوسری قید یہ ہے کہ تعریف صفت اختیاری پر ہو۔اور ایک تعمیم یہ ہے کہ مقابلہ میں نعمت ہو یا نہ ہو۔
مدح کی تعریف: ۔هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيْلِ نِعْمَةً كَانَ اَوْ غَيْرَهَا
اس میں ایک قید اور دو تعمیمیں ہیں۔قید یہ ہے کہ تعریف زبان کے ساتھ ہو۔اور پہلی تعمیم یہ ہے کہ صفت اختیاری پر ہو یا غیر اختیاری پر۔دوسری تعمیم یہ ہے کہ مقابلہ میں نعمت ہو یا نہ ہو۔
حمد اور مدح کے درمیان نسبت: ۔ان میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔یعنی ایک مادہ اجتماعی اور ایک مادہ افتراقی مادہ اجتماعی یہ ہے کہ جب آپ زبان کے ساتھ زید کی تعریف کریں اس کے علم اور کرم پر تو یہاں حمد بھی پائی گئی اور مدح بھی جیسے حَمِدْتُ زَيْدًا عَلٰى عِلْمِهٖ اور مَدَحْتُ زَيْدًا عَلٰى عِلْمِهٖ دونوں طرح کہنا صحیح ہے۔

مادہ افتراقی یہ ہے کہ آپ زبان کے ساتھ زید کے حسن یا موتیوں کی صفائی کی تعریف کریں تو یہاں مدح پائی گئی حمد نہیں مدحتُ زیدًا علٰی حُسْنِہ کہہ سکتے ہیں اور مدحتُ اللؤلؤَ علٰی صفائہ کہنا بھی درست ہے مگر حمدتُ زیدًا علٰی حُسْنِہ اور حمدتُ اللؤلؤَ علٰی صفائہا کہنا درست نہیں۔

شکر کی تعریف: ۔ھو فعلٌ یُنْبِئُ عن تعظیمِ المُنْعِمِ لکونہ مُنْعِمًا سواءٌ کان باللسانِ او بالارکانِ او بالجنان ۔یعنی شکر ایک ایسا فعل ہے جو منعم کی تعظیم کی خبر دیتا ہے اس کے منعم ہونے کی وجہ سے برابر ہے کہ وہ فعل تعظیم زبان کے ساتھ ہو یا اعضاء کے ساتھ یا دل کے ساتھ ہو۔

شکر کی تعریف میں ایک قید اور ایک تعمیم ہے۔قید یہ ہے کہ شکر کے مقابلہ میں نعمت کا ہونا ضروری ہے تعمیم یہ ہے کہ آلہ شکر صرف زبان نہیں بلکہ اعضاء اور قلب بھی ہیں۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

اَفَادَتْکُمُ النَّعْمَاءَ مِنِّیْ ثَلٰثَۃً ۔۔۔ یَدِیْ وَلِسَانِیْ وَالضَّمِیْرُ الْمُحْجَبَا

یعنی نعمت کے مقابلہ میں تین چیزوں نے میری طرف سے تم کو فائدہ دیا ہے۔میری زبان نے میرے ہاتھوں نے اور میرے چھپے ہوئے دل نے۔

حمد اور شکر کے درمیان نسبت: ۔ان میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے۔جس میں ایک مادہ اجتماعی اور دو مادے افتراقی ہوتے ہیں۔مادہ اجتماعی یہ ہے کہ مثلاً زید نے آپ پر کوئی انعام کیا اور آپ نے زبان سے اس کی تعریف کردی یہاں شکر اور حمد دونوں پائے گئے۔

مادہ افتراقی (۱) یہ ہے کہ زید نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا آپ نے اس کی تعریف زبان کے ساتھ کردی یہاں حمد پائی گئی شکر نہیں پایا گیا۔

مادہ افتراقی (۲) یہ ہے کہ زید نے آپ پر کوئی انعام کیا تو آپ نے اس کی تعظیم دل کے ساتھ یا

اعضاء کے ساتھ کی۔یہاں شکر پایا گیا حمد نہیں پائی گی۔

قولہ عَلِمتُ:۔یہ علم سے مشتق ہے جو جہل کی ضد ہے۔ عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا ﴿سمع﴾ بمعنی جاننا جیسے عَلِمَ انْ سَيَكُونُ، لاتَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ۔ اور عَلَمَ يَعْلُمُ عِلْمًا اور عَلَمَ يَعْلِمُ عِلْمًا ﴿نصر، ضرب﴾ بمعنی نشان لگانا۔ایک قرأة میں حضرت عیسی علیہ السلام کو وَاِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِلسَّاعَةِ کہا گیا ہے یعنی قیامت کی نشانی۔مزید سے عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْمًا ﴿تفعيل﴾ بمعنی سکھانا جیسے عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ اور تَعَلَّمَ يَتَعَلَّمُ تَعَلُّمًا ﴿تفعل﴾ بمعنی سیکھنا۔اور استاد کو معلم اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سکھاتا ہے۔طالب علم کو متعلم اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سیکھتا ہے۔ اور اَعْلَمَ يُعْلِمُ اِعْلَامًا ﴿افعال﴾ بمعنی بتلانا، جتلانا۔اور اِسْتَعْلَمَ يَسْتَعْلِمُ اِسْتِعْلَامًا ﴿استفعال﴾ بمعنی خبر دریافت کرنا۔

فائدہ (۱):۔علم کہتے ہیں کسی شیٔ کی حقیقت و ماہیت کا ادراک کرنے کو۔پھر یہ دو قسم پر ہے ایک یہ ہے کہ کسی شیٔ کی ذات کا ادراک کرنا۔دوسرا یہ ہے کہ کسی شیٔ کا ادراک کر کے اسپر حکم لگانا۔پہلی صورت میں متعدی بیک مفعول ہوتا ہے جیسے لاتَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ۔ دوسری صورت میں یہ متعدی بدو مفعول ہوتا ہے جیسے فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنَات.

فائدہ (۲) اعلام اور تعلیم میں فرق:۔اعلام کے معنی ہوتے ہیں کوئی شیٔ جلدی سے بتانا اور تعلیم کے معنی ہوتے ہیں کوئی شیٔ کرات مرات کیساتھ بتانا یعنی بار بار بتلانا۔

علم اور شعور و معرفت و فہم میں فرق:۔

علم اور شعور میں فرق: شعور ادراک بالحواس کا نام ہے اور علم ادراک بالقلب کا۔

علم اور معرفت میں فرق (۱):۔علم ادراک بالکلیات والجزئیات کا نام ہے اور معرفت صرف ادراک بالجزئیات کا نام ہے۔

(۲):۔علم ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو بھول جانے کے بعد حاصل ہو یا ابتداء ہی سے حاصل ہو۔اور معرفت خاص ہے اس چیز کے ساتھ جو پہلے سے معلوم ہو اور پھر نسیان کے بعد دوبارہ اس کو حاصل کیا جائے اس لئے اللہ تعالیٰ کو عالم تو کہا جاتا ہے مگر عارف نہیں کہا جاتا کیونکہ وہ نسیان سے پاک ہے۔

علم اور فہم میں فرق:۔فہم اس چیز کا نام ہے جو دوسرے کے سمجھانے سے حاصل ہو اور علم عام ہے خواہ دوسرے کے سمجھانے سے حاصل ہو یا ازخود عقل میں آجائے۔

قولہ مِنَ الْبَیَانِ:۔بیان اور تبیان یہ دونوں مصدر ہیں۔بَانَ یَبِیْنُ بَیَانًا وَ تِبْیَانًا ﴿ضَرَبَ﴾ بمعنی ظاہر کرنا اور ظاہر ہونا جیسے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہ اور تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْئٍ ۔اور مزید سے باب آتا ہے۔اَبَانَ یُبِیْنُ اِبَانَۃً ﴿افعال﴾ بمعنی ظاہر کرنا۔جیسے وَلَا یَکَادُ یُبِیْنُ ۔اور بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ظاہر کرنا۔جیسے لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ ۔اور اِسْتَبَانَ یَسْتَبِیْنُ اِسْتِبَانَۃً ﴿استفعال﴾ بمعنی وضاحت کا طلب کرنا۔اور ظاہر ہونا جیسے وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ تَبَیَّنَ یَتَبَیَّنُ تَبَیُّنًا ﴿تفعل﴾ ظاہر ہونا۔جیسے وَقَدْ تَبَیَّنَ لَکُمْ مِنْ مَّسَاکِنِہِمْ ۔ایک لفظ ہے بون اجوف واوی سے بَانَ یَبِیْنُ بَوْنًا ﴿ضَرَبَ﴾ جدا ہونا دور ہونا۔

فائدہ بیان اور تبیان میں فرق:۔چونکہ تبیان میں الفاظ بنسبت بیان کے زیادہ ہیں تو الفاظ کی زیادتی سے معنی میں بھی زیادتی ہوگی۔کیونکہ قاعدہ ہے کَثْرَۃُ الْمَبَانِیْ تَدُلُّ عَلٰی کَثْرَۃِ الْمَعَانِیْ۔

(۱) سادہ گفتگو (جو دلیل کے بغیر ہو) کو بیان اور تبیان بیان مع الدلیل کو کہتے ہیں۔

(۲):۔بَیان کا تعلق غیر کے ساتھ ہوتا ہے یعنی بیان للغیر ہوتا ہے۔اور تبیان اظہار لنفسہ ہوتا ہے

بیان اور نطق میں فرق (۱) بیان مختص بالانسان ہے بخلاف نطق کے کہ وہ عام ہے کما قِیل کتابٌ ناطِقٌ۔ سمِعْتُ مَنطِقَ الطَّیرِ۔ وَعُلِّمْنا منطِقَ الطَّیرِ۔
(۲) بیان صرف خارجی الفاظ سے ہوتا ہے بخلاف نطق کے کہ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خارجی کالالفاظ (۲) باطنی کالفہم وادراك الکلیات۔

وَاَلْهَمْتَ مِنَ التِّبْيَانِ كَمَا نَحْمَدُکَ عَلٰی مَا اَسْبَغْتَ مِنَ الْعَطَا وَاَسْبَلْتَ مِنَ الْغِطَاءِ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرَّةِ اللَّسَنِ وَفُضُوْلِ الْهَذَرِ

ترجمہ:۔ اور القاء کیا آپ نے اظہار مافی الضمیر کا طریقہ۔ جیسا کہ تعریف کرتے ہیں ہم آپ کی اس بات پر کہ پورا پورا دیا آپ نے انعامات سے۔ اور لٹکا دیا تو نے پردہ عیوب پر۔ اور ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زبان کی تیزی سے۔ اور فضول بکواس سے۔

تشریح۔قولہ اَلْهَمْتُ:۔ الہم یُلْهِمُ اِلْهَامًا ﴿افعال﴾ بمعنی کسی چیز کا کسی کے قلب میں القاء کرنا خواہ اچھی ہو یا بری۔ جیسے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا لیکن کثیر الاستعمال اچھی چیز میں ہے اس وجہ سے الہام کا معنی کیا جاتا ہے اِلْقَاءُ الْخَیْرِ فِیْ قَلْبِ الْغَیْرِ عَلٰی طَرِیْقِ الْفَیْضِ۔ لَهِمَ یَلْهَمُ لَهْمًا ﴿سمع﴾ بمعنی نگلنا جیسے محاورہ ہے فَرَسٌ لَهِمٌ۔ تیز رو گھوڑا۔ گویا وہ اپنی تیز روی سے زمین کو نگل جاتا ہے۔ دونوں بابوں میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں کا تعلق باطن سے ہے۔

قولہ وَاَسْبَغْتَ :۔اَسْبَغَ یُسْبِغُ اِسْبَاغًا ﴿افعال﴾ بمعنی پورا کرنا جیسے اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً۔ اور سَبَغَ یَسْبُغُ سُبُوْغًا ﴿نصر﴾ بمعنی پورا ہونا، کرنا۔

قولہ مِنَ الْعَطَاءِ :۔هُوَ اِسْمٌ لِمَا یُعْطٰی یعنی وہ چیز جو تفصلا دی جائے جیسے هٰذا عَطَاءُنَا۔ اسکی جمع اَعْطِیَةٌ آتی ہے جمع الجمع اَعْطِیَاتٌ آتی ہے عَطَا یَعْطُوْ

عُطُوًّا﴿ نصر﴾ بمعنی لینا۔اور اَعْطَی یُعْطِیْ إِعْطَاءً﴿ افعال﴾ بمعنی دینا جیسے فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوا اور عَطّٰی یُعَطِّیْ تَعْطِيَةً﴿ تفعیل﴾ بمعنی جلدی کرانا۔اور تَعَطّٰی یَتَعَطّٰی تَعَطُّوًا﴿ تفعل﴾ بمعنی جلدی کرنا عَاطٰی یُعَاطِیْ مُعَاطَاةً﴿ مفاعله﴾ بمعنی خدمت کرنا۔اور اِسْتَعْطٰی یَسْتَعْطِیْ اِسْتِعْطَاءً﴿ استفعال﴾ بمعنی عطیہ مانگنا۔

قولہ۔ اَسْبَلْتَ:۔ اَسْبَلَ یُسْبِلُ اِسْبَالًا﴿ افعال﴾ بمعنی چھوڑنا،لٹکانا۔اسی سے ہے اَسْبَلَ الْعَيْنُ الدُّمُوْعَ یعنی چھوڑا آنکھوں نے آنسوؤں کو۔اسی سے لفظ سبیل ہے بمعنی راستہ۔جیسے ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۔راستہ کوسَبِیْلٌ اس لیے کہا جاتا ہے کہ سَبِیْلٌ یا بمعنی سَابِلٌ کے ہے جس کے معنی چھوڑنے والا۔تو راستہ بھی انسان جب منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے تو اسے چھوڑ کر آگے چلا جاتا ہے یاسَبِیْلٌ بمعنی مَسْبُوْلٌ کے ہے بمعنی چھوڑا ہوا تو مسافر جب منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے تو وہ مسافر بھی اس راستہ کو چھوڑ دیتا ہے تو اس صورت میں مَسْبُوْلٌ بنا۔اوراس کی جمع سُبُلٌ آتی ہے جیسے وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا۔اسی سے لفظ اِسْبَال ہے جو کہ اس حدیث میں مذکور ہے لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یُّسْبِلُ الْاِزَارَ۔یعنی لعنت ہے اللہ تعالی کی اس شخص پر جو لٹکائی چادر کو۔(وفی حدیث آخر)اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ الصَّلٰوةَ مِمَّنْ یُّسْبِلُ الْاِزَارَ۔سَبَلَ یَسْبُلُ سُبُوْلًا﴿ نصر﴾ بمعنی گالی دینا۔

قولہ۔مِنَ الْغِطَاءِ:۔یہ نام ہے اس چیز کا جس کے ساتھ ڈھانپا جائے۔اسکی جمع اَغْطِيَةٌ ہے۔قال الراغب الغطاء ما فوق الشئ من طبق و نحوه والغشاء ما یجعل فوق السلی من لباس۔غَطَا یَغْطُوْ غَطْوًا﴿نصر﴾ بمعنی ڈھانپنا۔جیسے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔غطا

الشَّبابُ غطِیًا وغُطِیًا ﴿نصر﴾ بمعنی جوانی کا بھر جانا۔اور غطّی یُغطِّیْ تغْطِیَۃ ﴿تفعیل﴾ اور اغطا یُغْطِیْ اغْطاء ﴿افعال﴾ بمعنی ڈھانپنا۔

قولہ۔ نَعُوْذُ:۔عاذ یعُوْذُ عوْذًا عِیاذًا معاذًا معاذَۃً ﴿نصر﴾ بمعنی پناہ پکڑنا،التجاء الی الغیر کرنا جیسے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔اور قُلْ اعُوْذُ بِربِّ الْفلقِ۔ اور اعاذ یُعِیْذُ اِعاذۃً ﴿افعال﴾ بمعنی پناہ دینا جیسے اِنّیْ اُعِیْذُھا بِکَ وَذُرِّیتھا۔کہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔اور عوَّذ یُعوِّذُ تعْوِیْذًا ﴿تفعیل﴾ اور تعوَّذ یتعوَّذُ تعوُّذًا ﴿تفعل﴾ بمعنی پناہ پکڑنا۔لفظ تعْوِیْذ بھی اسی سے ہے۔کیونکہ اس کے ذریعے بھی شیاطین (جن وانس) سے پناہ پکڑی جاتی ہے۔اور اِسْتعاذ یسْتعِیْذُ اِسْتِعاذۃً ﴿استفعال﴾ بمعنی پناہ طلب کرنا۔

قولہ شِرَّۃ:۔بمعنی تیزی، چستی، غضب اور برائی جیسے منْ ھُو شرٌّ مّکانًا مکان کس کا برا ہے۔ شرَّ یشُرُّ شرًّا شررًا شرارًا۔شرارۃً ﴿نصر۔ضرب۔سمع﴾ بمعنی شریر ہونا۔شرارت کرنا اور بھڑکانا۔اور تشارَّ یتشارُّ تشارًّا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کے ساتھ شرارت کرنا۔ایک لفظ ہے شرر بمعنی جلتا ہوا انگارہ، چنگاری۔کیونکہ وہ بھی بھڑکنے میں تیزی کرتی ہے۔جیسے۔کانَّھا ترْمِیْ بِشررٍ کالْقصْرِ۔

قولہ اللَّسَنِ:۔تیز ہونا۔فصاحت وبلاغت کے معنی میں بھی آتا ہے۔اسی سے ہے لسَّان بمعنی طرار (زبان دراز) کیونکہ وہ بھی کلام کرنے میں بہت تیزی کرتا ہے۔اسی سے ہے لِسان بمعنی زبان جیسے بِلِسانٍ عربِیٍّ مُّبِیْنٍ اس کی جمع لسنٌ الْسُنٌ لُسْنٌ اَلْسِنۃٌ جیسے واخْتِلافُ الْسِنتِکُمْ اور لِسانات آتی ہیں۔

قولہ فُضُوْل:۔یہ فضْلٌ سے مشتق ہے بمعنی میانہ روی اور اعتدال سے تجاوز کرنا خواہ تجاوز اچھی چیز میں ہو یا بری چیز میں۔لیکن استعمال کے لحاظ سے فضول کا اطلاق اس زیادتی پر

ہوتا ہے جو بری چیز میں ہو اور فضل کا اطلاق اس زیادتی پر ہوتا ہے جو اچھی چیز میں ہو۔ فَضَلَ یَفْضِلُ فَضْلًا ﴿نصر، ضرب﴾ بمعنی زائد ہونا اور فَضَّلَ یُفَضِّلُ تَفْضِیْلًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ترجیح دینا جیسے وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ۔ اور اَفْضَلَ یُفْضِلُ اِفْضَالًا ﴿افعال﴾ اور تَفَضَّلَ یَتَفَضَّلُ تَفَضُّلًا ﴿تفعل﴾ بمعنی مہربانی کرنا۔ اور فَضُلَ یَفْضُلُ فَضْلًا ﴿کرم﴾ بمعنی صاحب فضیلت ہونا۔ ایک لفظ فَضِیْلَۃٌ ہے بمعنی خوبی جس کی جمع فَضَائِلُ آتی ہے ایک لفظ فَاضِلَۃٌ ہے اس کا معنی ہوتا ہے عطیہ، ھبہ جسکی جمع فَوَاضِلُ آتی ہے۔

فضیلت اور فاضلہ میں فرق:۔ فضیلت لازمی خوبیوں کو کہا جاتا ہے یعنی جن کا اثر دوسروں تک نہیں پہنچتا اور فاضلہ ان خوبیوں کو کہا جاتا ہے جو متعدی ہیں یعنی جن کا اثر دوسروں تک پہنچتا ہے

قولہ اَلْھَذْرِ:۔ ھَذِرَ یَھْذَرُ ھَذَرًا ﴿سمع﴾ بمعنی کلام کا بیہودہ ہونا اور ھَذَرَ یَھْذُرُ ھَذْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ بمعنی بکواس کرنا۔

کَمَا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَعَرَّۃِ اللَّکَنِ وَفُضُوْحِ الْحَصَرِ وَنَسْتَکْفِیْ بِکَ الْاِفْتِتَانِ بِاِطْرَاءِ الْمَادِحِ وَاِغْضَاءِ الْمُسَامِحِ کَمَا نَسْتَکْفِیْ بِکَ الْاِنْتِصَابِ لِاِزْرَاءِ الْقَادِحِ وَھَتْکِ الْفَاضِحِ۔

ترجمہ:۔ جیسا کہ پناہ مانگتے ہیں ہم تیرے ساتھ لکنت کے عیب سے، اور رک جانے کی رسوائی سے۔ اور ہم کفایت چاہتے ہیں تیرے ساتھ فتنے میں پڑنے سے تعریف کرنے والے کی مبالغہ آمیزی سے اور مسامحت کرنے والے کی چشم پوشی سے جیسا کہ کفایت طلب کرتے ہیں ہم تیرے ساتھ نشانہ بننے سے طعنہ کرنے والے کی عیب جوئی سے اور رسوا کرنے والے کی رسوائی سے۔

تشریح: قولہ مَعَرَّۃ:۔ بمعنی عیب، امر قبیح جنایت اور نقصان جیسے فَتُصِیْبَکُمْ

مِنْهُمْ معرّة ای مضرّة۔ عَرَّ يَعُرُّ عَرًّا ﴿نصر﴾ بمعنی عیب دار ہونا جیسے عَرَّ الجَمَلُ عرًّا۔ اونٹ کا خارش والا ہونا۔ اِعْتَرَّ يَعْتَرُّ اِعْتِرَارًا ﴿افتعال﴾ بمعنی بغیر سوال کے بخشش کے لئے آنا جیسے وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ.

قَوْلُهُ اَلَّلكِن: لَكِنَ لكنا ولَكِنَة ولُكُونَة ﴿سمع﴾ بمعنی زبان کا رک رک کر چلنا یعنی گفتگو میں اٹکنا۔

قوله وَفُضُوح: فضح فضحا ﴿فتح﴾ بمعنی رسوا کرنا جیسے اِنَّ هٰؤُلَاءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ۔ اور فضح يفضح فضحا ﴿سمع﴾ بمعنی مفید ہونا اور فضّح يُفضّح تفضيحا ﴿تفعيل﴾ اور افضح يُفضح إفضاحا ﴿افعال﴾ بمعنی طلوع ہونا اور فاضح يُفاضح مُفاضحة ﴿مفاعله﴾ بمعنی ایک دوسرے کو رسوا کرنا اور اِفتضح يفتضح اِفتضاحا ﴿افتعال﴾ بمعنی مشہور ہونا۔

قوله اَلْحَصَر: حصر يحصر حصرا ﴿سمع﴾ بمعنی بند ہونا جیسے وَحَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ۔ اور حصر يحصر حصرا ﴿نصر﴾ بند کرنا جیسے وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ۔ اسی سے لفظ حصیر ہے بمعنی قید خانہ کیونکہ اس میں بھی بند کیا جاتا ہے جیسے اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا۔ یہ حصیر بمعنی حاصر ہے اور حصیرٌ بمعنی چٹائی کے بھی آتا ہے یہ حصیرٌ بمعنی محصُورٌ کے ہے یعنی بندش۔ دلی چٹائی کو حصیر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں جدا جدا چتوں کی بندش کی جاتی ہے۔ ایک لفظ حَصُورٌ ہے بمعنی پاک دامن، پاک دامن کو حَصُورٌ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے نفس کو خواہشات سے بند رکھتا ہے جیسے وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور اَحْصَرَ يُحْصِرُ اِحْصَارًا ﴿افعال﴾ روکنا جیسے

فَإِنْ اُحْصِرُ تُمْ۔

قولہ نَسْتَکْفِیْ:۔ کَفٰی یَکْفِیْ کِفَایَۃً ﴿ضرب﴾ بمعنی کافی ہونا جیسے کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا یہ باب لازمی ہے عجیب بات ہے باب لازمی کا مفعول نہیں ہوتا لیکن کبھی کبھی اسکا مفعول ذکر کردیا جاتا ہے جیسے فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ۔ اور اِکْتَفٰی یَکْتَفِیْ اِکْتِفَاءً ﴿افتعال﴾ بمعنی قناعت کرنا اور کَافٰی یُکَافِیْ مُکَافَاۃً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے کو بدلہ دینا۔ اِسْتَکْفٰی یَسْتَکْفِیْ اِسْتِکْفَاءً ﴿استفعال﴾ بمعنی کفایت طلب کرنا۔

قولہ اَلْاِفْتِتَانِ:۔ یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی فتنے میں پڑنا اور فَتَنَ یَفْتِنُ فَتْنًا فتونا ﴿ضرب﴾ بمعنی آزمائش کرنا جیسے وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا۔ اور فتنہ کا اطلاق نفس عذاب پر بھی ہوتا ہے جیسے ذُوْقُوْا فِتْنَتَکُمْ یعنی اپنے عذاب کا مزہ چکھو۔

قولہ اِطِّرَاءٌ:۔ یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی نرمی کرنا اور تعریف میں مبالغہ کرنا اور طَرَا یَطْرُوْ طَرْوًا اور طَرِیَ یَطْرٰی طَرْوًا اور طَرُوَ یَطْرُوْ طَرَاوَۃً ﴿نصر، سمع، ضرب﴾ بمعنی تروتازہ ہونا اسی سے قرآن مجید کا لفظ لَحْمًا طَرِیًّا ہے۔

قولہ اَلْمَادِحُ:۔ مَدَحَ یَمْدَحُ مَدْحًا بمعنی تعریف کرنا۔

قولہ اِغْضَاءٌ:۔ غَضَا یَغْضُوْ غَضْوًا ﴿نصر﴾ تاریک ہونا اور غَضَا یَغْضُوْ غُضُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی سہولت کی حالت میں ہونا اور غَضِیَ الْبَعِیْرُ یَغْضٰی غَضًا ﴿سمع﴾ بمعنی اونٹ کا درخت غضا کھانے کی وجہ سے پیٹ کے درد والا ہونا۔ اور اَغْضٰی یُغْضِیْ اِغْضَاءً ﴿افعال﴾ بمعنی چشم پوشی کرنا۔

قولہ اَلْمُسَامِحُ:۔ یہ باب مفاعلہ کا اسم فاعل ہے سَامَحَ یُسَامِحُ مُسَامَحَۃً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی نرمی کرنا کتابوں میں معنی بنانے کے لئے اس کا معنی چشم پوشی کردیا جاتا

ہے کیونکہ چشم پوشی میں بھی نرمی ہوتی ہے۔ سَمَحَ یَسْمَحُ سَمْحًا ﴿فتح﴾ بمعنی بخشش کرنا اور سَمَّحَ یُسَمِّحُ تَسْمِیْحًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی نرمی کرنا۔

قولہ اَلْاِنْتِصَابُ:۔ یہ مصدر ہے۔ اِنْتَصَبَ یَنْتَصِبُ اِنْتِصَابًا ﴿افتعال﴾ بمعنی نشانہ بننا اور نَصَبَ یَنْصُبُ نَصْبًا ﴿نصر،ضرب﴾ تھکانا۔ نَصِبَ یَنْصَبُ نَصَبًا ﴿سمع﴾ بمعنی تھکنا جیسے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ محنت کرنے والے تھکے ماندے۔ اور جیسے لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا۔ نَاصَبَ یُنَاصِبُ مُنَاصَبَةً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مقابلہ کرنا۔

قولہ اَلْاِزْرَاءُ:۔ اَزْرٰی یُزْرِیْ اِزْرَاءً ﴿افعال﴾ اور زَرٰی یَزْرِیْ زَرْیًا وَزُرْیًا وَزَرْیَةً وزرایة ﴿ضرب﴾ بمعنی عیب لگانا، تحقیر کرنا اور اِزْدَرٰی یَزْدَرِیْ اِزْدِرَاءً ﴿افتعال﴾ اور اِسْتَزْرٰی یَسْتَزْرِیْ اِسْتِزْرَاءً ﴿استفعال﴾ بمعنی حقیر سمجھنا جیسے تَزْدَرِیْ اَعْیُنُکُمْ یعنی حقیر سمجھتی ہیں تمہاری آنکھیں۔

قولہ اَلْقَادِحُ:۔ قَدَحَ یَقْدَحُ قَدْحًا ﴿فتح﴾ چھیلنا، تراشنا مرادی معنی عیب لگانا کیونکہ عیب لگانے میں بھی دوسروں کی عزت چھیل دی جاتی ہے۔ قَادَحَ یُقَادِحُ مُقَادَحَةً اور تَقَادَحَ یَتَقَادَحُ تَقَادُحًا ﴿مفاعلہ، تفاعل﴾ ایک دوسرے کو طعن و تشنیع کرنا۔

قولہ هَتَکَ:۔ هَتَکَ یَهْتِکُ هَتْکًا ﴿ضرب﴾ بمعنی پردہ دری کرنا یعنی دوسروں کے عیوب ظاہر کرنا اور تَهَتَّکَ یَتَهَتَّکُ تَهَتُّکًا ﴿تفعل﴾ اور اِنْهَتَکَ یَنْهَتِکُ اِنْهِتَاکًا ﴿انفعال﴾ بمعنی پردہ کا پھٹنا یعنی رسوا ہونا۔ ایک لفظ هتک ہے بمعنی نصف رات اور ایک لفظ هَتِیْکَةٌ بمعنی رسوائی ہے۔

وَنَسْتَغْفِرُکَ مِنْ سُوْقِ الشَّھَوَاتِ اِلٰی سُوْقِ الشُّبُھَاتِ کَمَا نَسْتَغْفِرُکَ مِنْ نَقْلِ الْخُطُوَاتِ اِلٰی خِطَطِ الْخَطِیْئَاتِ.

ترجمہ:۔ اور ہم بخشش طلب کرتے ہیں آپ سے شہوات کے چلنے سے شبہات کے بازار کی طرف لے جانے سے جیسا کہ بخشش طلب کرتے ہیں ہم آپ سے قدموں کے اٹھنے سے گناہوں کی زمینوں کی طرف۔

تشریح:قولہ نَسْتَغْفِرُكَ:۔ اِسْتَغْفَرَ یَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا ﴿استفعال﴾ بمعنی بخشش طلب کرنا جیسے اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا۔غَفَرَ یَغْفِرُ غَفْرًا و غُفْرَانًا جیسے غُفْرَانَکَ رَبَّنَاومَغْفِرَۃً جیسے اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وغُفُوْرًا ﴿ضرب﴾ اور لغوی معنی چھپانا اورڈھانپنا استعمالی معنی کسی کے گناہ کومعاف کرنا جیسے وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ اورکون گناہ معاف کرسکتا ہےاللہ کے سوا۔اور جیسے غُفْرَانَکَ رَبَّنَااور جیسے سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ۔

سوال:۔قرآن مجید میں ہے لِیَغْفِرَكَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَاتَأَخَّرَیعنی ہم نے آپ کوفتح دی تاکہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیں اور گناہوں کی معافی گناہوں کے وجود کومستلزم ہے حالانکہ انبیاء علیہم السلام باجماع اھل سنت والجماعت ہرقسم کے گناہوں سے(قبل النبوت وبعد النبوت)معصوم ہوتے ہیں

جواب(۱):۔لِیَغْفِرَیہ باب ضَرَبَ سے ہے جس کے لغوی معنی ہیں ڈھانپنا اور پردہ ڈالنا یہاں بھی لغوی معنی مراد ہیں کہ اللہ تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے گناہوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ آپ کی ان گناہوں تک رسائی ہی نہیں ہوتی۔

جواب(۲):۔انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی منزل بمنزل درجہ بدرجہ ہرساعت میں ترقی ہوتی رہتی ہےتو جب انبیاء کرامؑ ایک درجہ کو چھوڑ کردوسرے درجہ پر فائز ہوتے ہیں تو پچھلے

درجہ کی طرف نظر کر کے یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ درجہ ہمارے لائق نہیں تھا اگرچہ وہ بھی فی حد ذاتہ اعلٰی مراتب میں سے تھا اور کیونکہ یہ قانون ہے حسنات الابرار سیئات المقربین اس بنا پر وہ پچھلے درجات کو گناہ تصور کر کے استغفار کا التزام کرتے تھے ذنب سے مراد یہاں وہی درجات ہیں جنکو وہ گناہ تصور کرتے تھے۔

قولہ سُوق:۔ساق یسُوق سوقا وسیاقا ومساقا ﴿نصر﴾ بمعنی چلانا اور ایک لفظ سائق ہے بمعنی قافلے کو پیچھے سے چلانے والا جیسے ومعہا سائق وشہید بمعنی اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور گواہی دینے والا۔اور ایک لفظ قائد ہے بمعنی قافلے کو آگے سے چلانے والا۔اور ایک لفظ سُوق بمعنی بازار ہے بازار کو سُوق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں بھی چلنا چلانا ہوتا ہے اس کی جمع اسواق آتی ہے جیسے ویمشی فی الاسواق ایک لفظ ساق ہے بمعنی پنڈلی اس کی جمع اسوق آتی ہے پنڈلی کو ساق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ بھی چلا جاتا ہے ایک لفظ سویق بمعنی ستو ہے یہ بھی بغیر چبائے حلق سے نیچے چلا جاتا ہے۔

قولہ الشَّہوات:۔یہ شہوۃ بمعنی خواہش کی جمع ہے جیسے واتّبعوا الشہوٰت شہا یشہا شہوۃ اور شہی یشہی شہوۃ ﴿فتح،سمع﴾ بمعنی خواہش کرنا اور شہو الطَّعامُ شہوۃ ﴿کرم﴾ بمعنی لذیذ کھانے کی خواہش کرنا اور اشتہی یشتہی اشتہاء ﴿افتعال﴾ بمعنی خواہش کرنا جیسے ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم۔

قولہ الشُّبہات:۔یہ شُبہۃ (بمعنی ترددا ور شک) کی جمع ہے۔مجرد سے اسکا باب مستعمل نہیں اور مزید سے آتا ہے اشبہ یُشبہُ اشباھا اور شابہ یُشابہُ مُشابہۃ ﴿افعال،مفاعلہ﴾ بمعنی مشابہ ہونا شبّہ یُشبّہُ تشبیہا ﴿تفعیل﴾ جیسے

وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ اورتَشَبَّہَ یَتَشَبَّہُ تَشَبُّہًا ﴿تفعل﴾ بمعنی تشبیہ دینا تَشَابَہَ یَتَشَابَہُ تَشَابُہًا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کے مشابہ ہونا جیسے وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِہًا۔اِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَہَ عَلَیْنَا ۔اِشْتَبَہَ یَشْتَبِہُ اِشْتِبَاھًا ﴿افتعال﴾ بمعنی شک اور تردد میں پڑنا۔

قولہ نَقُل :۔نَقَلَ یَنْقُلُ نَقْلًا ﴿نصر﴾ بمعنی نقل کرنا اور اِنْتَقَلَ یَنْتَقِلُ اِنْتِقَالًا ﴿افتعال﴾ بمعنی منتقل ہونا۔

قولہ اَلْخُطُوَات:۔یہ خُطْوَۃٌ کی جمع ہے جیسے وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔خطوۃ دوقدموں کے درمیان فاصلے کو کہتے ہیں۔خَطَا یَخْطُوْ خُطُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی قدموں کے مابین کشادگی کر کے چلنا اور اِخْتَطَا یَخْتَطِی اِخْتِطَاءً ﴿افتعال﴾ بمعنی پھاندنا ،تجاوز کرنا۔

قولہ خُطَطٌ :۔یہ خِطَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی زمین کا وہ حصہ جو اپنے لئے مخصوص کرلیا گیا ہو۔خَطَّ یَخُطُّ خَطًّا ﴿نصر﴾ بمعنی لکیر کھینچنا اور نشان لگا کر اپنے لئے مخصوص کرنا۔

قولہ اَلْخَطِیْئَات :۔یہ خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے بمعنی گناہ جیسے مِمَّا خَطِیْئَاتِہِمْ۔ خَطِئَ یَخْطَأُ خَطَأً ﴿سمع﴾ بمعنی غلطی کرنا جیسے اِنَّ قَتْلَہُمْ کَانَ خَطَأً کَبِیْرًا۔اَخْطَأَ یُخْطِئُ اِخْطَاءً ﴿افعال﴾ بمعنی چوکنا جیسے مَا تُخْطِئُ مَشِیَّتُہَا مِنْ مَشِیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔خَطَّأَ یُخَطِّئُ تَخْطِئَۃً ﴿تفعیل﴾ بمعنی غلطی کی طرف نسبت کرنا تَخَطَّأَ یَتَخَطَّأُ تَخَطُّأً ﴿تفعل﴾ بمعنی غلطی میں ڈالنا۔

وَنَسْتَوْهِبُ مِنْکَ تَوْفِیْقًا قَائِدًا اِلَی الرُّشْدِ وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ وَلِسَانًا مُتَحَلِّیًا بِالصِّدْقِ وَنُطْقًا مُؤَیَّدًا بِالْحُجَّۃِ وَاِصَابَۃً ذَائِدَۃً عَنِ الزَّیْغِ

ترجمہ:۔اور ہم طلب کرتے ہیں آپ سے ایسی توفیق جو کھینچنے والی ہو ہدایت کی طرف اور ایسا

دل جو پھرنے والا ہو حق کے ساتھ اور ایسی زبان جو مزین ہو سچائی کے ساتھ اور ایسی گویائی جو مضبوط ہو دلیل کے ساتھ اور ایسی درست رائے جو دفع کرنے والی ہو کج روی کو۔

تشریح۔قولہ نَسْتَوْهِبُ: وهب يهِبُ وهْبا ووهبا وهِبةً ﴿ضرب ﴾ ھبہ کرنا ،دینا جیسے ووَهَبْنَا لَهُ اسحاق۔ اَوْهب يُوْهِبُ اِيهابا ﴿افعال﴾ بمعنی تیار کرنا واهبَ يُواهبُ مُواهبةً ﴿مفاعله﴾ بمعنی ھبہ میں مقابلہ کرنا تواهب يتواهبُ تواهُبا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کو ھبہ کرنا اِسْتوهب يَسْتَوْهِبُ اِسْتِيهابا ﴿استفعال﴾ بمعنی عطیہ طلب کرنا۔

قولہ تَوْفِيق: وَفِق يفِقُ وفْقا ﴿حسب﴾ بمعنی موافق چلنا اور وفَّق يُوفِّقُ تَوْفِيقا ﴿تفعيل﴾ کسی کو توفیق دینا، موافق کرنا جیسے وما تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اور توفَّقَ يَتوفَّقُ توفُّقا ﴿تفعل﴾ بمعنی کوشش میں کامیاب ہونا اور توافق يتوافقُ توافُقا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کے موافق ہونا اور اِتَّفق يتَّفِقُ اِتِّفاقا ﴿افتعال﴾ بمعنی اتفاق کرنا اور اِسْتوْفق يَسْتوْفِقُ اِسْتِيفاقا ﴿استفعال﴾ بمعنی توفیق طلب کرنا۔

قولہ قَائِدًا: قاد يقُوْدُ قوْدا ﴿نصر﴾ آگے آگے چلنا اور قاود يُقاوِدُ مُقاوَدة ﴿مفاعله﴾ ساتھ ساتھ چلنا اور تقاود يتقاودُ تقاوُدا ﴿تفاعل﴾ بمعنی جگہ کا ہموار ہونا اور اِسْتَقاد يَسْتَقِيْدُ اِسْتِقادةً ﴿استفعال﴾ بمعنی ذلیل ہونا۔

قولہ اَلرُّشْدُ: رَشد يرْشُدُ رُشْدا ﴿نصر﴾ جیسے قدْ تبيَّن الرُّشْدُ مِن الْغيِّ اور رَشِد يرْشَدُ رُشْدا ﴿سمع﴾ بمعنی ہدایت پانا جیسے لعلَّهُمْ يرْشُدُوْن اَرْشَدَ يُرْشِدُ اِرْشادا ﴿افعال﴾ اور رَشَّد يُرَشِّدُ ترْشِيْدا ﴿تفعيل﴾ بمعنی ہدایت پانا اور اِسْترْشد يَسْترْشِدُ اِسْترْشادا ﴿استفعال﴾ بمعنی ہدایت

طلب کرنا۔

فائدہ: رُشد اور رَشد میں فرق:۔ رشد امور دنیوی اور اخروی دونوں کے لئے ہے مگر رَشد امور اخروی کے لئے مخصوص ہے۔

قولہ قَلبًا:۔ قلب یقلب قلبا ﴿ضرب﴾ بمعنی پلٹ دینا جیسے والیہ تُقلبُون اور اقلب یُقلِبُ اقلابا ﴿افعال﴾ بمعنی پھیرنا اور قلّب یُقلّبُ تقلیبًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پھیرنا جیسے یوم تقلّبُ وُجُوھُھُم فِی النّار اور تقلّب یتقلّبُ تقلُّبا ﴿تفعل﴾ بمعنی پھرنا جیسے وتقلُّبک فی السّجِدِین۔ اور انقلب ینقلِبُ انقلابا ﴿انفعال﴾ بمعنی پھر جانا جیسے انقلبتُم علٰی اعقابکُم تم الٹے پاؤں پھر جاؤ۔ بعض نے کہا ہے کہ انسان کے دل کو بھی قلب اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی کثرت کے ساتھ الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔

قولہ اَلحقُّ:۔ حقّ یحقُّ حقًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی ثابت کرنا اور حقّ یحقُّ حقًّا ﴿نصر﴾ واجب ہونا اور حقّق یُحقِقُ تحقیقا ﴿تفعیل﴾ بمعنی واجب کرنا اور تحقّق یتحقّقُ تحقُّقا ﴿تفعل﴾ واجب ہونا استحقّ یستحقُّ استحقاقا ﴿استفعال﴾ واجب ٹھہرانا۔

قولہ مُتحلّیًا:۔ حلی یحلِیُ حلیًا ﴿ضرب﴾ آراستہ کرنا اور حلِی یحلٰی حلیًا ﴿سمع﴾ بمعنی آراستہ ہونا اور حلّی یُحلِّی تحلیۃً ﴿تفعیل﴾ زیور پہنانا جیسے یُحلّون فِیھا من اساور من ذھب۔ انکو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ تحلّی یتحلّی تحلُّیا ﴿تفعل﴾ زیور پہننا۔

قولہ بالصّدق:۔ صدق یصدُقُ صدقا ﴿نصر﴾ بمعنی سچ بولنا اور صدّق یُصدِّقُ تصدیقا ﴿تفعیل﴾ کسی کی بات کی تصدیق کرنا جیسے مُصدِّقا

لَمابين يديه۔ تصدَّق يتصدَّق تصدُّقا ﴿تفعل﴾ صدقہ کرنا جیسے وان تصدَّقُوا خيرلَّكُم۔ ایک لفظ صِدِيق ہے بمعنی پیارا دوست جیسے ولا صدِيق حمِيم اس کی جمع اصْدِقاءُ آتی ہے ایک لفظ صِدِّيق بمعنی بہت سچ بولنے والا جیسے انَّهٗ كان صدِّيقا نَّبِيًّا اسکی جمع صدِّيقُون آتی ہے جیسے من النَّبِيِّين والصِّدِّيقِين

قوله نُطْقًا:۔ بمعنی سمجھنا، کلیات کا ادراک کرنا، جاننا، بولنا۔ نطق ينطِقُ نُطْقا ﴿ضرب﴾ بولنا جیسے مالَكُمْ لا تنْطِقُون اور انطق يُنْطِقُ اِنْطاقا ﴿افعال﴾ بلوانا جیسے انطقنا اللّٰهُ الَّذِیْ انطق كُلَّ شیْئٍ۔

قوله مُؤَيِّدًا:۔ اجوف یائی سے اسکا باب آتا ہے اٰد يئيد ايدا ﴿ضرب﴾ قوی اور مضبوط ہونا جیسے ذاالأيد۔ ايَّد يُؤَيِّدُ تأيِيدا ﴿تفعيل﴾ بمعنی قوی اور مضبوط ہونا جیسے وايّدْناهُ برُوْحِ الْقُدُس اور اجوف واوی سے اسکا باب آتا ہے اٰد يؤُدُ اوْدا ﴿نصر﴾ بمعنی تھکانا جیسے ولا يؤُدُهٗ حِفظُهما اور اوِد يأْوَدُ اوَدا ﴿سمع﴾ بمعنی ٹیڑھا ہونا۔

قوله بِالْحُجَّةِ:۔ بمعنی دلیل اور برھان اور غلبہ۔ جیسے فلِلّٰه الْحُجَّةُ الْبالِغةُ. حجَّ يحُجُّ حجًّا ﴿نصر﴾ بمعنی قصد کرنا جیسے فمنْ حجَّ الْبيْت۔ حُجَّةٌ کی جمع حُججٌ آتی ہے ایک لفظ حِجَّةٌ (بکسر الحاء) ہے بمعنی سال اسکی جمع حِججٌ آتی ہے جیسے ثمانِی حِجج۔ ایک لفظ حاجیٌ ہے بمعنی قصد کرنے والا۔ اسکی جمع حُجَّاج آتی ہے اور ایک لفظ هاجیٌ ہے هِجْو سے مشتق ہے بمعنی بدگو، بکواسی۔

قوله اَصابَةٌ:۔ صاب يصُوْبُ صوْبا ﴿نصر﴾ سیدھا ہونا درست ہونا اصاب يُصِيبُ اصابةً ﴿افعال﴾ بمعنی درستگی کو پہنچنا جیسے وما اصابكُمْ مِنْ مُصِيبةٍ فبِما كسبتْ ايدِيْكُمْ اور صوَّب يُصوِّبُ تصْوِيبا ﴿تفعيل﴾ بمعنی تصدیق کرنا۔

قولہ ذَائِدَۃ:۔ذاد یذُوْدُ ذَوْدًا ﴿نصر﴾ دفع کرنا۔جیسے ووجد مِنْ دُوْنِہِمُ امْرأتَیْنِ تَذُوْدَانِ۔اورایک لفظ ہے ذَوْدٌ اونٹوں کی اس جماعت کو کہتے ہیں جوتین سے لیکر دس تک ہو۔

قولہ اَلزَّیْغ:۔زاغ یزیغ زیغا ﴿ضرب﴾ ٹیڑھا ہونا اور ازاغ یُزِیْغُ ازاغۃ ﴿افعال﴾ بمعنی ٹیڑھا کرنا دونوں کی مثال فلمّا زاغوْ ازاغ اللّٰہُ قلُوْبہم۔

وَعَزِیْمَۃً قَاہِرَۃً عَنْ ہَوَی النَّفْسِ وَبَصِیْرَۃً نُدْرِکُ بِہَا عِرْفَانَ الْقَدْرِ

ترجمہ:۔اور ایسا پختہ ارادہ جو غالب آنے والا ہو نفس کی خواہشات پر۔اور ایسی بصیرت کہ پہچان لیں ہم اس کے ساتھ مرتبے کی پہچان کو۔

تشریح: قولہ عَزِیْمَۃً:۔پختہ ارادہ۔اس کی جمع عزائمٌ آتی ہے۔عزم یعزم عزمًا ﴿ضرب﴾ بمعنی پختہ ارادہ کرنا۔جیسے فاذا عزمْت فتوکّلْ علی اللّٰہِ۔

قولہ قَاہِرَۃً:۔قہر یقْہرُ قہْرًا ﴿فتح﴾ بمعنی غلبہ کرنا،انکار کرنا جیسے فامَّا الْیتِیْم فلا تقْہر۔ایک لفظ قہَّار ہے بمعنی بہت غلبہ پانے والا جیسے وھُو الْواحِدُ الْقہَّار

قولہ ھَوٰی:۔بمعنی خواہش،عشق،محبت،نفس کا کسی طرف مائل ہونا جیسے ولا تتَّبِعْ اھْوائہُمْ۔ھوٰی یہْوِیْ ھوًی ﴿ضرب﴾ بمعنی خواہش کرنا اور ھوی یہْوی ھُوِیًّا وھوِیًّا ﴿سمع﴾ بمعنی اوپر سے نیچے اترنا اور نیچے سے اوپر چڑھنا بعض کا کہنا ہے جب مصدر ھوِیًّا ہو تو پھر معنی ہوگا نیچے سے اوپر چڑھنا اور اگر مصدر ھُوِیًّا ہو تو پھر معنی ہوگا اوپر سے نیچے اترنا اور ایک لفظ ھوٰی بمعنی گرانا ہے جیسے والْمُؤْ تفِکۃَ اھْوٰی۔

قولہ اَلنَّفْسُ:۔نفس کے تین معنی آتے ہیں (۱) ذات جیسے ویُحذِّرُکُمُ اللّٰہُ نفْسہٗ (۲) روح جیسے اَخْرِجُوْا انْفُسکُمْ (۳) خون۔نفِستِ الْمرْأۃُ ینْفسُ نِفاسًا

﴿سمع﴾ بمعنى عورت کا نفاس والی ہونا۔اور نـفـس ينفَسُ نفاسا ﴿کرُم﴾ بمعنی کسی شئی کا مرغوب ہونا۔نـفـس کی جمع نُفُوس آتی ہےاور ایک لفظ نـفـس (بفتح الفاء) بمعنی سانس ہےاس کی جمع انفاس آتی ہے۔

قوله بَصِيْرَة:۔بـصُـر ينبصُرُ بصَراوبصيرة ﴿کرُم﴾ اور بصر ينصرُ بَصيرة ﴿سمع﴾ بمعنی دیکھنا البتہ جب باب کا مصدر بصَرا ہوتو معنی ہوگا آنکھ سے دیکھنااوراگرمصدر بـصـيـرة وبصارة ہوتو معنی ہوگادل سےدیکھنا بصر اور بصيرة میں بھی یہی فرق ہے بصَر آنکھ سےدیکھنے کا نام ہےاسکی جمع ابصارٌ آتی ہےجیسے لا تُدرِكُهُ الأبصار۔بصیرت نام ہے دل سےدیکھنے کا جسکی جمع بصائر آتی ہے جیسے هذا بصائرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۔باب کَرُمَ کی مثال بصُرت بمالَمْ يبصُرُوابه۔

قوله نُدرِكُه:۔ادرك يُدرِكُ ادراكا ﴿افعال﴾بمعنی پانا،جاننا ایسا جاننا کہ شئی کی غایت اورانتہا تک رسائی ہوجائے جیسے لاتُدرِكُهُ الأبصار۔تدارك يتدارك تدارُكا ﴿تـفـاعـل﴾بمعنی ایک شئی کودوسری شئی کے ساتھ ملانا۔التَّدارُك پالیناجیسے لوْلا انْ تـدارکهٗ نعمةٌ مِّنْ رَّبِّه۔اسْتدرك يستدرِكُ اسْتِدراكا ﴿استفعال﴾ بمعنی ایک شئی کے ذریعے سے دوسری شئی کا ازالہ کرنااورنحو میں اسْتِدراك کے معنی ہوتے ہیں دفعُ التَّوهُّم النَّـاشِئ مِن الْكلام السَّابق اورمجرد سےاسکا باب مستعمل نہیں البتہ مجرد کے نمونہ پر کچھ الفاظ مستعمل ہیں ان میں سےایک لفظ درکة بروزن درجة ہےاس کی جمع درکات آتی ہےمعنی وہی درجہ والا ہے یعنی مرتبہ لیکن فرق یہ ہےکہ درکہ تنزل میں آتا ہےیعنی اوپر سے نیچےاور درجــہ صعود میں آتا ہے یعنی نیچے سےاوپر کیلئے یہی وجہ ہے کہ قرآن اورحدیث میں صعود کے لئے درجــــات کالفظ آیا ہےاور جہنم کے لئے حدیث میں درکــــات کالفظ آیا ہےاورایک لفظ ہے مـدارك جوحواس خمسہ پر بولا جاتا ہےیعنی آنکھ، کان،ناک،زبان اور ہاتھ۔اور ایک لفظ ہے درك جس کے دومعنی آتے ہیں(۱) تاوان،

چٹی (۲) گڑھا جیسے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

قولہ عِرْفَان:۔ یہ مصدر ہے باب عرف یعْرِفُ عِرْفَانًا و معْرِفَةً ﴿ضرب﴾ کا بمعنی پہچانا جیسے فَلَمَّا جَاءَ ہُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ۔ اور عَرَّفَ یُعَرِّفُ تَعْرِیْفًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پہچان کرانا جیسے فَعَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ۔ اور تعارف یتعارفُ تعارُفًا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کو پہچان کرانا جیسے لِتَعَارَفُوْا۔ اِعْتَرَفَ یَعْتَرِفُ اِعْتِرَافًا ﴿افتعال﴾ بمعنی اقرار کرنا جیسے فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِہِمْ۔ ایک لفظ عَرْف بمعنی ھوا ہے خوشبودار ہو یا بدبودار لیکن کثیر الاستعمال خوشبودار ہی میں ہے جیسے جنت کے بارے میں فرمایا عَرَّفَہَا لَہُمْ بمعنی اللہ نے ان کے لئے جنت کو خوشبو سے بسایا۔ ایک لفظ عُرْف ہے اس کے دو معنی آتے ہیں (۱) اچھی چیز (۲) مسلسل۔ عرف الفرس گھوڑے کی گردن کے مسلسل بال۔ قرآن مجید میں ایک لفظ آیا ہے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا اس کا دونوں اعتبار سے معنی آتا ہے۔ اعتبار اول قسم ہے ان ہواؤں کی جو چلتی ہیں معروف ہو کر یعنی اچھی ہو کر۔ اعتبار ثانی۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو چلتی ہیں مسلسل۔ اعراف وہ دیوار ہے جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے جیسے وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ۔ ایک لفظ عرفات ہے میدان عرفات کی وجہ تسمیہ بعض نے یہ بیان کی ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواءؑ کا باہم دنیا میں ایک دوسرے سے تعارف اسی میدان میں ہوا تھا اس لئے اسکو میدان عرفات کہتے ہیں۔

قولہ اَلْقَدْر :۔ قدر کے چار معنی آتے ہیں (۱) قادر ہونا (۲) تنگی (۳) عزت وعظمت (۴) اندازہ کرنا۔ قَدَرَ یَقْدِرُ قَدْرًا ﴿ضرب، نصر﴾ بمعنی قادر ہونا جیسے لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْئٍ مِّمَّا کَسَبُوْا۔ قَدَرَ اللّٰہُ یَقْدِرُ قَدْرًا ﴿ضرب﴾ عزت کرنا جیسے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ اور قَدَرَ عَلَیْہِ یَقْدِرُ قَدْرًا ﴿ضرب﴾ تنگی کرنا جیسے

فقدر علیه رزقهٗ۔قدر یقدرُ قدرا ﴿ضرب﴾ بمعنی اندازہ کرنا جیسے قدْ جعل اللّٰہ لِکُلِّ شیئٍ قدْرا ۔ایک لفظ قِدْر بمعنی ہانڈی ہے کیونکہ ہرگھر کی ہانڈی بھی اندازے کے مطابق ہوتی ہے اس کی جمع قُدُوْر آتی ہے جیسے وقُدُوْرٍ رّسِیٰت۔

وَاَنْ تُسْعِدَنَا بِالْهِدَايَةِ اِلَى الدِّرَايَةِ وَتُعْضِدَنَا بِالْاِعَانَةِ عَلَى الْاِبَانَةِ وَتَعْصِمُنَا مِنَ الْغَوَايَةِ فِي الرِّوَايَةِ وَتُصَرِّفُنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِي الْفُكَاهَةِ حَتّٰى نَأْمَنُ حَصَائِدَ الْاَلْسِنَةِ وَنُكْفِيْ غَوَائِلَ الزُّخْرُفَةِ.

ترجمہ:۔ اور یہ کہ نیک بخت بنا تو ہم کو ھدایت کے ساتھ علم کی گہرائی کی طرف ۔اور تقویت دے تو ہم کو اعانت کے ساتھ اظہار مافی الضمیر پر۔اور بچا تو ہم کو گمراہی سے روایت کرنے میں اور پھیر دے تو ہم کو بیوقوفی سے خوش طبعی میں حتی کہ محفوظ (امن میں) رہیں ہم زبان کی تراشی ہوئی باتوں سے۔اور ہم کفایت کیے جائیں مزین جھوٹ کی مصیبت سے۔

تشریح:قولہ تُسْعِدَنَا:۔سعِد یسْعدُ سعادۃ ﴿سمع﴾ بمعنی نیک بخت ہونا جیسے وَاَمَّا الَّذِیْن سُعِدُوْا ففِی الْجنَّۃِ۔سعد یسْعدُ سعُوْدۃ ﴿فتح﴾ بمعنی برکت والا ہونا اور اسْعدَ یُسْعِدُ اِسْعادًا ﴿افعال﴾ بمعنی نیک بخت کرنا مرادی معنی امداد کرنا۔

قولہ بِالْهِدَايَةِ:۔هدٰی یھْدِیْ هِدایۃ ﴿ضرب﴾ رہنمائی کرنا جیسے ویھْدِیْه اِلٰی عذاب السَّعِیْر۔ایک لفظ ھدْیه ہے بمعنی تحفہ اسکی جمع ھدایا آتی ہے کیونکہ ھدْیه بھی محبت اور دوستی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔اور ایک لفظ ھدْی ہے بمعنی اچھی سیرت جیسے خیْرُ الْهدْی هدْیُ مُحمَّدٍ ﷺ کیونکہ اچھی سیرت بھی عبادت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔اِهْتدٰی یهْتدِیْ اِهْتِداءً ﴿افتعال﴾ راہ پانا جیسے وماکُنَّا لِنهْتدِیَ لوْلا انْ هدانا اللّٰہ۔

قولہ اَلدِّرَايَةُ: ۔دری یدری درایۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی تحصیل العلم بالمحنۃ والمشقۃ، اور جاننا جیسے ما کُنت تدری ماالکتاب ۔اسی لئے اللہ تعالیٰ کو دار نہیں کہا جاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ محنت اور مشقت سے پاک ہیں ۔داری یداری مداراۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی نرمی کرنا۔

قولہ تَعْضُدَنَا: ۔عضد یعضد عضدا ﴿کرم﴾ بمعنی تقویت دینا جیسے وما کنت متخذ المضلین عضدا ۔بمعنی اورنہیں تھا گمراہ کرنے والوں کو میں مددگار بنانے والا اور عضد یعضد عضدا ﴿ضرب﴾ بمعنی کاٹنا۔ایک لفظ عضد بمعنی بازو ہے (یعنی کہنی سے لیکر مونڈھے تک کا حصہ)

قولہ بِالْاِعَانَةِ: ۔اعان یعین اعانۃ ﴿افعال﴾ بمعنی مدد کرنا جیسے فاعینونی بقوۃ ۔یہاں دو لفظ ہیں (۱) عوان بمعنی درمیان (۲) عون بمعنی مدد جسکی جمع اعوان آتی ہے پہلے مادہ سے باب آتا ہے عانت المرأۃ یعون عوانا ﴿نصر﴾ بمعنی عورت کا درمیانے قد والا ہونا۔

سوال: ۔قرآن مجید میں ہے عوان بین ذلک جب عوان کا معنی درمیان ہے تو پھر لفظ بین کو کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب: ۔یہ تاکید کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرے مادہ سے مجرد مستعمل نہیں ہے البتہ مزید سے آتا ہے تعاون یتعاون تعاونا ﴿تفاعل﴾ بمعنی مدد کرنا جیسے تعاونوا علی البر والتقوی ۔اور عاون یعاون معاونۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے کی مدد کرنا۔استعان یستعین استعانۃ ﴿استفعال﴾ بمعنی مدد طلب کرنا جیسے استعینوا بالصبر والصلوۃ

قولہ تَعْصِمُنَا: ۔عصم یعصم عصما ﴿ضرب﴾ بمعنی بچانا جیسے

لاعاصم الیوم من امر اللہ ایک لفظ عصمت بمعنی عزت ہے اس کی جمع عصم آتی ہے جیسے ولا تمسکوا بعصم الکوافر۔ اِعتصم یعتصِمُ اِعتصاما ﴿افتعال﴾ بچاؤ حاصل کرنا، کسی چیز کو مضبوطی سے تھام لینا جیسے واعتصِمُوا بحبلِ اللہِ جمیعا۔ اِستعصم یستعصِمُ اِستِعصاما ﴿استفعال﴾ بمعنی بچاؤ طلب کرنا۔

قولہ اَلْغَوَایَۃُ:۔ غوی یغوی غیًّا وغوایۃ ﴿ضرب﴾ گمراہ ہونا جیسے ما ضلَّ صاحِبُکُمْ وما غوی۔ اغوی یُغوِی اغواء ﴿افعال﴾ گمراہ کرنا جیسے اِنْ کانَ اللہُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَکُمْ۔

غَوَایَۃ اور ضَلَالَۃ میں فرق:۔ غوایۃ کا معنی ہے بالکل راستہ ہی نہ ملے اور ضلالۃ کے معنی ہیں کہ راستہ تو ملے لیکن ٹیڑھا ہو۔

قولہ اَلرِّوَایَۃُ:۔ روی یروی رِوایۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی کلام نقل کرنا اور روِی یَروٰی ریًّا ﴿سمع﴾ بمعنی پانی سے سیراب ہونا اَروی یُروِی اِرواء ﴿افعال﴾ بمعنی سیراب کرنا۔

قولہ تُصَرِّفُنَا: صرف یصرِفُ صرفًا ﴿ضرب﴾ پھیرنا جیسے ثُمَّ انصرفُوا صرف اللہُ قُلُوبَہُمْ صرَّف یُصرِّفُ تصریفًا ﴿تفعیل﴾ پھیرنا جیسے تصریفُ الرِّیاح۔ تصرَّف یتصرَّفُ تصرُّفًا ﴿تفعل﴾ خرچ کرنا۔ اَصرف یُصرِفُ اِصرافًا ﴿افعال﴾ روک دینا انصرف ینصرِفُ اِنصِرافا ﴿انفعال﴾ باز رہنا۔

قولہ اَلسَّفَاہَۃ:۔ سفِہ یسفَہُ سفاہۃ ﴿سمع، کرم﴾ بیوقوف ہونا جیسے اِلَّا مَنْ سفِہَ نفسہ۔

سوال:۔ یہ باب تو لازمی ہے جیسا کہ معنی سے معلوم ہو رہا ہے تو پھر قرآن مجید میں اس کا مفعول کیوں ذکر کیا گیا ہے؟

جواب(۱):۔ سفِہ سفَّہ کے معنی میں متعدی ہے۔

جواب(۲):۔ نفْسَہ منصوب بنزع الخافض ہے اصل میں تھا الَّا مَنْ سفِہَ بنَفسِہ۔

جواب(۳):۔ مولانا اعزاز علیؒ فرماتے ہیں سفاھۃ کا باب سمِع متعدی ہے اور باب کرُم سے سفاھۃ لازمی ہے۔

قولہ اَلْـفُکَاھَۃ:۔ یہ ایک قسم کے مزاج کا نام ہے اس کی جمع فُکَاھات آتی ہے فکِہَ یفکَہُ فکَہًا ﴿سمِع﴾ فکُہَ یفکُہُ فکَاہۃً ﴿کرُم﴾ بمعنی مزیدار ہونا اور تفکَّہَ یتفکَّہُ تفکُّہًا ﴿تفعل﴾ بمعنی خوش ذائقہ پھل کھانا جیسے فظلْتُمْ تفکَّھُوْن۔ ایک لفظ فاکِھَۃٌ ہے بمعنی خوش ذائقہ پھل جیسے وفواکِہَ مِمَّا یشْتھُوْن۔

قولہ نَأْمَنُ:۔ امِنَ یأمَنُ امنًا ﴿سمِع﴾ بمعنی امن والا ہونا جیسے مَنْ دخلَہٗ کان اٰمِنًا اور امُنَ یأمُنُ امانۃً ﴿کرُم﴾ بمعنی امین ہونا اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیمانًا ﴿افعال﴾ بمعنی امان دینا اِسْتأمَنَ یسْتأمِنُ اِسْتِیمانًا ﴿استفعال﴾ امن طلب کرنا۔

قولہ حَصَائِد:۔ یہ حَصِیْدَۃٌ کی جمع ہے اور مَحْصُوْدَۃ کے معنی میں ہے بمعنی کاٹی ہوئی چیز۔ کَمَا فِی الْحدِیْثِ وَھَلْ یُکِبُّ النَّاس عَلٰی مَنَاخِرِہِمْ فِی النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِہِمْ۔ حَصدَ یَحْصُدُ حَصْدًا ﴿نصر﴾ بمعنی کاٹنا اسی سے لفظ مِحْصَدٌ ہے بمعنی کاٹنے کا آلہ جسکا دوسرا نام مِنْجَل ہے۔

قولہ غَوَائِل:۔ یہ غائِلَۃ کی جمع ہے بمعنی اچانک ہلاک کرنے والی مصیبت۔ غال

یغُوْلُ غوْلًا ﴿نصر﴾ بمعنی ہلاک کرنا اسی سے لفظ غوْل ہے بمعنی مختلف شکلیں بدلنے والا جن اس کی جمع اغوال آتی ہے۔

قولہ اَلزَّخْرَفَة :۔ یہ باب رباعی مجرد کا مصدر ہے زخرف یُزخرفُ زَخْرَفَة بمعنی مزین کرنا مرادی معنی ملمع سازی کرنا جیسے زَخْرَف الـقولِ غُرُوْرا ۔ ملمع کی ہوئی باتیں اسی سے زخرف بمعنی سونا ہے۔

فَلا نَـرِدُ مَوْرِدَ مَـأْثَـمَةٍ وَلَا نَـقِفُ مَـوْقِفَ مَـنْـدَمَةٍ وَلَا نُرْهَقَ بِتَبْعَةٍ وَ لَا مَعْتَبَةٍ وَلَا نُلْجَأَ اِلَى مَعْذِرَةٍ عَنْ بَادِرَةٍ اَللّٰهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا هٰذِهِ الْمُنْيَةَ وَاَنِلْنَا هٰذِهِ الْبُغْيَة

ترجمہ:۔ پس نہ وارد ہوں ہم گناہ کی جگہ میں اور نہ کھڑے ہوں ہم کسی پریشانی کی جگہ میں ۔ اور نہ ہم مؤاخذہ کئے جائیں کسی گناہ کے سبب اور نہ ہم عتاب دیئے جائیں اور نہ ہم مجبور کیے جائیں معذرت کی طرف جلد بازی سے ۔ اے اللہ پس ثابت کر تو ہمارے لیے یہ آرزو اور دے تو ہم کو یہ مطلوب ۔

تشریح: قولہ فَلَا نَرِدُ :۔ ورد یـرِدُ وُرُوْدا ﴿ضرب﴾ پانی پر آنا جیسے ولـمَّا ورد مـاء مـدْیـن ۔ اَوْرَدَ یُـوْرِدُ ایرادا ﴿افعال﴾ بمعنی لانا جیسے فـاَوْرَدَهُمُ الـنَّار ۔ تـوارد یتـوارَدُ توارُدا ﴿تفاعل﴾ یکے بعد دیگرے آنا ۔ اور تـورَّد یتورَّدُ تورُّدا ﴿تفعل﴾ بمعنی زبردستی گھس جانا اسی سے ایک لفظ وِرْد ہے بمعنی تالاب پر آنا وِرْد بمعنی وظیفہ کے بھی آتا ہے ۔ باب ضَرَبَ سے ایک لفظ مورِد ہے بمعنی وارد ہونے کی جگہ یعنی گھاٹ جس کی جمع موارِد آتی ہے۔

قولہ مَأْثَمَه :۔ اثِـم یأثَمُ اثْما ومأثمۃ ﴿سمع﴾ گناہ کرنا اور اثَّم یُؤَثِّمُ تأْثِیما ﴿تفعیل﴾ گناہ کی طرف نسبت کرنا ۔

قولہ نَقِفُ:۔ وقف یقِفُ وقْفا ﴿ضرب﴾ ٹھہرنا جیسے وقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْن

اسی سے لفظ موقف ہے بمعنی ٹھہرنے کی جگہ اسکی جمع مواقف آتی ہے۔ توقّف یتوقّفُ توقُّفا ﴿تفعل﴾ ٹھہرنا۔ وقّف یوقّفُ توقیفا ﴿تفعیل﴾ واقف کرانا۔

قولہ مَنْدَمَۃ:۔ بمعنی ہر باعث پریشانی چیز ندم یندمُ ندما وندامۃ ﴿سمع﴾ پریشان ہونا جیسے فاصبح من النّٰدمین۔ اس سے ایک لفظ ندیم ہے جس کا اصل معنی ہے شراب کا ساتھی استعمالی معنی مطلق ساتھی۔

قولہ تَرْهَق:۔ رهق یرْهقُ رهْقا ﴿سمع﴾ چھا جانا جیسے وترْهقُهُم ذلّۃ اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ ارْهق یُرْهِقُ ارْهاقا ﴿افعال﴾ بمعنی تکلیف دینا جیسے سأُرْهِقُهُ صعُوْدا۔ راهق الْغُلامُ یُراهِقُ مُراهقۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی لڑکے کا قریب البلوغ ہونا۔

قولہ بَتَبْعَۃ:۔ ہر پیچھے پڑ جانے والی مصیبت۔ اس کی جمع تبْعات آتی ہے تبع یتْبعُ تبْعا ﴿سمع﴾ تابع ہونا جیسے فمن تَبع ھُدای۔ اتّبع یتَّبعُ اِتّباعا ﴿افتعال﴾ تابع یُتابعُ مُتابعۃ ﴿مفاعلہ﴾ تابعداری کرنا جیسے قال یقوم اتّبعُوا الْمُرْسلِیْن۔ تتابع یتتابعُ تتابُعا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی تابعداری کرنا۔

قولہ مَعْتَبَۃ:۔ ہر موجب عتاب چیز۔ عتب یعْتبُ عتْبا ﴿ضرب﴾ ڈانٹنا۔ دروازہ کی چوکھٹ اور سیڑھی کو عتبہ کہا جاتا ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کی بیوی کو کہا تھا قُوْلی لزوجک غیر عتْبۃ بابک یعنی اپنے خاوند کو کہنا اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دے۔

قولہ نَلْجَأُ:۔ لجأ یلْجأُ لجأ ﴿فتح﴾ بمعنی اتنا مجبور کرنا کہ معافی مانگنی پڑے۔ الْجأ یُلْجأُ الْجاء ﴿افعال﴾ دوسرے کو پناہ دینا الْتجأ یلْتجأُ الْتجاء ﴿افتعال﴾ درخواست کرنا۔

قولہ مَعْذِرَة:۔عذرخواہی اسکی جمع معاذِر معاذیر آتی ہیں ایک لفظ عذر ہے بمعنی گندگی اور اسی مادہ سے ایک لفظ غُذْرَةُ الصَّبِیِّ ہے بمعنی بچہ کا وہ پلید چمڑا جو ختنہ کے وقت کاٹا جائے۔اور غُذْرَةُ الْمَرْأة بمعنی عورت کا پردہ بکارت۔عذر یعْذِرُ عُذْرا ﴿ضرب﴾ بمعنی معذور سمجھنا۔اور اگر مصدر عذرا ہو تو بمعنی کثیر العیوب ہونا اِعْتذر یعْتَذِرُ اِعْتِذارا اور عذَّر یُعذِّرُ تعْذِیرا ﴿افتعال،تفعیل﴾ بمعنی عذر بنانا جیسے یعْتذِرُوْن اِلیْکُم اور وجآء الْمُعذِّرُوْن۔اور تعذَّر یتعذَّرُ تعذُّرا ﴿تفعل﴾ بمعنی مشکل ہونا۔

فائدہ:عذر کی اقسام:۔عذر کی تین اقسام ہیں (۱) انکار کرنا (۲) اقرار کر کے حیلے اور بہانے کرنا (۳) غلطی کا اقرار کر کے معافی طلب کرنا یہ عذر محمود ہے جیسے لا تأ کُلُوْھا اِسْرافا وَّ بِدارا اسی کو توبہ کہتے ہیں۔

قولہ بَادِرَة:۔بدر یبْدُرُ بُدُوْرا ﴿نصر﴾ جلدی کرنا تبادر یتبادرُ تبادُرا ﴿تفاعل﴾ بمعنی کسی شی کا جلدی ذہن میں آنا۔بادر یبادرُ مُبادرة ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے سے سبقت کرنا۔ایک لفظ بدر ہے بمعنی چودھویں کا چاند کیونکہ چودھویں کا چاند بھی غروب آفتاب کے بعد طلوع ہونے میں جلدی کرتا ہے۔ بدر مکہ اور مدینہ کے درمیان مشہور مقام کا نام ہے۔

قولہ اَلْمنیة:۔بمعنی آرزو،امید اسکی جمع منًا اور منآ تی ہے ایک لفظ اُمْنِیَّة ہے بمعنی آرزو اسکی جمع اَمانی آتی ہے ایک لفظ مُنیَّة ہے بمعنی موت اسکی جمع منایا آتی ہے۔ منی یمْنِیْ منْیًا ﴿ضرب﴾ اور منّی یمنّی تمْنِیة ﴿تفعیل﴾ آرزو دلانا جیسے ولَاُمنِّینَّھُمْ میں ان کو امیدیں دلاتا ہوں تمنّی یتمنّی تمنّیا ﴿تفعل﴾ آرزو کرنا جیسے فتمنَّوُا الْموْت موت کی آرزو کرو استمْنی یستمْنِیْ

اِسۡتِمۡنَاء ﴿استفعال﴾ بمعنی منی طلب کرنا یعنی مشت زنی کرنا۔

قولہ اَنِلۡنَا :۔ باب افعال سے صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر ہے بمعنی دینا نال ینُوۡلُ نوۡلا ﴿نصر﴾ عطیہ کرنا تناول یتناول تناوُلا ﴿تفاعل﴾ لقمہ منہ میں رکھنا ناول یُناوِلُ مُناولۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی لینا اور دینا۔ یہ تفصیل اجوف واوی کی صورت میں ہے اور اجوف یائی سے اس کا مجرد آتا ہے نال ینالُ نیلا ﴿سمع﴾ مقصود کو حاصل کرنا اور پہنچنا جیسے لن تنالُوا البرَّ اجوف یائی سے مزیدات مستعمل نہیں ہیں۔

قولہ اَلۡبُغۡیَۃ :۔ یہ اجوف یائی ہے بمعنی مقصود ومطلوب بغی یبۡغِیۡ بغۡیا ﴿ضرب﴾ بمعنی کسی چیز کی طلب میں حد سے تجاوز کرنا۔ جیسے ویبۡغُون فی الارض بغیر الحق انۡبغی ینۡبغِیۡ انۡبغاء ﴿انفعال﴾ آسان ہونا مناسب ہونا جیسے وھبۡ لِیۡ مُلۡکا لَّا ینۡبغِیۡ لاحد ۔ اِبۡتغی یبۡتغِیۡ ابۡتغاء ﴿افتعال﴾ تلاش کرنا طلب کرنا جیسے الَّا ابۡتغاء وجۡہِ ربِّہ الاعۡلٰی ۔ اجوف واوی سے بغا یبۡغُوۡا بغۡوا ﴿نصر﴾ کسی شی کو غور سے دیکھنا بغی علیۡہ یبۡغُوۡا بغۡوا ﴿نصر﴾ ظلم کرنا بغاء بمعنی زنا جیسے ولا تُکۡرِھُوۡا فتیاتِکُمۡ علی البغاء اِنۡ اردن تحصُّنا لِّتبۡتغُوۡا۔

وَلَاتُـضِـحُنَا عَنۡ ظِلِّکَ السَّابِغِ وَلَا تَجۡعَلۡنَا مُضۡغَۃً لِلۡمَاضِغِ فَقَدۡ مَـدَدۡنَا اِلَیۡکَ یَدَالۡمَسۡئَلَۃِ وَبَخَعۡنَا بِالۡاِسۡتِکَانَۃِ لَکَ وَالۡمَسۡکَنَۃِ وَاسۡتَنۡزَلۡنَا کَرَمَکَ الۡجَمَّ وَفَضۡلَکَ الَّذِیۡ عَمَّ بِضَرَاعَۃِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَۃِ الۡاَمَلِ

ترجمہ :۔ اور نہ محروم کر تو ہم کو اپنے لمبے چوڑے سائے سے۔ اور نہ بنا تو ہم کو لقمہ چبانے والے کے لئے۔ پس تحقیق پھیلا دیا ہم نے آپ کی طرف سوال کا ہاتھ، اور ہم اعتراف کرتے ہیں ذلت کا آپ کے لئے اور عاجزی کا اور ہم نزول طلب کرتے ہیں تیرے کرم کا جو کہ وسیع ہے اور تیرے فضل کا جو کہ عام ہے عاجزانہ طلب اور امید کی پونجی کے ساتھ۔

تشریح: قولہ لَاتُضحنا:۔ ضَحِی یضحٰی ضُحاء ﴿سمع﴾ بمعنی دھوپ کے سامنے آنا جیسے لاتظمأ فیھا ولاتضحی ۔اور ضحا یضحُو ضحُوا۔ ضحی یضحِیُ ضُحاءً ﴿نصر۔ضرب﴾ دھوپ والا ہونا اضحی یُضحِیُ اِضحاءً ﴿افعال﴾ بمعنی دھوپ میں ڈالنا ایک لفظ ضُحی ہے بمعنی چاشت۔ اور ایک لفظ اَضحیۃ ہے بمعنی قربان کیا ہوا جانور اسکی جمع اضاحِیُ آتی ہے۔

قولہ ظِلِّکَ :۔ بمعنی سایہ اسکی جمع ظلال آتی ہے جیسے ھُمْ وازواجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ اور جمع الجمع ظُلُوْل اور اظلال آتی ہیں ظلّ یظلّ ظلًّا ﴿سمع﴾ بمعنی دن بھر کام کرنا، سایہ والا ہونا۔

فائدہ:۔ ظِل اور فَیئ میں فرق: دونوں کا معنی سایہ ہے لیکن ظل وہ سایہ ہے جو گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور فئی وہ سایہ ہے جو عین استواء کے وقت ہوتا ہے گھٹتا بڑھتا نہیں۔

قولہ لَا تَجْعَلْنَا:۔ جعل یجعلُ جعْلًا ﴿فتح﴾ بمعنی بنانا۔ جیسے الّذی جعل لکمُ الارض فِراشا اِجْتِعالًا ﴿افتعال﴾ گھڑنا۔ اِجْعالًا ﴿افعال﴾ مزدوری پر مقرر کرنا۔ تَجعُّلًا ﴿تفعل﴾ رشوت دینا۔ مُجاعَلۃ ﴿مفاعلہ﴾ باہم مل کر بنانا۔ جعْل دو قسم پر ہے (۱) جعل مرکب جو بمعنی صیر کے ہوتا ہے اور دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے (۲) جعل بسیط جو بمعنی خلق کے ہوتا ہے اور ایک ہی مفعول کا مقتضی ہوتا ہے یہاں یہ جعل مرکب ہے۔

قولہ مُضغۃ:۔ اسکے اصل معنی ہیں گوشت کا وہ ٹکڑا جو چبایا جائے۔ جنین کی وہ حالت جو علقہ کے بعد ہوتی ہے اسے بھی مضغہ کہا جاتا ہے جیسے فخلقنا العلقۃ مُضغۃ۔ استعمالی معنی ہے لقمہ۔ مضغ یمضغ مَضْغًا ﴿فتح﴾ بمعنی چبانا۔

قولہ مَدَدْنَا :۔ مدّ یمُدّ مَدًّا ﴿نصر﴾ بمعنی دراز ہونا جیسے الم تر الی

ربک کیف مدّ الظلّ ۔امدّ یمدّ امدادا ﴿ افعال ﴾ اصل معنی ہے دراز کرنا استعمالی معنی امداد کرنا جیسے یمددکم باموال وّبنین امتدّ یمتدّ امتدادا ﴿ افتعال ﴾ دراز ہونا ۔استمدّ یستمدّ استمدادا ﴿ استفعال ﴾ بمعنی مدد طلب کرنا۔

قولہ ید :۔ید اصل میں یدو تھا واؤ کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرکے واؤ کو خلاف قیاس حذف کردیا یا اسمائے ستہ مکبرہ کی طرح اسمائے محذوفۃ الاعجاز میں سے ہے بمعنی ہاتھ اسکی جمع ایدی جیسے ممّا عملت ایدینا ۔اور جمع الجمع ایادی آتی ہے۔

قولہ اَلْمَسْئَلَةُ :۔یہ باب فتح کا مصدر ہے سأل یسأل سؤالا و مسئلۃ۔ مانگنا، سوال کرنا جیسے یسئلونک عن الانفال ۔تسائل یتسائل تسائلا ﴿ تفاعل ﴾ بمعنی ایک دوسرے سے سوال کرنا جیسے یتسائلون عن المجرمین ۔

قولہ بَخَعْنَا :۔بخع یبخع بخعا اس کے دو معنے آتے ہیں (۱) گلہ گھونٹ کر خودکشی کرنا (۲) اقرار کرنا۔

قولہ بِالْاِسْتِكَانَةِ :۔اس میں دو احتمال ہیں (۱) یہ باب افتعال کا مصدر ہے اس وقت یہ سکن یسکن سکونا ﴿ نصر ﴾ سے مشتق ہوگا بمعنی آرام کرنا (۲) یہ باب استفعال کا مصدر ہے اس وقت یہ مشتق ہوگا کان یکون کونا سے ہونا اس وقت اسکا لغوی معنی ہوگا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنا مرادی معنی عاجزی کرنا۔

قولہ اِسْتَنْزَلْنَا :۔نزل ینزل نزولا ﴿ ضرب ﴾ اترنا جیسے نزل بہ الرّوح الامین اور نزل ینزل نزلۃ ﴿ سمع ﴾ نزلہ والا ہونا۔ انزل ینزل انزالا ﴿ افعال ﴾ یکبارگی اتارنا جیسے انّا انزلناہ فی لیلۃ القدر ۔نزّل ینزّل تنزیلا ﴿ تفعیل ﴾ تھوڑا تھوڑا اتارنا جیسے نزّلناہ تنزیلا ۔تنزّل یتنزّل تنزّلا ﴿ تفعل ﴾ اترنا جیسے تنزّل الملائکۃ والرّوح ۔ایک لفظ نزل بمعنی مہمانی ہے جیسے نزلا

مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ۔

قولہ کَرَمَکَ: کَرَمَ یَکْرُمُ کَرامۃً ﴿کرم﴾ بمعنی شریف ہونا جیسے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اَکْرَم یُکْرِمُ اِکْرامًا ﴿افعال﴾ اور کَرَّم یُکَرِّمُ تَکْرِیْمًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی عزت کرنا ایک لفظ کَرْم ہے بمعنی انگور اسکی جمع کُرُوْم ہے ایک لفظ کریم بمعنی شریف ہے اسکی جمع کرام آتی ہے۔

قولہ الجم: ۔جَمَّ یَجُمُّ جمًّا ﴿نصر﴾ کثیر ہونا جیسے وتُحِبُّوْن الْمال حُبًّا جَمًّا۔ تم مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو اِسْتَجَمَّ یَسْتَجِمُّ اِسْتِجْمامًا ﴿استفعال﴾ کثرت طلب کرنا ایک لفظ جَمّ غفیر ہے بمعنی وہ بڑی جماعت جو زمین کو چھپا لیتی ہو۔

قولہ غَم: ۔ غَمَّ یَغُمُّ غمًّا ﴿نصر﴾ بمعنی شامل ہونا اسی سے عمامہ بھی ہے کیونکہ وہ بھی سر کو شامل ہوتا ہے اسکی جمع عمائم آتی ہے۔ اِغتَمَّ یَغْتَمُّ اِغتمامًا ﴿افتعال﴾ اور تَعَمَّم یتعَمَّمُ تعَمُّمًا ﴿تفعل﴾ بمعنی پگڑی باندھنا۔ اور عَمَّم یُعَمِّمُ تعْمِیْمًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی عام کرنا۔

قولہ بضراعۃ: ۔ضرع یضْرعُ ضرْعًا ﴿فتح﴾ لغوی معنی بچے کا پستانوں سے دودھ پینا مرادی معنی عاجزی کرنا۔ضارع یُضارِعُ مُضارعۃ ﴿مفاعلہ﴾ بچوں کا مل کر دودھ پینا۔تضرَّع یتضرَّعُ تضرُّعا ﴿تفعل﴾ بمعنی عاجزی کرنا جیسے تضرُّعا وَّخُفْیۃ۔ایک لفظ ضرعۃ بمعنی سوکن ہے ایک لفظ ضریع ہے بمعنی خاردار درخت۔

قولہ اَلطَّلَبُ: ۔طلب یطْلُبُ طلْبًا ﴿نصر﴾ بمعنی طلب کرنا، ڈھونڈنا جیسے ضعُف الطَّالِبُ والْمطْلُوْبُ۔طلِب یطْلَبُ طلبًا ﴿سمع﴾ دور ہونا۔

اِطَّلَبَ يَطَّلِبُ اِطِّلابًا ،تطلَّب يتطلَّبُ تطلُّبًا ﴿افتعال ،تفعل﴾ بمعنی بار بار طلب کرنا۔ اَطْلَبَ يُطْلِبُ اِطْلابًا ﴿افعال﴾ بمعنی طلب کرنے میں کسی کو مجبور کرنا۔ طَالَبَ يُطَالِبُ مُطَالَبَةً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی اپنے حق کا مطالبہ کرنا۔

قولہ بُضَاعَة:۔ بمعنی سرمایہ جیسے بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ۔ بضع يبضع بَضْعًا ﴿فتح﴾ بمعنی کاٹنا اور چیرنا بضّع يُبَضِّعُ تَبْضِيعًا ﴿تفعيل﴾ بمعنی کاٹنا۔ فتح سے ایک لفظ بُضع بمعنی فرج ہے کیونکہ فرج بھی چیری ہوئی ہوتی ہے تبضّعًا ﴿تفعل﴾ اِسْتِبْضَاعًا ﴿استفعال﴾ بمعنی سرمایہ حاصل کرنا۔

قولہ اَلْاَمَل:۔ بمعنی امید جس کی جمع آمال آتی ہے أمل يأمُلُ أملًا ﴿نصر﴾ أمَّلَ يُأمِّلُ تَأمِيلًا ﴿تفعيل﴾ امید کرنا۔ تأمُّلًا ﴿تفعل﴾ غور وفکر کرنا۔

ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِيعِ الْمُشَفَّعِ فِي الْمَحْشَرِ الَّذِيْ خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّيْنَ وَاَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ .وَوَصَفْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ الْمُبِيْنِ فَقُلْتَ وَاَنْتَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

ترجمہ:۔ پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کے ساتھ جو تمام انسانوں کے سردار ہیں اور سفارش کرنے والے ہیں۔ سفارش قبول کئے ہوئے ہیں محشر میں جس کے ساتھ ختم کیا ہے آپ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اور بلند کیا ہے آپ نے اس کے درجات کو علیین میں اور وصف بیان کی ہے آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی کتاب مبین میں پس فرمایا آپ نے حال یہ کہ آپ سب سے زیادہ سچ ارشاد فرمانے والے ہیں اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لئے۔

تشریح: قولہ بِالتَّوَسُّل:۔ وسل يسل وسيلةً ﴿ضرب﴾ بمعنی نزدیکی اختیار کرنا جیسے وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ توسُّلًا ﴿تفعل﴾ بمعنی قرب حاصل کرنا اور وسیلہ پکڑنا۔

قولہ سَیِّد:۔ یہ اصل میں سیوِدٌ تھا بقاعدہ سَیِّدٌ، سَیِّدٌ بنا بمعنی سردار جیسے سَیِّدًا وَّحصُوْرًا اسکی جمع سادۃ ہے جیسے اِنَّا اطعْنا سادتنا اور جمع الجمع سادات آتی ہے سَادَ یَسُوْدُ سِیَادَۃ وسِیْدُوْدَۃ ﴿نصر﴾ سردار بنانا سوِد یَسْوَدُ سوادًا ﴿سمع﴾ سیاہ ہونا لفظ سواد بمعنی جماعت کے بھی آتا ہے اسودَّ ﴿افعلال﴾ کسی چیز کا سیاہ ہونا جیسے یوم تبیضُ وُجُوْہٌ وَّ تسودُ وُجُوْہٌ۔

قولہ اَلْبَشَر:۔ بشر اور بُشَرۃ بمعنی وہ چمڑا جو بالوں سے بالکل صاف ہو انسان کا چمڑا چونکہ بنسبت دوسرے حیوانات کے بالکل صاف ہوتا ہے اسلئے اسے بشر کہا جاتا ہے اور لفظ بشارت بُشْرٰی۔ بشِیر۔ بمعنی خوشخبری کے ہیں اور بشارت بمعنی حسن و جمال۔ بشَر یبْشُرُ بُشْرا ﴿نصر﴾ بمعنی چمڑے کا صاف ہونا۔ بُشُوْرا تبْشِیْرا ﴿نصر و تفعیل﴾ خوشخبری دینا۔ جیسے فبشِّرْہُ بمغفرۃ۔ بشرا ﴿سمع﴾ خوش ہونا

قولہ اَلشَّفِیْعُ:۔ شفع یشْفعُ شفْعا ﴿فتح﴾ بمعنی ملانا۔ جمع کرنا۔ لفظ شُفْعۃ بھی اسی سے ہے کیونکہ شفعہ کرنے والا دوسرے کی زمین کو اپنی زمین کیساتھ ملاتا ہے اور لفظ شفاعت بھی اسی سے ہے کیونکہ شفاعت کے ذریعہ بھی گناہگاروں کو طاہرین کے ساتھ ملا دیا جائیگا۔ تشْفِیْعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی سفارش کرنا۔

قولہ فِی الْمَحْشَرِ:۔ حشر یحْشُرُ حشْرا ﴿نصر و ضرب﴾ بمعنی جمع کرنا جیسے فسیحْشُرُھُمْ الیْہ جمِیْعًا لفظ محْشر یہ اسم ظرف ہے بمعنی جمع ہونیکی جگہ مراد یوْم الْقِیامۃ ہے۔

قولہ خَتَمت:۔ ختم علی الشَّیْ یخْتِمُ ختْما ﴿ضرب﴾ بمنی ختم کرنا مہر لگانا جیسے ختم اللّٰہ علی قُلُوْبِھِمْ۔ تختُّما ﴿تفعل﴾ بمعنی انگوٹھی پہننا۔ ایک لفظ خاتم ہے بمعنی انگوٹھی اور ایک لفظ خاتِم ہے بمعنی آخری۔

قولہ اَلنَّبِیِّن: یہ جمع ہے نبی کی اسکے ہفت اقسام میں دو احتمال ہیں (۱) مہموز اللام کہ اصل میں نبیئ تھا نبأ ینبأ نبأ ﴿فتح﴾ بمعنی بلند ہونا۔ دور ہونا۔ خبر دینا۔ قُلْ ھُوَ نَبَأٌ عَظِیْم نبی کو نبی اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی مرتبہ کے اعتبار سے بلند ہوتا ہے اور خبر بھی دیتا ہے۔ (۲) ناقص واوی کہ اصل میں نَبِیْوٌ تھا بقاعدہ سَیِّد کے نبی بن گیا نبا ینبو نبوًا ﴿نصر﴾ بمعنی خبر دینا۔ اور اِنبآء ﴿افعال﴾ خبر دینا جیسے اَنبِئُونِیْ بِاَسمآء۔ تَنبِیئاً ﴿تفعیل﴾ خبر دینا جیسے فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنتُمْ تَعمَلُوْن یہ مہموز اللام سے ہیں۔

قولہ اَعْلَیت:۔ علا یعلو عُلُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی ظاہری بلندی جیسے اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ ۔ اور علی یعلیٰ علاءً و عُلُوًّا بمعنی روحانی بلندی۔ لفظ عِلِّیِّیْن بھی اسی سے ہے جو عِلِّیَّۃ کی جمع ہے اور اِعْلاء ﴿افعال﴾ بمعنی بلند کرنا۔

قولہ دَرَجَتہ:۔ دَرَجہ بمعنی سیڑھی ہو تو اسکی جمع درج آتی ہے اور اگر بمعنی مرتبہ ہو تو جمع درجات آتی ہے درج یدرج درجا ﴿سمع﴾ بمعنی بلند ہونا اور دَرَج یَدْرُجُ دَرْجًا ﴿نصر﴾ بمعنی سیڑھی پر چڑھنا تَدْرِیْجًا ﴿تفعیل﴾ آہستہ آہستہ سیڑھی پر چڑھنا اِسْتِدْرَاجًا ﴿استفعال﴾ ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی دینا۔ اِنْدِرَاجًا ﴿انفعال﴾ بمعنی داخل ہونا ایک لفظ درّاجہ بمعنی سائیکل ہے۔

قولہ وَصَفتہ:۔ وصف یصِفُ وَصْفًا ﴿ضرب﴾ کسی کا حال بیان کرنا جیسے رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْن ۔ تَوْصِیْفًا ﴿تفعیل﴾ کسی حال کے ساتھ موصوف ہونا۔

فائدہ: وصف اور صفت میں فرق:۔ وصف وہ ہے جو واصف کے حال کے ساتھ قائم ہو اسکی جمع اوصاف آتی ہے اور صفت وہ ہے جو موصوف کے ساتھ قائم ہو۔

قولہ کِتَابَکَ:۔ کِتَابَۃً ﴿نصر﴾ لغوی معنی جمع کرنا مرادی معنی لکھنا۔ جیسے لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ۔ کتاب بمعنی مکتوب کے ہوتی ہے جسکی جمع

كُتُب ۔کتب آتی ہے ایک لفظ کتیبه ہے بمعنی فوج کا دستہ۔جسکی جمع کتائب آتی ہے۔

قوله فَقُلْت :۔قال یقُوْلُ قوْلا قالا قِیْلا مقالا مقالة ﴿ نصر ﴾ بولنا،کلام کرنا جیسے ویقولون متی هذا الوعد ۔ نصر کا صلہ علی ہوتو پھر معنی ہوتا ہے بہتان باندھنا جیسے ویقُوْلُوْن علی اللّٰہ الکذب ۔اگر صلہ فی ہوتو تصور کرنا۔خیال کرنا جیسے ویقُوْلُوْن فِیْ انفُسِهِمْ۔قال یقِیْلُ قیْلُوْلَۃً ﴿ ضرب ﴾ دوپہر کے وقت سونا۔اسی سے ہے مَنْ قال قال اللّٰهُ فقد کفر ۔اقال یقِیْلُ اقالةُ اور قوّل یُقوّلُ تقْوِیْلا ﴿ افْعال تفعیل ﴾ بمعنی غلط بات کی طرف نسبت کرنا اور مُقاولة ﴿مفاعله ﴾ بمعنی مباحثہ کرنا اور تقوّلا ﴿ تفعل ﴾ بمعنی جھوٹ گھڑنا۔تقاوُلا ﴿ تفاعل ﴾ بمعنی آپس میں گفت وشنید کرنا۔

قوله اَرْسَلْنک:۔رسل البعیرُ یرْسلُ رسْلا ﴿ سمع ﴾ بمعنی اونٹ کا نرم چال چلنا اور رسل الشعْرُ یرْسلُ رسْلا ﴿ سمع ﴾ بمعنی بالوں کا لٹکا ہوا ہونا۔ ارْسالا ﴿ افعال ﴾ بمعنی بھیجنا۔جیسے انّا ارْسلْنک شاهدا وَّ مُبشّرا وَّ نذیْرا ۔ترْسِیْلا ﴿ تفعیل ﴾ بمعنی لٹکانا اور اسْتِرْسالا ﴿ استفعال ﴾ بمعنی چھوڑنا ترسُّلا ﴿ تفعل ﴾ بمعنی نرمی کرنا مُراسلة ﴿ مفاعله ﴾ بمعنی پیغام بازی کرنا یعنی خط وکتابت کرنا۔

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهِ الْهَادِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ شَادُوْا الدِّيْنَ وَاجْعَلْنَالِهَدْيِهٖ وَهَدْيِهِمْ مُتَّبِعِيْنَ.وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهٖ وَمَحَبَّتِهِمْ اَجْمَعِيْنَ. اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ .

ترجمہ:۔اے اللہ پس رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور اس کی آل پر جو ھدایت کرنے والی ہے اور اس کے اصحاب پر جنہوں نے مضبوط کیا دین کو۔اور بنا تو ہم کو محمد ﷺ اور آل واصحاب کی سیرت کا

اتباع کرنے والا۔ اور نفع دے تو ہم کو حضور ﷺ کی محبت کے ساتھ۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اور تو ہی دعا قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

تشریح: قولہ فَصَلِّ:۔ صلا یصلو صُلُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی سرین کے قریب پیٹھ پر مارنا۔ اور صَلِیَ یَصْلٰی صِلِیًّا ﴿سمع﴾ بمعنی آگ میں داخل ہونا جیسے اَلَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی ۔ اگر لفظ صلٰوۃ اس سے مشتق ہو تو صلٰوۃ کی وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ چونکہ اسمیں بھی انسان اپنے آپ کو عشق الٰہی کی آگ میں داخل کرتا ہے اور صَلّٰی یُصَلِّیْ صَلْیًا ﴿ضرب﴾ بمعنی لکڑی کو آگ پر سیدھا کرنا اگر لفظ صلٰوۃ اس سے مشتق ہو تو وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ اسمیں بھی انسان اپنے نفس کو سیدھا کرتا ہے تَصْلِیَۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی نماز پڑھنا دعا کرنا جیسے فلا صدّق و لا صلّی۔

قولہ آلِہٖ:۔ بصریوں کی بیان کردہ اصل کے مطابق اسکا باب آئیگا أھل یأھلُ اھولا ﴿فتح﴾ بمعنی اھل والا ہونا نکاح کرنا اور کوفیین کی بیان کردہ اصل کے مطابق اسکا باب آئے گا اٰل یئُوْلُ أَوْلًا ﴿نصر﴾ بمعنی رجوع کرنا

قولہ اَصْحَابِہٖ:۔ عند البعض یہ صَحْبٌ کی جمع ہے اور صحب صاحب کی جمع ہے اور عند البعض صاحِب ہی کی جمع ہے صحب یَصْحَبُ صُحْبَۃً ﴿سمع﴾ ساتھی ہونا جیسے اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَاتَحْزَنْ اور صَحْبًا ﴿فتح﴾ بمعنی چمڑا اتارنا اور اِصْحَابًا ﴿افعال﴾ ساتھی والا ہونا اور اصطحابا ﴿افتعال﴾ بمعنی حفاظت کرنا۔ اور اِسْتِصْحَابًا ﴿استفعال﴾ بمعنی ساتھی بنانا اور حال کو ماضی پر قیاس کر کے حکم لگانا کہ حال میں بھی اسی طرح ہے۔

فائدہ: صحابہ اور اصحاب میں فرق:۔ صحابہ حضور ﷺ کے اصحاب کے ساتھ مختص ہے جبکہ اصحاب عام ہے۔

قولہ شَادُوْا:۔شَادَ یشِیْدُ شَیْدًا ﴿ضرب﴾ مضبوط کرنا۔جیسے و قَصْرٌ مَّشِیْد۔تَشْیِیْدًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی مضبوط کرنا۔

قولہ اَلدِّیْنَ:۔دَانَ یَدِیْنُ دَیْنًا ﴿ضرب﴾ بمعنی قرض دینا اور دَانَ یَدِیْنُ دِیْنًا ﴿ضرب﴾ بمعنی دین اختیار کرنا دِیَانَۃً ﴿ضرب﴾ بمعنی شرافت والا ہونا۔تَدْیِیْنًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کسی کو اپنے دین کے تابع بنانا اور اِدَانَۃً ﴿افعال﴾ کسی کو قرض دینا اور لینا اسی سے کَمَا تُدِیْنُ تُدَانُ جیسے بدلہ دے گا بدلہ دیا جائے گا۔

قولہ اَنْفَعْنَا:۔نَفَعَ یَنْفَعُ نَفْعًا ﴿فتح﴾ نفع دینا جیسے لَنْ یَّنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ اور اِنْفَاعًا ﴿افعال﴾ بمعنی نفع پہنچانا۔اِنْتِفَاعًا ﴿افتعال﴾ بمعنی نفع لینا اور اِسْتِنْفَاعًا ﴿استفعال﴾ بمعنی نفع طلب کرنا۔

قولہ بِمُحَبَّتِہٖ:۔حَبَّ یَحِبُّ حُبًّا و حُبَّۃً ﴿ضرب﴾ دوست بنانا اور اِحْبَابًا ﴿افعال﴾ بمعنی دوست بنانا جیسے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اور اِسْتِحْبَابًا ﴿استفعال﴾ بمعنی محبت کرنا اور اچھا سمجھنا ایک لفظ مُحَبَّۃً ہے بمعنی خاص تعلق اور دوستی جیسے وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ۔

قولہ اَجْمَعِیْنَ:۔جَمَعَ یَجْمَعُ جَمْعًا ﴿فتح﴾ بمعنی جمع کرنا جیسے جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ اور اِجْتِمَاعًا ﴿افتعال﴾ بمعنی جمع ہونا اور اِسْتِجْمَاعًا ﴿استفعال﴾ بمعنی جمع ہونے کو طلب کرنا اور مُجَامَعَۃً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی جماع کرنا اور لفظ جماع بھی باب مفاعلہ کا مصدر ہے۔

قولہ شَیْئٍ:۔شَاءَ یَشَاءُ شَیْئًا و مَشِیْئَۃً ﴿فتح﴾ بمعنی چاہنا، ارادہ کرنا جیسے وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ اور اللہ بھی شَیْئٌ ہے بمعنی شَاءٍ یعنی چاہنے والا اور غیر اللہ بھی شَیْئٌ ہے بمعنی مَشِیٌّ یعنی چاہی ہوئی اس تقریر سے ایک اعتراض دفع

ہو گیا وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے انَّ اللّٰہ علٰی کُلِّ شیئٍ قدیر. قدیر کے معنی قادرٌ علٰی کُلِّ شیئٍ اور آپ کہتے ہیں کہ اَللّٰہُ شیئٌ ہے تو صغریٰ کبریٰ ملائیں یعنی اَللّٰہُ شیئٌ وکُلُّ شیئٍ مقدُورٌ تو نتیجہ نکلے گا اَللّٰہُ مقدُورٌ اسی سے اور صغریٰ کبریٰ بنائیں اَللّٰہُ مقدُورٌ وکُلُّ مقدُورٍ مُمکِنٌ فاللّٰہُ مُمکِنٌ پھر اسی سے اور صغریٰ کبریٰ بنائیں یعنی اَللّٰہُ مُمکِنٌ وکُلُّ مُمکِنٍ حادِثٌ فاللّٰہُ حادِثٌ اسی سے اور صغریٰ کبریٰ بنائیں اَللّٰہُ حادِثٌ وکُلُّ حادِثٍ لہٗ صانِعٌ فاللّٰہُ لہٗ صانِعٌ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کیلئے صانع ہے یہ خرابی اس وجہ سے لازم آئی کہ آپ نے شیئٌ کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کیا

جواب:۔ پہلے قیاس میں حد اوسط نہیں ہے کیونکہ صغریٰ میں شیئٌ بمعنی شاءٓ اور کبریٰ میں شیئٌ بمعنی مشیٌ ہے اور جب پہلا قیاس باطل ہے تو باقی خود بخود باطل ہونگے۔

قولہ بالاجابۃ:۔ جاب یجُوبُ جوبًا ﴿نصر﴾ بمعنی کاٹنا اور اجابۃ ﴿افعال﴾ بمعنی قبولیت چاہنا جیسے فاستجاب لھُم ربُّھُم۔

قولہ جَدِیر:۔ بمعنی لائق جسکی جمع جدیرُون اور جُدراءآتی ہے۔ جدارۃ ﴿کرم﴾ بمعنی لائق ہونا اور جدرَ الرَّجُلُ یجْدُرُ جدْرًا ﴿نصر﴾ بمعنی مرد کا چیچک والا ہونا۔ لفظ جدار (دیوار) بھی اسی سے ہے جیسے واَمَّا الْغُلامُ فکان لغُلامَیْنِ یتیْمیْنِ

وَبَعْدُ فَاِنَّہٗ قَدْ جَرٰی بِبَعْضِ اَنْدِیَۃِ الْاَدَبِ الَّذِیْ رَکَدَتْ فِیْ ھٰذَا الْعَصْرِ رِیْحُہٗ وَخَبَتْ مَصَابِیْحُہٗ ذِکْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِیْ اِبْتَدَعَھَا بَدِیْعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَۃُ ھَمْذَانَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی.

ترجمہ:۔ اور بعد حمد وصلوۃ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ تحقیق جاری ہوا ادب کی بعض مجلسوں میں وہ ادب کہ ٹھہر چکی ہے اس زمانے میں اسکی ہوا اور بجھ چکے ہیں اس کے چراغ، مقامات کا ذکر وہ

مقامات کہ جسکو ایجاد کیا بدیع الزمان نے جو علامہ ہے ھمذان کا رحمت کرے اس پر اللہ تعالی۔

تشریح :قولہ وَبَعْدُ:۔بَعُدَ يَبْعُدُ بُعْدًا ﴿کرُم﴾ بمعنی دور ہونا اور بَعْدًا ﴿سمع﴾ بمعنی ہلاک ہونا جیسے الا بُعْدًا لمدين اور تباعُدا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے سے دور ہونا اور اسْتِبْعادا ﴿استفعال﴾ دور سمجھنا۔اِبْعادا ﴿افعال﴾ بمعنی دور ہونا،دور کرنا۔

قولہ جَرىٰ:۔جرى يجري جَرْيًا ﴿ضرب﴾ جاری ہونا جیسے جنّت تجرِیْ من تحْتها الْانْهار۔اور اجراء ﴿افعال﴾ بمعنی نافذ کرنا۔جاری کرنا۔

قولہ بِبَعْضِ :۔بمعنی حصہ۔ٹکڑا جسکی جمع ابعاض آتی ہے۔اسی سے ہے بَعُوض بمعنی مچھر جسکی جمع بعُوض آتی ہے تبْعِيْضا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا مجرد سے اسکا باب نہیں آتا البتہ ماضی مجہول سے ایک محاورہ مشہور ہے وہ یہ بُعِض الرَّجُلُ بمعنی مرد کا مچھروں سے کھایا ہوا کھانا۔

قولہ اَنْدِيَة:۔یہ ندی اور ناد کی جمع ہے بمعنی مجلس۔ایک لفظ ندوۃ ہے بمعنی گھاٹ۔ندا يَنْدُوْ ندوا ﴿نصر﴾ بمعنی جمع کرنا،بلانا۔ ندی یندی ندیا ﴿سمع﴾ بمعنی تر ہونا اور تنْدِيَة ﴿تفعیل﴾ تر کرنا۔ مُناداۃ ﴿مفاعلہ﴾ پکارنا جیسے واذْ نادى ربُّک۔ایک لفظ نادية ہے بمعنی قبیلہ جیسے فلْيدْعُ نادیه ۔

قولہ اَلْاَدَب:۔بمعنی ایسا خلقی ملکہ جو ناشائستہ حرکتوں سے باز رکھے جسکی جمع آداب آتی ہے ادب يأْدِبُ ادبا ﴿ضرب﴾ اور اِيْدابا ﴿افعال﴾ کھانے کیلئے بلانا۔ اَدُبا ﴿کرُم﴾ ادیب ہونا۔تأْدِيْبا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ادب سکھانا اور تأَدُّبا ﴿تفعل﴾ بمعنی ادب سیکھنا۔

قولہ رَكَدَتْ:۔رکد یرْکُدُ رُکُوْدا ﴿نصر﴾ بمعنی ٹھہرنا اور ایک لفظ راکد ہے

بمعنی ٹھہرا ہوا پانی جیسے فیظللن رواکد علی ظهره۔

قولہ اَلْعَصْر:۔ بمعنی زمانہ جسکی جمع اعصار اور اعصر اور عُصُور آتی ہیں۔ عَصَرَ یَعْصِرُ عصرا ﴿ضرب﴾ بمعنی نچوڑنا جیسے انیْ اعصرُ خمرا۔ اور لفظ عصر (بمعنی صلوۃ عصر) بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی سارے دن کے اعمال کا نچوڑ ہے اور اِعْصارا ﴿افعال﴾ بمعنی عصر کے وقت میں داخل ہونا۔ اور ایک لفظ الاعصار بمعنی سخت آندھی ہے جیسے فاصابہا اعصار جسکی جمع اعاصیر اور اعاصر آتی ہیں۔ تعصیرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بار بار نچوڑنا۔ تعصُّرا ﴿تفعل﴾ بمعنی نچڑنا اور اِعْتصارا ﴿افتعال﴾ نچوڑنا اور مُعاصرۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ہم عصر ہونا۔

قولہ رِیْحَہ:۔ بمعنی ہوا جسکی جمع ارواح اور ریاح آتی ہیں جیسے وارسلنا الرّیاح ایک لفظ رُوح ہے جسکی جمع فقط ارواح آتی ہے اور ریح کے معنی غلبہ کے بھی آتے ہیں جیسے وتذھب ریحکم ۔راح یرُوحُ روْحا ﴿نصر﴾ بمعنی شام کے وقت چلنا اور راح یریْحُ ریْحا ﴿ضرب﴾ بمعنی ہوا کا سونگھنا اور اراحۃ ﴿افعال﴾ مرادی معنی آرام پہنچانا ترْویْحا ﴿تفعیل﴾ بمعنی شام کے وقت واپس جانا اور اراحۃ ﴿افعال﴾ بمعنی شام کے وقت جانوروں کو واپس لانا اور استراحۃ ﴿استفعال﴾ بمعنی آرام حاصل کرنا۔

قولہ خَبَتْ:۔ خبا یخبُوْ خبْوا ﴿نصر﴾ بمعنی بجھنا جیسے کُلَّما خبت زدناھُمْ سعیْرا ۔ بجھانا۔ مزید اس سے مستعمل نہیں ہے۔

قولہ مَصابیْحُہ:۔ یہ مصْباح کی جمع ہے بمعنی چراغ جیسے مصْباحُ فی زُجاجۃ۔ صبح یصْبحُ صباحا ﴿فتح﴾ تصْبیْحا ﴿تفعیل﴾ بمعنی صبح کے وقت آنا اور صَبِحَ یصْبحُ صُبْحا ﴿سمع﴾ روشن ہونا چمکدار ہونا اور لفظ صبح

بھی اسی سے ہے جیسے الیس الصُبحُ بقریب اور اصباحا ﴿افعال﴾ بمعنی صبح کے وقت میں داخل ہونا۔

قولہ ذکر:۔ ذکر یذکُرُ ذِکرا ﴿نصر﴾ بمعنی یادکرنا جیسے فاذکُروا اللّٰہ عِنْدَ المشعرِ الحرام ۔اور اذکارا ﴿افعال﴾ تذکیرا ﴿تفعیل﴾ یاددلانا تذکّرا ﴿تفعل﴾ بمعنی یادکرنا۔اور مُذاکرۃ ﴿مفاعلہ﴾ کسی باہمی معاملہ میں گفتگو کرنا ذِکریٰ بمعنی نصیحت جیسے فانَّ الذِکریٰ تنفعُ المُؤمِنِین۔ ایک لفظ ذکر ہے بمعنی ذکرلسانی اور ایک لفظ الذُکر بمعنی ذکرقلبی اور ایک لفظ ذکر بمعنی نر ہے جسکی جمع ذُکور اور ذُکورۃ آتی ہیں اور اگر بمعنی عضوتناسل ہوتو پھر اس کی جمع ذُکور اور مذاکیرآئیں گی۔

قولہ المُقامات:۔ یہ مقام کی جمع ہے کھڑے ہونے کی جگہ اور مرتبہ قام یقُومُ قوما و قِیاما ﴿نصر﴾ ٹھہرنا کھڑا ہونا جیسے یذکُرُون اللّٰہ قِیاما وقُعُودا اور اقامۃ ﴿افعال﴾ بمعنی کھڑا کرنا تقویما ﴿تفعیل﴾ سیدھا کرنا۔اور تقوّما ﴿تفعل﴾ اِستِقامۃ ﴿استفعال﴾ سیدھا ہونا۔اور اِقتام اِقتِیاما ﴿افتعال﴾ بمعنی کاٹنا۔

قولہ اِبتدعھا:۔ بدع یبدعُ بدعا ﴿فتح﴾ بمعنی کسی نمونہ اور مادہ کے بغیر کوئی شئی پیدا کرنا اسی سے لفظ بدیع ہے جیسے بدیعُ السّموتِ والارض ۔اور بدُع بداعۃ ﴿کرم﴾ بے مثال ہونا ابدع ابداعا ﴿افعال﴾ اور ابتدع ابتداعا ﴿افتعال﴾ بمعنی ایجاد کرنا اور بدّع تبدیعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بدعت کی طرف نسبت کرنا تبدّع تبدُّعا ﴿تفعل﴾ بمعنی بدعتی ہونا۔

قولہ الزّمان:۔ بمعنی وقت خواہ قلیل ہو یا کثیر اور بعض نے کہا ہے کہ دو ماہ سے چھ ماہ کے وقت کو زمان کہا جاتا ہے ایک لفظ دھر ہے بمعنی ایسا وقت جسکی کوئی حد نہیں ہے۔

زمن زمنا ﴿سمع﴾ بمعنی لنگڑا ہونا زمانہ کو زمانہ اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی لوگوں کی مرادیں پوری کرنے میں لنگڑا ہوتا ہے۔

تعارف علامہ بدیع الزمان ھمدانیؒ

بدیع الزمان ابوالفضل احمد بن حسین ھمدانی (ھمدان خراسان کا ایک شہر ہے) نہایت خوبصورت وخوب سیرت انسان تھا ذکی وذہین عالم متبحر تھا۔ پچاس پچاس اشعار سے زیادہ کا قصیدہ سن کر نہایت روانی سے بغیر کسی کمی وزیادتی کے پورا پورا دہرا دینا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا ۳۹۳ھ میں انکی وفات ہوئی۔

وَعَزَی اِلٰی اَبِی الْفَتْحِ الْاَسْکَنْدَرِیِّ نَشَأَتُهَا وَاِلٰی عِیْسَی بْنِ هَشَّامٍ رِوَایَتُهَا وَكِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ لَا یُعْرَفُ وَنَكِرَةٌ لَا تَتَعَرَّفُ فَاَشَارَ مَنْ اِشَارَتُهٗ حُكْمٌ وَطَاعَتُهٗ غُنْمٌ اِلٰی اَنْ اُنْشِئَ مَقَامَاتٍ اَتْلُوْ فِیْهَا تَلْوَ الْبَدِیْعِ وَاِنْ لَّمْ یُدْرِكِ الظَّالِعُ شَأْوَ الضَّلِیْعِ فَذَاكَرْتُهٗ بِمَا قِیْلَ فِیْمَنْ اَلَّفَ بَیْنَ كَلِمَتَیْنِ وَنَظَمَ بَیْتًا اَوْ بَیْتَیْنِ.

ترجمہ:۔ اور نسبت کی ابوالفتح اسکندری کی طرف اس کے لکھنے کی اور عیسیٰ بن ھشام کی طرف اس کے روایت کرنے کی۔ اور وہ دونوں مجھول ہیں وہ نہیں پہچانے جاتے اور اوپرے ہیں ان کو کوئی نہیں پہچانتا۔ پس اشارہ کیا اس شخص نے کہ اسکا اشارہ عین حکم ہے اور اسکی اطاعت عین غنیمت ہے اس بات کی طرف کہ لکھوں میں مقامات۔ چلوں میں اس میں بدیع الزمانؒ کے پیچھے اگرچہ نہیں پاسکتا لنگڑا بیل تیز رفتار گھوڑے کی چال کو۔ پس ذکر کیا میں نے اس کو جو کہا گیا ہے اس شخص کے بارے میں جو مرکب کرے دو کلموں کو اور نظم کرے ایک بیت یا دو بیتوں کو۔

تشریح: قولہ عزی:۔ عزی عزوا ﴿نصر﴾ بمعنی نسبت کرنا اور عزی عزاء ﴿نصر﴾ بمعنی صبر کرنا اور عزّی تعزیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی تسلی دینا۔

قولہ اَبیٰ:۔ابی یأبی ابا ﴿فتح﴾ بمعنی انکار کرنا جیسے ابی واستکبر اور ابا یَأبُوْاباوۃ ﴿نصر﴾ بمعنی باپ ہونا اور ابّی تأبیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی کسی کو یہ کہنا کہ میں اپنا باپ آپ پر قربان کرتا ہوں تأبّی تأبّیا ﴿تفعل﴾ بمعنی باپ بنانا۔

قولہ اَلْفَتْح:۔فتح فتحا ﴿فتح﴾ بمعنی کھولنا جیسے وَلَمَّا فتحُوْا متاعھُمْ مرادی معنی کامیاب ہونا اِفْتتح اِفْتِتاحا ﴿افتعال﴾ بمعنی شروع کرنا اور اِسْتِفْتاحا ﴿استفعال﴾ بمعنی کامیابی حاصل کرنا، چاہنا جیسے وکانُوْا مِنْ قبْل یسْتفْتِحُوْن علی الَّذِیْن کفرُوْ۔

قولہ نَشْأتُھا:۔نشأ نشأ ﴿فتح﴾ بمعنی بڑھنا۔پیدا ہونا اِنْشآء ﴿افعال﴾ بمعنی پیدا کرنا جیسے یُنْشِئُ السَّحاب الثِّقال۔نشَّأتنْشِئۃ تفعیل﴾بمعنی پرورش کرنا جیسے أومنْ یُّنشَّأ فِی الْحِلْیۃ کیا وہ جو زیور میں پرورش پاتی ہیں۔

قولہ عِیْسٰی:۔عند البعض یہ سریانی لفظ ہے اور عند البعض عربی ہے۔

قولہ اِبْن:۔بمعنی بیٹا اسکی جمع ابْنآء اور بنُوْن آتی ہیں اور تصغیر بُنیَّ آتی ہے جیسے یا بُنیَّ لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ

قولہ ھَشَّام:۔یہ مشتق ہے ھشم سے کاٹنا۔ھشم ھشْما ﴿ضرب﴾ کاٹنا۔ ھشَّم تھْشِیْما ﴿تفعیل﴾ بمعنی کاٹنے میں مبالغہ کرنا اور تھشُّما ﴿تفعل﴾ بمعنی کٹنا۔

قولہ مَجْھُوْل:۔جھل جھلا ﴿سمع﴾ بے علم ہونا جیسے اعُوْذُ باللّٰہِ ان اکُوْن مِن الْجٰھِلِیْن۔جھَّل تجْھِیْلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی دوسرے کو جاھل بنانا۔ تجھُّلا ﴿تفعل﴾ جاھل بننا۔اِسْتجْھل اِسْتِجْھالا ﴿استفعال﴾ بمعنی

جاھل سمجھنا۔

قولہ نکرۃ:۔نکر نکیرا ﴿سمع﴾ بمعنی کسی لفظ کونکرہ بنانا اور ناکرمناکرۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مقابلہ کرنا۔انکارا ﴿افعال﴾ انکارکرنا جیسے فھم لہ منکرون

قولہ اشار:۔شار العسل شورا ﴿نصر﴾ بمعنی شہد کے چھتے سے شہد نکالنا اسی سے لفظ شوری ہے بمعنی مشورہ جیسے وامرھم شوری بینھم۔اشار اشارۃ ﴿افعال﴾ اشارہ کرنا مشاورۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مشورہ کرنا جیسے وشاورھم فی الامر۔

قولہ حُکم:۔حکم حُکما ﴿نصر﴾ بمعنی لوٹنا اور حکم یحکم حکمۃ ﴿کرم﴾ بمعنی دانا ہونا۔اسی سے لفظ حکمت ہے بمعنی دانائی۔احکاما ﴿افعال﴾ بمعنی مضبوط کرنا جیسے ثم یحکم اللہ آیاتہ اور تحکیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی دوسرے کو فیصل بنانا جیسے حتی یحکموك فیما شجر بینھم۔تحکما ﴿تفعل﴾ بمعنی زبردستی حکم کرنا اور محاکمۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی آپس میں فیصلہ کرنا اور استحکاما ﴿استفعال﴾ بمعنی مضبوط ہونا۔

قولہ طاعتہ:۔فرمانبرداری جسکی جمع طاعات آتی ہے۔طاع طوعا ﴿نصر﴾ بمعنی خوشی سے فرمانبرداری کرنا جیسے ائتیا طوعا او کرھا۔اطاع اطاعۃ ﴿افعال﴾ بمعنی خوشی سے فرمانبرداری کرنا جیسے اطیعو اللہ واطیعو الرسول۔تطوع تطوعا ﴿تفعل﴾ بمعنی بخوشی کسی چیز میں زیادتی کرنا نوافل کو تطوع اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی خوشی سے زائد کی جاتی ہیں۔

قولہ غُنم:۔غنم غنما ﴿سمع﴾ بمعنی مفت میں حاصل کرنا جیسے واعلموا انما غنمتم من شیئ۔لفظ غنیمت بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی مفت میں حاصل ہوتی

ہے غَنَّمَ تغْنِیْمًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی حصہ سے زائد دینا۔ اَغْنَمَ إغْنَامًا ﴿افعال﴾ بمعنی غنیمت حاصل کرانا اور اِغْتِنَامًا تغنُّمًا اِسْتِغْنَامًا ﴿افتعال، تفعل، استفعال﴾ بمعنی غنیمت سمجھنا لفظ غنم اور شاۃ بکری اور بھیڑ دونوں میں مستعمل ہوتے ہیں لفظ مَعْز بکری کے لئے خاص ہے اور لفظ ضأن بھیڑ کے لئے۔

قولہ اَتْلُوْ:۔ تَلَا تُلُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی تابع ہونا پیچھے پیچھے چلنا جیسے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلَاهَا چاند کی قسم جب سورج کی اتباع کرتا ہے اسی سے لفظ تَلُوٌّ ہے بمعنی پیچھے پیچھے چلنا تِلَاوۃً بمعنی مطلقا تلاوت کرنا لیکن اب قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ خاص ہے جیسے اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ آیَاتُنَا۔

قولہ اَلظَّالِع:۔ ظَلَعَ یَظْلَعُ ظَلْعًا ﴿فتح﴾ بمعنی لنگڑا ہونا اسی سے لفظ ظالع ہے بمعنی لنگڑانے والا۔

قولہ شَأْو:۔ شَأَ یشئو شأوا ﴿نصر﴾ اور اِشْتَأَ یشْتَئِیْ اِشْتِیَاءً ﴿افتعال﴾ لغوی معنی آگے بڑھنا اصطلاحی معنی کسی شئی کی انتہا کو پالینا۔

قولہ اَلضَّلِیْع:۔ ضَلَعَ ضَلْعًا ﴿فتح﴾ بمعنی ٹیڑھا ہونا اور ضَلِعَ ضَلَعًا ﴿سمع﴾ بمعنی پیدائشی ٹیڑھا ہونا اور ضَلَاعَۃً ﴿کرم﴾ بمعنی مضبوط پسلی والا ہونا اسی سے لفظ ضَلِیْع ہے بمعنی مظبوط پسلیوں والا آدمی اسی سے لفظ ضِلْع ہے بمعنی پسلی اَضْلَعَ اِضْلَاعًا ﴿افعال﴾ بمعنی جھکانا اور ضَلَّعَ تَضْلِیْعًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بوجھل کرنا۔

قولہ اَلِف:۔ أَلِفَ أَلْفًا ﴿سمع﴾ بمعنی مانوس ہونا اور أَلَّفَ تَأْلِیْفًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی مانوس کرنا جیسے فَأَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔ اَلَفَ اَلْفًا ﴿ضرب﴾ بمعنی ایک ہزار دینار دینا تَأَلَّفَ تَأَلُّفًا ﴿تفعل﴾ بمعنی مرکب ہونا اور آلَفَ اِیْلَافًا ﴿افعال﴾

بمعنی کسی کو کسی سے مانوس بنا دینا جیسے لِایْلٰفِ قُرَیْش۔

قولہ کَلِمَتَیْنِ:۔ یہ کلمۃ کا تثنیہ ہے اور کلم سے مشتق ہے بمعنی زخمی کرنا کلم کلما ﴿ضرب﴾ بمعنی زخمی کرنا کلّم تکلیما و تکلّم تکلّما ﴿تفعیل و تفعل﴾ بمعنی کلام کرنا جیسے لولا یکلّمنا اللّٰہ او تأتینا آیۃ۔ اور کالم مُکالمۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی باہمی گفتگو کرنا۔

قولہ نظم:۔ نظم نظما ﴿ضرب﴾ بمعنی موتیوں کو دھاگے میں پرونا اور ایک لفظ نظام ہے بمعنی وہ دھاگہ جسمیں موتی پروئے جائیں نظّم تنظیما ﴿تفعیل﴾ اور انتظم انتظاما ﴿افتعال﴾ شئی کو ترتیب وار رکھنا۔

قولہ بَیْتًا:۔ اسکے دو معنی آتے ہیں (۱) گھر جسکی جمع بُیُوت آتی ہے (۲) شعر جس کی جمع ابیات آتی ہے بات بیتُوتۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی رات گزارنا اباتَ اباتۃ ﴿افعال﴾ بمعنی رات گزروانا۔

وَاسْتَقَلْتُ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ الَّذِیْ یَحَارُ الْفَهْمُ وَیَفْرُطُ الْوَهْمُ وَیُسْبَرُ غَوْرُ الْعَقْلِ وَتَتَبَیَّنُ قِیْمَةُ الْمَرْءِ فِی الْفَضْلِ وَیَضْطَرُّ صَاحِبُهٗ اِلٰی اَنْ یَّکُوْنَ کَحَاطِبِ لَیْلٍ اَوْ جَالِبِ رَجْلٍ وَّخَیْلٍ.

ترجمہ:۔ اور معذرت چاہی میں نے اس مقام سے کہ جس میں حیران رہ جاتا ہے فہم اور سبقت کر جاتا ہے وہم اور آزمائی جاتی ہے اس کے ساتھ عقل کی گہرائی اور ظاہر ہو جاتی ہے مرد کی قیمت فضیلت میں اور مجبور ہو جاتا ہے صاحب تالیف اس بات کی طرف کہ وہ ہو جائے رات کو لکڑی چننے والے کی طرح یا پیدل اور گھڑ سوار کو کھینچنے والے کی طرح۔

تشریح: قولہ استقلت:۔ اس میں دو احتمال ہیں (۱) اجوف واوی: قال یقول قولا سے مشتق ہے لغوی معنی قول طلب کرنا مرادی معنی معافی مانگنا (۲) اجوف یائی: قال

يقيلُ قيلُولۃ سے مشتق ہے لغوی معنی آرام طلب کرنا مرادی معنی معافی مانگنا۔

قولہ یحار :۔حار حیرۃ ﴿سمع﴾ بمعنی حیران ہونا لفظ حیران بمعنی پریشانی ہے اسکی جمع حیاری آتی ہے حیّر تحییرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پریشان کرنا اور تحیُّرا ﴿تفعل﴾ بمعنی پریشان ہونا۔

قولہ الفَھْم :۔فھم فھما ﴿سمع﴾ بمعنی سمجھنا۔افھم افھاما اور فھّم تفھیما ﴿افعال و تفعیل﴾ بمعنی سمجھانا جیسے ففہّمناھا سُلیمٰن ۔تفھّم تفھُّما ﴿تفعل﴾ بمعنی سمجھنا استفھم ابستفھاما ﴿استفعال﴾ بمعنی پوچھنا

قولہ یَفرُطُ:۔فرط فیہ فرطا ﴿نصر﴾ بمعنی تصور کرنا۔کمی کرنا فرط علیہ فرطا ﴿نصر﴾ بمعنی زیادتی کرنا جیسے ان یّفرُط علیْنا اور فرط القوْمُ فرطا ﴿نصر﴾ بمنی آگے بڑھنا۔افرط افراطا ﴿افعال﴾ بمعنی زیادتی کرنا۔اور فرّط تفریطا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کمی کرنا جیسے مافرّطنافی الْکتب من شیْئٍ۔

قولہ اَلْوَھْم :۔وھم وھما ﴿ضرب﴾ بمعنی خیال کرنا وھم وھما ﴿سمع﴾ بمعنی غلطی کرنا اوْھم ایھاما ﴿افعال﴾ بمعنی وھم میں پڑنا وھّم توھیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی وہم میں ڈالنا توھّم توھُّما ﴿تفعل﴾ بمعنی خیال کرنا۔

قولہ یَسْبُرُ:۔سبر سبْرا ﴿نصر﴾ بمعنی آزمائش کرنا اسی سے ایک لفظ مسْبار ہے بمعنی وہ آلہ جس کے ذریعے زخم کی گہرائی معلوم کی جائے۔

قولہ غور:۔بمعنی گہرائی غار غورا ﴿نصر﴾ بمعنی گہرائی معلوم کرنا اسی سے لفظ غار ہے جس کی جمع اغوار آتی ہے۔

قولہ اَلْعَقْل :۔ انسان میں اللہ تعالی نے ایک ایسی ذھانت رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ سب اشیاء میں غور وفکر کرتا ہے اور یہی ذھانت مکلّف ہونے کا مدار ہے اور اسی کا نام عقل ہے عَقَل عَقْلا ﴿ضرب﴾ بمعنی سمجھدار ہونا دوسرا معنی جاننا جیسے فَہُمْ لا یَعْقِلُوْن۔ اَعْقَل اِعْقَالا ﴿افعال﴾ بمعنی عقل مند پانا اور عَقَّل تَعْقِیلا ﴿تفعیل﴾ اور تَعَقُّلا ﴿تفعل﴾ بمعنی سمجھدار ہونا عَاقَل مُعَاقَلَة ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی دانائی میں مقابلہ کرنا ایک لفظ مَعْقَلَہ بمعنی تاوان ہے اور ایک لفظ عِقَال ہے بمعنی وہ رسی جس سے اونٹ کے اگلے پاؤں باندھے جائیں۔

قولہ قیمۃ :۔ بمعنی شئ کا وہ نرخ جو بازار میں متعین ہو اس کے بالمقابل ثَمَن ہے بمعنی شئ کا وہ نرخ جو بائع اور مشتری کے درمیان متعین ہو جس کی جمع اَثْمَان آتی ہے لفظ قیمۃ کی جمع قِیَم آتی ہے لفظ قیمۃ اسم نوع ہے باب قام کا۔

اسم نوع وہ ہے جو فعل کی ہیئت بتلائے اور اسم نوع کا وزن ثلاثی مجرد سے فِعْلَة کے وزن پر آتا ہے جیسے مشی مِشْیَۃَ الْحَال چلا ڈھوکہ باز کی چال۔

قولہ یَضْطَر :۔ ضَرَّ ضَرًّا ﴿نصر﴾ بمعنی نقصان دینا اور اَضَرَّ اِضْرَارًا ﴿افعال﴾ وضَرَّرَ تَضْرِیْرًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی نقصان پہنچانا اور تَضَرَّرَ تَضَرُّرًا ﴿تفعل﴾ واِسْتَضَرَّ اِسْتِضْرَارًا ﴿استفعال﴾ بمعنی نقصان پہنچنا اور اِضْطِرَارًا ﴿افتعال﴾ بمعنی مجبور ہونا جیسے فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ۔

قولہ حاطب :۔ حَطَبَ حَطْبًا ﴿ضرب﴾ بمعنی لکڑیاں جمع کرنا اسی سے لفظ حَطَب بمعنی ایندھن ہے جیسے فَکَانُوْ لِجَھَنَّمَ حَطَبًا ۔اِحْتَطَبَ اِحْتِطَابًا ﴿افتعال﴾ بمعنی لکڑیاں چننا۔

قولہ لیل :۔ بمعنی رات اسکی جمع لَیَالِیْ ،لَیَائِل اور لَیْلَات آتی ہیں اور ایک لفظ

6

لَیل بمعنی رات ہے اس کی جمع صرف لیلات آتی ہے۔

فائدہ:۔ لَیل اور لَیلۃ میں فرق:۔ لیل نہار کا مقابل ہے اور لیلۃ یوم کا مقابل ہے۔

قولہ جالب:۔ جلب جلبا ﴿ضرب﴾ بمعنی کھینچنا اور اجلب اجلابا ﴿افعال﴾ جلّب تجلیبا ﴿تفعیل﴾ بمعنی چیخنا، چلانا۔

قولہ رجُل:۔ یہ راجل کی جمع ہے بمعنی پیدل چلنے والا رجل رجلا ﴿سمع﴾ بمعنی پیدل چلنا اسی سے لفظ رجْل بمعنی پاؤں ہے اور اسی سے لفظ رجُل بمعنی مرد ہے کیونکہ اول چلنے کا ذریعہ اور دوسرا خود چلنے والا ہے مناسبت ظاہر ہے رجل رجْلا ﴿سمع﴾ بمعنی بالوں کو کھولنا اور رجّل ترجیلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کنگھا کرنا

قولہ خَیل:۔ بمعنی گھوڑوں کا گروہ جیسے ومن رباط الخیل اس کی جمع خُیول اور اخیال آتی ہیں خال خیلا وخیالا ﴿سمع﴾ بمعنی خیال کرنا اور خیّل تخییلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی خیال کرنا اختال اختیالا ﴿افتعال﴾ بمعنی متکبر ہونا جیسے کُلُّ مُختالٍ فخُور۔

وَقَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ اَوْ اُقِيلَ لَهٗ عِثَارٌ فَلَمَّا لَمْ يُسْعِفْ بِالْإِقَالَةِ وَلَااَعْفٰى مِنَ الْمَقَالَةِ لَبَّيْتُ دَعْوَتَهٗ تَلْبِيَةَ الْمُطِيْعِ وَبَذَلْتُ فِيْ مُطَاوَعَتِهٖ جُهْدَ الْمُسْتَطِيْعِ وَاَنْشَاْتُ عَلٰى مَا اُعَانِيْهِ مِنْ قَرِيْحَةٍ جَامِدَةٍ وَفِطْنَةٍ خَامِدَةٍ وَرَوِيَّةٍ نَاضِبَةٍ وَهُمُوْمٍ نَاصِبَةٍ خَمْسِيْنَ مَقَامَةً

ترجمہ:۔ اور بہت کم محفوظ رہتا ہے زیادہ گفتگو کرنے والا یا بہت کم معاف کی جاتی ہیں اس کی لغزشیں پس جب نہیں پورا ہوا مقصود معافی کے ساتھ اور میں نہیں معاف کیا گیا مقالہ لکھنے سے تو میں نے لبیک کہا اس کی دعوت پر جیسا کہ لبیک کہتا ہے مطیع۔ اور خرچ کیا میں نے اس کی اطاعت میں طاقتور مرد کی کوشش کو اور لکھا میں نے اپنی مشقت کے باوجود جمی ہوئی طبیعت سے اور بجھی

ہوئی ذکاوت سے اور گئی ہوئی فکر سے اور رنجیدہ کرنے والے غموں سے (لکھے میں نے) پچاس مقامے۔

تشریح: قولہ قَلَّمَا:۔ ما کافہ ہے قَلَّ مُلغی عنِ العمل ہے قلَّ قِلَّۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی تھوڑا ہونا۔ اقلَّ اقلالًا ﴿افعال﴾ بمعنی اٹھانا تقلیلًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کم کرنا۔

قولہ سلم:۔ سلِم سلاما و سلامۃ ﴿سمع﴾ بمعنی صحیح سالم ہونا جیسے بقلب سلیم۔ اسلم اسلاما ﴿افعال﴾ بمعنی فرمانبردار ہونا، دین اسلام اختیار کرنا جیسے قال اسلمتُ لربِّ العٰلمین۔ سلَّم تسلیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی سلام کرنا جیسے فاذا دخلتُم بُیُوتا فسلِّموا علی انفُسکُم اور ماننا تسلَّم تسلُّما ﴿تفعل﴾ بمعنی مسلمان بننا۔

قولہ مِکثار:۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت زیادہ بولنے والا کثُر کثُرۃ ﴿کرُم﴾ بمعنی کثیر ہونا کثَّر تکثیرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی زیادہ کرنا اکثر اکثارا ﴿افعال﴾ بمعنی بہت لانا اِستکثر استکثارا ﴿استفعال﴾ بمعنی بہت طلب کرنا، بہت سمجھنا۔ تکاثر تکاثُرا ﴿تفاعل﴾ بمعنی بہت ہونا جیسے الْھٰکُمُ التَّکاثُر۔

قولہ عثار:۔ عثُر عثارۃ ﴿کرُم﴾ اور عثر عُثُورا ﴿نصر﴾ اور عثر عثارا ﴿سمع﴾ بمعنی پھسلنا۔ اور عثر علیہ عُثُورا ﴿نصر﴾ بمعنی کسی شیٔ پر مطلع ہونا جیسے فان عُثر علی انَّھما استحقَّا اِثما اور اعثر اِعثارا ﴿افعال﴾ بمعنی مطلع کرنا جیسے وکذلک اعثرنا علیھم اور عثَّر تعثیرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پھسلانا۔

قولہ لما:۔ لمَّ لمًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی جمع کرنا جیسے وتاکُلُون التُّراث اکلا لَّمًّا۔ اِلتمَّ اِلتِماما ﴿افتعال﴾ بمعنی زیارت کرنا۔ الَمَّ اِلماما ﴿افعال﴾

بمعنی چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہونا۔

قولہ لم یسعف :۔سعف سعفا ﴿فتح﴾ بمعنی حاجت پوری کرنا اسعف اسعافا ﴿افعال﴾ بمعنی موافقت کرنا۔

قولہ اعفی :۔ عفا عفوا ﴿نصر﴾ بمعنی مٹنا، مٹانا، بڑھنا، بڑھانا، بچنا، بچانا ۔معنی اول کی مثال عفت دیارُ العِلم بمعنی علم کے گھر مٹ گئے معنی ثانی کی مثال قصُّوا الشَّوارِب واعفُوا اللُّحٰی یعنی کٹاؤ مونچھوں کو اور بڑھاؤ داڑھیوں کو اور معنی ثالث کی مثال ویسئلُونک ما ذا یُنفِقُون قُلِ العفو بمعنی بچا ہوا مال اعفی اعفاء ﴿افعال﴾ بمعنی درگزر کرنا۔

قولہ لَبَّیْتُ:۔ لبَّ بِالمکانِ لبًّا ﴿نصر﴾ مقیم ہونا البَّ الْبابا ﴿افعال﴾ بمعنی اقامت کرنا۔اور لبّٰی تلْبیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی تلبیہ پڑھنا۔

قولہ دعوتہ:۔ دعا دُعاء ﴿نصر﴾ بمعنی بلانا۔

دَعْوَۃ دُعْوَۃ میں فرق:۔ دعوۃ بمعنی کھانے کے لئے بلانا دعوۃ بمعنی نسب کا دعوی کرنا اور دُعوۃ بمعنی جنگ کے لئے بلانا۔

قولہ بَذَلْتُ :۔ بذل بذْلا ﴿نصر﴾ بمعنی خرچ کرنا ابْتذل اِبْتِذالا ﴿افتعال﴾ بمعنی خشوع خضوع کرنا تبذَّل تبذُّلا ﴿تفعل﴾ بمعنی ترک زینت کرنا۔

قولہ جھد:۔ جھد جُھدا ﴿فتح﴾ بمعنی کوشش کرنا۔اجْتھد اجتھادا ﴿افتعال﴾ کوشش کرنا۔اور جاھد مُجاھدۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مجاھدہ کرنا جیسے وجاھِدُوْ فِی اللّٰہِ حقَّ جِھادِہٖ۔

فائدہ:جَھد اور جُھد میں فرق:۔ جھد بمعنی کوشش کرنا جُھد بمعنی مشقت ۔

لیکن مولانا اعزاز علیؒ کے ہاں ان میں کوئی فرق نہیں۔

قولہ اعانیہ :۔ عنی عناء ﴿سمع﴾ بمعنی مشقت والا ہونا اور عنا عنوا ﴿نصر﴾ بمعنی ذلیل ہونا جیسے وعنت الوُجُوہ للحیّ القیُوم اور عنا عناءۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی ارادہ کرنا عانی یُعانیْ مُعاناۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مشقت اٹھانا۔

قولہ قَرِیُحَۃ :۔ بمعنی طبیعت جسکی جمع قرائح آتی ہے قرح قرحا ﴿فتح﴾ بمعنی زخمی کرنا ایک لفظ قرْحٌ بمعنی زخم ہے جیسے انْ یَّمْسَسْکُمْ قرْحٌ اسکی جمع قروح آتی ہے۔

قولہ جامدۃ:۔ جمد جُمُوْدا وانْجمد انْجمادا ﴿نصر وانفعال﴾ بمعنی جم جانا

قولہ فطنۃ:۔ فطن فُطُوْنا ﴿نصر﴾ وفطُن فطانۃ ﴿کرم﴾ وفطِن فطْنا ﴿سمع﴾ بمعنی تیز فہم ہونا

قولہ خامدۃ:۔ خمد خُمُوْدا ﴿نصر﴾ بمعنی بجھنا، بجھانا جیسے فاِذاہُمْ خامِدُوْن۔ اچانک وہ بجھ کر رہ گئے۔

قولہ رویۃ:۔ اسکی اصل میں دو احتمال ہیں (۱) اصل میں رأوِیۃ تھا ہمزہ کو الف کے ساتھ تبدیل کر کے واؤ سے تبدیل کر دیا رُوْوِیۃ ہو گیا دوسری واؤ کی حرکت نقل کر کے پہلی واؤ کو دیکر واؤ کو یاء بنا دیا اور پھر یاء کا یا میں ادغام کر دیا۔ اس وقت باب آئیگا رأی رأیا ﴿فتح﴾ بمعنی دیکھنا (۲) اصل میں رِوْیِیۃ تھا یا کا یا میں ادغام کیا تو روِیَّۃ بن گیا۔ اسوقت باب آئیگا روی ریًّا اور روِی ریًّا ﴿ضرب وسمع﴾ بمعنی سیراب ہونا یہاں روِیَّۃ بمعنی فکر ہے۔

قولہ ناضبۃ :۔ نضب نُضُوْبا ﴿نصر﴾ بمعنی خشک ہونا اور نضَّب

تنضيبا ﴿تفعيل﴾ بمعنی جذب ہونا۔

قولہ هموم:۔ یہ ہم کی جمع ہے بمعنی حزن وغم۔ هَمَّ همًّا ﴿نصر﴾ بمعنی غمگین کرنا اور اگر اسکا صلہ بہ ہوتو پھر معنی ہوگا ارادہ کرنا جیسے ولقد همّت به۔ اهتمّ اهتماما ﴿افتعال﴾ بمعنی قصد کرنا۔

قولہ خمسين:۔ خمس خمسا ﴿نصر﴾ بمعنی پانچواں ہونا اور خمّس تخميسا ﴿تفعيل﴾ بمعنی پانچ بنانا اخمس اخماسا ﴿افعال﴾ بمعنی پانچ ہونا لفظ خُمُسْ اور خُمْسْ بمعنی پانچواں حصہ اسکی جمع خُمُوس واخماس آتی ہیں

تَحْتَوِیْ عَلٰی جِدِّ الْقَوْلِ وَهَزْلِه وَرَقِيْقِ الَّلفْظِ وَ جَذْلِه وَغُرَرِ الْبَيَانِ وَدُرَرِه وَمُلَحِ الْاَدَبِ وَنَوَادِرِه اِلٰى مَاوَ شَّحْتُهَا بِه مِنَ الْاٰيَاتِ وَمَحَاسِنِ الْكِنَا يَـاتِ وَرَصَّعْتُهٗ فِيْهَا مِنَ الْاَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ وَلَطَا ئِفِ الْاَدَبِيَّةِ وَ الْاَحَاجِی النَّحْوِيَّةِ وَالْفَتَاوٰی الُّلغَوِيَّةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَكَرَةِ وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْكِيَةِ وَالْاَضَاحِيْكِ الْمُلْهِيَةِ مِمَّا اَمْلَيْتُ جَمِيْعَهٗ عَلٰی لِسَانِ اَبِیْ زَيْدِنِ السَّرُوْجِیْ۔

ترجمہ:۔ جو شامل ہیں پختی باتوں پر اور مذاق والی باتوں پر، باریک اور موٹے الفاظ پر اور روشن بیانوں پر اور بیان کے موتیوں پر اور ادب کی نمکینیوں پر اور اس کے نوادرات پر یہاں تک کہ مزین کیا میں نے انکو قرآنی آیات کے ساتھ اور خوبصورت کنایوں کے ساتھ اور جوڑا میں نے اس کو اس مقامے میں عربی مثالوں سے اور ادبی نغمتوں سے اور نحوی پہیلیوں سے اور لغوی مسائل سے اور جدید رسالوں سے اور مزین خطبوں سے اور رلا دینے والے وعظوں سے اور مزاحیہ لھو ولعب کی باتوں سے یہ سب کچھ ان سے ہے کہ لکھا میں نے اس سب کو ابوزید سروجی کی زبان پر۔

تشریح: قولہ تحتوی: حوی حوایۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی شامل ہونا اور اِحتَوی اِحتِواءً ﴿افتعال﴾ بمعنی شامل ہونا۔

قولہ جد: جَدَّ جدًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی بزرگ ہونا اور اگر مصدر جدا ہو تو معنی ہوگا کوشش کرنا اور جِدَّۃً ﴿ضرب﴾ ہو تو معنی ہوگا نیا ہونا اور جَدَّدَ تجدِیدًا ﴿تفعیل﴾ اور اَجَدَّ اِجدَادًا ﴿افعال﴾ نیا کرنا اور تجدُّدًا ﴿تفعل﴾ اور اِستِجدَادًا ﴿استفعال﴾ بمعنی نیا ہونا اور جدّ بمعنی دادا جسکی جمع اجداد آتی ہے ایک لفظ جدَّۃ ہے بمعنی دادی جسکی جمع جدَّاۃ آتی ہے ایک لفظ جدّ ہے بمعنی حصہ اور ایک لفظ جد ہے بمعنی کوشش اور یہاں جد بمعنی حق اور واقعی باتیں ہیں۔

قولہ ھزلہ: ھزَل ھزْلا ﴿سمع﴾ بمعنی لاغر ہونا اور ھزل ھزْلا ﴿ضرب﴾ بمعنی مذاق کرنا جیسے اِنَّہٗ لَقولٌ فصلٌ وما ھُو بالْھزلِ۔

قولہ رقیق: رَقَّ رِقَّۃً ﴿ضرب﴾ بمعنی باریک ہونا۔ پتلا ہونا اسی سے ایک لفظ رَقّ ہے بمعنی وہ پتلا چمڑا جس پر لکھا جائے جیسے فِیْ رَقٍّ مَّنشُورٍ۔ رَقَّق ترقِیقًا اور اَرَقَّ اِرقَاقًا ﴿تفعیل، افعال﴾ بمعنی باریک کرنا ترقُّقا اور اِستِرقَاقًا ﴿تفعل﴾ اور ﴿استفعال﴾ بمعنی باریک ہونا۔

قولہ اللفظ: لفظ لفظا ﴿ضرب﴾ بمعنی پھینکنا اور تلفَّظ تلفُّظا ﴿تفعل﴾ بمعنی بولنا۔

قولہ جزلہ: جزُل جزالا وجزالۃ ﴿کرم﴾ بمعنی بڑا ہونا یہاں فصاحت کے معنی میں ہے اور اَجزَل اِجزالا ﴿افعال﴾ بمعنی عطیہ دینا۔

قولہ غرر: یہ غُرَّۃ کی جمع ہے لغوی معنی وہ سفیدی جو گھوڑے کی پیشانی میں ہوتی ہے اور

اب اسکو ہر اچھی چیز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے غـرَّ غُرُوْرًا ﴿نصر﴾ بمعنی دھوکہ دینا جیسے ماغرَّك بربّك الكريم ۔ اور غرَّ غرارا ﴿سمع﴾ بمعنی شریف ہونا غرَّ غرارة ﴿ضرب﴾ بمعنی ناتجربہ کار ہونا۔

قولہ درره :۔ عند البعض یہ دُرَّة کی جمع ہے اور عند البعض یہ دُرّ کی جمع ہے اور دُرّ دُرَّة کی جمع ہے بمعنی موتی ۔ درَّ درًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی بہہ پڑنا جیسے يُرسلُ السَّماء عليكُمْ مدرارا اور اسی سے ایک لفظ درّ ہے بمعنی دودھ اور خیر کثیر۔

قولہ ملح :۔ یہ مِلحة کی جمع ہے بمعنی نمک ملـح ملحا ﴿فتح﴾ بمعنی نمک ڈالنا ۔ ملح ملاحة ﴿کرم﴾ نمکین ہونا جیسے هذا مِلحٌ أجاج.

قولہ نوادره :۔ یہ نادِرَة کی جمع ہے بمعنی قلیل الوقوع ۔ ندر نُدُوْرًا ﴿نصر﴾ بمعنی کم واقع ہونا۔

قولہ وشحتها :۔ وشّح توشيحا ﴿تفعیل﴾ بمعنی مزین کرنا اور توشّح توشُّحا ﴿تفعل﴾ بمعنی مزین ہونا اسکا مجرد مستعمل نہیں۔

قولہ الأيات :۔ یہ آية کی جمع ہے بمعنی نشانی اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ مَحَاسِن :۔ یہ خلاف قیاس حُسن کی جمع ہے حسُن حُسنا ﴿کرم ،نصر﴾ بمعنی اچھا ہونا جیسے وانْ تُصِبْهُمْ حسنة حسَّن تحسينا ﴿تفعیل﴾ اچھا کرنا احسن احسانا ﴿افعال﴾ کسی کو اچھی چیز دینا۔

قولہ الـكنايات :۔ یہ کنایۃ کی جمع ہے بمعنی اشارہ کرنا کنا كِناية ﴿نصر﴾ اشارہ کرنا اور کنی کُنيَة ﴿ضرب﴾ کنیت کا ذکر کرنا اور کنّی تكنية ﴿تفعیل﴾ بمعنی کنیت رکھنا ۔ اكنى اكناءً ﴿افعال﴾ کنیت والا ہونا۔

قولہ رصعتہ:۔ رَصِع رَضعًا ﴿فتح﴾ اقامت کرنا اور رَصِع بِه رُصُوعًا ﴿سمع﴾ چپکنا۔ رَصَّع تَرْصِيعًا ﴿تفعیل﴾ موتیوں کا جڑنا۔

قولہ اَلْاَمْثَال:۔ جیسے وتلک الْاَمثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔ یہ مثل کی جمع ہے بمعنی نظیر مثل مُثُوْلًا ﴿نصر﴾ مانند ہونا مَثُل مَثَالَةً ﴿کرم﴾ فضیلت والا ہونا امْثَلَ اِمْثَالًا ﴿افعال﴾ کسی کی مانند بنانا مَثَّل تَمْثِيْلًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بیان کرنا۔

قولہ اَلْعَرَبِيَّة:۔ یہ عرب کی طرف منسوب ہے عَرُب عُرُبًا عرابة ﴿کرم﴾ عربی میں کلام کرنا اور اَعْرَب اِعْرَابًا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا اور تَعَرَّب تَعَرُّبًا ﴿تفعل﴾ بمعنی عربوں کے اخلاق اختیار کرنا۔

قولہ اللطائف:۔ یہ لَطِيْفَة کی جمع ہے بمعنی عمدہ اور باریک بات یعنی نکتہ۔ لَطُف لَطَافَةً ﴿کرم﴾ بمعنی باریک ہونا لطف لُطْفًا ﴿نصر﴾ مہربان ہونا لَطَّف تَلْطِيْفًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی نرمی کرنا اَلْطَف اِلْطَافًا ﴿افعال﴾ مہربانی کرنا۔

قولہ اَلْاَحَاجِيُ:۔ یہ اُحْجِية کی جمع ہے بمعنی پہیلی۔ حَجَّ حَجًّا ﴿نصر﴾ ٹھہرنا۔ حَجِي حَجًا ﴿سمع﴾ بمعنی فریفتہ ہونا حَاجِي مُحَاجَاة ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے کو پہیلیاں دینا۔ ایک لفظ حجی بمعنی عقل اور کنارہ ہے اور ایک لفظ حجی بمعنی وادی کا موڑ ہے۔

قولہ النحوية:۔ یہ نحو کی طرف منسوب ہے نَحَا نَحْوًا ﴿نصر﴾ ارادہ کرنا اَنْحى اِنْحَاءً ﴿افعال﴾ اعتماد کرنا اور نَحَّى تَنْحِيَة ﴿تفعیل﴾ جدا کرنا تَنَحَّى تَنَحِّيًا ﴿تفعل﴾ دور ہونا۔

قولہ الفتاوی:۔ یہ فتوی کی جمع ہے بمعنی وہ حکم جو مفتی صاحب صادر کریں فتا فتوا ﴿نصر﴾ جوانی میں بھر جانا فتی فتا ﴿سمع﴾ بمعنی جوان ہونا اسی سے ایک لفظ فتی بمعنی جوان ہے۔جسکی جمع فتیۃ اور فتیان آتی ہیں جیسے اِذ اوی الْفِتْیَۃُ اِلی الْکہف ۔اور جیسے وقال لفتیانہ۔افتی افتاء ﴿افعال﴾ فتوی دینا جیسے افتُونِیْ فِیْ امری۔اِسْتفتی اِسْتِفْتَاء ﴿استفعال﴾ بمعنی فتوی پوچھنا جیسے ویَسْتَفْتُونک فی النِّساء۔

قولہ اللغویۃ:۔ یہ لغت کی طرف منسوب ہے بمعنی ہر قوم کی وہ کلام مصطلح جس سے اپنے مقاصد کو ظاہر کیا جائے لغا لغوا ﴿نصر﴾ بیکار ہونا جیسے لایسمعُوْن فیہا لغوا وَّلاکِذَّابا۔الغی الْغاء ﴿افعال﴾ باطل کرنا۔

قولہ المبتکرۃ:۔بکر بُکُوْرا وابکر اِبکارا وبکّر تبکیرا ﴿نصر، افعال،تفعیل﴾ بمعنی جلدی کرنا۔ابتکر ابتکارا ﴿افتعال﴾ نیا ہونا۔

قولہ الخطب:۔خطب خطابۃ ﴿نصر﴾ وعظ کرنا اور خطب خِطْبۃ ﴿نصر﴾ منگنی کرنا جیسے ولاجناح علیکم فیما عرّضتم بہ من خِطْبۃِ النِّساء۔خطُب خِطابۃ ﴿کرم﴾ واعظ ہونا اور خطب خطبا ﴿سمع﴾ وھندا ہونا

قولہ المحبرۃ:۔حبر حبرا ﴿نصر﴾ مزین کرنا۔ حبر حُبُوْرا ﴿سمع﴾ مزین ہونا حبّر تحبیرا ﴿تفعیل﴾ مزین کرنا۔

قولہ المواعظ:۔یہ موعظۃ کی جمع ہے بمعنی نصیحت جیسے قد جاء تکُمْ مَوعِظۃ مِّن رَّبِّکُمْ۔وعظ وعظا ﴿ضرب﴾ نصیحت کرنا جیسے یعظُکُمْ لعلّکُمْ تذکَّرُوْن۔ایک لفظ وعظ بمعنی واعظ کا کلام ہے اسکی جمع واعظات آتی ہے۔

قولہ المبکیۃ:۔ بکی بُکاءً ﴿ضرب﴾ بمعنی رونا جیسے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا۔ ابکی ابکاءً ﴿افعال﴾ وبکی تبکیۃ ﴿تفعیل﴾ کسی کو رلانا۔

قولہ اَلْاَضاحِیْک:۔ یہ اُضحُوکۃ کی جمع ہے بمعنی وہ چیز جس پر ہنسی آئے ضحک ضحکا ﴿سمع﴾ ہنسا جیسے مِنہُم تضحکون۔ اور اضحک اضحاکا ﴿افعال﴾ ہنسانا جیسے وانّہٗ ھو اضحک وابکی۔

قولہ الملھیۃ:۔ لھا لَھْوًا ﴿نصر﴾ کھیلنا جیسے وما الحیوۃ الدُّنیا اِلّا لعبٌ ولھو اور الھی اِلھاءً ﴿افعال﴾ غافل و مشغول کرنا جیسے اَلْھٰکُمُ التَّکاثُر۔

قولہ املیت:۔ اَمْلٰی یُمْلِیْ اِمْلاءً ﴿افعال﴾ بمعنی مہلت دینا جیسے واُملی لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن بول کر لکھوانا۔ مَلا مَلْوًا ﴿نصر﴾ تیز چلنا۔

وَاَسْنَدْتُ رِوَایَتَہٗ اِلَی الْحَارِثِ بْنِ ھَمَّامِ نِ الْبَصْرِیِّ وَمَا قَصَدْتُ بِالْاِحْمَاضِ فِیْہِ اِلَّا تَنْشِیْطَ قَارِئِیْہِ وَتُکْثِیْرَ سَوَادِ طَالِبِیْہِ وَلَمْ اُوْدِعْہُ مِنَ الْاَشْعَارِ الْاَجْنَبِیَّۃِ اِلَّا بَیْتَیْنِ فَذَیْنِ اَسَّسْتُ عَلَیْھِمَا بِنْیَۃَ الْمَقَامَۃِ الْحُلْوَانِیَّۃِ وَاٰخِرَیْنِ تَوْاَمَیْنِ ضَمَّنْتُھُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَۃِ الْکَرَجِیَّۃِ وَمَا ذَالِکَ فَخَاطِرِیْ اَبُوْ عُذْرِہٖ وَمُقْتَضِبُ حُلْوِہٖ وَمُرِّہٖ وَھٰذَا مَعَ اعْتِرَافِیْ بِاَنَّ الْبَدِیْعَ رَحِمَہُ اللّٰہُ سَبَّاقُ غَایَاتٍ وَصَاحِبُ اٰیَاتٍ.

ترجمہ:۔ اور نسبت کی میں نے اس کی روایت کرنے کی حارث بن ہمام بصری کی طرف اور نہیں قصد کیا میں نے ایک طریقے سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے سے اس میں مگر اس کے پڑھنے والوں میں نشاط (خوش کرنا) پیدا کرنا۔ اور اس کے طالب علموں کی جماعت کو زیادہ کرنا۔ اور نہیں ودیعت رکھا میں نے اس میں اشعار اجنبیہ سے مگر دو بیت جو جدا جدا ہیں بنیاد رکھی میں نے ان

دونوں پر مقامۂ حلوانیہ کی بنیاد رکھنا اور دو دوسرے بیست جو جزواں ہیں ملایا میں نے ان دونوں کو مقامۂ کرجیہ کے آخر میں ۔ اور جو کچھ اس کے سوا ہے پس میرا ذہن اس کا صانع ہے اور میرا ذہن کاٹنے والا ہے اس کے میٹھے اور اس کے کڑوے کو اور یہ بات باوجود میرے اعتراف کرنے کے کہ بیشک بدیع الزمان رحمت کرے اس پر اللہ تعالیٰ، انتہائی سبقت کرنے والا ہے اور بہت ایوارڈ حاصل کرنے والا ہے۔

تشریح: قولہ اَسْنَدْتُ: ۔سند یسند سندا ﴿نصر﴾ سنّد یسنّد تسنیدا ﴿تفعیل﴾ استند استنادا ﴿افتعال﴾ بمعنی اعتماد کرنا اور اسند اسنادا ﴿افعال﴾ بمعنی نسبت کرنا۔

قولہ قصدت: ۔قصد قصدا ﴿ضرب﴾ ارادہ کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا جیسے واقصد فی مشیک اور جیسے فمنھم ظالم لنفسه ومنھم مقتصد۔ اقتصد اقتصادا ﴿افتعال﴾ میانہ روی اختیار کرنا۔

قولہ بالاحماض: ۔حمض حمضا ﴿ضرب﴾ حمضا ﴿سمع﴾ حمض حموضا ﴿نصر﴾ بمعنی کھٹا ہونا حمّض تحمیضا ﴿تفعیل﴾ کھٹا کرنا اور احمض احماضا ﴿افعال﴾ دلچسپ گفتگو یعنی مذاق کرنا۔

قولہ تنشیط: ۔نشط نشطا ﴿ضرب﴾ نکلنا اور گرہ کھولنا جیسے والنشطت نشطا۔ نشط نشطا ﴿سمع﴾ خوش ہونا انشط انشاطا ﴿افعال﴾ ونشّط تنشیطا ﴿تفعیل﴾ چست بنانا، خوش کرنا اور تنشّط تنشّطا ﴿تفعل﴾ ہشاش بشاش ہونا۔

قولہ قارئیه: ۔قرأ قرأ ﴿فتح﴾ جمع کرنا اور قراءۃ قرآنا ﴿فتح﴾ متن پڑھنا جیسے فاذا قرأناہ فاتبع قرآنه۔

قولہ لم اودعه:۔ودع وذعا ﴿فتح﴾ چھوڑنا اوْدع ایْداعا ﴿افعال﴾ امانت رکھنا اسی سے لفظ ودِیعة بمعنی امانت ہے جسکی جمع ودائع آتی ہے ودَّع توْدیْعا ﴿تفعیل﴾ الوداع کہنا، رخصت کرنا، چھوڑنا جیسے ما ودَّعک ربُّک وماقلی۔

قولہ الاشعار :۔یہ شعْر ،شِعْر دونوں کی جمع ہے شعر یشعُرُ شُعُوْرا ﴿نصر﴾ کسی باریک بات کو معلوم کرنا جیسے وانتُمْ لاتشعُرُوْن۔اشْعر اشعارا ﴿افعال﴾ معلوم کرانا، جتلانا۔

قولہ الاجنبية:۔یہ اَجْنُب کی طرف منسوب ہے بمعنی بہت دور جنب جنبا ﴿نصر﴾ بمعنی دور کرنا جیسے واجْنُبْنِیْ وبَنِیَّ انْ نَّعْبُد الْاصْنام جنب جنابة ﴿نصر،ضرب، سمع﴾ دور ہونا اور جنَّب تجْنِیْبا ﴿تفعیل﴾ اور اجْتِنابا ﴿افتعال﴾ جیسے انْ تجْتنِبُوْا کبائر ما تُنْهوْن عنْهُ اور تجنُّبا ﴿تفعل﴾ اور تجانُبا ﴿تفاعل﴾ بمعنی دور ہونا اور اِجْنابا ﴿افعال﴾ دور کرنا

قولہ فَذَّيْنِ:۔یہ فذّ کا تثنیہ ہے بمعنی اکیلا۔اسکی جمع فُذُوْذ اور افذاذ آتی ہیں فذَّ فذًّا ﴿نصر﴾ اکیلا ہونا۔

قولہ اَسَّسْتُ:۔أسَّ أسًّا ﴿نصر﴾ اور أسَّس تأسِیْسا ﴿تفعیل﴾ بنیاد رکھنا جیسے افمنْ اسَّس بُنْیانهٗ اور تأسَّس تأسُّسا ﴿تفعل﴾ بنیاد بن جانا۔

قولہ بنيةِ:۔بمعنی بنیاد اسکی جمع بُنن اور بِنن آتی ہیں بنی بناءً وبُنْیة ﴿ضرب﴾ تعمیر کرنا جیسے والسَّماءِ وما بناها۔

قولہ آخرين :۔یہ آخر کا تثنیہ ہے جسکی جمع آخرُوْن اور مؤنث اُخْری جسکی جمع اُخْریات آتی ہے اخَّر تأخِیْرا ﴿تفعیل﴾ مؤخر کرنا جیسے بما قدَّم واخَّر۔ تأخُّرا

﴿تفعل﴾ مؤخر ہونا جیسے ما تقدّم مِنْ ذنبک وما تأخّر اِستأخَر أسْتِيخارًا ﴿استفعال﴾ مؤخر سمجھنا۔

قولہ توأمين:۔یہ توأم کا تثنیہ ہے جسکی جمع توائم آتی ہے توأمين ان دو بچوں کو کہا جاتا ہے جو ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے ہوں اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ ضمنتهما:۔ضمن ضمانا ﴿سمع﴾ بمعنی ضامن ہونا۔ضمّن تضمينا ﴿تفعيل﴾ ملانا اور تضمّنا ﴿تفعل﴾ کسی کو ضمن میں لینا۔

قولہ عدا:۔عدا عدْوا ﴿نصر﴾ اور تعدّی تعدّيا ﴿تفعل﴾ تجاوز کرنا جیسے ومن يّعص الله ورسُولهٗ ويتعدَّ حُدُوْده۔لفظ عدوّ باب نصر سے ہے بمعنی دشمن جسکی جمع اعداء آتی ہے اور عذّى تغذية ﴿تفعيل﴾ چھوڑ دینا،متعدی بنانا۔

قولہ فخاطری:۔خطر خُطُوْرًا ﴿نصر﴾ کھٹکنا۔خطر خطْرًا ﴿ضرب﴾ حرکت دینا کرنا خطُر خُطُوْرة خطارة ﴿کرم﴾ عالی المرتبہ ہونا لفظ خاطر بمعنی قلب۔اور قلب کو تینوں بابوں سے مناسبت ہے کیونکہ اس میں چیزیں کھٹکتی ہیں اور حرکت بھی کرتا ہے اور عالی المرتبہ بھی ہے اور یہاں خاطر مجازاً ذہن کے معنی میں ہے۔

قولہ اَبُوْ عُذْرِه:۔عورت کے اس خاوند کو کہا جاتا ہے جو اسکا پردۂ بکارت زائل کرے اور یہ صانع اول کے معنی میں بھی آتا ہے یہاں یہی معنی مراد ہے۔

قولہ مقتضب:۔قضب قضْبا ﴿ضرب﴾ کاٹنا کما في الحديث انّ النّبيَّ ﷺ كان إذا رأى في ثوب تصْليبا قضبهٗ۔اقْتضابا ﴿افتعال﴾ کاٹنا اقْتضب الْكلامُ إقْتضابا بمعنی فی البدیہ بولنا۔

قولہ حلوه:۔حلِيَ حلَا حُلُوٌّ حلاوة وحُلْوا ﴿سمع،کرم،نصر﴾ میٹھا

ہونا۔ اخلی اخلاء ٭افعال٭ استخلاء ٭استفعال٭ میٹھا بنانا۔

قولہ مرہ:۔ مرّ مرارۃ ٭سمع٭ کڑوا ہونا مرّ مُرُورا ٭نصر٭ گزرنا جیسے واذا مرُوا باللغو مرُوا کراما

قولہ سباق:۔ سبق سبقا ٭ضرب،نصر٭ آگے بڑھ جانا جیسے فالسبقت سبقا۔ اسبق اسباقا ٭افعال٭ سبقت کرنا۔ استباقا ٭افتعال٭ ایک دوسرے سے آگے بڑھنا جیسے انّا ذھبنا نستبق۔ سابق مُسابقۃ ٭مفاعلہ٭ دوڑ میں مقابلہ کرنا۔ تسابقا ٭تفاعل٭ ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ لفظ سبّاق اسم مبالغہ کا صیغہ ہے جسکے معنی ہیں بہت سبقت کرنے والا۔

قولہ غایات:۔ یہ غایۃ کی جمع ہے بمعنی شئی کی انتہاء اسکا باب مستعمل نہیں۔

وَاَنَّ الْمُتَصَدِّیْ بَعْدَہٗ لِاِنْشَاءِ مَقَامَۃٍ وَلَوْ اُوْتِیَ بَلاغَۃَ قُدَامَۃَ لَایَغْتَرِفُ اِلَّامِنْ فُضَالَتِہٖ وَلَا یَسْرِیْ ذَالِکَ الْمَسْرٰی اِلَّا بِدَلَالَتِہٖ وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ۔

فَلَوْ قَبْلَ مَبْکَاھَا بَکَیْتُ صَبَابَۃً ۔۔۔ بِسُعْدٰی شَفَیْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ

وَلٰکِنْ بَکَتْ قَبْلِیْ فَھَیَّجَ لِی الْبُکَا ۔۔۔ بُکَاھَا فَقُلْتُ الْفَضْلَ لِلْمُتَقَدِّمِ

وَاَرْجُوْ اَنْ لَّا اَکُوْنَ فِیْ ھٰذِہِ الْھَذْرِ الَّذِیْ اَوْرَدْتُّہٗ وَالْمَوْرِدِ الَّذِیْ تَوَرَّدْتُّہٗ کَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِہٖ بِظِلْفِہٖ.

ترجمہ:۔ اور تحقیق در پے ہونے والا اس کے بعد کسی مقامہ کے لکھنے کے، اگرچہ دیا گیا ہو قدامہ جیسی فصاحت و بلاغت نہیں چلو بھر سکتا مگر بدیع الزمان کے بچے ہوئے پانی سے اور نہیں چل سکتا اس راستے پر مگر اس کی دلالت و راہنمائی کے ساتھ۔ اور اللہ کے لئے بھلائی ہو کہنے والے کے لئے (کیا ہی خوب کہا ہے کہنے والے نے)۔

پس اگر اس کے رونے سے پہلے میں رو پڑتا از روئ عشق کے
سعدی کے ساتھ تو شفا دیتا میں اپنے نفس کو ندامت سے پہلے پہلے
لیکن رو پڑی وہ مجھ سے پہلے پس برانگیختہ کیا میرے لئے رونے کو
اس کے رونے نے پس میں نے کہا فضیلت پہلے کے لئے ہے

اور میں امید کرتا ہوں یہ کہ نہیں ہونگا میں اس فضول گوئی میں جسمیں میں پڑ چکا ہوں اور اس گھاٹ میں جسمیں میں اتر چکا ہوں، مثل کریدنے والے کے اپنی موت کو اپنے کھروں کے ساتھ۔

تشریح: قوله المتصدی:۔ اس میں دو احتمال ہیں (۱) ناقص یائی صدٰیا سے مشتق ہے صدی صدٰیا ﴿سمع﴾ سخت پیاسا ہونا تصدّیا ﴿تفعل﴾ بمعنی درپے ہونا جیسے فَانْت لهٗ تَصدّی۔

(۲) مضاعف ثلاثی صدَّد سے مشتق ہے یعنی اصل میں مُتصدِّدٌ تھا تو دوسری دال کو یاء سے تبدیل کردیا جیسا کہ تقضّی اور تضنّی میں جو اصل میں تقضَّض اور تضنَّن تھے تو یہاں بھی دوسرے حرف کو یاء سے تبدیل کرکے الف سے بدل دیا بمعنی قریب ہونا اور تفعل بمعنی قرب اختیار کرنا یہ معنی اس مادے سے مجرد میں مستعمل نہیں البتہ دوسرے معانی میں اسی مادہ کا مجرد مستعمل ہے صدَّ صُدُوْدًا ﴿نصر﴾ روکنا جیسے وصدَّہُمْ عنِ السَّبِیْلِ اور صدَّ صدًّا ﴿ضرب﴾ چیخنا، پکارنا۔

قوله اوتی:۔ اتی اَتْیا واتی اُتْوۃ ﴿ضرب، نصر﴾ لانا، آنا۔

قوله بلاغة:۔ بُلُوْغا ﴿نصر﴾ پہنچنا جیسے فلمَّا بلغ معهُ السَّعْی۔ بلاغة ﴿کرُم﴾ بمعنی فصیح ہونا۔ اِبلاغا ﴿افعال﴾ وتبْلِیْغا ﴿تفعیل﴾ پہنچانا جیسے یاایُّہاالرَّسُوْلُ بلِّغْ مااُنْزِلَ الیْک مِنْ رَّبِّکَ۔

قوله قدامة:۔ فائدہ:۔ اسکا نام ابوالولید جعفر ہے اور یہ عرب کا ایک فصیح شاعر تھا جو اپنی بلاغت

میں تنہا اور ضرب المثل تھا۔ اور اس کی ایک کتاب بھی ہے جس کا نام سر البلاغہ ہے اور یہ فن بلاغت میں ضرب المثل ہے

قوله لا يغترف :۔ غَرَفًا ﴿ضرب﴾ بمعنی کاٹنا اغتِرافا ﴿افتعال﴾ چلو بھرنا جیسے اِلَّا منِ اغتَرف غُرفَةً بِيدِه۔

قوله يسرى :۔ سرى سرْيًا ﴿ضرب﴾ رات کیوقت چلنا اِسرَاءً ﴿افعال﴾ رات کے وقت سیر کرانا جیسے سُبحٰن الَّذِیْ اسری بعبْدِه لَيْلًا۔ مسری اسم ظرف بمعنی رات کو چلنے کی جگہ۔

قوله بدلالته :۔ دَلَّ دلالةً ﴿نصر﴾ راہنمائی کرنا جیسے مادلَّهُمْ علی موْتِه اِلَّا دابَّةُ الارْضِ۔

قوله صبابة :۔ صبَّ صبًّا ﴿نصر﴾ بمعنی پانی انڈیلنا جیسے انَّا صببْنَا الْماء صبًّا۔ صبَّ صبابةً ﴿سمع﴾ کسی کی طرف میلان کرنا مرادی معنی عشق لڑانا۔

قوله شفيت :۔ شفى شِفاءً ﴿ضرب﴾ شفاء دینا جیسے ويشْفِ صُدُوْرَ قوْمٍ مُؤْمِنِيْن اشْفى اِشْفاءً ﴿افعال﴾ واستَشْفى اِستِشْفاءً ﴿استفعال﴾ شفاء مانگنا۔

قوله فَهَيَّجَ :۔ هاج هياجا ﴿ضرب﴾ برانگیختہ کرنا هيَّج تهْيِيْجا ﴿تفعيل﴾ برانگیختہ کرنا۔

قوله المتقدم :۔ قدم قُدُوْمًا ﴿نصر﴾ آگے چلنا۔ قدم قُدُوْمًا ﴿سمع﴾ سفر سے واپس آنا۔ قدُم قدامةً ﴿کرم﴾ پرانا ہونا۔ قدَّم تقْدِيْمًا ﴿تفعيل﴾ آگے کرنا۔ جیسے لاتُقدِّمُوْا بيْن يدى الرَّسُوْلِ۔ اِقْدامًا ﴿افعال﴾ تقدُّمًا ﴿تفعل﴾

واسْتِقْدامًا ﴿استفعال﴾ بمعنی آگے بڑھنا جیسے لایستأخرُوْن ساعة وَّلایستقدمُوْن۔

قوله ارجو:۔ رجا رُجُوًّا ﴿نصر﴾ امید کرنا، خوف کرنا جیسے وترجُوْن من اللّٰه مالایرجُوْن۔ رجی رجا ﴿سمع﴾ کلام سے رک جانا۔ ارجی ارجاءً ﴿افعال﴾ مؤخر کرنا ترجیة ﴿تفعیل﴾ وترجّیا ﴿تفعل﴾ وارْتجاءً ﴿افتعال﴾ بمعنی امید کرنا۔

قوله کالباحث:۔ بحث بحثًا ﴿فتح﴾ کھود کرید کرنا جیسے فبعث اللّٰه غرابا یَّبحث فی الْاَرض ۔خدا نے کوا بھیجا جو زمین کو کرید نے لگا۔ابحث ابحاثا ﴿افعال﴾ وتبحیثا ﴿تفعیل﴾ ومُباحثة ﴿مفاعله﴾ بمعنی باہم گفتگو کرنا، بحث کرنا۔تباحُثا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے بحث کرنا تبحُثا ﴿تفعل﴾ وابتحاثا ﴿افتعال﴾ واستبحاثا ﴿استفعال﴾ بمعنی تفتیش کرنا۔

قوله حتفه:۔ بمعنی موت جسکی جمع حُتُوف آتی ہے یہ اسم جامد ہے۔

قوله بِظِلْفِه:۔ بمعنی کھر بھینس گائے بکری ہرن جسکا بھی ہو اسکی جمع اظلاف آتی ہے اور اونٹ اور گدھے اور خچر کے کھروں کو خف کہا جاتا ہے اور فرس کے کھر کو حافر کہا جاتا ہے جسکی جمع حوافر آتی ہے اور پرندوں کے ناخنوں کو مخلب کہا جاتا ہے ظلف ظلْفا ﴿ضرب﴾ کھر مارنا۔اظلافا ﴿افعال﴾ وتظلیفا ﴿تفعیل﴾ بمعنی دور کرنا۔

فائدہ:۔ کالباحث عن حتفه بظلفه: مثل اس جانور کے جو کھودنے والا ہو اپنی موت کو خود اپنے کھر (پیر) سے۔ یہ ضرب المثل ہے یعنی وہ شخص جو اپنی تئیں موت کی گھاٹ اترے۔ جسکا پس منظر یوں ہے کہ ایک آدمی بکری کو ذبح کرنا چاہتا تھا مگر اس کے پاس چھری موجود نہ تھی

اتفاقا بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدنا شروع کی تو نیچے سے ایک چھری نکلی چنانچہ اسی چھری سے وہ بکری ذبح کردی گئی جس سے یہ محاورہ بن گیا۔ اسی معنی میں ہے کالباحث عن المدیۃ۔ مدیۃ کا اردو میں معنی چھری ہے۔ اور اردو میں بھی مشہور ہے کہ اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارنا یہ مثال اس وقت دیتے ہیں جب آدمی اپنی ھلاکت کا خود سبب بنا ہو۔

وَالْجَادِعَ مَارِنَ اَنْفِهِ بِكَفِّهِ فَالْحَقُ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

ترجمہ:۔ اور مثل کاٹنے والے کے اپنے ناک کے بانسے کو اپنے ہاتھ کے ساتھ۔ پس میں لاحق کیا جاؤں ان لوگوں کے ساتھ جو خسارے میں ہیں از روئے اعمال کے وہ لوگ کہ ضائع ہوگئی ہے انکی کوشش دنیاوی زندگی میں حالانکہ وہ لوگ گمان کرر ہے ہیں کہ وہ اچھا کام کرر ہے ہیں۔

تشریح: قولہ اَلْجَادِع:۔ جذعا ﴿فتح﴾ کاٹنا۔ تجذیعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی عیب دار کرنا۔ مُجادعۃ ﴿مفاعلہ﴾ جھگڑا کرنا۔ تجادُعا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو گالی گلوچ کرنا۔

قولہ مَارِن:۔ ناک کا نرم حصہ اس کی جمع موارن آتی ہے۔ مُرُوْنا ﴿نصر﴾ نرم ہونا اگر صلہ علی ہوتو بمعنی عادی ہونا۔ تمرینا ﴿تفعیل﴾ نرم کرنا۔ اور بصلہ علی عادی بنانا۔

قولہ انفہ:۔ بمعنی ناک اسکی جمع اناف، اُنُوف آتی ہیں انفا ﴿ضرب﴾ ناک پر مارنا انفا ﴿سمع﴾ ناک چڑھانا

قولہ بکفہ:۔ بمعنی ہتھیلی اسکی جمع اَکُفّ آتی ہے۔ کَفّ کفًا ﴿نصر﴾ رکنا، روکنا۔ تکففا ﴿تفعل﴾ ہاتھ پھیلا کر مانگنا۔

فائدہ:۔ وَالْجَادِعُ مَارِنَ اَنْفِهِ بِكَفِّهِ مانند اس شخص کے جو خود کاٹنے والا تھا اپنے ناک

کے زمے کو اپنے ہاتھ کیساتھ۔ اس ضرب المثل کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص بامید کامرانی وفیروزی اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے۔

اسکا پس منظر یہ ہے کہ جذیمۃ الابرش بادشاہ نے مسماۃ زباء کے باپ کو قتل کروادیا تھا زباء نے پیغام بھیجا کہ میں اپنے باپ کا قتل معاف کرتی ہوں بشرطیکہ تو مجھ سے نکاح کرنا قبول کرلے اسکے ایک وزیر یا آزاد شدہ غلام جسکا نام قیصر تھا اس نے بادشاہ کو روکا مگر بادشاہ نہ مانا تو پھر قیصر نے نشانی بتلائی کہ اگر استقبال کے لئے بہت سے لوگ بمع ہتھیار آئیں تو اسوقت خطرہ ہوگا ورنہ نہیں اور قیصر کو ایک تیز رفتار گھوڑا دیا کہ مجھے دینا میں اس پر بھاگ آؤں گا۔ مگر باہر استقبال کے لئے چند لوگ تھے البتہ زباء کے محل کے قریب کافی لوگ مسلح تھے بادشاہ بھاگ نہ سکا زباء نے قتل کروادیا قیصر اپنا گھوڑا بھگا کر اسکے بھائی یا بھانجے عمرو بن عدی کے پاس آیا اور اسے قتل کی خبر دی۔

اور قیصر نے بدلہ لینے کے لئے یہ چالاکی کی کہ اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کاٹ ڈالی اور زباء سے آکر یہ گڑھ دیا کہ جذیمہ کے بھانجے عمرو بن عدی نے مجھ پر الزام لگا کر کہ تو نے میرے ماموں جذیمہ کی نمک حرامی کی ہے (یعنی قتل کی سازش میں تو شریک تھا) میری ناک کاٹ ڈالی ہے اس منگھڑت افسانے کی وجہ سے قیصر زباء کا معتمد بن گیا خوب گل چھرے اڑاتا رہا حتی کہ زباء نے اس کو چند بار عراق کی طرف ساز وسامان دیکر بھیجا وہاں سے وہ نوادرات لاکر دیتا رہا۔ زباء کا گھر دو پہاڑوں کے بیچ راستہ عبور کرنے کے بعد تھا وہاں پر کسی آدمی کا جاکر قتل کرنا مشکل ترین تھا اسلئے آخری بار قیصر عراق سے چند اشخاص کو صندوق میں بند کرکے اپنے ہمراہ لایا اور زباء کو قتل کرنے میں کامیاب ہوگیا اور اس طرح سے زباء سے اپنے آقا کا قصاص لے لیا۔

قولہ الحق: لحقا ولحاقا ﴿سمع﴾ ملناجیسے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ الحاقا ﴿افعال﴾ ملانا۔ ملاحقۃ، تلاحقا ﴿مفاعلہ، تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کے پیچھے آنا اور التحاقا ﴿افتعال﴾ ملنا

قولہ الاخرین :۔ یہ اخسر کی جمع ہے بمعنی نفع نقصان اٹھانے والا اخسرانا ﴿سمع﴾ گمراہ ہونا نقصان برداشت کرنا جیسے الَّذِیْن خسِرُوْ انْفُسَھُمْ ۔خُسْرانا اِخْسارًا وتخْسِیْرًا ﴿ضرب ،افعال ،تفعیل﴾ کمی کرنا جیسے ولا تُخْسِرُوا الْمِیْزان

قولہ اعمالا :۔ یہ عمل کی جمع ہے بمعنی کام عملا ﴿سمع﴾ کام کرنا تعْمِیْلا ﴿تفعیل﴾ کام کی اجرت دینا اِعْمَالًا ﴿افعال﴾ حاکم بنانا تعامُلا مُعاملۃ ﴿تفاعل ،مفاعلہ﴾ ایک دوسرے سے معاملہ کرنا اِسْتِعْمالًا ﴿استفعال﴾ کام کرنے کو کہنا

فائدہ: عمل اور فعل میں فرق :۔ عمل وہ کام جو بالقصد ہو اور فعل عام ہے بالقصد ہو یا بلا قصد ہو

قولہ ضل :۔ ضَلالۃ ﴿ضرب﴾ برلغت بنی تمیم اور ضَلالۃ ﴿سمع﴾ برلغت اھل حجاز بمعنی گمراہ ہونا جیسے ما ضلَّ صاحِبُکُمْ وما غوی۔نیست ونابود ہونا۔ بے خبر ہونا۔ اضلَّ اضْلالا ﴿افعال﴾ تضْلِیْلا ﴿تفعیل﴾ گمراہ کرنا جیسے واضلُّوْ کثِیْرًا۔

قولہ سعیھم :۔ سعْیًا ﴿فتح﴾ کوشش کرنا جیسے وانْ لَّیْس لِلْانْسانِ الَّا ما سعٰی۔ دوڑنا جیسے فلمَّا بلغ معهُ السَّعْی اِسْعاء ﴿افعال﴾ کوشش کرنا مُساعاۃ ﴿مفاعلہ﴾ کوشش میں مقابلہ کرنا۔

قولہ الحیوۃ :۔ حیوۃ ﴿سمع﴾ زندہ ہونا۔ احْیاء ﴿افعال﴾ جیسے انَّ اللّٰہ یُحْیِ الْارْض بعْد موْتِھا اور تحِیَّۃ ﴿تفعیل﴾ زندہ کرنا۔ لفظ حیوۃ کا اطلاق چند معنوں پر ہوتا ہے (۱) قوت نامیہ (بڑھنے والی) جیسے انَّ اللّٰہ یُحْیِ الْارْض بعْد موْتِھا (۲) قوت حاسہ جیسے وما یسْتوی الْاحْیآءُ ولا الْاموات (۳) قوت عقلیہ جیسے اومنْ کان میْتًا فاحْییْناهُ (۴) ارتفاع غم جیسے بلْ احْیآء (۵) حیات

اخروی جیسے قَدَّمْتُ لِحَیَاتِی۔

قولہ الدنیا: ۔بمعنی موجودہ زندگی جسکی جمع دنی آتی ہے اسکے اشتقاق میں دو احتمال ہیں (۱) دنا دُنُوًّا ﴿نصر﴾ سے مشتق ہے بمعنی قریب ہونا جیسے ثم دنی فتدلّی۔ علی ھذا التَّقْدِیْر دنیا کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ بھی قریب الفنا ہے (۲) دنأ دُنُوْءً ﴿فتح﴾ سے مشتق ہے بمعنی ذلیل ہونا علی ھذا التقدیر دنیا کی وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ یہ بھی خسیس اور ذلیل ہے۔

قولہ یحسبون: ۔حُسْبانًا ﴿سمع حسب﴾ گمان کرنا جیسے احسِبَ النَّاسُ اور حِسابًا ﴿نصر﴾ شمار کرنا جیسے والشَّمْسُ والقمر حُسْبانًا اور حسابَۃً ﴿کرُم﴾ شریف النسب ہونا۔ اِحْتِسابًا ﴿افتعال﴾ گمان کرنا۔ شمار کرنا مُحاسبۃ ﴿مفاعلہ﴾ تحاسُبًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کے حساب کی جانچ پڑتال کرنا۔

قولہ صنعا: ۔صُنْعًا ﴿فتح﴾ کام کرنا جیسے بما کانُوْ یصْنعُوْن تصْنِیْعًا ﴿تفعیل﴾ کاری گری کے ساتھ خوبصورت بنانا۔ اِصْناعًا ﴿افعال﴾ مضبوط بنانا۔ مُصانعۃ ﴿مفاعلہ﴾ نرمی کرنا۔

عَلٰی اَنِّیْ وَاِنْ اَغْمَضَ لِیْ الْفَطِنُ الْمُتَغَابِیْ وَنَضَحَ عَنِّیَ الْمُحِبُّ الْمُحَابِیْ لَا اَکَادُ اَخْلَصُ مِنْ غُمْرٍ جَاهِلٍ اَوْ ذِیْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٌ یَضَعُ مِنِّیْ لِهٰذَا الْوَضْعِ وَیُنَدِّدُ بِاَنَّهٗ مِنْ مَنَاهِی الشَّرْعِ وَمَنْ نَقَدَ الْاَشْیَاءَ بِعَیْنِ الْمَعْقُوْلِ وَاَنْعَمَ النَّظَرَ فِیْ مَبَانِیْ الْاُصُوْلِ.

ترجمہ: ۔ باوجود اسکے میں جانتا ہوں اگر چہ چشم پوشی کریگا میرے لئے ذہین آدمی جو زبردستی غبی بننے والا ہے اور دفع کریگا مجھ سے میرا محبوب جو مجھے عطیہ دینے والا ہے نہیں ہے قریب کہ میں چھوٹ جاؤں نا تجربہ کار جاھل سے یا کینہ رکھنے والے سے جاھلانہ طور پر۔ گھٹائے گا وہ میرا

مرتبہ اس لکھنے کی وجہ سے اور چیخ و پکار کر کے کہے گا کہ یہ کتاب شریعت کے مناہیات سے ہے اور جو شخص پرکھے اشیا کو عقل کی آنکھ کے ساتھ اور گہرا کرے گا نظر کو کلام کی بنیادوں میں۔

تشریح: قوله اغمض:۔ غُمُوضا ،اغماضا،تغميضا ﴿نصر، افعال، تفعيل﴾ بمعنی چشم پوشی کرنا جیسے اَلّاانْ تُغْمِضُوا فیه۔

قوله المتغابی:۔ غبی غباية ﴿سمع﴾ غبی ہونا تغابی تغابُیا ﴿تفاعل﴾ خود بخود کند ذہن بننا۔ تغبّی تغبُّیا ﴿تفعل﴾ واسْتغبی اسْتِغْباء ﴿استفعال﴾ غبی سمجھنا۔

قوله نضح :۔ نضح نضْحا ﴿فتح﴾ چھینٹے مارنا۔ نضح عنْهُ نضْحا ﴿فتح﴾ دفع کرنا۔

قوله المحب :۔ حبَّ حُبًّا ﴿ضرب﴾ محبت کرنا حبَّ حُبًّا ﴿سمع، كرُم﴾ محبوب ہونا تحْبِيْبا ﴿تفعيل﴾ محبوب بنانا جیسے ولٰكنْ حبَّب الَيْكُمُ الْايمان۔ احْبابا ﴿افعال﴾ محبت کرنا جیسے واُخْری تُحبُّوْنها۔ تحابی تحابُیا ﴿تفاعل﴾ ومُحاباة ﴿مفاعله﴾ ایک دوسرے سے محبت کرنا۔

قوله المحابی :۔ حبا حِباء ﴿نصر﴾ روکنا حبا حبْوا ﴿نصر﴾ سرین کے بل چلنا حابی مُحاباة ﴿مفاعله﴾ عطیہ دینا۔

قوله اكاد:۔ كاد يكادُ كوْدا ﴿سمع﴾ قریب ہونا جیسے يكادُ الْبرْق يخْطفُ ابْصارهُمْ۔ كاد كيْدا ﴿ضرب﴾ تدبیر کرنا، مکر کرنا جیسے انَّهُمْ يكِيْدُوْن كيْدا واكِيْدُ كيْدا۔

قوله اخلص:۔ خلص خُلُوْصا ﴿نصر﴾ خالص ہونا۔ خلص عنْهُ منْهُ

خُلُوصا ﴿نصر﴾ نجات پانا اور خلص الیہ خُلُوصا ﴿نصر﴾ پہنچنا۔ اخلص اخلاصا ﴿افعال﴾ مخلص ہونا جیسے انہ من عبادنا المُخلصین۔ خلّص تخلیصا ﴿تفعیل﴾ نجات دینا۔ تخالص تخالُصا ﴿تفاعل﴾ وخالص مُخالصة ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے سے سچی دوستی رکھنا۔ اِستخلاصا ﴿استفعال﴾ چھٹکارا طلب کرنا۔

قولہ غمر:۔ بمعنی ناتجربہ کار جسکی جمع اغمار آتی ہے ایک لفظ غمر بمعنی کینہ ہے جسکی جمع غُمُور آتی ہے ایک لفظ غمرة بمعنی شدت وسختی ہے جسکی جمع غمارات آتی ہے غمر غمارة ﴿نصر﴾ ناتجربہ کار ہونا۔ غمر غمرا ﴿سمع﴾ کینہ والا ہونا۔ غمر غمرا ﴿نصر﴾ چھپنا۔ انغمر انغمارا ﴿انفعال﴾ ڈوب جانا۔ غمّر تغمیرا ﴿تفعیل﴾ دفع کرنا۔

قولہ یضع:۔ وضع وضعا ﴿فتح﴾ رکھنا جیسے واکواب مّوضُوعة وضع وضاعة ﴿کرم﴾ خسیس ہونا

قولہ یندد:۔ ندّ نُدُودا ﴿ضرب﴾ بھاگنا۔ ندّد تندیدا ﴿تفعیل﴾ بھگانا مرادی معنی مشہور کرنا ایک لفظ ند بمعنی باغی اور شریک ہے جسکی جمع انداد آتی ہے جیسے ولا تجعلُوا للہ اندادا۔

قولہ مناہی:۔ یہ منہیً کی جمع ہے جو منہی کا مخفف ہے بمعنی ممنوع چیز نہی نہیا ﴿فتح﴾ منع کرنا جیسے ارأیت الّذی ینہی ۔انہی انہاء ﴿افعال﴾ ونہی تنہیة ﴿تفعیل﴾ بمعنی روکنا۔ انتہی انتہاء ﴿افتعال﴾ کسی شی کی انتہاء کو پہنچنا ،رکنا جیسے لئن لّم تنتہ لارجُمنّک ۔تنہی تنہّیا ﴿تفعل﴾ رکنا۔ ایک لفظ نُہیة بمعنی عقل ہے جسکی جمع نُہی آتی ہے جیسے انّ فی ذلک لایات

لِأُولی النُّهی۔ نَهُوَ نهاوۃ ﴿کرُم﴾ کامل عقل والا ہونا۔

قولہ الشرع:۔شرع شرعا ﴿فتح﴾ ظاہر کرنا۔شرع فی الامر شُرُوعا ﴿فتح﴾ بمعنی شروع ہونا۔اشراعا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا، شروع کرنا۔تشریعا ﴿تفعیل﴾ ظاہر کرنا۔

قولہ نقد:۔نقد نقدا ﴿نصر﴾ نقد ادا کرنا، کھرا کرنا۔نقّد تنقیدا ﴿تفعیل﴾ کسی کے عیوب کو ظاہر کرنا۔ناقد مُناقدۃ ﴿مفاعلہ﴾ کسی سے کسی معاملہ میں جھگڑا کرنا۔

قولہ بعین:۔اسکے کئی معانی آتے ہیں (۱) آنکھ جیسے والعینُ بالعینِ (۲) گھٹنا۔ (۳) سورج کی ٹکیہ (۴) ذات۔(۵) چشمہ۔ جیسے عیناً فیها تسمّی سلسبیلا۔ (۶) سونا۔عین عیناً ﴿سمع﴾ موٹی آنکھ والا ہونا جیسے وحُورٌ عِیْن۔عان عیناً ﴿ضرب﴾ نظر بدلگانا۔ اعانۃ ﴿افعال﴾ مدد کرنا۔عیَّن تعْییناً ﴿تفعیل﴾ متعین کرنا۔تعیَّن تعیُّنا ﴿تفعل﴾ متعین ہونا۔عاین مُعاینۃ ﴿مفاعلہ﴾ خود آنکھوں سے دیکھنا۔

قولہ المعقول:۔بمعنی عقل یہ ان مصادر میں سے ہے جو مفعول کے وزن پر آتے ہیں جیسے میسُور معسُور۔

قولہ انعم:۔نعِم نعْما ﴿سمع﴾ خوش حال ہونا نعُم نُعُومۃ ﴿کرُم﴾ نرم ونازک ہونا انعم اِنعاما ﴿افعال﴾ خوش حال کرنا جیسے انعمت علیہم یہاں اسکا معنی ہے گہرا کرنا نعَّم تنعیما ﴿تفعیل﴾ نرم ونازک بنانا جیسے فاکرمہٗ ونعَّمہٗ۔ایک لفظ نِعم بمعنی چوپایہ ہے اسکی جمع انعام آتی ہے۔

قولہ النظر:۔نظرا ﴿نصر﴾ دیکھنا جیسے افلا ینظُرُون الی الابل۔انظارا ﴿افعال﴾ مہلت دینا جیسے قال انظرنی الی یوم یُبعثُون۔ناظر مُناظرۃ

﴿مفاعلہ﴾ بحث ومباحثہ کرنا اِسْتِنْظَارًا ﴿استفعال﴾ مہلت طلب کرنا اور اِنْتِظَارًا ﴿افتعال﴾ انتظار کرنا جیسے وانتظروا انا منتظرون۔

قولہ مَبَانِي:۔ یہ مبنی کی جمع ہے جو بنی کا مخفف ہے بمعنی بنیاد۔

قولہ الاصول:۔ یہ اصل کی جمع ہے بمعنی جڑ۔ جیسے اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء۔ اصل اصالۃ ﴿کرم﴾ جڑ والا ہونا۔ اصّل تأصیلا ﴿تفعیل﴾ جڑ والا بنانا۔ آصل ایصالا ﴿افعال﴾ شام کے وقت آنا۔ تأصّل تأصّلا ﴿تفعل﴾ جڑ والا ہونا اور اِسْتِیْصَالًا ﴿استفعال﴾ جڑ سے اکھاڑنا۔

نَظَمَ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ فِيْ سِلْكِ الْاِفَادَاتِ وَسَلَكَهَا مَسْلَكَ الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ وَلَمْ يُسْمَعْ بِمَنْ نَبَا سَمْعُهٗ عَنْ تِلْكَ الْحِكَايَاتِ اَوْ اَثَّمَ رُوَاتَهَا فِيْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ ثُمَّ اِذَا كَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَبِهَا انْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّيْنِيَّاتِ فَاَيُّ حَرَجٍ عَلٰى مَنْ اَنْشَاَ مُلَحًا لِلتَّنْبِيْهِ لَا لِلتَّمْوِيْهِ وَنَحَا بِهَا مَنْحَى التَّهْذِيْبِ لَا الْاَكَاذِيْبِ وَهَلْ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنِ انْتَدَبَ لِتَعْلِيْمٍ اَوْ هَدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

ترجمہ:۔ پروئے گا وہ اس مقامات کو افادات کے دھاگے میں۔ اور شمار کرے گا اس مقامات کو ان گھڑی ہوئی کہانیوں کی جگہ (جو گھڑی گئی ہیں) جانوروں کے ساتھ اور پتھروں کے ساتھ۔ اور نہیں سنا گیا کسی شخص کے بارے میں کہ ہٹ گئے ہوں اسکے کان ان حکایات سے یا گنہگار ٹھہرایا ہو ان کہانیوں کے راویوں کو اوقات میں سے کسی وقت میں۔ پھر جب ہیں اعمال نیات کے ساتھ اور انہی یعنی نیات کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں دینی اعمال۔ پس کیا حرج ہے اس شخص پر جو لکھے چٹ پٹی باتیں انسانوں کو تنبیہ کرنے کے لئے نہ محض آرائش کلام کیلئے اور جس نے ارادہ کیا ہو اس کے ساتھ ارادہ کرنا تہذیب اخلاق کا نہ کہ محض جھوٹی باتوں کا۔ اور نہیں ہے وہ اس کے لکھنے میں مگر

بمنزل اس شخص کے جس نے برانگیختہ کیا ہولوگوں کوتعلیم کیلئے یا راہنمائی کی ہو سیدھے راستے کی طرف۔

تشریح: قولہ سلک:۔ سلک سُلُوکا ﴿نصر﴾ چلنا، چلانا، داخل ہونا، داخل کرنا جیسے ماسلککم فی سقر۔ اسلک اسلاکا ﴿افعال﴾ داخل کرنا انسلاکا ﴿انفعال﴾ داخل ہونا۔

فائدہ: نظام، خیط، سلک اور سمط میں فرق:۔ ان چاروں کا معنی دھاگہ ہے لیکن ان میں کچھ کچھ فرق بھی ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ نظام وہ دھاگہ ہے جسمیں ہر قسم کے ہار پروئے جائیں اور خیط مطلق دھاگہ ہے اس میں کوئی چیز پروئی گئی ہو یا نہ۔ سلک وہ دھاگہ جس میں موتی اور جواہرات پروئے جائیں بالفعل یا بالقوۃ۔ سمط وہ دھاگہ جسمیں جواہرات پرودیے گئے ہوں یہ سلک سے اخص ہے۔

قولہ الافادات:۔ یہ افادۃ کی جمع ہے بمعنی فائدہ یعنی وہ زیادتی جو انسان کو حاصل ہو۔ فاد فیدا ﴿ضرب﴾ افاد افادۃ ﴿افعال﴾ فائدہ پہنچانا تفاید تفایدا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا۔ تفید تفیدا ﴿تفعل﴾ ناز سے چلنا۔ استفادۃ ﴿استفعال﴾ فائدہ طلب کرنا۔

قولہ العجماوات:۔ یہ عجماء کی جمع ہے بمعنی جانور۔ عجم عجما ﴿نصر﴾ لکڑی کو چبا کر نرم کرنا۔ عجم عجامۃ ﴿کرم﴾ زبان کی بندش (لکنت) والا ہونا عجم تعجیما ﴿تفعیل﴾ واعجم اعجاما ﴿افعال﴾ نقطہ لگانا۔

قولہ الجمادات:۔ یہ جماد کی جمع ہے وہ شئی جس میں حیات اور نشوونما کا شائبہ بھی نہ ہو جیسے پتھر۔

قولہ الحکایات:۔ یہ حکایۃ کی جمع ہے بمعنی واقعہ حکی عنہ حکایۃ

﴿ضرب﴾ نقل کرنا۔ حکی حکایۃ ﴿ضرب﴾ مشابہ ہونا۔ اِحتکی اِحتکاءً ﴿افتعال﴾ مضبوط ہونا اَحکی اِحکاءً ﴿افعال﴾ باندھنا۔ حاکی مُحاکاۃً ﴿مفاعلہ﴾ مشابہ ہونا۔

قولہ وقت: ۔ وقت وقتاً ﴿ضرب﴾ ووقّت توقیتاً ﴿تفعیل﴾ وقت متعین کرنا جیسے اِنَّ الصَّلٰوۃ کانت علی الْمُؤْمِنِیْن کِتابا مَّوْقُوتًا۔ وقت کی مشہور جمع اَوْقات ہے اور غیر مشہور جمع وُقُوت ہے۔

قولہ کانت: ۔ کان کونا ﴿نصر﴾ ہونا جیسے وکان الْاِنْسانُ کفُوْرا۔ کوّن تکوِیْنا ﴿تفعیل﴾ ایجاد کرنا تکوّن یتکوّنُ تکوُّنا ﴿تفعل﴾ پیدا ہونا۔ اِکْتان اِکْتِیانا ﴿افتعال﴾ ضامن ہونا۔ اِسْتکان اِسْتِکانۃ ﴿استفعال﴾ عاجزی ظاہر کرنا جیسے فما اسْتکانُوا لِربِّہِمْ تو بھی انہوں نے خدا کے سامنے عاجزی ظاہر نہ کی۔

قولہ بالنیات: ۔ یہ نِیَّۃ کی جمع ہے بمعنی ارادہ۔ نوی نواۃ ونِیَّۃ ونیۃ ﴿ضرب﴾ ارادہ کرنا۔ نوّی تنوِیۃ ﴿تفعیل﴾ حاجت پوری کرنا اَنوی اِنْواءً ﴿افعال﴾ دور ہونا تنوّی تنوِیًّا، اِنْتوی اِنْتِواءً ﴿تفعل افتعال﴾ ارادہ کرنا اِسْتنْوی اِسْتِنْواءً ﴿استفعال﴾ چھینکنا۔

قولہ انعقاد: ۔ عقد عقْدا ﴿ضرب﴾ گرہ لگانا۔ اِنْعقد اِنْعِقادا ﴿انفعال﴾ گرہ لگنا، کسی شی کا پختہ ہونا۔ عاقد مُعاقدۃ ﴿مفاعلہ﴾ معاہدہ کرنا جیسے عاقدتْ ایمانکُمْ۔ اِعْتقد اِعْتِقادا ﴿افتعال﴾ پختہ یقین رکھنا۔ ایک لفظ عِقْدُ الدُّرّ بمعنی موتیوں کا ہار ہے۔ ایک لفظ عقد بمعنی معاہدہ ہے جسکی جمع عُقُوْد آتی ہے ایک لفظ عُقْدۃ بمعنی مشکل بات ہے جسکی جمع عُقد آتی ہے۔

قولہ الدینیات: ۔ یہ دِیْنِیَّۃ کی جمع ہے اور دین کی طرف منسوب ہے۔

قولہ حرج:۔حرج حرجا ﴿سمع﴾ تنگ ہونا جیسے ثُمَّ لایجدُوا فِیْ انفُسِہِمْ حرَجًا۔ تحرِیْجا ﴿تفعیل﴾ بمعنی تنگ کرنا۔احرج احراجا ﴿افعال﴾ تنگی میں ڈالنا

قولہ للتنبیہ:۔نبہ نبہا ﴿سمع﴾ وانتبہ انتباھا ﴿افتعال﴾ بیدار ہونا ۔نبَّہ تنبِیْھا ﴿تفعیل﴾ وانبہ انباھا ﴿افعال﴾ بیدار کرنا۔

قولہ للتمویہ:۔ماہ موھا ﴿نصر﴾ بہت پانی والا ہونا اسی سے ماء بمعنی پانی ہے اسکی اصل میں دواحتمال ہیں (۱) موۃ۔(۲) میۃ۔واؤ یا یاء کوالف سے تبدیل کر کے ھاء کو خلاف قیاس ہمزہ سے تبدیل کردیا تو ماء ہوگیا اسکی جمع امواہ اور میاۃ آتی ہیں موَّہ تمْوِیْھا ﴿تفعیل﴾ کسی شی پر سونے کا پانی چڑھانا مرادی معنی ملمع سازی کرنا۔

قولہ التہذیب:۔ھذب ھذبا ﴿ضرب﴾ وھذَّب تہذِیبا ﴿تفعیل﴾ پاکیزہ کرنا درست کرنا۔تہذَّب تہذُّبا ﴿تفعل﴾ پاکیزہ ہونا۔

قولہ الاکاذیب:۔یہ اکْذُوبۃ کی جمع ہے بمعنی جھوٹ۔کذب کِذْبا کذبا ﴿ضرب﴾ جھوٹ بولنا جیسے انَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لکٰذِبُوْن۔کذَّب تکْذِیْبا ﴿تفعیل﴾ جھٹلانا جیسے کذَّبتْ ثمُوْد وعاد بِالْقارِعۃِ۔اکْذب اِکْذابا ﴿افعال﴾ جھوٹ پر آمادہ کرنا۔تکاذب تکاذُبا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو جھوٹ کہنا۔

قولہ انتدب:۔ندب نُدْبا ﴿نصر﴾ بلانا۔اِنْتدب اِنْتِدابا ﴿افتعال﴾ بلاوے کا جواب دینا۔

قولہ صراط:۔اس میں تین لغتیں ہیں۔(۱) الصِّراط۔(۲) الزِّراط۔(۳) السِّواط تینوں کا معنی راستہ ہے۔ صرط صرْطا ﴿نصر﴾ نگلنا۔

فائدہ: طریق، صراط اور سبیل میں فرق:۔طریق وہ راستہ جسپر عادۃ چلا

جاتا ہو یا نہ۔ سبیل وہ راستہ جس پر عادۃ چلا جاتا ہو۔ صراط بالکل سیدھا راستہ۔

شعر۔

عَلٰی اَنِّیْ رَاضٍ بِاَنْ اَحْمِلَ الْهَوٰی وَاَخْلُصَ مِنْهُ لَا عَلَیَّ وَلَا لِیَا

وَبِاللّٰهِ اَعْتَضِدُ فِیْمَا اَعْتَمِدُ وَاَعْتَصِمُ مِمَّا یَصِمُ وَاَسْتَرْشِدُ اِلٰی مَا یُرْشِدُ

فَمَا الْمَفْزَعُ اِلَّا اِلَیْهِ وَلَا الْاِسْتِعَانَةُ اِلَّا بِه وَلَا التَّوْفِیْقُ اِلَّا مِنْهُ وَلَا الْمَوْئِلُ اِلَّا

هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ وَبِه نَسْتَعِیْنُ وَهُوَ نِعْمَ الْمُعِیْنُ.

اس کے باوجود میں راضی ہوں اس بات پر کہ برداشت کروں میں خواہشات کے الزام کو اور چھوٹ جاؤں میں اس لکھنے سے نہ مجھ پر اس کا نقصان ہو اور نہ مجھے نفع حاصل ہو

اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ میں مدد چاہتا ہوں اس چیز میں جس کا میں ارادہ کر چکا ہوں اور میں پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز سے جو عیب دار کر دیتی ہے اور رشد وھدایت طلب کرتا ہوں اس ذات کی طرف جو ھدایت دینے والی ہے پس نہیں کوئی جائے پناہ مگر اسی کی طرف اور نہیں کوئی مدد چاہنا مگر اسی سے اور نہیں کوئی توفیق مگر اسی کی طرف سے اور نہیں کوئی پناہ دینے والا مگر وہی اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں اور اسی کے ساتھ ہم مدد چاہتے ہیں اور وہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔

تشریح: قولہ راض:۔ رضی رضا ﴿سمع﴾ راضی ہونا جیسے رضی اللّٰهُ عنہم ورضوا عنہ۔ ارضی ارضاء۔ رضّی ترضیۃ ﴿افعال، تفعیل﴾ راضی کرنا جیسے یُرضونہم بافواہہم۔ تراضی تراضیا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی رضا طلب کرنا۔

قولہ احمل:۔ حمل حملا وحملا ﴿ضرب﴾ بوجھ اٹھانا جیسے ولیحملنّ اثقالہم۔ حمّل تحمیلا اور احمل احمالا ﴿تفعیل، افعال﴾ اٹھوانا جیسے

الَّذِیْن حُمِّلُو التَّوْرَاۃ اور تحمّل تحمُّلا ﴿تفعل﴾ بوجھ اٹھانا، برداشت کرنا۔

قولہ اعتضد:۔ عضد عضُدا ﴿نصر﴾ عاضد مُعاضدۃ ﴿مفاعلہ﴾ مدد کرنا جیسے وما کُنْتُ مُتَّخِذ الْمُضِلِّیْن عضُدا۔ تعاضد تعاضُدا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ اِعْتضد اِعْتِضادا ﴿افتعال﴾ مدد مانگنا۔

قولہ اعتمد:۔ عمد عمدا ﴿ضرب﴾ قصد کرنا اِعْتمد اِعْتِمادا ﴿افتعال﴾ اعتماد کرنا تعمَّد تعمُّدا ﴿تفعل﴾ قصداً کسی کام کو کرنا جیسے ومَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنا مُّتعمِّدا

قولہ اعتصم:۔ عصم عِصْمۃ ﴿ضرب﴾ بچانا جیسے لا عاصم الْیوْم مِنْ امْرِ اللّٰہِ۔ اِعْتصم اِعْتِصاما ﴿افتعال﴾ بچنا، کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑنا جیسے واعْتصِمُوْ بِحبْلِ اللّٰہِ جمِیْعا۔

قولہ یصم:۔ وصم وصْما ﴿ضرب﴾ عیب لگانا۔ توصَّم توصُّما ﴿تفعل﴾ تکلیف اٹھانا واصم مُواصمۃ ﴿مفاعلہ﴾ و تواصم تواصُما ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو عیب لگانا۔

قولہ المفزع:۔ فزع فزْعا ﴿فتح﴾ خوف کرنا فزِع فزْعا ﴿سمع﴾ گھبراہٹ والا ہونا جیسے ففزِع منْ فِی السَّمٰوٰتِ ومنْ فِی الْارْض۔ افْزع اِفْزاعا ﴿افعال﴾ فزَّع تفْزِیْعا ﴿تفعیل﴾ خوف دلانا اگر صلہ عن ہو تو معنی ہوگا گھبراہٹ دور کرنا جیسے حتّٰی اذا فُزِّع عنْ قُلُوْبِہِمْ۔

قولہ الموئل:۔ وئل وألا ﴿ضرب﴾ پناہ دینا۔

قولہ توکلت:۔ وکل وُکُوْلا ﴿ضرب﴾ اوْکل اِیْکالا ﴿افعال﴾ سپرد کرنا۔ وکَّل توْکِیْلا ﴿تفعیل﴾ وکیل بنانا توکَّل توکُّلا ﴿تفعل﴾ بھروسہ کرنا جیسے

ومن یَّتوکّل علی اللّٰہفھو حسْبُہٗ۔

قولہ انیب:۔ناب نوبا ﴿نصر﴾ بار بار آنا اناب اِنابۃ ﴿افعال﴾ رجوع کرنا جیسے ویھدیٓ الیہ من یُّنیب ۔متوجہ ہونا توبہ کرنا۔نوّب تنوِیبا ﴿تفعیل﴾ باری مقرر کرنا تناوب تناوُبا ﴿تفاعل﴾ باری باری کرنا اِستناب اِستِنابۃ ﴿استفعال﴾ نائب بنانا اور اِنتاب اِنتیابا ﴿افتعال﴾ پے در پے آنا ایک لفظ نائب بمعنی قائم مقام ہے اور ایک لفظ نائبۃ بمعنی مصیبت ہے جسکی جمع نوائبٌ آتی ہے۔

تمت المقدمۃ

اَلْمَقَامَۃُ الْاُوْلٰی اَلصَّنْعَانِیَّۃُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علامہ حریریؒ کی عادت ہے کہ مقامہ کو کسی شہر سے منسوب کرتے ہیں اس پہلے مقامے کو صنعاء کی طرف منسوب کیا ہے۔ صنعاء نامی ایک بستی دمشق کے قریب بھی واقع ہے لیکن یہاں وہ صنعاء مراد ہے جو یمن میں ہے اور یہ بڑا مردم خیز شہر ہے محدث عبدالرزاق بن حمام (جن کی مصنف حال ہی میں ۲۰ جلدوں میں چھپی ہے) جیسے یگانہ روزگار محدث اس شہر کے رہائشی تھے حدیث میں بھی اس شہر کے زرخیز ہونے کی الحکمۃ یمان کے الفاظ سے پیشین گوئی کی گئی ہے۔ شاید اسی وجہ سے ابوزید سروجی نے بھی اس شہر کے لوگوں کے اپنے دام میں پھنسانے کے لئے وعظ ونصیحت کی راہ اختیار کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

8

حارث بن حمام (مصنف کتاب) ایک دفعہ معاشی تنگدستیوں اور مصائب زمانہ سے دل برداشتہ ہو کر اپنے وطن سے دور مختلف علاقوں میں حیران و سرگردان گھوم رہے تھے کہ کوئی فیاض طبع شخص ملے جو اپنی فیاضیوں سے انہیں معاشی لحاظ سے خوشحال کر دے۔ یا کوئی ادیب ملے جو ذہنی اطمینان کا سبب بنے چلتے چلتے ایک بڑی مجلس میں پہنچے جہاں ایک آتش فشاں خطیب خطاب کرر ہے تھے اور نہایت ہی دل سوزی کے ساتھ سامعین کو سامان دنیا سے نفرت اور اعمال صالحہ کا شوق دلا رہے تھے نیز دنیاوی دھندوں میں لوگوں کے انہماک پر تعجب کا اظہار کر ہے تھے اور گناہوں سے وعیدیں سنا کر خوف دلا رہے تھے۔ الغرض عجیب وغریب انداز میں دنیا کی بے ثباتی بیان کرتے ہوئے سامعین کے جذبات بھڑکا کر انہیں آخرت کی رغبت دلا رہے تھے جب خطبہ ختم کر چکے تو لوگوں نے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ان پر گراں مایہ عطیات کی ہن برسادی۔ خطیب صاحب یہ سب کچھ سمیٹتے ہوئے جانے لگے تو لوگوں نے فرط محبت میں انکی مشایعت بھی کرنا چاہی لیکن انہوں نے شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا۔

حارث بن حمام تو اس گوہر بے بہا سے جدا نہیں ہو سکتے تھے چھپتے چھپاتے اس کے گھر تک پہنچ گئے مگر وہاں تو ،، خود بیمار ہیں اور دوسروں کی مسیحائی کرنے چلے ہیں ،، کا معاملہ تھا جن چیزوں سے لوگوں کو منع فرما رہے تھے وہ سب کچھ ان کے آگے دھرا تھا ان کا علم وفن تو مال بٹورنے کا محض جال تھا لیکن بجائے شرمندگی کے غصہ سے آگ بگولہ ہو کر اپنے عقیدت کیش پر برس پڑے۔

حارث بن حمام نے اپنا سا منہ بنا کر واپسی کا راستہ لیا ہاں اس سب کے باوجود وہ خطیب چھوڑنے کے لائق نہیں تھے جاتے جاتے ان کے شاگرد سے انکا اتا پتا معلوم کیا تو اس نے بتایا یہ تاج الادباء اور سراج الغرباء ابوزید سروجی ہیں۔

حَدَّثَ الحٰرِثُ بنُ هَمَّامٍ قَالَ لَمَّا اقتَعَدتُ غَارِبَ الاِغتِرَابِ وَ اَنْأَتْنِی المَترَبَةُ عَنِ الاَترَابِ طَوَّحَتْ بِیْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ اِلٰی صَنعَاءِ الیَمَنِ فَدَخَلتُهَا خَاوِیَ الوِفَاضِ بَادِیَ الاِنفَاضِ لَا اَملِکُ بُلغَةً وَلَا اَجِدُ فِیْ جِرَابِیْ مُضغَةً فَطَفِقتُ اَجُوبُ طُرُقَاتِهَا مِثلَ الهَائِمِ وَاَجُولُ فِیْ حَومَاتِهَا جَولَانَ الحَائِمِ.

ترجمہ:۔ بیان کیا حارث بن ہمام نے۔کہا جب سوار ہوا میں سفر کی کوہان پر اور دور پھینک دیا مجھے فقر و فاقہ نے ہم عمروں سے۔اور پھینک دیا مجھے زمانے کے حوادثات نے۔صنعاء کی طرف جو یمن کے قریب ہے۔پس داخل ہوا میں اس میں دراں حالیکہ خالی کرنے والا تھا توشہ دان کو اور اسکے جھاڑنے کا وقت ظاہر ہونے والا تھا۔نہیں مالک تھا میں قوت لایموت کا۔اور نہیں پایا میں نے اپنے تھیلے میں ایک لقمہ۔پس شروع ہوا میں کاٹ رہا تھا اس (صنعاء) کے راستوں کو مثل حیران سرگردان عاشق کے۔اور میں گھوم رہا تھا اسکی گلیوں میں مثل گھومنے پیاسے جانور کے۔

تشریح: قوله الصنعانية:۔اس میں نون خلاف قیاس ہمزہ سے مبدل ہے۔

قوله حدث:۔حُدُوْثًا ﴿نصر﴾ واقع ہونا حَدَثَ حَدَاثَةً ﴿نصر﴾ نیا ہونا اَحْدَثَ اِحْدَاثًا ﴿افعال﴾ ایجاد کرنا جیسے لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا شاید اللہ تعالی اس کے بعد کوئی سبیل نکال دے۔حَدَّثَ تَحْدِيْثًا ﴿تفعيل﴾ بیان کرنا اور حَادَثَ مُحَادَثَةً ﴿مفاعله﴾ وَتَحَادَثَ تَحَادُثًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے گفتگو کرنا۔تَحَدَّثَ تَحَدُّثًا ﴿تفعل﴾ گفتگو کرنا ایک لفظ حادث بمعنی نیا ہے جو قدیم کی ضد ہے۔

قوله الحارث:۔حَرَثَ حَرْثًا ﴿ضرب﴾ اگر اسکا مفعول ارض ہو تو اس کا معنی ہے کھیتی اور اگر مطلق شئ ہو تو اسکا معنی ہے کسب کرنا۔اِحْتَرَثَ اِحْتِرَاثًا ﴿افتعال﴾ کسب کرنا

قولہ ھمام:۔یہ ھَمّ سے مشتق ہے باب نَصَرَ کا مصدر ہے بمعنی ارادہ کرنے والا۔

قولہ اقتعدت:۔قَعَدَ قُعُوْدًا ﴿نصر﴾ بیٹھنا جیسے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا۔اِقْعَدَ اِقْعَادًا ﴿افعال﴾ بٹھانا قَعَّدَ تَقْعِیْدًا ﴿تفعیل﴾ خدمت کرنا تَقَعَّدَ تَقَعُّدًا ﴿تفعل﴾ توقف کرنا۔اِقْتَعَدَ اِقْتِعَادًا ﴿افتعال﴾ سواری پر بیٹھنا

فائدہ:لفظ قعود اور جلوس میں فرق:۔دونوں کا معنی بیٹھنا ہے لیکن ان میں دو طرح کا فرق ہے۔

(۱) جُلُوس میں انتقال سفل سے علو کی طرف ہوتا ہے یعنی سوئے ہوئے کو بٹھانا یا نیچے بیٹھنے والے کو اوپر بٹھانا مقصود ہو تو اِجْلِسْ کہا جائیگا۔اور لفظ قعود میں انتقال علو سے سفل کی جانب ہوتا ہے یعنی اگر کھڑے ہونے والے یا اوپر والے کو نیچے بٹھانا مقصود ہو تو اُقْعُدْ کہا جائیگا

(۲) جلوس میں مکث (ٹھہراؤ) ضروری نہیں ہے جبکہ قعود میں مکث ضروری ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے قَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ کہا جَوَالِسَ مِنَ الْبَیْتِ نہیں کہا۔

قولہ غارب الاغتراب:۔غَرَبَ غُرُوْبًا ﴿نصر﴾ چھپنا غَرُبَ غَرَابَۃً ﴿کرم﴾ عجیب ہونا اِغْتَرَبَ اِغْتِرَابًا ﴿افتعال﴾ لغوی معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا مرادی معنی سفر کرنا۔

قولہ انأتنی:۔ نَاءَ نَیْأً ﴿فتح﴾ دور ہونا جیسے وَنَا بِجَانِبِہٖ۔اِنْئَاءً ﴿افعال﴾ دور کرنا۔

قولہ المتربۃ:۔بمعنی بھوک اور غربت جیسے اَوْ مِسْکِیْنًا ذَامَتْرَبَۃٍ۔تَرِبَ تَرَبًا ﴿سمع﴾ خاک آلود ہونا۔اَتْرَبَ اِتْرَابًا ﴿افعال﴾ تَرَّبَ تَتْرِیْبًا ﴿تفعیل﴾ خاک آلود کرنا۔تَارَبَ مُتَارَبَۃً ﴿مفاعلہ﴾ ہم عصر ہونا جیسے عُرُبًا اَتْرَابًا۔

قولہ جرابہ :۔ بمعنی تھیلا جسکی جمع اَجرُبہ ، جُرُب ،جرب آتی ہیں۔ جَرَبًا ﴿سَمِعَ﴾ خارش والا ہونا۔ اِجرَابًا ﴿افعال﴾ خارش کا پھیلنا۔ تَجرِبَۃً وتَجرِیْبًا ﴿تفعیل﴾ تجربہ کرنا۔

قولہ طفقت :۔ طَفْقًا ﴿سمِعَ﴾ شروع ہونا جیسے فَطَفِقَ مَسحًا بِالسُّوقِ وَ الْاَعنَاقِ۔ اِطْفَاقًا ﴿افعال﴾ کامیاب کرانا۔

قولہ اجوب:۔ جَابَ جَوبًا ﴿نَصَرَ﴾ کاٹنا جیسے جَابُوا الصَّخرَ بِالْوَادِ۔ اِجَابَۃً ﴿افعال﴾ جواب دینا،قبول کرنا جیسے اَجِیْبُوا دَاعِیَ اللّٰہِ۔

قولہ طرقات :۔ یہ طَرِیْق (راستہ) کی جمع الجمع ہے اور طَرِیْق کی جمع اَطْرُقَۃ، اطرقاء اور طُرُق آتی ہیں۔ طَرَقَ الرَّجُلُ طَرقًا ﴿نَصَرَ﴾ پاؤں مارنا۔ طُرُوْقًا ﴿نَصَرَ﴾ رات کے وقت آنا جیسے وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ۔ اِطْرَاقًا ﴿افعال﴾ خاموش ہونا، سر جھکانا۔ تَطَارُقًا ﴿تفاعل﴾ پے درپے ہونا۔

قولہ الہائم:۔ ھَامَ ھَیْمًا ﴿ضَرَبَ﴾ حیران ہونا جیسے فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ ۔ اسی سے ھَائِم ہے پانی کی پیاس کی وجہ سے حیران پھرنے والا اس کی جمع ھِیَمٌ آتی ہے۔ ھَیَّمَ تَھْیِیْمًا ﴿تفعیل﴾ پاگل کر دینا۔ تَھَیُّمًا ﴿تفعل﴾ پاگل ہونا اِھْتِیَامًا ﴿افتعال﴾ حیلہ کرنا۔

قولہ اجول:۔ جَالَ جَوْلًا ﴿نَصَرَ﴾ چکر لگانا۔ اِجَالَۃ ﴿افعال﴾ گھمانا۔ اِجْتِیَالًا ﴿افتعال﴾ گھومنا مُجَاوَلَۃً ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے کو ہٹانا۔ تَجَاوُلًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کے مقابلے میں چکر لگانا۔

قولہ حوماتہا:۔ ہر چیز کی چوٹی مرادی معنی ٹیلہ۔ حَامَ حَوْمًا ﴿نَصَرَ﴾ کسی چیز کی

تلاش میں چکر لگانا اسی سے حائم ہے بمعنی پانی کی تلاش میں چکر لگانے والا۔ جسکی جمع حوم آتی ہے۔ تحویما ﴿تفعیل﴾ مشغول رہنا۔

وَارُوْدُ فِیْ مَسَارِحِ لَمُحَاتِیْ وَمَسَایِحِ غَدَوَاتِیْ وَرَوْحَاتِیْ کَرِیْمًا اُخْلِقُ لَهٗ دِیْبَاجَتِیْ وَاَبُوْحُ اِلَیْهِ بِحَاجَتِیْ اَوْ اَدِیْبًا تُفَرِّجُ رُؤْیَتَهٗ غُمَّتِیْ وَتُرْوِیْ رِوَایَتُهٗ غُلَّتِیْ حَتّٰی اَدَّتْنِیْ خَاتِمَةُ الْمَطَافِ وَهَدَتْنِیْ فَاتِحَةُ الْاَلْطَافِ اِلٰی نَادٍ رَحِیْبٍ مُحْتَوٍ عَلٰی زِحَامٍ وَنَحِیْبٍ .

ترجمہ:۔ اور میں طلب کر رہا تھا اپنی نظر کی چراگاہوں اور اپنی رات اور دن کی سیاحت میں ایک سخی کو۔ کہ ذلیل کروں میں اس کے سامنے اپنے چہرے کو۔ اور ظاہر کروں میں اس کی طرف اپنی حاجت کو یا کسی ادیب کو کہ کھول دے اس کا دیکھنا میرے غموں کو اور بجھا دے اس کی گفتگو میری پیاس کو یہاں تک کہ پہنچا دیا مجھے میرے آخری چکر نے اور راہنمائی کی میری اللہ تعالی کی مہربانی کی ابتداء نے ایک وسیع مجلس کی طرف جو مشتمل تھی بھیڑ پر اور زار و قطار رونے پر۔

تشریح: قولہ ارود:۔ رَادَ رَوْدًا ﴿نصر﴾ کسی شی کی تلاش میں گھومنا اسی سے رائد بمعنی جاسوس ہے۔ اَرَادَ اِرَادَۃً ﴿افعال﴾ خواہش کرنا، ارادہ کرنا جیسے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ ۔ رَاوَدَ مُرَاوَدَۃً ﴿مفاعلہ﴾ چاہنا اور اگر اسکا صلہ عن یا علی ہو تو معنی ہوگا فریب دینا، برائی کی ترغیب دینا، پھسلانا جیسے قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ ۔ رَوَّدَ تَرْوِیْدًا ﴿تفعیل﴾ طلب اور جستجو پر آمادہ کرنا۔ اِرْتَادَ اِرْتِیَادًا ﴿افتعال﴾ طلب کرنا۔

قولہ مسارح:۔ یہ مَسْرَحٌ کی جمع ہے بمعنی چراگاہ سَرَحَ سَرْحًا ﴿فتح﴾ چرانا، چرنا جیسے وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ اور تَسْرِیْحًا ﴿تفعیل﴾ چھوڑنا جیسے وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا۔

قولہ لمحاتی:۔ یہ لَمْحَۃٌ کی جمع ہے بمعنی ایک نظر۔ لَمَحَ لَمْحًا ﴿نصر﴾

جلدی کرنا اچانک دیکھنا جیسے کَلَمحِ بِالْبصرِ۔ لَمَّح تلمیحا ﴿تفعیل﴾ آنکھ سے اشارہ کرنا۔

قولہ مسایح:۔ یہ مَسِیحَۃٌ کی جمع ہے بمعنی سیر کرنے کی جگہ۔ساح المَاءُ سَیحا ﴿ضرب﴾ پانی کا جاری ہونا۔سیاحۃ ﴿ضرب﴾ سیر کرنا جیسے فسِیحُوا فِی الْاَرضِ چونکہ سیر کرنے والے کو بھی پانی اور کھانا کم میسر آتا ہے جس کی وجہ سے وہ بھی صائم ہی کی طرح ہو جاتا ہے اسلئے مسائح بمعنی صائم آتا ہے جیسے سائحات ای صائمات اور لفظ مَسِیح بھی اسی سے ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسِیح اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی سیاح تھے اور دجال کو بھی مسیح اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ بھی سیاح ہوگا۔

قولہ غداوتی:۔ یہ غداۃٌ کی جمع ہے بمعنی صبح۔غدا غدوا ﴿نصر﴾ صبح کے وقت آنا جیسے اِن اغدُوا علٰی حرثِکُم غدی غدا ﴿سمع﴾ تغدیا ﴿تفعل﴾ صبح کے وقت کھانا کھانا غدّی تغدِیۃ ﴿تفعیل﴾ صبح کا کھانا کھلانا

قولہ روحاتی:۔ یہ رَوحۃٌ (شام) کی جمع ہے۔

قولہ کریما:۔ اسکے دو معنی آتے ہیں (۱) شریف (۲) ایسا سخی جو سوال کے بغیر دے نیز اس میں اسکا اپنا نفع نہ ہو۔کرِیمٌ کی جمع کُرماء و کِرام آتی ہیں۔

قولہ اخلق:۔ خلق خلقا ﴿ضرب﴾ پیدا کرنا،نئی بات بنانا جیسے خلق السّمٰوٰت والْاَرض۔خلُق خلُقا خلاقۃ ﴿سمع،کرم﴾ بوسیدہ ہونا پرانا ہونا۔اخلاقا ﴿افعال﴾ بوسیدہ کرنا مرادی معنی ذلیل کرنا۔

قولہ دیباجتی:۔ دِیبَاجۃ بمعنی رخسار اس کی جمع دَیابِجُ ،دیابیج آتی ہیں۔ اس کا باب مستعمل نہیں۔

قولہ ابوح :۔ بَوحًا ﴿نصر﴾ ظاہر کرنا۔ اِباحۃً ﴿افعال﴾ جائز کرنا اِستِبَاحۃً ﴿استفعال﴾ جائز سمجھنا۔

قولہ بحاجتی :۔ ضرورت اس کی جمع حاجات اور حوائج آتی ہیں حاج حوجا ﴿نصر﴾ محتاج ہونا۔ اِحتِیاجا ﴿افتعال﴾ محتاج ہونا تحوُّجا ﴿تفعل﴾ حاجت طلب کرنا۔

قولہ تفرج :۔ فَرجا ﴿ضرب﴾ وفرَّج تفرِیجا ﴿تفعیل﴾ کھولنا، کشادہ کرنا۔ اِفراجا ﴿افعال﴾ وانفِراجا ﴿انفعال﴾ وتفرُّجا ﴿تفعل﴾ کھلنا۔ لفظ فرج کا اصل معنی دو چیزوں کا درمیانی سوراخ ہے اب اس کا اطلاق مابینَ الفخِذَین پر کیا جاتا ہے جیسے وَالَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا اور ایک لفظ فَرَج بمعنی کشادگی ہے۔

قولہ غمتی :۔ غم اور حزن اس کی جمع غُمَم آتی ہے۔ غَمَّ غمًّا ﴿نصر﴾ چھپانا غمگین کرنا۔ اسی سے لفظ غمام بمعنی بادل ہے کیونکہ وہ بھی آسمان اور ستاروں کو چھپا دیتا ہے جیسے فِیْ ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ۔ اِغمامًا ﴿افعال﴾ غمگین کرنا۔ مُغامۃً ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے کو غمگین کرنا۔

قولہ غلتی :۔ بمعنی سخت پیاس جس کی جمع غُلَلٌ آتی ہے غَلَّ غلًّا وغُلَّۃً ﴿سمع﴾ پیاسا ہونا۔ غَلَّ غُلُوْلًا ﴿نصر﴾ مال غنیمت میں خیانت کرنا جیسے وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ ایک لفظ غِل بمعنی کھوٹ اور فریب ہے۔ ایک لفظ غَلَّۃ بمعنی پیداوار ہے جس کی جمع غَلَّات آتی ہے۔

قولہ ادتنی :۔ ادی اذیا ﴿ضرب﴾ پہنچانا۔ ادّی تأدِیۃً ﴿تفعیل﴾ اور تأدِّیا ﴿تفعل﴾ ادا کرنا، پہنچانا جیسے فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤتُمِنَ اَمَانَتَہٗ۔

قولہ المطاف :طاف طوفا طوافا مطافا ﴿نصر﴾ تطویفا ﴿تفعیل﴾ چکر لگانا جیسے یَطُوفُ علیہم وِلدانٌ مُخلَّدُون۔

قولہ فاتحۃ:۔فتحًا ﴿فتح﴾ کھولنا جیسے فَفتحنا علیہم ابواب کُلِّ شیٍٔ کامیاب ہونا۔لفظ فاتحہ کا معنی ہے ہر شئی کی ابتداء۔

قولہ الالطاف:۔لُطفًا ﴿نصر﴾ مہربانی کرنا جیسے اللّٰہ لطیفٌ بعبادہٖ۔ لَطافۃً ﴿کرُم﴾ باریک ہونا۔

قولہ رحیب:۔ رَحِب رَحبًا ﴿سمع﴾ رَحابۃً ﴿کرُم﴾ فراخ ہونا جیسے وضاقتْ عَلَیہِمُ الارضُ بِما رَحُبت۔ اِرحابًا ﴿افعال﴾ فراخ کرنا ترحیبًا ﴿تفعیل﴾ وسیع کرنا ایک لفظ مَرحبًا ہے بمعنی فراخ جگہ۔

قولہ زحام:۔زحم زحمًا زِحامًا ﴿فتح﴾ تنگی کرنا بھیڑ کرنا۔اِزدحامًا ﴿افتعال﴾ بھیڑ کرنا۔ تزاحمًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے پر تنگی کرنا۔

قولہ نحیب:۔ یہ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی چیخنا چلانا نحبًا ﴿نصر﴾ نذر ماننا جیسے فمِنہُم مَن قضٰی نحبَہٗ۔

فَوَلَجتُ غَابَةَ الْجَمعِ لَاَسْبُرَ مَجْلَبَةَ الدَّمعِ فَرَأَيْتُ فِي بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْاَكْمَامِ بِالثَّمَرِ فَدَلَفْتُ اِلَيْهِ لِاَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهٖ وَاَلْتَقِطَ بَعْضَ فَرَائِدِهٖ۔

ترجمہ:۔ پس داخل ہوا میں لوگوں کے بیچ میں تا کہ آزماؤں میں آنسوؤں کے بہنے کے سبب کو۔

پس دیکھا میں نے حلقہ (گول دائرہ) کے درمیان میں ایک شخص کو جو کمزور خلقت والا تھا اس پر سیاحت کا ساز و سامان تھا اس کے لئے رونے کی آواز تھی مثل نوحہ کرنے والے کے اور وہ حال یہ ہے کہ بنا رہا تھا سجع بندی کو اپنے موتیوں جیسے نفیس الفاظ کے ساتھ۔ اور کھٹکھٹا رہا تھا لوگوں کے کانوں کو اپنے وعظ کی ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ۔ اور تحقیق احاطہ کر چکے تھے اس حضرت صاحب کا مختلف جماعتوں کے لوگ مثل احاطہ کرنے ہالہ کے چاند کے ساتھ۔ اور مثل احاطہ کرنے جھلی کے پھلوں کے ساتھ۔ پس آہستہ آہستہ چلا میں اس کی طرف تا کہ حاصل کروں میں اس کے کچھ فوائد۔ اور تا کہ میں چن لوں اسکے یکتا موتیوں میں سے کچھ۔

تشریح: قولہ ولجت :۔ وَلْجًا وُلُوْجًا ﴿ضرب﴾ داخل ہونا جیسے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ۔ اِیْلَاجًا ﴿افعال﴾ داخل کرنا۔

قولہ غَابَۃ :۔ وہ وسط جس میں چیز چھپ جائے اس کی جمع غابات آتی ہے۔ غَیْبًا ﴿ضرب﴾ چھپنا جیسے اَمْ کَانَ مِنَ الْغَائِبِیْنَ ایک لفظ غِیَابَۃ ہے بمعنی زمین کا گہرا حصہ، کنواں جیسے فِیْ غِیَابَۃِ الْجُبِّ۔

قولہ الجمع :۔ لوگوں کی جماعت جس کی جمع جُمُوْع آتی ہے۔ جَمْعًا ﴿فتح﴾ جمع کرنا جیسے وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۔ تَجْمِیْعًا ﴿تفعیل﴾ جمع کرنا۔ اِجْمَاعًا ﴿افعال﴾ اتفاق کرنا، اکٹھا کرنا جیسے فَاَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ۔ اِجْتِمَاعًا ﴿افتعال﴾ جمع ہونا جیسے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ۔

قولہ مجلبۃ :۔ کسی چیز کے حاصل کرنے کا سبب۔

قولہ الدمع :۔ آنسو اس کی جمع اَدْمُع اور دُمُوْع آتی ہیں۔ دَمْعًا ﴿فتح، سمع﴾ آنسو بہا: جیسے تَرٰی اَعْیُنَہُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔

قولہ بہرۃ :۔ بمعنی وسط جس کی جمع بُہَر آتی ہے جیسے ظُلْمَۃ کی جمع ظُلَم آتی ہے۔ بہر

بَهْرًا ﴿فتح﴾ غالب ہونا۔ مُباهرة ﴿مفاعله﴾ فتح کرنے میں مقابلہ کرنا۔
اِبْتِهَارًا ﴿افتعال﴾ کسی کام میں پوری کوشش کرنا۔
قوله الحلقه:۔ بمعنی ہر گول چیز اسکی جمع حلق حلاق حلقات آتی ہیں۔ حلقا
﴿سمع﴾ حلق کے درد والا ہونا۔ تحلیقا ﴿تفعیل﴾ اِحْتِلَاقا ﴿افتعال﴾ منڈوانا
جیسے مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ایک لفظ حلق ہے بمعنی گلا جسکی جمع احلاق
آتی ہے۔
قوله شخص:۔ بمعنی دور سے نظر آنے والا انسانی جسم جمع اَشْخُصٌ اشخاص
شُخُوص وَ شِخَاصٌ آتی ہیں۔ شَخْصًا ﴿فتح﴾ اونچا ہونا شَخَاصَةً ﴿کرم﴾
موٹا ہونا تَشْخِيْصًا ﴿تفعیل﴾ متعین کرنا۔ تَشَخُّصًا ﴿تفعل﴾ متعین ہونا۔
قوله شخت:۔ بمعنی کمزور جسم والا جسکی جمع شَخَاة آتی ہے شُخُوتا ﴿کرم﴾
کمزور جسم والا ہونا ۔
قوله اهبة:۔ سامان سفر جسکی جمع اُهَب آتی ہے اسکا مجرد مستعمل نہیں ہے البتہ مزید سے
ابواب آتے ہیں تَأْهِيْبًا ﴿تفعیل﴾ تَأَهُّبًا ﴿تفعل﴾ تیار ہونا۔
قوله رنة:۔ رنِيْنًا ﴿ضرب﴾ بآواز رونا، فریاد کرنا۔
قوله النياحة:۔ نَاحَ نَوْحًا وَنِيَاحًا وَنِيَاحَةً ﴿نصر﴾ نوحہ کرنا۔
قوله يطبع:۔ طَبَعَ طَبْعًا ﴿فتح﴾ مرتب کرنا اور اگر صلہ علیٰ ہو تو معنی ہوگا مہر لگانا جیسے
فَطَبَعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ طَبِعَ طَبَعًا ﴿سمع﴾ میل کچیل والا ہونا عیب دار ہونا۔
قوله اسجاع:۔ یہ سَجْع کی جمع ہے بمعنی وہ کلام جو ہم وزن ہو۔ سَجَعَ سَجْعًا
﴿فتح﴾ ایسی کلام کرنا جسکا اختتام ایک ہی نمونہ پر ہو۔

قولہ بجواھر: یہ جوھر کی جمع ہے اور وہ جوھرۃ کی جمع ہے بمعنی موتی۔

قولہ یقرع: قَرَعَ قَرْعًا ﴿فتح﴾ کھٹکھٹانا جیسے اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ۔ تَقْرِيْعًا ﴿تفعیل﴾ جھڑکنا مُقَارَعَةً ﴿مفاعلہ﴾ باہمی قرعہ اندازی کرنا۔ اس مادہ سے ایک لفظ قَرِيْعٌ ہے بمعنی سردار۔

قولہ الاسماع: یہ سَمْعٌ کی جمع ہے بمعنی کان۔ سَمِعَ سَمْعًا ﴿سمع﴾ سننا جیسے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ اِسْمَاعًا تَسْمِيْعًا ﴿افعال وتفعیل﴾ سنانا جیسے لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا۔ اِسْتِمَاعًا ﴿افتعال﴾ کان لگا کر سننا جیسے فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا۔

قولہ زواجر: یہ زَاجِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی ڈانٹ زَجْرًا ﴿نصر﴾ اِزْدِجَارًا ﴿افتعال﴾ ڈانٹنا جیسے مَا فِيْهِ مُزْدَجَر۔

قولہ احاطت: حَوْطًا ﴿نصر﴾ اِحَاطَةً ﴿افعال﴾ احاطہ کرنا جیسے اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْئٍ مُحِيْطٌ۔

قولہ اخلاط: یہ خلط کی جمع ہے بمعنی ملی ہوئی چیز۔ خَلْطًا ﴿نصر﴾ اِخْلَاطًا ﴿افعال﴾ ملانا۔ اِخْتِلَاطًا ﴿افتعال﴾ ملنا جیسے فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ۔

قولہ الزمر: یہ زُمْرَۃٌ کی جمع ہے بمعنی لوگوں کی جماعت جیسے وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا۔ زَمْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ بانسری بجانا ایک لفظ مِزْمَار ہے بانسری جسکی جمع مَزَامِيْر آتی ہے۔

قولہ الھالۃ: بمعنی چاند کا دائرہ جسکی جمع ھالات آتی ہے۔ ھَالَ ھَوْلًا ﴿نصر﴾ خوفناک کرنا۔ تَهْوِيْلًا ﴿تفعیل﴾ خوف دلانا۔ تَهَوُّلًا ﴿تفعل﴾ خوفناک ہونا۔

قولہ بالقمر:۔بمعنی چاندجسکی جمع اَقْمار آتی ہے۔ قَمْرًا ﴿سمع﴾ بہت سفید ہونا قَمْرًا ﴿نصر﴾ جوئے میں غالب آنا۔ قَمْرًا ﴿ضرب﴾ جواکھیلنا ایک لفظ قِمار ہے بمعنی جوا۔

قولہ الاکمام:۔یہ کِمّ کی جمع ہے بمعنی غلاف ثمر جیسے وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَام۔ کَمَّ کَمًّا ﴿نصر﴾ چھپانا ایک لفظ کَمْ بمعنی مقدار ہے اور ایک لفظ کُمْ بمعنی آستین ہے

قولہ الثمر:۔یہ ثمرۃ کی جمع ہے بمعنی پھل۔ ثُمُوْرًا ﴿نصر﴾ پھل والا ہونا۔

قولہ دلفت:۔دَلْفًا ﴿ضرب﴾ آہستہ آہستہ چلنا۔

قولہ اقتبس:۔قَبْسًا ﴿ضرب﴾ آگ سے آگ لینا اقتباسا ﴿افتعال﴾ حاصل کرنا جیسے اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُوْرِکُمْ۔

قولہ التقط:۔ لُقْطًا ﴿نصر﴾ اِلْتِقَاطًا ﴿افتعال﴾ زمین سے کسی شئی کو اٹھانا مرادی معنی حاصل کرنا اور جمع کرنا ایک لفظ لُقْطَۃ ہے۔زمین پر گری پڑی شئی۔ایک لفظ لَقِیْط بمعنی کسی جاندار شئی کا زمین سے اٹھانا اور ایک لفظ لقط ہے بمعنی غیر جاندار شئی جو زمین سے اٹھائی جائے۔

قولہ فرائدہ:۔یہ فَرِیْدَۃ کی جمع ہے بمعنی یگانہ موتی۔فَرَادَۃً ﴿نصر﴾ وَفَرْدًا ﴿ضرب﴾ اکیلا ہونا۔

فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ حِیْنَ خَبَّ فِیْ مَجَالِہٖ وَھَدَرَتْ شَقَاشِقُ اِرْتِجَالِہٖ اَیُّھَا السَّادِرُ فِیْ غُلَوَائِہٖ اَلسَّادِلُ ثَوْبَ خُیَلَائِہٖ اَلْجَامِحُ فِیْ جَھَالَاتِہٖ اَلْجَانِحُ اِلٰی خُزَعْبَلَاتِہٖ اِلَامَ تَسْتَمِرُّ عَلٰی غَیِّکَ وَتَسْتَمْرِئُ مَرْعٰی بَغْیِکَ وَحَتَّامَ تَتَنَاھٰی فِیْ زَھْوِکَ وَلَاتَنْتَھِیْ عَنْ لَھْوِکَ تُبَارِزُ بِمَعْصِیَتِکَ مَالِکَ

نَاصِیَتِکَ وَتَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِیْرَتِکَ عَلٰی عَالِمِ سَرِیْرَتِکَ وَتَتَوَارٰی عَنْ قَرِیْبِکَ وَاَنْتَ بِمَرْاٰی رَقِیْبِکَ .

ترجمہ:۔ پس سنا میں نے اس کو کہہ رہا تھا جب گھوم رہا تھا اپنے چکر لگانے کی جگہ میں اور آواز کرر ہے تھے اس کے فی البدیہ کہنے کے تھوک ۔اے نڈر جرأت مند حد سے بڑھنے میں، اے لٹکا نے والے تکبر کی چادر کو، اے سرکشی کرنے والے اپنی جہالت میں، اے مائل ہونے والے باطل اور جھوٹی باتوں کی طرف ۔کب تک ڈٹا رہیگا تو اپنی گمراہی پر، اور کب تک چرتا رہیگا تو اپنی ظلم کی چراگاہ میں، اور کب تک تو رکے گا اپنے تکبر میں، اور کب تک نہیں باز آئیگا تو اپنے لہو ولعب سے، اور مقابلہ کرتا ہے تو اپنی معصیت کے ساتھ اپنی پیشانی کے مالک کا۔اور جرأت کرتا ہے تو اپنی بری عادات کے ساتھ اپنے راز دان پر۔اور چھپتا ہے تو اپنے قریبی رشتہ دار سے دراں حالیکہ تو اپنے نگہبان کے سامنے ہے۔

تشریح:قولہ خب :۔خَبَّ خَبًّا ﴿نصر﴾ تیز دوڑنا اور خَبَّ خَبًّا ﴿سمع﴾ دھوکہ باز ہونا۔

قولہ مجالہ:۔یہ جال جولًا باب نصر (چکر لگانا) سے اسم ظرف ہے۔

قولہ ھدرت:۔ ھذرا ﴿ضرب﴾ بلبلانا ھذرا ﴿نصر﴾ ضائع کرنا، ضائع ہونا، گرانا۔

قولہ شقاشق:۔یہ شقشقۃ کی جمع ہے بمعنی وہ جھاگ جس کو اونٹ مستی کے وقت نکالے

قولہ ارتجالہ:۔ارتجالا ﴿افتعال﴾ فی البدیہ کلام کرنا اور یہ رجل سے مشتق ہے یعنی پاؤں پر کھڑے کھڑے کلام کرنا۔

قولہ السادر:۔ سدر سذرا ﴿ضرب﴾ لٹکانا سدرا ﴿سمع﴾ غافل ہونا، لاپرواہ ہونا۔ایک لفظ سدرۃ ہے بمعنی بیری کا درخت جس کی جمع سدر آتی ہے۔

قولہ غلوائہ :۔حد سے تجاوز کرنا۔غُلُوًّا﴿نصر﴾ زیادتی کرنا جیسے لَاتَغلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ۔

قولہ السادل :۔سَدْلًا ﴿نصر،ضرب﴾لٹکانا۔

قولہ ثوب:۔بمعنی کپڑا اسکی جمع اَثْوَابٌ ثِیَابٌ و اَثْوُبٌ آتی ہیں۔ثَوْبًا ﴿نصر﴾ رجوع کرنا اور کپڑے کو اس لئے ثـوب کہا جاتا ہے کہ وہ بھی فنا کی طرف رجوع کرجاتا ہے اور ایک لفظ ثواب ہے بمعنی وہ بدلہ جو کسی فعل حسن پر دیا جائے بدلہ کو ثواب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی عبد کی طرف لوٹ آتا ہے۔

قولہ خیلائہ :۔تکبر اور غرور۔

قولہ الجامح:۔جَمحًا ﴿فتح﴾لغوی معنی سرکشی کرنا مرادی معنی دوڑنا چھوڑنا

قولہ جھالاتہ:۔یہ جھالَۃٌ (نادانی) کی جمع ہے۔

قولہ الجانح :۔جُنُوْحًا﴿نصر،فتح﴾ مائل ہونا جیسے اِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَہَا۔

قولہ خزعبلاتہ:۔یہ خُزعْبلَۃ کی جمع ہے بمعنی منگھڑت باتیں۔

قولہ الام:۔یہ الی حرف جار اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب حرف جار مـا استفہامیہ پر داخل ہوتا ہے تو الف کو حذف کردیا جاتا ہے اس کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں جیسے فیم انت اصل میں فیمـا تھا اور بم یرجع ،لِم تقولون ،عَمَّ یتسائلون اصل میں بما لما اور عمّا تھے۔

قولہ تستمر:۔مُرُوْرًا﴿نصر﴾گزرنا جیسے وَاِذَا مَرُّوْا بِہِمْ یَتَغَامَزُوْ ن۔ مَرَارَۃٌ﴿نصر،سمع﴾ کڑوا ہونا اِسْتَمَرَّ اِسْتِمْرَارًا﴿استفعال﴾ ہمیشگی کرنا۔

قولہ غیک:۔ یہ غیًا ﴿ضرب﴾ کا مصدر ہے بمعنی گمراہ ہونا۔

قولہ تستمرئ:۔ مرء مراءۃ ﴿کرم﴾ بمعنی کسی چیز کو آسانی سے نگل لینا۔ اگر مصدر مُرُوءۃ ہو تو معنی ہوگا صاحب مروت ہونا۔ اِستِمراء ﴿استفعال﴾ خوشگوار سمجھنا۔

قولہ مرعی:۔ رَعیًا ﴿فتح﴾ سے اسم ظرف ہے بمعنی چراگاہ۔

قولہ بغیک:۔ زیادتی اور ظلم۔

قولہ حتام:۔ یہ حتی جار اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے۔

قولہ زھوك:۔ زھا زھوًا ﴿نصر﴾ متکبر ہونا۔ ازھاء ﴿افعال﴾ تکبر کرنا۔

قولہ لھوك:۔ لَھوًا ﴿نصر﴾ کھیلنا جیسے اِنَّما الحَیٰوۃُ الدُّنیا لَعِبٌ وَّلَھو۔ لَھا ﴿سمع﴾ مشغول ہونا۔ لَھّٰی تَلھِیَۃ ﴿تفعیل﴾ اِلھاء ﴿افعال﴾ مشغول کرنا جیسے اَلھٰکُمُ التَّکاثُر۔ اور غافل کرنا۔

قولہ تبارز:۔ برز بُرُوزًا ﴿نصر﴾ ظاہر ہونا جیسے لَبرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْہِمُ الْقَتْلُ۔ برزًا ﴿سمع﴾ گمشدگی کے بعد ظاہر ہونا۔ اِبرازًا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا تبریزًا ﴿تفعیل﴾ پاخانہ کرنا، نکالنا مُبارزۃ ﴿مفاعلہ﴾ تبارُزًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔

قولہ بمعصیتک:۔ نافرمانی گناہ اس کی جمع مَعاصِیْ آتی ہے۔ عصا عصٰی ﴿ضرب﴾ نافرمانی کرنا جیسے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہ وَرَسُوْلَہٗ۔ عصا عصوًا ﴿نصر﴾ لاٹھی مارنا۔

قولہ ناصیتک:۔ پیشانی جیسے ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہا۔ اس کی جمع ناصِیات وَنَواصِیْ آتی ہیں۔ نصا نصوًا ﴿نصر﴾ پیشانی کے بال پکڑنا۔

مُناصاۃ ﴿مفاعلہ﴾ تناصیا ﴿تفاعل﴾ لڑائی کے وقت ایک دوسرے کی پیشانی کے بال پکڑنا۔

قولہ تجتری:۔ جرء جراءۃ ﴿کرم﴾ جرأت کرنا دلیری کرنا۔ تجرینا ﴿تفعیل﴾ جرأت دلانا۔ اِجتراء ﴿افتعال﴾ دلیر ہونا۔

قولہ قبح:۔ قبحا قباحۃ ﴿کرم﴾ بدصورت ہونا جیسے ھُمْ مِن الْمَقْبُوْحِیْن۔ قَبَّح تَقْبِیْحا ﴿تفعیل﴾ اَقْبح اِقْباحا ﴿افعال﴾ قبیح بنانا۔

قولہ سیر تک:۔ بمعنی عادت اور طریقہ اسکی جمع سِیَر آتی ہے سار سَیْرا ﴿ضرب﴾ چلنا سَیَّر تَسْیِیْرا ﴿تفعیل﴾ اَسار اِسارۃ ﴿افعال﴾ چلانا۔ ایک لفظ سیر بمعنی تسمہ ہے جس کی جمع سُیُوْر و اَسْیار آتی ہیں۔

قولہ سریرتک:۔ بمعنی راز اس کی جمع سرائر آتی ہے سَرَّ سَرًّا ﴿نصر﴾ خوش ہونا جیسے تَسُرُّ النّاظِرِیْن تَسْرِیْرا ﴿تفعیل﴾ خوش کرنا۔ اِسْرارا ﴿افعال﴾ چھپانا جیسے یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْن وَ ما یُعْلِنُوْن۔ ایک لفظ سِرّ بمعنی راز ہے اس کی جمع اَسْرار آتی ہے۔

قولہ تتواری:۔ وری وَرْیا ﴿ضرب﴾ چھپانا۔ مُواراۃ ﴿مفاعلہ﴾ جیسے لِباسا یُوارِیْ سَوْاٰتِکُم۔ تَوارُیا ﴿تفاعل﴾ چھپنا جیسے توارت بِالْحِجاب۔

قولہ قریبک:۔ قَرُب قَرابۃ ﴿کرم﴾ رشتہ دار ہونا۔ قُرْبا ﴿سمع، کرم﴾ قریب ہونا جیسے وَلَاتَقْرَبا ھٰذِہِ الشَّجَرۃ۔ تَقْرِیْبا ﴿تفعیل﴾ قریب کرنا۔ جیسے وَلَا الْمَلٰئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْن۔ تقارُبا، مُقارَبۃ ﴿تفاعل، مفاعلۃ﴾ ایک دوسرے کے قریب ہونا۔

قولہ بمرای:۔ یہ اسم ظرف ہے۔ رأیا و رُؤیۃ ﴿فتح﴾ دیکھنا جیسے ارأیت الذی ینھیٰ۔

قولہ رقیبک:۔ نگہبان، محافظ، منتظر، دشمن، جمع رُقباء۔ رُقوبا ﴿نصر﴾ نگہبانی اور انتظار کرنا جیسے لَا یرقُبُوْنَ فِیْ مُؤمِن۔ مُراقبۃ تراقُبا ﴿مفاعلہ، تفاعل﴾ ایک دوسرے کی نگہبانی کرنا۔

وَتَسْتَخْفِیْ مِنْ مَمْلُوْکِکَ وَمَا تَخْفٰی خَافِیَۃٌ عَلٰی مَلِیْکِکَ اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُکَ حَالُکَ اِذْ اٰنَ اِرْتِحَالُکَ اَوْ یُنْقِذُکَ مَالُکَ حِیْنَ تُوْبِقُکَ اَعْمَالُکَ اَوْ یُغْنِیْ عَنْکَ نَدَمُکَ اِذَا زَلَّتْ قَدَمُکَ اَوْ یَعْطِفُ عَلَیْکَ مَعْشَرُکَ یَوْمَ یَضُمُّکَ مَحْشَرُکَ .

ترجمہ:۔ اور چھپتا ہے تو اپنے مملوک سے حالانکہ نہیں چھپ سکتی کوئی چھپنے والی شئی تیرے مالک سے۔ کیا گمان کرتا ہے تو کہ نفع دے گی تجھ کو تیری ظاہری حالت (عزت و مال وغیرہ) جس وقت قریب ہوگا تیری موت کا وقت، یا چھڑائیگا تجھ کو تیرا مال جس وقت ہلاک کردیں گے تجھ کو تیرے اعمال، یا بے پرواہ کردیگی تجھ کو تیری ندامت جب پھسلیں گے تیرے قدم۔ یا مہربانی کریگا تجھ پر تیرا قبیلہ جس دن ملیگا تجھ کو تیرا محشر۔

تشریح: قولہ تستخفی:۔ خفی خُفیۃ ﴿سمع﴾ پوشیدہ ہونا۔ اخفاء ﴿افعال﴾ پوشیدہ کرنا جیسے اِنِّی اعلَمُ بِمَا اُخْفِیْتُمْ وَمَا اُعْلِنْتُمْ۔ اِسْتِخْفَاء ﴿استفعال﴾ چھپنا پوشیدہ ہونا جیسے یَسْتَخْفُوْا مِنْہ۔ ایک لفظ خافیۃ ہے بمعنی پوشیدگی جیسے لا تخفی منکم خافیۃ اس کی جمع خوافی آتی ہے۔

قولہ مملوکک:۔ ملکا ﴿ضرب﴾ مالک ہونا جیسے مالک یوم الدین

اِمْلَاکًا ﴿افعال﴾ تَمْلِیْکًا ﴿تفعیل﴾ مالک بنانا۔تَمَلُّکًا ﴿تفعل﴾ مالک بننا۔

قولہ ملیکک:۔بمعنی بادشاہ اس کی جمع مُلَکَاء آتی ہے اور یہ اسمائے حسنی میں سے ہے کَمَا فِی الْقُرْآن عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِر۔

قولہ الظن:۔یہ ظَنّ سے مشتق ہے بمعنی گمان، شک، تہمت، ظَنّ کی جمع ظُنُوْن آتی ہے کَمَا فِی الْقُرْآن وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا۔ظَنًّا ﴿نصر﴾ گمان کرنا کبھی یہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے کَمَا فِی الْقُرْآن اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلَاقٍ حِسَابِیَہْ۔وَظَنُّوْا اَنَّہُمْ قَدْ کُذِبُوْا۔

قولہ ستنفعک:نَفْعًا ﴿فتح﴾ نفع دینا اِنْتِفَاعًا ﴿افعال﴾ نفع پہنچانا اسی سے نَافِع ہے جو اسماء حسنی میں سے ہے۔

قولہ حالک:۔اس کی جمع اَحْوَال آتی ہے۔حَوْلًا ﴿نصر﴾ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھرنا جیسے لَایَبْغُوْنَ عَنْہَا حِوَلًا ۔تَحَوُّلًا ﴿تفعل﴾ پھرنا۔تَحْوِیْلًا ﴿تفعیل﴾ پھیرنا اِحْتِیَالًا ﴿افتعال﴾ حیلہ کرنا۔

اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْحَالِ وَالشَّانِ:۔شان امور کبیرہ پر بولا جاتا ہے کما فی القرآن کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَأْن اور حال امور صغیرہ پر بولا جاتا ہے۔

قولہ آن:۔ آنَ یَئِیْنُ اَیْنًا ﴿ضرب﴾ قریب ہونا۔

قولہ ارتحالا :۔رِحْلًا ﴿فتح﴾ اِرْتِحَالًا ﴿افتعال﴾ کوچ کرنا، رحلت کرنا۔ تَرْحِیْلًا ﴿تفعیل﴾ کوچ کرانا۔

قولہ یتقذك:۔ نَقْذًا ﴿نصر﴾ چھڑانا جیسے وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِنْہَا ۔اِنْقَاذًا ﴿افعال﴾ چھڑانا نجات دلانا۔

قولہ مالک :۔ بمعنی دولت اس کی جمع اموال آتی ہے۔ مَوْلاً ﴿نصر، سمع﴾ مالدار ہونا۔ تَمَوُّلاً ﴿تفعل﴾ مالدار ہونا۔ تَمْوِیْلاً ﴿تفعیل﴾ مالدار بنانا یہ اس صورت میں ہے جب مال اجوف واوی سے ہو اور اگر اجوف یائی ہو تو مَیْلاً ﴿ضرب﴾ مائل ہونا۔

قولہ حین:۔ بمعنی دھر، وقت مبہم، چالیس سال، چھ ماہ۔ اس کی جمع اَحْیان آتی ہے اور جمع الجمع احایین۔ حَیْناً ﴿ضرب﴾ وقت کا آنا کما فی القرآن هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِنَ الدَّهْرِ۔

قولہ توبقک :۔ وَبْقاً ﴿ضرب، حسب﴾ ہلاک ہونا کما فی القرآن و جعلنا بَیْنَهُمْ مُوْبِقاً۔ اِبَاقَةً ﴿افعال﴾ ہلاک کرنا جیسے اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا کَسَبُوْا

قولہ یغنی :۔ غِنًی و غُنْیَةً ﴿ضرب، سمع﴾ بے نیاز ہونا جیسے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۔ اِغْنَاءً ﴿افعال﴾ بے نیاز کرنا جیسے وَوَجَدَكَ عَائِلاً فَاَغْنٰی۔ تَغْنِیَةً ﴿تفعیل﴾ مالدار کرنا، گانا گانا۔

قولہ زلت :۔ زِلَّةً ﴿سمع، ضرب﴾ پھسلنا جیسے فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ لڑکھڑانا۔ اِزْلَالاً ﴿افعال﴾ پھسلانا۔ کما فی القرآن فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ۔

قولہ قدمک:۔ قدم کی جمع اَقْدام آتی ہے کما فی القرآن بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ۔ قُدُوْماً، قَدَماً ﴿نصر﴾ قدماً ﴿کرم﴾ آنا، آگے بڑھنا۔

قولہ یعطف:۔ عطفاً ﴿ضرب﴾ مہربانی کرنا اگر صلہ عن ہو تو اعراض کرنا الی ہو تو مائل ہونا تَعَطُّفاً ﴿تفعل﴾ مہربان ہونا۔ تَعْطِیْفاً ﴿تفعیل﴾ منہ پھیرنا۔

قولہ معشرك :۔ بمعنی قبیلہ اس کی جمع معاشر آتی ہے۔ عَشْراً

﴿نصر﴾ تعشیرًا ﴿تفعیل﴾ دسواں حصہ لینا۔ اِعشارًا ﴿افعال﴾ دس حصے بنانا۔ مُعاشَرۃ ﴿مفاعلہ﴾ مل جل کر زندگی بسر کرنا جیسے وَعاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔

قولہ یضمک:۔ ضمًّا ﴿نصر﴾ ملانا جیسے واضْمُمْ یدَکَ اِلٰی جنا حِکَ۔ وَکَما فِیْ الْحَدِیْثِ لَاتَضامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ۔ تَضمِیْمًا ﴿تفعیل﴾ ملانا۔ تَضَمُّمًا ﴿تفعل﴾ اِنْضِمامًا ﴿انفعال﴾ ملنا۔

هَلَّا اِنْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ اِهْتِدَائِکَ وَعَجَّلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِکَ وَفَلَلْتَ شَبَاةَ اِعْتِدَائِکَ وَقَدَعْتَ نَفْسَکَ فَهِیَ اَکْبَرُ اَعْدَائِکَ اَمَاالْحِمَامُ مِیْعَادُکَ فَمَا اِعْدَادُکَ وَبِالْمَشِیْبِ اِنْذَارُکَ فَمَا اِعْذَارُکَ وَفِی اللَّحْدِ مَقِیْلُکَ فَمَا قِیْلُکَ وَاِلَی اللّٰہِ مَصِیْرُکَ فَمَنْ نَصِیْرُکَ طَالَمَا اَیْقَظَکَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ وَجَذَبَکَ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ۔

ترجمہ:۔ کیوں نہیں چلتا تو اپنی ہدایت کے سیدھے راستے پر۔ اور کیوں نہیں جلدی کرتا تو اپنی بیماری کے علاج میں۔ اور کیوں نہیں کند کرتا تو اپنے ظلم کی تیز دھار کو۔ اور کیوں نہیں روکتا تو اپنے نفس کو حالانکہ وہ تیرے دشمنوں میں سے سب سے بڑا دشمن ہے۔ کیا نہیں ہے موت وعدہ تیرا پس کیا ہے تیاری تیری۔ اور کیا نہیں ڈرایا تجھ کو تیرے بڑھاپے نے پس کیا عذر ہوگا تیرا۔ کیا نہیں ہے لحد تیرے سونے کی جگہ پس کیا جواب ہوگا تیرا۔ اور کیا نہیں ہے اللہ کی طرف لوٹنا تیرا پس کون مددگار ہوگا تیرا۔ بہت دفعہ جگایا تجھ کو زمانے نے پس تو اونگھتا رہا اور بہت دفعہ کھینچا تجھے وعظ ونصیحت نے پس تو زبردستی پیچھے ہٹتا رہا۔

تشریح: قولہ انتھجت:۔ ﴿فتح﴾ نَهْجًا وَنُهُوْجًا واضح ہونا۔ انفعال اِنْتِهَاجًا واضح راستے پر چلنا۔ النَّهْجُ وَالْمِنْهَاج واضح راستہ کما فی القرآن وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّمِنْهَاجًا۔ اس کی جمع مناھیج آتی ہے۔

قولہ عجلت:۔ ﴿سمع﴾ عجلا ﴿تفعیل﴾ تعجیلا جلدی کرنا کما فی القرآن وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ

فائدہ: عجلت اور سرعت میں فرق:۔ عجلت کا معنی ہے تَقْدِیْمُ الشَّئِ قَبْلَ وَقْتِہٖ کسی کام کو اس کے وقت سے پہلے کرنا اور یہ مذموم ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے و لاتعجل بالقرآن اور سرعت کا معنی ہے تقدیم الشیئ الی اقرب اوقاتہ کسی کام کو اس کے وقت کے پہلے حصہ میں کرنا اور یہ محمود ہے کما فی القرآن وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِنْ رَّبِّکُمْ۔

قولہ معالجۃ:۔ ﴿نصر﴾ عَلَجا۔ علاج میں غالب آنا۔ مُعَالَجَۃ ﴿مفاعلہ﴾ علاج کرانا۔

قولہ دائک:۔ اِسْمٌ جَامِعٌ لِکُلِّ عَیْبٍ وَمَرَضٍ فِی الرِّجَالِ ظَاہِرًا اَوْ بَاطِنًا اسکی جمع اَدْوَاء آتی ہے دَاءَ ﴿سمع﴾ بیمار ہونا۔

قولہ فللت:۔ فَلًّا ﴿ نصر﴾ کند کرنا توڑنا کما فی حدیث اُمّ زرع شجک اَوْ فلک اَوْ جمع کُلًّا لک ۔اِفْلَالًا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا۔

قولہ شباۃ:۔ تیز دھار اس کی جمع شَبَوَات آتی ہے ﴿نصر﴾ شُبُوْبًا دھار تیز کرنا۔

قولہ اعتدائک:۔ یہ العداء سے مشتق ہے عَدْوًا ﴿نصر﴾ حملہ کرنا، دشمنی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔ اِعْتِدَاءٌ ﴿افتعال﴾ ظلم میں حد سے تجاوز کرنا کما فی القرآن اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ اسی سے عَدُوًّا بمعنی دشمن ہے اس کی جمع اعداء آتی ہے

قولہ قدعت:۔ ﴿فتح﴾ قَدْعًا۔ روکنا۔ کما فی الحدیث قَدْعُوا النُّفُوْسَ فَاِنَّہَا طَلِعَۃٌ۔

قولہ اکبر:۔ کَبارۃً ﴿کرم﴾ بڑا ہونا جیسے کَبُرَ مَقْتًا عِندَاللّٰہِ ﴿سمع﴾ کِبَرًا۔عمر میں بڑا ہونا ﴿تفعیل﴾ تَکْبِیْرًا اللہ اکبر کہنا جیسے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدَاکُمْ ﴿تفعل﴾ تَکَبُّرًا اپنے تئیں بڑا سمجھنا ﴿مفاعلہ﴾ مُکَابَرَۃً دشمنی کرنا۔

قولہ الحمام:۔ حَمَّ حَمًّا ﴿نصر﴾ گرم کرنا۔ حَمَّ حَمَمًا ﴿سمع﴾ سیاہ ہونا۔ تَحْمِیْمًا ﴿تفعیل﴾ سیاہ کرنا۔ تَحَمَّمَ تَحَمُّمًا ﴿تفعل﴾ سیاہ ہونا ایک لفظ حَمَّام بمعنی غسل خانہ ہے اس کی جمع حمامات آتی ہے اور ایک لفظ حَمام بمعنی کبوتر ہے ایک لفظ حُمَّۃ ہے کوئلہ جس کی جمع حمم آتی ہے۔

قولہ میعادك:۔ وَعْدًا عِدَۃً مِیْعَادً ﴿ضرب﴾ وعدہ کرنا جیسے وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ اِیْعَادًا ﴿افعال﴾ وعدہ کرنا مُوَاعَدَۃً ﴿مفاعلہ﴾ تَوَاعُدًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے وعدہ کرنا جیسے لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعَادِ

قولہ اعدادك:۔ عَدًّا ﴿نصر﴾ شمار کرنا جیسے وَعَدَّھُمْ عَدًّا ۔اِعْدَادًا ﴿افعال﴾ تیار کرنا جیسے لَاعدوالہ عدۃ۔

قولہ المشیب:۔ شَابَ شَیْبًا وَمَشِیْبًا ﴿ضرب﴾ بوڑھا ہونا، بالوں کا سفید ہونا جیسے وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا ۔تَشْبِیْبًا ﴿تفعیل﴾ واِشَابَۃً ﴿افعال﴾ بوڑھا کرنا

قولہ انذارك:۔ نَذَرَ نَذْرًا ﴿نصر،ضرب﴾ منت ماننا جیسے اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا۔نَذِرَ نَذَرًا ﴿سمع﴾ ڈرنا۔اِنْذَارًا ﴿افعال﴾ ڈرانا جیسے فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی۔

قولہ اعذارك:۔ یہ عُذر کی جمع ہے باب افعال کا مصدر ہے بمعنی اظہار کرنا۔ عُذْرًا ﴿نصر﴾ معذرت کرنا۔

قولہ اللحد:۔قبر کی ایک جانب میت کے رکھنے کی جگہ۔اسکی جمع لُحُود والحاد آتی ہیں اور ایک لفظ شق ہے بمعنی قبر کے درمیان میت رکھنے کی جگہ۔لَحَدَ لَحْدًا ﴿فتح﴾ قبر میں دفن کرنا۔

قولہ مقیلک:۔یہ اسم ظرف ہے قَیْلُوْلَۃً سے بمعنی قیلولہ کرنے کی جگہ۔

قولہ مصیرك:۔لوٹنے کی جگہ جیسے وَاِلَیْہِ الْمَصِیْر۔صَارَ صَیْرًا مَصِیْرًا وَصَیْرُوْرَۃً ﴿ضَرَب﴾ لوٹنا تَصْیِیْرًا ﴿تفعیل﴾ اِصَارَۃً ﴿افعال﴾ لوٹانا۔

قولہ نصیرك:۔نَصْرًا ﴿نصر﴾ مدد کرنا جیسے فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ تَنْصِیْرًا ﴿تفعیل﴾ نصرانی بنانا۔تَنَصُّرًا ﴿تفعل﴾ نصرانی ہونا مُنَاصَرَۃً ﴿مفاعلہ﴾ تَنَاصُرًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی مدد کرنا جیسے مَالَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔

قولہ طالما:۔ما کافہ ہے طَالَ طَوْلًا ﴿نصر﴾ لمبا ہونا جیسے فَطَالَ عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ۔اِطَالَۃً ﴿افعال﴾ تَطْوِیْلًا ﴿تفعیل﴾ لمبا کرنا یہاں طَالَمَا بہت دفعہ، بسا اوقات کے معنی میں ہے۔

قولہ ایقظک:۔یَقِظَ یَقْظًا ﴿سمع﴾ بیدار ہونا اِیْقَاظًا ﴿افعال﴾ بیدار کرنا۔

قولہ تناعست:۔نَعِسَ نَعْسًا ﴿سمع﴾ اور نَعْسًا ﴿نصر﴾ نیند کرنا تَنَاعُسًا ﴿تفاعل﴾ خود بخود (بتکلف) نیند کرنا ایک لفظ نُعَاس ہے بمعنی اونگھ جیسے اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسُ۔

قولہ جذبک:۔جَذَبَ جَذْبًا ﴿ضرب﴾ اِجْتِذَابًا ﴿افتعال﴾ کھینچنا۔

قولہ تقاعست:۔قَعِسَ قَعْسًا ﴿سمع﴾ سینے کا باہر نکلنا اور کمر کا اندر ہو جانا۔

تقاعُسا ﴿تفاعل﴾ سینے کا نکالنا مرادی معنی بتکلف تکبر کرنا۔

وَتَجلَّتْ لَکَ الْعِبَرُ فَتَعامَیْتَ وَحَصْحَصَ لَکَ الْحَقُّ فَتَمارَیْتَ وَاَذْکَرَکَ الْمَوْتُ فَتَناسَیْتَ وَاَمْکَنَکَ اَنْ تُوَاسِیَ فَمَا اٰسَیْتَ تُوْثِرُ فَلْسًا تُوْعِیْهِ عَلٰی ذِکْرٍ تَعِیْهِ وَتَخْتَارُ قَصْرًا تُعْلِیْهِ عَلٰی بِرٍّ تُوْلِیْهِ وَتَرْغَبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِیْهِ اِلٰی زَادٍ تَسْتَهْدِیْهِ وَتُغَلِّبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَشْتَهِیْهِ عَلٰی ثَوَابٍ تَشْتَرِیْهِ یَوَاقِیْتُ الصِّلَاتِ اَعْلَقُ بِقَلْبِکَ مِنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ وَمُغَالَاةُ الصَّدُقَاتِ اٰثَرُ عِنْدَکَ مِنْ مُوَالَاةِ الصَّدَقَاتِ.

ترجمہ:۔ اور ظاہر ہوگئی تھی تیرے لیے عبرت پس تو زبردستی اندھا بنتا رہا۔اور ظاہر ہوگیا تھا تیرے لئے حق پس تو شک کرتا رہا۔اور یاد کرایا تجھ کو موت نے پس تو زبردستی بھولتا رہا۔اور ممکن تھا تیرے لئے کہ تو غم خواری کرتا پس تو نے غم خواری نہیں کی ۔ترجیح دیتا ہے تو ایسے پیسوں کو جنکو تو خزانہ کرتا ہے ایسی نصیحت پر جس پر کان دھرنے چاھئیں ۔اور پسند کرتا ہے تو بلند بلند محل کو ایسی نیکی پر جسکو تجھے سرانجام دینا چاہیے اور اعراض کرتا ہے تو ایسے ھادی سے جس سے تو ھدایت یاب ہوسکتا ہے ایسے کھانے کی طرف جسکو تو ھدیہ کے طور پر طلب کرتا ہے۔اور غالب ہے تجھ کو ایسے کپڑوں کی محبت جن کی تو خواھش کرتا ہے ایسے ثواب پر جسکو تو خرید سکتا ہے۔قیمتی ھدیے زیادہ چمٹے ہوئے ہیں تیرے دل کے ساتھ نمازوں کے اوقات سے۔اور گراں مہریں زیادہ افضل ہیں تیرے نزدیک پے در پے صدقہ کرنے سے۔

تشریح: قولہ تجلت: جلا جلاء ﴿نصر﴾ واضح ہونا روشن ہونا۔تجلّیا ﴿تفعل﴾ روشن ہونا جیسے وَالنَّهارِ اِذا تجلّی۔ تجلیۃ ﴿تفعیل﴾ روشن کرنا۔

قولہ العبر:۔ یہ عِبرۃ کی جمع ہے بمعنی گزری ہوئی شئی میں غور کر کے تعجب کرنا۔عبر عُبُوْرا ﴿نصر﴾ گزرنا جیسے اَلْعابِریْ سبیْل۔ تعبیْرا ﴿تفعیل﴾ بولنا،خوابوں

کی تعبیر بیان کرنا۔

قولہ تعامیت: عمی عمی ﴿سمع﴾ اندھا ہونا جیسے فعموا وصموا تعمیۃ ﴿تفعیل﴾ اندھا کرنا تعامیا ﴿تفاعل﴾ بتکلف اندھا بننا۔

قولہ حصحص: حصحصۃ ﴿فعللہ﴾ بمعنی ظاہر ہونا۔ حص حصا ﴿نصر﴾ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حصص تحصیصا ﴿تفعیل﴾ ظاہر ہونا۔

قولہ فتماریت: مری مریا ﴿ضرب﴾ شک کرنا جیسے فلاتکن فی مریۃ من لقائہ۔ تماریا ﴿تفاعل﴾ بتکلف شک کرنا جیسے افتمارونہ علی ما یری

قولہ الموت: مات موتا اور مات میتا ﴿نصر ضرب﴾ مرنا جیسے یلیتنی مت قبل ھذا، تمویتا ﴿تفعیل﴾ اور اماتۃ ﴿افعال﴾ مارنا جیسے اماتہ اللہ ایک لفظ میت ہے جو حیات کی ضد ہے اسکی جمع اموات موتی اور میتون آتی ہیں ایک لفظ میت ہے بمعنی مردہ اسکی جمع میتون آتی ہے۔

قولہ تناسیت: نسی نسیا نسیانا ﴿سمع﴾ بھولنا جیسے فانی نسیت الحوت۔ انساء ﴿افعال﴾ بھلانا جیسے وما انسنیہ الا الشیطن۔ تناسیا ﴿تفاعل﴾ بتکلف بھولنا۔

قولہ امکنک: مکن مکانۃ ﴿کرم﴾ مرتبہ والا ہونا۔ امکانا ﴿افعال﴾ تمکینا ﴿تفعیل﴾ قدرت دینا جیسے ولقد مکناکم فی الارض۔

قولہ تواسی: اسی اسوا ﴿نصر﴾ علاج کرنا۔ اسی اسا ﴿سمع﴾ غمگین ہونا جیسے فلاتأس علی القوم الکفرین۔ مواساۃ ﴿مفاعلہ﴾ غم خواری کرنا۔

قولہ توثر: اثر اثرا ﴿نصر، ضرب﴾ نقل کرنا۔ ایثارا ﴿افعال﴾ ترجیح دینا

جیسے بَلْ تُؤثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنیَا۔ ایک لفظ اثر ہے بمعنی نشان، حدیث، سنت، مدت اسکی جمع آثار آتی ہے جیسے علٰی آثارِھِمْ یُھْرَعُوْن

قولہ فلسا:۔ بمعنی پیسہ اسکی جمع فُلُوْس، اَفْلُس اور اَفْلَاس آتی ہیں۔ اِفْلَاسًا ﴿افعال﴾ مفلس ہونا۔ تَفْلِیْسًا ﴿تفعیل﴾ قاضی کا کسی کو مفلس قرار دینا۔

قولہ توعیہ:۔ وَعٰی وَعْیًا ﴿ضَرَبَ﴾ جمع کرنا، یاد کرنا جیسے تَعِیَھا اُذُنٌ وَّاعِیَۃ۔ اِیْعَاءً ﴿افعال﴾ جمع کرنا حفاظت کرنا جیسے جَمَعَ فَاَوْعٰی۔

قولہ تختار:۔ خَارَ خَیْرًا ﴿ضَرَبَ﴾ صاحب خیر ہونا۔ تَخْیِیْرًا ﴿تفعیل﴾ اختیار دینا۔ تَخَیُّرًا اور اِخْتِیَارًا ﴿تفعل، افتعال﴾ اختیار کرنا جیسے وَلَقَدِ اخْتَرْنَاھُمْ عَلٰی عِلْمٍ۔

قولہ قصرا:۔ بمعنی محل جیسے وَقَصْرٍ مُّشَیَّدٍ اسکی جمع قُصُوْر آتی ہے قَصَرَ قَصْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ بند کرنا جیسے حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ قُصُوْرًا ﴿نصر﴾ کوتاھی کرنا قَصَارَۃً ﴿کَرُمَ﴾ چھوٹا ہونا۔ تَقْصِیْرًا ﴿تفعیل﴾ جیسے مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ۔ اِقْتِصَارًا ﴿افتعال﴾ چھوٹا کرنا۔

قولہ تعلیہ:۔ عَلَا عُلُوًّا ﴿نصر﴾ بلند ہونا جیسے اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ۔ اِعْلَاءً ﴿افعال﴾ بلند کرنا۔

قولہ بر:۔ بمعنی نیکی جیسے لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ ایک لفظ بر ہے گندم اور بر جنگل بَرًّا ﴿سمع﴾ نیکی کرنا جیسے وَبَرًّا بِوَالِدَیْہِ۔

قولہ تولیہ:۔ وَلِیَ وَلْیًا ﴿حسب﴾ والی ہونا، نزدیک ہونا جیسے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا تَوْلِیَۃً ﴿تفعیل﴾ والی بنانا۔ اِیْلَاءً ﴿افعال﴾ حاکم بنانا۔ مُوَالَاۃً ﴿مفاعلہ

پے درپے ہونا۔

قولہ ترغب:۔ رَغِبَ رَغْبًا رَغْبَۃً ﴿سمع﴾ اگر صلہ فی ہو تو خواہش کرنا جیسے یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَرَھَبًا رغبت کرنا اور اگر صلہ الی ہو تو مائل ہونا اور اگر صلہ عن ہو تو اعراض کرنا وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ۔

قولہ زاد:۔ توشہ جسکی جمع اَزْوَاد آتی ہے زَادَ زَوْدًا ﴿نصر﴾ توشہ لینا تَزْوِیْدًا ﴿تفعیل﴾ اِزَادَۃً ﴿افعال﴾ توشہ دینا۔ تَزَوُّدًا ﴿تفعل﴾ توشہ لینا جیسے وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔ اِسْتِزَادَۃً ﴿استفعال﴾ توشہ مانگنا۔

قولہ تغلب:۔ غَلَبَ غَلْبَۃً ﴿ضرب﴾ غالب ہونا جیسے غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا۔ تَغْلِیْبًا ﴿تفعیل﴾ غالب بنانا۔ تَغَلُّبًا ﴿تفعل﴾ غالب ہونا۔

قولہ تشتھیہ:۔ شَھَا شَھْوَۃً اور شَھِیَ شَھْوَۃً ﴿نصر، سمع﴾ اور اِشْتِھَاءً ﴿افتعال﴾ خواہش کرنا جیسے وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْ اَنْفُسُکُمْ۔

قولہ تشتریۃ:۔ شَرٰی شِرَاءً ﴿ضرب﴾ جیسے وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ، اِشْتِرَاءً ﴿افتعال﴾ جیسے اِشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا خریدنا۔ بیچنا۔

قولہ یواقیت:۔ یہ یَاقُوْت کی جمع ہے بمعنی رنگ برنگ قیمتی پتھر۔

قولہ الصلات:۔ یہ صِلَۃ کی جمع ہے بمعنی تحفہ، انعام۔ وَصَلَ وَصْلًا صِلَۃً ﴿ضرب﴾ پہنچنا جیسے اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰی قَوْمٍ ملنا۔ اَوْصَلَ اِیْصَالًا ﴿افعال﴾ ملانا جیسے وَیَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ اَنْ یُّوْصَلَ تَوَصُّلًا ﴿تفعل﴾ پہنچنا۔

قولہ اعلق:۔ عَلِقَ عَلَقًا ﴿سمع﴾ بمعنی لٹکنا۔ تَعْلِیْقًا ﴿تفعیل﴾ تَعَلُّقًا

﴿تفعل﴾ لٹکانا۔

قولہ مواقیت:۔ یہ مِیْقات کی جمع ہے بمعنی وقت۔ وَقَتَ وقْتًا ﴿ضرب﴾ جیسے کِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ توْقِیْتًا ﴿تفعیل﴾ وقت متعین کرنا۔

قولہ مغالاۃ:۔ غَلَا غُلُوًّا ﴿نصر﴾ تجاوز کرنا جیسے لَا تَغْلُوْ فِیْ دِیْنِکُمْ۔ مُغَالَاۃ ﴿مفاعلہ﴾ گراں ہونا۔

قولہ الصدقات:۔ یہ صَدَقَۃ کی جمع ہے بمعنی مہر۔ خیرات صَدَقَ صَدْقًا ﴿نصر﴾ سچ بولنا جیسے رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ صَدَقَۃ ﴿نصر﴾ تَصَدُّقًا ﴿تفعل﴾ خیرات کرنا جیسے وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ تَصْدِیْقًا ﴿تفعیل﴾ سچا جاننا جیسے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ مُصَادَقَۃ ﴿مفاعلہ﴾ سچی دوستی قائم کرنا

وَصِحَافُ الْاَلْوَانِ اَشْھٰی اِلَیْکَ مِنْ صَحَائِفِ الْاَدْیَانِ وَ دُعَابَۃُ الْاَقْرَانِ آنَسُ لَکَ مِنْ تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ تَاْمُرُ بِالْعُرْفِ وَتَنْتَھِکُ حِمَاہُ وَتَحْمِیْ عَنِ النُّکْرِ وَلَا تَتَحَامَاہُ وَتُزَحْزِحُ عَنِ الظُّلْمِ ثُمَّ تَغْشَاہُ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاہُ ثُمَّ اَنْشَدَ.

ترجمہ:۔ اور رنگ برنگے پیالے زیادہ مرغوب ہیں تیری طرف دینی کتابوں سے اور خوش گپیاں ہم عمروں سے زیادہ مانوس کرنے والی ہیں تجھے (زیادہ محبوب ہیں تجھے) تلاوت قرآن سے۔ حکم کرتا ہے تو اچھی باتوں کا اور پردہ دری کرتا ہے تو اچھی باتوں کی حدود کی۔ اور روکتا ہے تو برے کاموں سے اور خود نہیں بچتا تو۔ اور دور رکھتا ہے دوسروں کو ظلم سے پھر ڈھانپ لیتا ہے تو اس ظلم کو ۔ اور ڈرتا ہے تو لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ تو اس سے ڈرے پھر شعر کہا

تشریح: قولہ صحاف: یہ صحفۃ کی جمع ہے بمعنی وہ پیالہ جس سے پانچ آدمی سیر

ہوسکیں اسکی تصغیر صُحَیفة آتی ہے بمعنی وہ پیالہ جس سے ایک ہی آدمی سیر ہوسکے۔ ایک لفظ منکللة ہے بمعنی وہ پیالہ جس سے دو تین آدمی سیر ہوسکیں۔ ایک لفظ جفْنة ہے وہ پیالہ جس سے ان گنت آدمی سیر ہوسکیں تصْحِیفًا ﴿تفعیل﴾ تصفُّحا ﴿تفعل﴾ غلطی کرنا۔ اِصْحافًا ﴿افعال﴾ صحیفے جمع کرنا۔ ایک لفظ صحِیفة ہے وہ چیز جس پہ لکھا جائے اسکی جمع صحائف اور صُحُف آتی ہیں جیسے صُحُفُ اِبْراهِیم و مُوسٰی۔ ایک لفظ مُصْحَف ہے ما جُمِعَتْ فِیْهِ الصَّحائِف۔

قولہ دعابة:۔ بمعنی ہنسی اور مذاق دعب دعْبًا ﴿فتح﴾ خوش طبعی کرنا مُداعبة ﴿مفاعلہ﴾ تداعُبًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے خوش طبعی کرنا۔

قولہ الاقران:۔ یہ قرن کی جمع ہے بمعنی ہم عمر ساتھی۔ قرن قرْنا ﴿ضرب﴾ ملانا۔ قرن قرنا ﴿سمع﴾ بڑے سینگوں والا ہونا۔ مُقارنة ﴿مفاعلہ﴾ اقتِرانا ﴿افتعال﴾ ملنا جیسے معهُ الْمَلٰئِكَةُ مُقْتَرِنِیْن۔ ایک لفظ قرْن بمعنی سینگ ہے جس کی جمع قُرُوْن آتی ہے۔

قولہ تأمر:۔ امر امْرًا ﴿نصر﴾ حکم کرنا جیسے قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰه۔ اِیمارًا ﴿افعال﴾ حکم کرنا۔ تأمِیْرًا ﴿تفعیل﴾ امیر بنانا، حاکم بنانا۔ مُوامرة ﴿مفاعلہ﴾ مشورہ کرنا۔

قولہ تنتهک:۔ نهک نهْکا ﴿فتح﴾ غالب ہونا۔ نهُک نهاکة ﴿کرم﴾ دلیر ہونا اِنْتِهاکًا ﴿افتعال﴾ توہین کرنا، پردہ دری کرنا۔

قولہ حماہ:۔ بمعنی چراگاہ۔ حمی حمْیًا ﴿ضرب﴾ روکنا، حفاظت کرنا۔ حمِیَ حمًا و اِحْماءً ﴿سمع ، افعال﴾ گرم کرنا جیسے یوم یُحْمٰی علیْها فِیْ نار جهنَّم۔ تحامُیًا ﴿تفاعل﴾ تحمُّیًا ﴿تفعل﴾ اِحْتِماءً ﴿افتعال﴾، روکنا بچنا۔

قولہ تَزَحْزَح:۔ زَحْزَح زَحْزَحَۃ ﴿فعللہ﴾ دور کرنا۔

قولہ الظلم:۔ ظَلَمَ ظُلْمًا ﴿ضرب﴾ ظلم کرنا جیسے فقدْ ظَلَمَ نفْسه۔ ظَلِمَ ظَلَمًا ﴿سمع﴾ اظلامًا ﴿افعال﴾ تاریک ہونا جیسے فاذا هُمْ مُظْلِمُوْن۔ تَظْلِيمًا ﴿تفعیل﴾ ظلم کی طرف نسبت کرنا۔

قولہ تغشاه:۔ غَشِيَ غشْيًا ﴿سمع﴾ تغْشِيَة ﴿تفعیل﴾ تغشِّيًا ﴿تفعل﴾ ڈھانپنا جیسے وَاِذا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ ۔اِغْشاءٌ ﴿افعال﴾ ڈھکوانا۔

قولہ تخشى:۔ خَشِيَ خَشْيًا خَشْيَةً ﴿سمع﴾ ڈرنا جیسے اِنَّما يَخْشَى اللّٰه مِنْ عِبادِهِ الْعُلَمآءُ۔ تَخْشِيَة ﴿تفعیل﴾ ڈرانا۔

قولہ انشد:۔ نَشَدَ نَشْدًا ﴿نصر﴾ گم شدہ چیز تلاش کرنا۔ اِنْشادًا ﴿افعال﴾ گم شدہ چیز کی پوچھ گچھ کرنا۔ شعر پڑھنا۔

۔تَبًّا لِطَالِبِ دُنْيَا	ثَنٰى اِلَيْهَا اِنْصَابَهُ
مَا يَسْتَفِيْقُ غَرَامًا بِهَا	وَفَرْطَ صَبَابَهُ
وَلَوْ دَرٰى لَكَفَاهُ	مِمَّا يَرُوْمُ صُبَابَهُ

ثُمَّ اِنَّهٗ لَبَّدَ عَجَاجَتَهٗ وَغَيَّضَ مُحَاجَتَهٗ وَاعْتَضَدَ شَكْوَتَهٗ وَتَأَبَّطَ هَرَاوَتَهٗ فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ اِلٰى تَحَفُّزِهٖ وَرَأَتْ تَأَهُّبَهٗ لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِهٖ اَدْخَلَ كُلٌّ مِنْهُمْ يَدَهٗ فِيْ جَيْبِهٖ فَاَفْعَمَ لَهٗ سَجْلًا مِنْ سَيْبِهٖ وَقَالَ اِصْرِفْ هٰذَا فِيْ نَفْقَتِكَ اَوْ فَرِّقْهُ عَلٰى رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهٗ مِنْهُمْ مُغْضِيًا وَانْثَنٰى عَنْهُمْ مُثْنِيًا وَجَعَلَ يُوَدِّعُ مَنْ يُشَيِّعُهٗ لِيَخْفٰى عَلَيْهِ مَهْيَعُهٗ وَيُسَرِّبُ مَنْ يَتْبَعُهٗ لِكَيْ يُجْهَلَ مَرْبَعُهٗ

ترجمہ:۔

۔ ہلاکت ہو دنیا طلب کرنے والے کیلئے جس نے پھیر دیا دنیا کی طرف اپنے میلان کو

نہیں ہوش میں آتا از روئے محبت کے اسکے ساتھ اور انتہائی سخت قسم کے عشق کے

اور کاش جان لیتا دنیا کی حقیقت کو البتہ کافی ہو جاتا اس کو

اس چیز سے جسکا انسان قصد کرتا ہے سابہ کا (بچی ہوئی بقیہ چیز)

پھر حضرت صاحب نے صاف کیا اپنے غبار کو اور خشک کیا اپنے تھوک کو اور کندھے پر رکھا اپنے مشکیزے کو اور بغل میں لیا اپنے ڈنڈے کو۔ پس جب محسوس کیا جماعت نے اس کی تیاری کو اور دیکھا اسکی تیاری کو اپنی جگہ سے جدا ہونے کے لئے تو داخل کیا ان میں سے ہر ایک نے اپنے ہاتھ کو اپنی جیب میں۔ پس بھر دیا اس کا ڈول عطایا سے اور کہا خرچ کر اس کو اپنے خرچے میں یا تقسیم کر اس کو اپنے ساتھیوں میں۔ پس قبول کرلیا اس نے انکے پیسوں کو ان سے چشم پوشی کرتے ہوئے اور لوٹا ان سے تعریف کرتے ہوئے اور شروع ہوا کہ الوداع کہتا تھا اس شخص کو جو ساتھ ساتھ چلتا اس کے تاکہ مخفی رہے اس پر اس کا راز اور جدا کر دیتا تھا اس شخص کو جو پیچھے چلتا اس کے تاکہ مجہول رہے اس کا گھر۔

تشریح۔قولہ تبًا :۔تبّ تبًا ﴿ضرب﴾ ھلاک ہونا جیسے تبّت یدا ابی لھب وّتب۔تتبیبا ﴿تفعیل﴾ ھلاک کرنا جیسے ما زادوھم غیر تتبیب ایک لفظ تباب ہے بمعنی ھلاکت۔

قولہ ثنی :۔ثنی ثنیا ﴿ضرب﴾ موڑنا جیسے الا انّھم یثنون صدورھم۔ ثناء ﴿ضرب﴾ تعریف کرنا اثناء ﴿افعال﴾ پھیرنا تعریف کرنا انثناء ﴿انفعال﴾ مڑنا

قولہ انصبابہ:صبّ صبًا ﴿نصر﴾ پلٹنا، ڈالنا جیسے انّا صببنا الماء صبًا تصبیبا ﴿تفعیل﴾ گرانا صبابۃ ﴿سمع﴾ فریفتہ ہونا۔ انصبابا ﴿انفعال﴾

گرنا مرادی معنی قائل ہونا۔

قولہ یستفیق:۔فاق فَوقًا ﴿نصر﴾ بلند ہونا جیسے ورفعنا فَوقَکُمُ الطُّور۔ تَفوِیقًا ﴿تفعیل﴾ فضیلت دینا۔ اِفاقَة ﴿افعال﴾صحت یاب ہونا۔ اِستِفاقَة ﴿استفعال﴾ ہوش میں آنا۔

قولہ غراما:۔بمعنی اشتیاق، ایسی محبت جو دل کو مصیبت میں مبتلا کر دے نقصان، ہلاکت غَرِم غرمًا ﴿سمع﴾ چمٹنا۔ایک لفظ مَغرَم بمعنی تاوان ہے جیسے یَتَّخِذُ مَا یُنفِقُ مُغرَمًا جسکی جمع مَغارِم آتی ہے۔

قولہ یروم:۔ رامَ رَومًا ﴿نصر﴾قصد کرنا۔ترویمًا ﴿تفعیل﴾ٹھہرنا۔

قولہ صبابہ:۔ وہ دودھ یا پانی جو برتن میں باقی رہ جائے مراد اس سے کوئی بھی تھوڑی چیز ہے اسکی جمع صبابات آتی ہے

قولہ لبد:۔لَبَدَ لَبدًا ﴿نصر،سمع﴾ٹھہرنا۔تلبیدًا ﴿تفعیل﴾ٹھہرانا۔

قولہ عجاجتہ:۔بمعنی وہ غبار جسکو ہوا اڑائے۔عَجَّ عجًّا وعجیجًا ﴿نصر﴾ آواز بلند کرنا تعجیجًا ﴿تفعیل﴾غبار اڑانا۔

قولہ غیض:۔غاض غیضًا ﴿ضرب﴾اِنغِیاضًا ﴿انفعال﴾ خشک ہونا جیسے وغِیضَ الماء۔تغییضًا ﴿تفعیل﴾کم کرنا۔

قولہ مجاجتہ:۔بمعنی تھوک۔مَجَّ مجًّا ﴿نصر﴾تھوکنا۔

قولہ شکوتہ:۔بمعنی چھوٹا مشکیزہ۔اسکی جمع شکوات آتی ہے شکا شکوًا وشکایۃ ﴿نصر، ضرب﴾ شکایت کرنا جیسے اِنَّمَا اَشکُو بَثِّی وحُزنِی اِلَی اللّٰہ

قولہ تأبط:۔تأبُّطًا ﴿تفعل﴾بغل میں لینا یہ اِبط سے ماخوذ ہے جسکی جمع آباط آتی ہے

قولہ هراوته:۔ بمعنی موٹا ڈنڈا جسکی جمع هراوات و هری آتی ہیں۔هراهروًا ﴿نصر﴾ لاٹھی مارنا۔

قولہ رنت:۔رنا رنوًا ﴿نصر﴾ بھول کر دیکھنا تاکنا۔

قولہ تحفزہ:۔حفز حفزًا ﴿ضرب﴾ کسی کو اٹھانے کیلئے دھکا دینا،جلدی کرنا۔ تحفُّزًا ﴿تفعل﴾ جلدی کرنا۔

قولہ مزایلة:۔زوالًا ﴿نصر﴾ جدا ہونا۔ زیْلًا ﴿ضرب﴾ ازالة تزییلًا ﴿افعال،تفعیل﴾ جدا کرنا جیسے فزیّلنا بینَهُمْ.زایلَ مُزایلةً ﴿مفاعله﴾جدا ہونا

قولہ مرکزہ:۔بمعنی گاڑنے کی جگہ اسی سے رِکاز بمعنی مدفون خزانہ ہے کمافی الحدیث وَفِی الرِّکَازِ الْخُمسُ .رکز رُکُوزًا ﴿نصر﴾ گاڑنا۔

قولہ جیبه:۔بمعنی گریبان مجازا سینہ بھی مراد ہوتا ہے جیسے وَلْیضرِبنَّ بِخُمُرِهِنَّ علی جُیُوبِهِنَّ جاب جیْبًا ﴿ضرب﴾ گریبان لگانا،جیب لگانا۔ تجْییْبًا ﴿تفعیل﴾ گریبان لگانا۔جیْب بمعنی جیب جسکی جمع جُیُوْب آتی ہے۔

قولہ افعم:۔فعُم فعامةً ﴿کرُم﴾ بھر جانا۔ فغما ﴿فتح﴾ افعم افعامًا ﴿افعال﴾ پُر کرنا۔

قولہ سجلا:۔بمعنی ڈول اسکی جمع سجال اور سُجُوْل آتی ہیں سجل سجْلًا ﴿نصر﴾ پلٹنا۔

قولہ سیبه:۔بمعنی عطیہ جمع سُیُوْب. ساب سیْبًا ۔بلا روک ٹوک چلنا مرادی معنی عطیہ دینا اسی سے سائبة ہے وہ اونٹنی جسے مشرکین بتوں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے۔

قولہ نفقتک:۔نفق نِفاقًا ﴿نصر،سمع﴾ خرچ ہونا،ختم ہونا،کم ہونا۔ انفاقًا

﴿افعال﴾ خرچ کرنا جیسے وَاَنفِقُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

قولہ فرقہ: ۔فَرَق فَرْقًا ﴿نصر﴾ جدا کرنا جیسے فَافرُق بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ۔ تَفَرُّقًا ﴿تفعل﴾ اِفْتِرَاقًا ﴿افتعال﴾ تَفَارُقًا مُفَارَقَۃً ﴿تفاعل، مفاعلہ﴾ جدا ہونا۔ تَفْرِیْقًا ﴿تفعیل﴾ جدا کرنا جیسے لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْہُمْ۔

قولہ رفقتک: ۔یہ رَفِیْق (ساتھی) کی جمع ہے رَفَق رَفْقًا ﴿نصر﴾ نفع دینا۔ رِفْقًا ﴿نصر، سمع، کرم﴾ مہربانی کرنا۔ رَفَاقَۃً ﴿کرم﴾ ساتھی ہونا۔ اِرْفَاقًا ﴿افعال﴾ مہربانی کرنا، نفع پہنچانا۔

قولہ مغضیا: ۔غَضًا غَضْوًا ﴿نصر﴾ اِغْضَاءً ﴿افعال﴾ چشم پوشی کرنا۔

قولہ یشیعہ: ۔شَیْعًا ﴿ضرب﴾ پھیلنا۔ تَشْیِیْعًا ﴿تفعیل﴾ کسی کو رخصت کرنے کیلئے جانا مرادی معنی پیچھے لگنا

قولہ مہیعہ: ۔بمعنی کشادہ اور کھلا راستہ جمع مَهَایِع آتی ہے۔ هَاعَ هَیْعًا ﴿ضرب﴾ پھیلنا۔

قولہ یسرب: ۔سَرَب سُرُوْبًا ﴿نصر﴾ ظاہر ہونا، بہنا، چلنا۔ تَسْرِیْبًا ﴿تفعیل﴾ چھوڑنا ایک لفظ سَرَب ہے بمعنی تہہ خانہ۔

قولہ مربعہ: ۔وہ منزل جہاں موسم بہار گزارا جائے مراد مطلق منزل ہے ایک لفظ رَبْعٌ ہے منزل جمع اَرْبُع، رُبُوْع آتی ہیں۔ رَبَع رَبْعًا ﴿فتح﴾ ٹھہرنا۔ رُبُوْعًا موسم بہار کا آنا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَاتَّبَعْتُهٗ مُوَارِيًا عَنْهُ عِيَانِيْ وَقَفَوْتُ اِثْرَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَرَانِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَغَارَةٍ فَانْسَابَ فِيْهَا عَلٰى غَرَارَةٍ فَامْهَلْتُهٗ رَيْثَمَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهٗ مُثَافِنًا

لِتِلْمِیْذٍ عَلٰی خُبْزٍ سَمِیْذٍ وَجَدْیٍ حَنِیْذٍ وَقُبَالَتُهُمَا خَابِیَةُ نَبِیْذٍ فَقُلْتُ لَهٗ یَا هٰذَا اَیَكُوْنُ ذَاكَ خَبَرُكَ وَهٰذَا مُخْبَرُكَ فَزَفَرَ زَفْرَةَ الْقَیْظِ وَكَادَ یَتَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ وَلَمْ یَزَلْ یُحَمْلِقُ اِلَیَّ حَتّٰی خِفْتُ اَنْ یَّسْطُوَ عَلَیَّ فَلَمَّا اَنْ خَبَتْ نَارُهٗ وَتَوَارٰی اُوَارُهٗ اَنْشَدَ

لَبِسْتُ الْخَمِیْصَةَ اَبْغِی الْخَبِیْصَةَ وَاَنْشَبْتُ شِصِّیْ فِیْ كُلِّ شِیْصَهْ

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس پیچھے ہوا میں اس کے دراں حالیکہ چھپانے والا تھا میں اس سے اپنے جسم کو، اور چلا میں اس کے قدموں کے نشانات پر اس حیثیت سے کہ وہ مجھے نہ دیکھے حتی کہ پہنچا وہ ایک غار کی طرف۔ پس داخل ہوا وہ غار میں غفلت کے ساتھ۔ پس مہلت دی میں نے اس کو اتنی دیر کہ وہ اتار لے اپنے جوتوں کو اور دھو لے اپنے پاؤں کو۔ پھر اچانک داخل ہوا میں اس پر پس پایا میں نے اس کو اس حال میں کہ بیٹھا ہوا تھا تلمیذ کے ساتھ خالص سفید آٹے (میدہ) کی روٹی پر اور بھنے ہوئے بکرے پر اور ان دونوں کے سامنے انگور کی شراب کا مٹکا تھا۔ پس میں نے کہا اس کو اے بد بخت کیا وہ تیرا ظاہر ہے اور یہ تیرا باطن ہے پس اس نے جوش مارا مثل جوش مارنے آگ کے (آگ بگولہ ہو گیا) اور قریب تھا وہ پھٹ جاتا غصہ کی وجہ سے ہمیشہ گھورتا رہا میری طرف حتی کہ میں نے خوف کیا کہ وہ مجھ پر حملہ کر دے پس جب بجھ گئی اس کے غصہ کی آگ اور مخفی ہو گیا اس کا غصہ تو شعر کہا

؎ پہنتا ہوں میں منقش چادر اور طلب کرتا ہوں میں مزین حلوہ ☆ اور لگایا ہوا ہے میں نے اپنا جال ہر شکار کے لئے ☆

تشریح: قولہ عیانی:۔ بمعنی شخص، ذات جمع عَیْن اور اَعْیُنَۃ آتی ہیں۔

قولہ قفوت:۔ قَفَا قَفْوًا ﴿نصر﴾ پیچھے لگنا جیسے لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔تابعداری کرنا۔ تَقْفِیَةٌ ﴿تفعیل﴾ آنا، پیچھے چلانا جیسے وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِهٖ

بالرُسُلِ .تقفِيًا ﴿تفعل﴾ پیچھا کرنا۔

قولہ مغارۃ:۔ بمعنی گڑھا کھودنے کی جگہ یہاں مراد غار ہے اسکی جمع مغارات آتی ہے۔

قولہ انساب:۔ ساب سَیبًا ﴿ضرب﴾ تیز چلنا، جلدی چلنا۔ انسِیابًا ﴿انفعال﴾ کھسکنا۔

قولہ غرارۃ:۔ غُرُورًا ﴿نصر﴾ دھوکہ دینا جیسے مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ۔ غَرارۃً ﴿سمع﴾ ناتجربہ کار ہونا شریف ہونا، غافل ہونا۔

قولہ امھلتہ:۔ مَهَلَ مَهْلًا ﴿فتح﴾ اِمْهَالًا ﴿افعال﴾ مہلت دینا جیسے اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔

قولہ ریثما:۔ ما مصدر یہ ہے رَاثَ رَيْثًا ﴿ضرب﴾ دیر کرنا۔ تَرْيِيْثًا ﴿تفعیل﴾ تھکنا۔ اِرَاثَةً ﴿افعال﴾ دیر کرانا۔

قولہ خلع:۔ خَلْعًا ﴿فتح﴾ اتارنا جیسے فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ۔

قولہ نعلیہ: یہ نَعْلٌ (جوتی) کا تثنیہ ہے۔ اسکی جمع نِعَال آتی ہے نَعَلًا ﴿سمع﴾ اِنْتِعَالًا ﴿افتعال﴾ تَنَعُّلًا ﴿تفعل﴾ جوتی پہننا۔ نَعْلًا ﴿فتح﴾ جوتی دینا۔

قولہ غسل:۔ غَسْلًا ﴿ضرب﴾ دھونا جیسے فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ ایک لفظ غُسْل ہے بمعنی نہانا غِسْل بمعنی آلہ غسل۔ اِغْتِسَالًا ﴿افتعال﴾ جیسے حَتّٰى تَغْتَسِلُوا۔ تَغْسِيلًا ﴿تفعیل﴾ نہانے میں مبالغہ کرنا۔

قولہ ھجمت:۔ ھجم هُجُومًا ﴿نصر﴾ داخل ہونا، کرنا۔

قولہ مثافنا:۔ ثَفَن ثَفْنًا ﴿ضرب﴾ لازم پکڑنا مُثَافَنَةً ﴿مفاعلہ﴾ گھٹنے سے گھٹنا ملانا مرادی معنی مصاحب ومجالس ہونا۔ قولہ تلمیذ:۔ بمعنی شاگرد جمع تَلَامِيْذ اور

تَلامُذُ آتی ہیں اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ خبز:۔ روٹی اسکی جمع اَخباز آتی ہے خَبز خُبزًا ﴿ضَرَبَ﴾ اختباز ﴿افتعال﴾ روٹی پکانا۔ خبّاز روٹی پکانے والا۔

قولہ سمیذ:۔ باریک آٹا میدہ یہ اسم جامد ہے۔

قولہ جدی:۔ بکری کا بچہ جمع جِداء آتی ہے جَدی جَدیًا ﴿ضَرَبَ﴾ عطیہ لینا جَدْوًا ﴿نَصَرَ﴾ عطیہ دینا۔ اِجْتِداءً ﴿افتعال﴾ اِسْتِجْداءً ﴿استفعال﴾ عطیہ مانگنا۔

قولہ حنیذ: یہ مَحْنُوذٌ کے معنی میں ہے یعنی بھنا ہوا گوشت حَنَذَ حَنذًا ﴿ضَرَبَ﴾ بھونا

قولہ قبالتهما:۔ بمعنی سامنے۔

قولہ خابیة:۔ بمعنی مٹکا اسکی جمع خَوابِیُ ہے خَبأَ خَبأً ﴿فتحَ﴾ چھپانا جیسے اَلَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبأَ ۔اِخْتِباءً ﴿افتعال﴾ چھپنا۔

قولہ نبیذ:۔ کھجور یا انگور کا نچوڑا ہوا پانی اسکی جمع اَنبِذَةٌ ہے نَبَذَ نَبذًا ﴿ضَرَبَ﴾ پھینکنا جیسے فَنَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ تَنْبِیْذًا ﴿تفعیل﴾ اِنْبَاذًا ﴿افعال﴾ اِنْتِبَاذًا ﴿افتعال﴾ نبیذ بنانا۔

قولہ خبرك:۔ بمعنی خبر مرادی معنی ظاہر جمع اَخْبُرٌ اور اَخابِیرُ آتی ہیں۔ خَبْرًا، خَبْرَةً، خِبْرًا ﴿نَصَرَ﴾ آزمانا، جاننا جیسے وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۔خُبْرًا ﴿سَمِعَ کَرُمَ﴾ حقیقت حال سے واقف ہونا۔ اِخْبَارًا تَخْبِیْرًا ﴿افعال، تفعیل﴾ خبر دینا آگاہ کرنا اِخْتِبَارًا ﴿افتعال﴾ آزمانا ایک لفظ مَخْبَرٌ ہے لغوی معنی خبر کی جگہ مرادی معنی باطن۔

قولہ فزفر:۔ زَفَرَ زَفْرًا وَزَفْرَةً ﴿ضَرَبَ﴾ لمبی لمبی سانس لینا اسی سے لفظ زَفِیْر ہے

بمعنی گدھے کی آواز کا ابتدائی حصہ جیسے لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ۔

قولہ القیظ:۔ قَاظَ قَيْظًا ﴿ضرب﴾ سخت گرم ہونا۔

قولہ یتمیز:۔ مَازَ مَيْزًا ﴿ضرب﴾ تَمْيِيزًا ﴿تفعیل﴾ إمَازَة ﴿افعال﴾ جدا کرنا۔ تَمَيُّزًا ﴿تفعل﴾ اِمْتِيَازًا ﴿افتعال﴾ پھٹنا جدا ہونا۔

قولہ الغیظ:۔ غَيْظًا ﴿ضرب﴾ غصہ دلانا جیسے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّار۔

قولہ یحملق:۔ حَمْلَقَ حَمْلَقَةً ﴿فعللہ﴾ گھور گھور کر دیکھنا۔

قولہ یسطو:۔ سَطَا سَطْوًا ﴿نصر﴾ حملہ کرنا۔

قولہ خبت:۔ خَبَا خَبْوًا ﴿نصر﴾ بجھنا جیسے كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا۔ تَخْبِيَةً ﴿تفعیل﴾ اِخْبَاءً ﴿افعال﴾ بجھانا۔

قولہ نارہ:۔ آگ اس کی جمع نِيرَان ہے۔ نُورًا ﴿نصر﴾ روشن ہونا۔ تَنْوِيرًا ﴿تفعیل﴾ اِنَارَةً ﴿افعال﴾ روشن کرنا ایک لفظ نُور بمعنی روشنی ہے اس کی جمع اَنْوَار آتی ہے۔

قولہ اوارہ:۔ شعلہ جمع اُوَرٌ ہے۔

قولہ لبست:۔ لَبَسَ لَبْسًا ﴿ضرب﴾ ملانا جیسے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ لُبْسًا ﴿سمع﴾ پہننا جیسے وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا۔ اِلْبَاسًا ﴿افعال﴾ چھپانا۔ تَلْبِيسًا ﴿تفعیل﴾ پہنانا۔

قولہ الخمیصۃ:۔ سیاہ اونی کمبل اس کی جمع خَمَائِص آتی ہے خَمَصَ خَمْصًا ﴿نصر﴾ لاغر کرنا۔ خُمُوصًا ﴿کرم﴾ لاغر ہونا۔

قولہ الخبیصہ:۔ کھجور اور گھی سے بنا ہوا حلوہ۔ خَبَصَ خَبْصًا ﴿ضرب﴾ ملانا،

خلط ملط کرنا۔

قولہ انشبت :۔نشب نشوبا ﴿سمع﴾ لٹکنا، گڑنا۔انشابا ﴿افعال﴾ تنشیبا ﴿تفعیل﴾ گاڑنا لٹکانا۔

قولہ شصی:۔وہ کانٹا جس کے ساتھ مچھلی کا شکار کیا جائے۔

قولہ شیصہ:۔شکار۔اس کا باب مستعمل نہیں۔

وَصَیَّرْتُ وَعْظِیْ اُحْبُوْلَۃً	اُرِیْغُ الْقَنِیْصَ بِھَا وَ الْقَنِیْصَۃَ
وَالْجَانِیَ الدَّھْرُ حَتّٰی وَلَجْتُ	بِلُطْفِ احْتِیَالِیْ عَلَی اللَّیْثِ عِیْصَہٗ
عَلٰی اَنَّنِیْ لَمْ اَھَبْ صَرْفَہٗ	وَلَا نَبَضَتْ لِیْ مِنْہُ فَرِیْصَۃٌ
وَلَا شَرَعَتْ بِیْ عَلٰی مَوْرِدٍ	یُدَنِّسُ عِرْضِیْ نَفْسٌ حَرِیْصَۃٌ
وَلَوْ اَنْصَفَ الدَّھْرُ فِیْ حُکْمِہٖ	لَمَا مَلَّکَ الْحُکْمَ اَھْلَ النَّقِیْصَۃِ

ثُمَّ قَالَ لِیْ اُدْنُ فَکُلْ وَاِنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ فَالْتَفَتُّ اِلٰی تِلْمِیْذِہٖ وَقُلْتُ عَزَمْتُ عَلَیْکَ بِمَنْ یُسْتَدْفَعُ بِہِ الْاَذٰی لِتُخْبِرَنِیْ مَنْ ذَا فَقَالَ ھٰذَا اَبُوْ زَیْدِنِ السُّرُوْجِیُّ سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْاُدَبَاءِ فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَیْثُ اَتَیْتُ وَقَضَیْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَأَیْتُ.

ترجمہ:۔ اور بنایا ہے میں نے اپنے وعظ ونصیحت کو شکار کا آلہ ☆ اور تلاش کرتا ہوں میں نر شکار اس کے ذریعے اور مادہ شکار ☆ اور مجبور کردیا ہے مجھے زمانے نے حتی کہ داخل ہوتا ہوں میں ☆ اپنے عمدہ قسم کے حیلوں کے ساتھ شیر پر اس کے گھر میں ☆ اس کے باوجود میں نہیں ڈرا زمانے کے حوادثات سے ☆ اور نہیں حرکت کی میرے لئے زمانے کے حوادثات سے میرے شانہ کے گوشت نے ☆ اور نہیں داخل کیا مجھے کسی ایسے مورد (گھاٹ) پر ☆ جو میلا کردے میری عزت کو

میری حریص طبعیت نے ☆ اور اگر انصاف کرتا زمانہ اپنے فیصلہ میں ☆ البتہ نہ مالک بناتا فیصد کا کمینے شخص کو ☆

پھر کہا مجھے قریب ہو جا اور کھالے اور اگر چاہتا ہے تو پس کھڑا ہو اور کہہ دے۔ پس متوجہ ہوا میں اس کے تلمیذ کی طرف اور کہا میں نے قسم دیتا ہوں میں تجھ پر اس ذات کی کہ جس کے ساتھ دفع کی جاتی ہیں تکلیفیں تا کہ بتائے تو مجھے کون ہے یہ شخص پس کہا اس نے یہ ابوزید سروجی ہے غرباء کا چراغ ہے اور ادباء کا تاج ہے پس لوٹا میں جہاں سے آیا تھا اور پورا کیا میں نے تعجب کو اس سے جو میں نے دیکھا۔

تشریح: قوله احبولة: ۔بمعنی جال حبل حبلا ﴿نصر﴾ رسی باندھنا حُبَلا ﴿سمع﴾ حاملہ ہونا تحبیلا ﴿تفعیل﴾ إحبالا ﴿افعال﴾ حاملہ کرنا۔ ایک لفظ حبلٌ بمعنی رسی ہے جیسے واعتصموا بحبل الله جميعا اسکی جمع حبالٌ آتی ہے ایک لفظ حابُولٌ بمعنی پھانسی ہے۔

قوله اريغ: ۔راغ روغا ﴿نصر﴾ کسی چیز کو خفیہ طریقے سے تلاش کرنا إراغة ﴿افعال﴾ مکروفریب سے طلب کرنا مرادی معنی مطلقا تلاش کرنا۔

قوله القنيص: ۔مذکر شکار اور قنيصةٌ مؤنث شکار۔ قنصا ﴿ضرب﴾ اقتناصا ﴿افتعال﴾ شکار کرنا۔

قوله الجاني: ۔لجأ لجأ ﴿فتح﴾ إلتجاء ﴿افتعال﴾ مجبور ہو محتاج ہونا الجاء ﴿افعال﴾ تلجية ﴿تفعيل﴾ مجبور کرنا۔

قوله الليث: ۔شیر جمع لُيُوث اور مَليثةٌ آتی ہیں۔ تلييثا ﴿تفعیل﴾ شیر کی مانند ہونا۔ لاث لوثا ﴿نصر﴾ بھگنا۔ تلويثا ﴿تفعيل﴾ بھگونا، ملوث کرنا۔

قوله عيصه: ۔ہر شئی کا ٹھکانا اسکی جمع عِيصان اور اغياص آتی ہیں۔

قولہ لم اھب:۔ ھاب ھَیبَۃً ﴿سمع﴾ خوف کرناتھیِیبًا ﴿تفعیل﴾ خطرناک بنانا اِھابَۃً ﴿افعال﴾ ڈانٹنا۔

قولہ صرفه:۔بمعنی حادثہ اس کی جمع صُرُوفٌ آتی ہے۔

قولہ نبضت:۔نَبَضَ نبضًا ﴿ضرب﴾ حرکت کرنا ایک لفظ نبض ہے وہ رگ جس سے انسان کی صحت اور بیماری معلوم کی جاتی ہے۔

قولہ فریصه:۔خوف کے وقت کندھے کے گوشت کا حرکت کرنا۔اس کی جمع فرائص آتی ہے فَرَصَ فَرْصًا ﴿ضَرَبَ﴾ شانے کے گوشت کا حرکت کرنا۔

قولہ یدنس:۔دَنِسَ دَنَسًا ﴿سَمِعَ﴾ میلا کچیلا ہونا،عیب دار ہونا۔تَدْنِیْسًا ﴿تفعیل﴾ عیب دار کرنا،میلا کرنا۔

قولہ عرضی:۔بمعنی عزت اس کی جمع اَعْراض آتی ہے عَرَضَ عَرْضًا ﴿ضَرَبَ﴾ پیش کرنا جیسے ثُمَّ عَرَضَہُمْ عَلَی الْمَلَائِکَۃِ۔عَراضَۃً ﴿کَرُمَ﴾ چوڑا ہونا۔تَعْرِیْضًا ﴿تفعیل﴾ کسی پر ڈھال کے بات کرنا جیسے فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِہٖ۔اِعْرَاضًا ﴿افعال﴾ منہ پھیرنا جیسے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ

قولہ حریصه:۔بمعنی حرص،لالچ،شِدَّۃُ الْاِرَادَۃِ اِلَی الْمَطْلُوْبِ حَرَصَ حَرْصًا ﴿سَمِعَ، ضَرَبَ﴾ جیسے وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ وَاحْتِرَاصًا ﴿افتعال﴾ لالچ کرنا۔

قولہ انصف:۔ نَصَفًا ﴿نَصَرَ﴾ آدھا لینا تَنْصِیْفًا ﴿تفعیل﴾ آدھا کرنا۔اِنْصَافًا ﴿افعال﴾ انصاف کرنا۔

قولہ النقیصہ:۔ نَقَصَ نَقْصًا ﴿نصر﴾ کم ہونا جیسے وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۔ تَنْقِيْصًا ﴿تفعیل﴾ اِنْقَاصًا ﴿افعال﴾ کم کرنا۔

قولہ فالتفت:۔ لَفَتَ لَفْتًا ﴿ضرب﴾ جیسے اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا ۔ تَلْفِيْتًا ﴿تفعیل﴾ پھیرنا، موڑنا اِلْتِفَاتًا ﴿افتعال﴾ متوجہ ہونا۔

قولہ الاذی:۔ اَذًى ﴿سمع﴾ تکلیف والا ہونا تَأْذِيَةً ﴿تفعیل﴾، اِيْذَاءً ﴿افعال﴾ تکلیف پہنچانا جیسے اَلَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ۔

قولہ سراج:۔ چراغ اس کی جمع سُرُج ہے جیسے وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا سَرِجَ سَرَجًا ﴿سمع﴾ جھوٹ بولنا، خوبصورت ہونا تَسْرِيْجًا ﴿تفعیل﴾ مزین کرنا اِسْرَاجًا ﴿افعال﴾ زین کسنا، چراغ جلانا۔

قولہ تاج:۔ شاہی ٹوپی اس کی جمع اَتْوَاج وَتِيْجَان آتی ہیں تَاجَ تَيْجًا ﴿نصر﴾ تَتَوُّجًا ﴿تفعل﴾ تاج پہننا تَتْوِيْجًا ﴿تفعیل﴾ تاج پہنانا۔

پہلا مقامہ ایک نظر میں

مقامات کی ہر دہائی کا پہلا مقامہ زہدیہ (وعظ ونصیحت پر مشتمل) ہے تو اس مقامہ میں ایک خطیب کی زبانی زہد بیان کیا گیا ہے جو آپ بالتفصیل پڑھ چکے مقامات کے خطیب کی خطابت کے جوہر سمجھنے سے پہلے عرب میں رائج خطابت کا سمجھنا ضروری ہے چنانچہ خطباء عرب سجع بندی کے ساتھ متضاد چیزیں بیان کر کے سامعین کو برانگیختہ کیا کرتے ہیں۔

حارث بن ہمام نے اپنے خطیب کا تعارف کراتے ہوئے **وهو يطبع الاسجاع بجواهر لفظه** الخ نثر میں شاعری کی کیا عمدہ مثال قائم کی ہے حتی کہ علامہ تفتازانی نے مختصر المعانی میں صنعت ارصاد کی مثال میں اسی کو پیش کیا ہے آمدم برسر مطلب۔

ابوزید سروجی نے **ايها السادر في غلوائه وما تخفى خافية على مليكك** ۔ کتنے بہترین انداز میں انسان کی غفلت بیان کر کے ہلا انتجت فہی اکبراعدائک ہلا حرف تحضیض سے سامعین کو بھڑکاتے ہوئے فکر آخرت کی رغبت دلائی ہے۔

نیز **اما الحمام ميعادك فمن نصيرك** استفہامیہ جملوں سے کس طرح دنیا میں انہماک سے خوف اور آخرت کی رغبت دلائی مزید برآں **تـوثـر فلسا توعيه على ثواب تشتريه** سے دنیا طلبی اور طول امل پر کس اندوہ ناک انداز میں ندامت دلاتے ہوئے دار آخرت کی طرف راغب کیا ہے اگر ساری تقریر پر مجموعی نظر ڈالی جائے تو بلاشبہ عباسی عہد کے فن خطابت کا ایک نادر نمونہ ہے۔

اَلمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ الحُلوَانِيَّةُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ حلوانیہ شہر کی طرف منسوب ہے حلوان بغداد اور ہمدان کے درمیان واقع ایک شہر کا نام ہے جسے حلوان بن علی نے بسایا تھا حضرت جریر بن عبداللہ نے ۱۹ھ میں فاروقی دور کے اندر اسے فتح کیا حلوان نامی ایک بستی مصر میں اور ایک حلوان نیشاپور میں بھی ہے مگر مشہور حلوان بغدادی ہے۔ امام بخاری وامام مسلم کے شیخ حسن بن علی حلوانی اسی حلوان کے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حارث بن ہمام کو بچپن ہی سے علوم ادبیہ سے دل بستگی تھی ۔ عمر کے بڑھنے کیساتھ ساتھ یہ شوق بھی بڑھتا گیا جوانی میں تو ان کی تمام تر کوششوں کا میدان ہی یہی تھا چنانچہ اس کی دھن میں حلوان پہنچے وہاں ان کی ملاقات ایک عجیب شخص سے ہوئی جو اپنے نسب میں مختلف قسم کی ڈینگیں مار رہا تھا کبھی اپنا نسب شاہان فارس سے جاملاتا اور گاہے اپنے تئیں ملوک شام سے منسوب کرتا اس سب کے باوجود وسعت علم ،فصاحت و بلاغت اور حسن اخلاق اس کی ایسی خوبیاں تھیں جو اس کے تمام عیوب پر پردہ ڈال کر لوگوں کے دل موہ لیتی تھیں ۔ حارث بن ہمام نے بھی اس کا دامن تھام لیا اب خوب مجلسیں ،ادبی مذاکرے اور مشاعرے ہوتے مگر مصائب وحوادث نے اسے بزم یاراں سے جلدی ہی جدا کر دیا یہ جدائی حارث بن ہمام پر کس قدر شاق گذری اسے وہ خود بیان کرتے ہیں

فمار اقنی من لاقنی بعد بعده ولا شافنی من سافنی لو صاله

ولالاح مذند ند لفضله ولا ذوخلال حاز مثل خلاله

حَکَی الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ کَلِفْتُ مُذْ مِیطَتْ عَنِّیَ التَّمَائِمُ وَنِیطَتْ بِیَ الْعَمَائِمَ بِاَنْ اَغْشٰی مَعَانَ الْاَدَبِ وَاُنْضِیَ اِلَیْهِ رِکَابَ الطَّلَبِ لِاَعْلَقَ مِنْهُ بِمَا یَکُوْنُ لِیْ زِیْنَةً بَیْنَ الْاَنَامِ وَمُزْنَةً عِنْدَالْعُوَامِ وَکُنْتُ لِفَرْطِ الَّلهَجِ بِاقْتِبَاسِهٖ وَالطَّمْعِ فِیْ تَقَمُّصِ لِبَاسِهٖ اُبَاحِثُ کُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ وَاسْتَسْقِی الْوَبْلَ وَالطَّلَّ وَاتَعَلَّلُ بِعَسٰی وَلَعَلَّ.

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ھمام نے کہا مجھے پسند ہے جس وقت دور کیئے گئے مجھ سے تعویذات اور باندھ دی گئیں مجھ پر پگڑیاں۔ یہ کہ ڈھانپ لوں میں ادب کی مجلسیں اور لاغر کردوں میں اس کی طرف طلب کی سواریوں کوتا کہ حاصل کروں میں ان مجلسوں سے وہ چیز جو ہو میرے لیے زینت لوگوں میں اور ازروئے بارش کے شدت پیاس کے وقت۔ اور میں انتہائی عشق کی وجہ سے اس کے حاصل کرنے کے ساتھ اور انتہائی طمع کی وجہ سے اس کا لباس پہنے میں مناظرہ کرتا تھا ہر بڑے اور چھوٹے آدمی سے اور پانی طلب کرتا تھا ہر بڑی بڑی اور چھوٹی چھوٹی بارش سے اور میں مشغول رہتا تھا امید اور طمع کے ساتھ

تشریح:قولہ کلفت:۔ کَلِفَ کَلَفًا ﴿سمع﴾ عاشق ہونا محبت کرنا تَکْلِیْفًا ﴿تفعیل﴾ دشوار کام کا حکم دینا جیسے لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا تکلیف دینا تَکَلُّفًا ﴿تفعل﴾ بناوٹی محبت کرنا جیسے وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ مشقت برداشت کرنا۔

قولہ میطت:۔ مَاطَ مَیْطًا مِیَاطًا ﴿ضرب﴾ اِمَاطَةً ﴿افعال﴾ زائل کرنا جدا کرنا تَمْیِیْطًا ﴿تفعیل﴾ ہٹوانا، زائل کرنا۔

قولہ التمائم:۔ یہ تَمِیْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی تعویذ۔ تَمَّ تَمًّا تَمَامًا ﴿ضرب﴾ پورا ہونا جیسے وَتَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ۔ تَتْمِیْمًا ﴿تفعیل﴾ اِتْمَامًا ﴿افعال﴾ پورا کرنا

قولہ نیطت:۔ ناط نوطا ﴿نصر﴾ تنویطا ﴿تفعیل﴾ اناطة ﴿افعال﴾ لٹکانا انتیاطا ﴿افتعال﴾ لٹکنا

قولہ العمائم:۔ یہ عمامة (پگڑی) کی جمع ہے عمّ عُمُوْمًا ﴿نصر﴾ عام ہونا عمًّا ﴿نصر﴾ شامل ہونا عُمُوْمَة ﴿نصر﴾ چچا ہونا۔ تعمیما ﴿تفعیل﴾ پگڑی بندھوانا، عام کرنا۔ اِعماما ﴿افعال﴾ پگڑی بندھوانا، چچاوالا ہونا اعتماما۔ تعمّما استعماما ﴿افتعال، تفعل، استفعال﴾ پگڑی باندھنا۔

قولہ اغشی:۔ غشی غشیا ﴿سمع﴾ ڈھانپنا جیسے واذا غشیھُم موْجٌ مرادی معنی داخل ہونا۔

قولہ معان:۔ مکان، منزل معن مغنا ﴿فتح﴾ آہستہ آہستہ بہنا معنا ﴿سمع﴾ سیراب ہونا امعانا ﴿افعال﴾ کسی چیز کی طلب میں مبالغہ کرنا۔

قولہ انضی:۔ نضی نضوا ﴿نصر﴾ اتارنا۔ انضاء ﴿افعال﴾ تنضّیا ﴿تفعل﴾ لاغر کرنا۔ تنضیة ﴿تفعیل﴾ اتارنا۔

قولہ رکاب:۔ اصل میں اونٹ کی سواری کو کہا جاتا تھا لیکن بعد میں مطلق سواری کیلئے استعمال ہونے لگا رکب رُکُوْبا ﴿سمع﴾ سوار ہونا جیسے فاِذا رکبُوْ فِی الفُلْک ارکابا ﴿افعال﴾ سوار کرنا۔ ترکیبا ﴿تفعیل﴾ ملانا ترکیب دینا۔

قولہ لاعلق:۔ علق علقا ﴿سمع﴾ لٹکنا مرادی معنی حاصل کرنا۔

قولہ زینة:۔ مایُزیَّن بہ جمع ازیان آتی ہے زان زینا ﴿ضرب﴾ تزیینا ﴿تفعیل﴾ ازانة ﴿افعال﴾ مزین کرنا جیسے زُیّن لِلنّاس حُبُّ الشّھوات۔ تزیُّنا ﴿تفعل﴾ مزین ہونا۔

قولہ مزنۃ:۔سفید بادل بارش جمع مُزن آتی ہے جیسے ءَ اَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ مَزَنَ مَزۡنًا ﴿نصر﴾ چلا جانا

قولہ الاوام:۔پیاس کی شدت۔أَم اَوۡمًا ﴿نصر﴾سخت پیاسا ہونا۔

قولہ الھج:۔لَهِجَ لَهۡجًا ﴿سمع﴾فریفتہ ہونا،حریص ہونا۔

قولہ الطمع:۔طَمۡعًا ﴿سمع﴾طَعَامَۃً ﴿کرم﴾لالچ کرنا جیسے اِنَّا نَطۡمَعُ اَنۡ يَّغۡفِرَلَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا۔ تَطۡمِيۡعًا ﴿تفعیل﴾لالچ پر برانگیختہ کرنا۔اِطۡمَاعًا ﴿افعال﴾ طمع دلانا۔

قولہ تقمص:۔قَمۡصَ قَمۡصًا ﴿نصر﴾ پاؤں اٹھا کر دوڑنا تَقۡمِيۡصًا ﴿تفعیل﴾ قمیص پہنانا تَقَمُّصًا ﴿تفعل﴾ قمیص پہننا۔ایک لفظ قمیص ہے بمعنی کرتہ جیسے اِنۡ کَانَ قَمِيۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ قُبُلٍ جسکی جمع اَقۡمِصَۃ آتی ہے۔

قولہ جل:۔جَلَّ جَلَالَۃً وَجَلَالًا ﴿ضرب﴾ بڑے مرتبے والا ہونا جیسے ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ اِجۡلَالًا ﴿افعال﴾ تعظیم کرنا۔

قولہ استسقی:۔ سَقۡيًا ﴿سمع﴾اِسۡقَاءً ﴿افعال﴾ پلانا جیسے نُسۡقِيۡکُمۡ مِمَّا فِيۡ بُطُوۡنِهَا اِسۡتِسۡقَاءً ﴿استفعال﴾ پانی طلب کرنا جیسے وَاِذِاسۡتَسۡقٰی مُوۡسٰی لِقَوۡمِهٖ۔

قولہ الوبل:۔بمعنی موٹے موٹے قطرات والی بارش (موسلادھار) جیسے اَصَابَهَا وَابِلٌ۔وَبَلَ السَّمَاءُ وَبۡلٌ۔وَبۡلًا ﴿ضرب﴾ آسمان کا موسلادھار بارش والا ہونا۔

قولہ الطل:۔شبنم اسکی جمع طلال آتی ہے طَلَّتِ الۡاَرۡضُ طَلًّا ﴿ضرب﴾ زمین کا شبنم والا ہونا جیسے فَاِنۡ لَّمۡ يُصِبۡهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ۔

قولہ اتعلل:۔ عِلَّۃً ﴿ضرب،نصر﴾ بیمار ہونا۔ عَلًّا ﴿ضرب،نصر﴾ دوسری دفعہ کوئی کام کرنا تَعْلِیْلًا ﴿تفعیل﴾ اعلالا ﴿افعال﴾ علت بیان کرنا مشغول کرنا۔ تعلُّلًا ﴿تفعل﴾ مشغول ہونا مرادی معنی دل بہلانا۔

قولہ بعسی:۔ امید جیسے عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّھْلِکَ عَدُوَّکُمْ ۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے کبھی شک کیلئے آتا ہے کبھی یقین کیلئے اور جب اسکی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہو تو ایجاب اور لزوم کے معنی میں آتا ہے۔

قولہ لعل:۔ یہ توقع اور امید کیلئے آتا ہے جیسے فلعلَّک باخِعٌ نفْسکَ اور جب اسکی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہو تو ان کے معنی میں ہوتا ہے۔

فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلْوَانَ وَقَدْ بَلَوْتُ الْاِخْوَانَ وَسَبَرْتُ الْاَوْزَانَ وَخَبَرْتُ مَاشَانَ وَزَانَ اَلْفَیْتُ بِھَا اَبَا زَیْدِ السَّرُوْجِیَّ یَتَقَلَّبُ فِیْ قَوَالِبِ الْاِنْتِسَابِ وَیَخْبِطُ فِیْ اَسَالِیْبِ الْاِکْتِسَابِ فَیَدَّعِیْ تَارَۃً اَنَّہٗ مِنْ آلِ سَاسَانَ وَیَعْتَزِیْ مَرَّۃً اِلٰی اَقْیَالِ غَسَّانَ وَیَبْرُزُ طَوْرًا فِیْ شِعَارِ الشُّعَرَاءِ وَیَلْبَسُ حِیْنًا کِبَرَ الْکُبَرَاءِ بَیْدَ اَنَّہٗ مَعَ تَلَوُّنِ حَالِہٖ وَتَبَیُّنِ مُحَالِہٖ یَتَحَلّٰی بِرُوَاءٍ وَرِوَایَۃٍ وَمُدَارَۃٍ وَدِرَایَۃٍ وَبَلَاغَۃٍ رَائِعَۃٍ وَبَدِیْھَۃٍ مُطَاوِعَۃٍ وَاٰدَابٍ بَارِعَۃٍ وَقَدَمٍ لِاَعْلَامِ الْعُلُوْمِ فَارِعَۃٍ وَکَانَ لِمَحَاسِنِ اٰلَاتِہٖ یُلْبَسُ عَلٰی عِلَّاتِہٖ وَلِسَعَۃِ رِوَایَتِہٖ یُصْبٰی اِلٰی رُؤْیَتِہٖ وَلِخَلَابَۃِ عَارِضَتِہٖ یُرْغَبُ عَنْ مُعَارَضَتِہٖ وَلِعُذُوْبَۃِ اِیْرَادِہٖ یُسْعَفُ بِمُرَادِہٖ۔

ترجمہ:۔ پس جب داخل ہوا میں حلوان شہر میں اس حال میں کہ میں آزما چکا تھا دوستوں کو اور میں امتحان لے چکا تھا لوگوں کے مرتبے کا اور میں پہچان چکا تھا اس چیز کو جو عیب دار کر دیتی ہے

اور جو مزین کرتی ہے ملا میں حلوان شہر میں ابوزید سروجی سے پھرتا تھا وہ نسب کے سانچوں میں اور لڑکھڑاتا تھا وہ کمائی کے طریقوں میں۔ پس دعویٰ کرتا تھا کبھی کہ وہ ساسان کی آل (ملوک فارس) سے ہے اور نسبت کرتا تھا کبھی غسان کے سرداروں (ملوک شام) کی طرف۔ اور ظاہر ہوتا تھا کبھی شعراء کے لباس میں، اور پہنتا تھا کبھی بزرگوں کا لباس، باوجود اس کے رنگ برنگے حال کے اور ظاہر ہونے جھوٹ کے مزین تھا خوبصورتی کے ساتھ اور نقل احادیث کے ساتھ اور حسن اخلاق کے ساتھ اور علم کی گہرائی کے ساتھ اور ایسی بلاغت کے ساتھ جو تعجب میں ڈالنے والی تھی اور ایسی بداہت کے ساتھ جو اس کے حکم کے تابع تھی اور بزرگ آداب کیساتھ اور ایسے قدموں کیساتھ جو علوم کے پہاڑوں کی طرف چڑھنے والے تھے۔ پس اس کے آلات کی خوبصورتی کی وجہ سے پردہ ڈالا جاتا تھا اس کے عیوب پر اور اس کی روایات کی کثرت کی وجہ سے میلان کیا جاتا تھا اس کے دیکھنے کی طرف اور اس کی قوت کلام کے دھوکہ کی وجہ سے اعراض کیا جاتا تھا اس کے مقابلہ سے اور اس کے لطائف کی مٹھاس کی وجہ سے پورا کیا جاتا تھا اس کا مطلوب۔

تشریح: قولہ حللت: ۔ حَلَّ حُلُوْلًا ﴿نصر، ضرب﴾ داخل ہونا حُلَّۃً ﴿ضرب، نصر﴾ کھولنا جیسے وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ حلال ہونا۔ تَحْلِیْلًا ﴿تفعیل﴾ حلال کرنا اِحْلَالًا ﴿افعال﴾ احرام سے نکلنا، حلال کرنا جیسے اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو۔

قولہ بلوت: ۔ بَلَا بَلْوًا ﴿نصر﴾ آزمانا جیسے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْئٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ ۔ بَلِیَ بَلَاءً ﴿سمع﴾ بوسیدہ ہونا۔ تَبْلِیَۃً ﴿تفعیل﴾ اِبْلَاءً ﴿افعال﴾ بوسیدہ کرنا۔

قولہ الاخوان: ۔ جیسے وَقَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ یہ اخ کی جمع ہے بمعنی بھائی اَخَا اَخْوًا ﴿نصر﴾ بھائی ہونا مُوَاخَاۃً ﴿مفاعلہ﴾ بھائی چارگی کرنا۔

تأخية ﴿تفعیل﴾ بھائی بنانا۔

قولہ الاوزان:۔ یہ وزن کی جمع ہے بمعنی مقدار وزن وزنا ﴿ضرب﴾ تولنا جیسے وزنو بالقسطاس المستقیم توازنا ﴿تفاعل﴾ وزن میں برابری کرنا۔

قولہ شان:۔شان شینا ﴿ضرب﴾ عیب لگانا۔

قولہ الفیت:۔لفا لفوا ﴿نصر﴾ کم کرنا۔الفاء ﴿افعال﴾ پانا۔

قولہ قوالب:۔ یہ قالب کی جمع ہے بمعنی سانچہ۔

قولہ الانتساب:۔نسب نسبا ﴿ضرب﴾ نسب بیان کرنا۔انتسابا ﴿افتعال﴾ نسب ظاہر کرنا۔

قولہ یخبط:۔خبطا ﴿ضرب﴾ ٹیڑھا چلنا، دیوانہ بنانا، روندنا۔تخبطا ﴿تفعل﴾ دیوانہ بنانا جیسے یتخبطہ الشیطان من المس۔

قولہ اسالیب:۔ یہ اسلوب کی جمع ہے بمعنی فن، طریقہ، راستہ، روش۔سلب سلبا ﴿نصر﴾ چھیننا جیسے وان یسلبھم الذباب نفی کرنا۔

قولہ الاکتساب:۔کسبا ﴿ضرب﴾ جیسے وانفقو من طیبت ما کسبتم اکتسابا ﴿افتعال﴾ حاصل کرنا تکسیبا ﴿تفعیل﴾ اکسابا ﴿افعال﴾ حاصل کرانا۔

قولہ فیدعی:۔دعا دعاء ﴿نصر﴾ پکارنا جیسے اغیر اللّٰہ تدعون ادعاء ﴿افتعال﴾ دعوی کرنا تمنا کرنا جیسے ولکم فیھا ما تدعون۔

قولہ تارۃ:۔بمعنی کبھی ایک مرتبہ اسکی جمع تارات آتی ہے۔

قولہ ساسان:۔ یہ فارس کے بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا۔

قولہ یعتزی:۔ عزی عزیا ﴿ضرب﴾ نسبت کرنا۔ عزاء ﴿سمع﴾ مصیبت پر صبر کرنا۔ تعزیۃ ﴿تفعیل﴾ تسلی دینا۔ تعازیا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو تسلی دینا۔ اعتزاء ﴿افتعال﴾ منسوب ہونا، دعوی کرنا۔

قولہ مرۃ:۔ کبھی، ایک بار اسکی جمع مرات آتی ہے۔

قولہ اقیال:۔ یہ قیل (سردار) کی جمع ہے اور سردار کو قیل اسلئے کہا جاتا کہ وہ بولتا بہت ہے یا قیلولہ بہت کرتا ہے۔

قولہ غسان:۔ شام کے قریب واقع ایک گھاٹ جہاں قوم سبا سیل عرم سے بھاگ کر آباد ہوئی تھی۔

قولہ طورا:۔ بمعنی کبھی جمع اطوار۔ طار طورا ﴿نصر﴾ قریب ہونا۔

قولہ بید:۔ باد بیدا ﴿ضرب﴾ ھلاک ہونا جیسے ان تبید ھذہ ابدا۔ ابادۃ ﴿افعال﴾ ھلاک کرنا یہاں بید غیر کے معنی میں ہے اور اسکی اضافت ہمیشہ ایسے جملہ کی طرف ہوتی ہے جسکے شروع میں ان ہو۔

قولہ محالہ:۔ احال اِحالۃ ﴿افعال﴾ پھیرنا۔ مُحال باب افعال سے اسم مفعول ہے بمعنی پھیرا ہوا۔ مرادی معنی جھوٹ ہے۔

قولہ برواء:۔ اچھا منظر اسکی جمع اروِیۃ آتی ہے۔

قولہ مدارۃ:۔ دری دریا ﴿ضرب﴾ دھوکہ دینا۔ درایۃ ﴿ضرب﴾ جاننا جیسے ما کُنت تدری ما الکتب مُداراۃ ﴿مفاعلہ﴾ حسن سلوک کرنا۔

قولہ رائعۃ:۔ روعا ﴿نصر﴾ گھبراہٹ میں ڈالنا، تعجب میں ڈالنا۔ ترویعا ﴿تفعیل﴾ اراعۃ ﴿افعال﴾ ڈرانا

قولہ بارعۃ: بَرِع بَراعۃ ﴿فتح، سمع، کرم﴾ فائق ہونا، بلند ہونا۔

قولہ لاعلام:۔ یہ علم کی جمع ہے جھنڈا، علامت، پہاڑ کی چوٹی۔

قولہ فارعۃ:۔ فَرَعَ فُرُوْعًا ﴿فتح﴾ چڑھنا۔

قولہ آلاتہ:۔ یہ آلۃ کی جمع ہے بمعنی ہتھیار مرادی معنی علم۔

قولہ لسعۃ:۔ وَسِعَ وَسْعًا وُسْعَۃً ﴿سمع﴾ فراخ ہونا جیسے اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ

قولہ یصبی:۔ صَبَا صَبْوًا صُبُوًّا ﴿نصر﴾ مشتاق ہونا، مائل ہونا۔

قولہ لخلابتہ:۔ خَلَبَ خَلْبًا ﴿نصر﴾ نرم کلامی سے دھوکہ دینا۔

قولہ عارضتہ:۔ لغوی معنی پیش آنے والی چیز مرادی معنی قوت کلام۔

قولہ لعذوبتہ:۔ عَذُبَ عَذُوْبَۃً ﴿کرم﴾ میٹھا اور خوش گوار ہونا جیسے ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ۔ عَذْبًا ﴿ضرب﴾ شدت پیاس سے کھانا چھوڑ دینا۔ اِعْذَابًا ﴿افعال﴾ میٹھا کرنا۔ تَعْذِیْبًا ﴿تفعیل﴾ عذاب دینا جیسے لَاُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا شَدِیْدًا۔ اِسْتِعْذَابًا ﴿استفعال﴾ میٹھا سمجھنا، میٹھا پانا۔

قولہ یسعف:۔ سَعَفَ سَعْفًا ﴿فتح﴾ اِسْعَافًا ﴿افعال﴾ حاجت پوری کرنا مُسَاعَفَۃً ﴿مفاعلہ﴾ مدد کرنا

فَتَعَلَّقْتُ بِاَھْدَابِہٖ لِخَصَائِصِ آدَابِہٖ وَنَافَسْتُ فِیْ مُصَافَاتِہٖ لِنَفَائِسِ صِفَاتِہٖ شعر۔

فَکُنْتُ بِہٖ اَجْلُوْھُمُوْمِیْ وَاَجْتَلِیْ	زَمَانِیْ طَلْقَ الْوَجْہِ مُلْتَمِعَ الضِّیَا
اَرٰی قُرْبَہٗ قُرْبٰی وَمَغْنَاہُ غُنْیَۃً	وَرُؤْیَتَہٗ رَیًّا وَمُحَیَّاہُ لِیْ حَیًّا
وَلَبِثْنَا عَلٰی ذَالِکَ بُرْھَۃً	یُنْشِیُٔ لِیْ کُلَّ یَوْمٍ نَزْھَۃً

وَيـدرأ عَـنْ قَلْبِيْ شُبْهَةً

اِلٰى اَنْ جَذحتُ لَهُ يَدُ الْاِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ وَاَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ بِتَطْلِيْقِ الْعِرَاقِ وَلَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الْاِرْفَاقِ اِلٰى مَفَاوِزِ الْاٰفَاقِ وَنَظَمَهُ فِیْ سِلْكِ الرِّفَاقِ خُفُوْقُ رَايَةِ الْاِخْفَاقِ.

ترجمہ:۔ پس چمٹ گیا میں اس کے دامن کے ساتھ اسکے آداب کی خصوصیات کی وجہ سے اور فخر کرتا تھا میں اس کے ملنے میں اس کی اچھی نفیس صفات کی وجہ سے۔ شعر پس میں اس سروجی کی وجہ سے دور کرتا تھا اپنے غموں کو اور دیکھتا تھا میں ☆ اپنے زمانے کو خوش چہرے والا خوب روشن (چمکدار) ☆ گمان کرتا تھا میں اس کے قریب رہنے کو رشتہ داری اور اس کے گھر کو بے پرواہی ☆ اور اس کے دیکھنے کو سیرابی اور اس کی زندگی کو اپنے لیے آب حیات (بارش) ☆ اور ٹھہرے ہم اس پر ایک مدت (یعنی ایک زمانہ) ☆ پیدا کرتا میرے لیے ہر دن تروتازگی ☆ اور دور کرتا تھا میرے دل سے شبہات کو ☆

یہاں تک کہ حرکت دی اس کو بھوک کے ہاتھ نے فراق کے پیالے کی طرف اور بر انگیختہ کیا اس کو ہڈی کے نہ ہونے نے عراق کے چھوڑنے کے ساتھ اور پھینکا اس کو سہولت اور نرمی کے نہ ہونے نے زمانے کے اطراف کی طرف اور پرویا اس کو مسافروں کے دھاگے میں تنگی کے جھنڈے کی حرکت نے۔

تشریح: قولہ باھدابہ :۔ یہ ھدب کی جمع ہے بمعنی پلکیں، طرف ثوب ھذبا ﴿سمع﴾ لمبی پلکوں والا ہونا۔

قولہ خصائص :۔ یہ خاصۃ کی جمع ہے وہ چیز جو کسی کے ساتھ خاص ہو۔ خَصَّ خُصُوْصًا ﴿نصر﴾ تَخْصِيْصًا ﴿تفعیل﴾ خاص کرنا۔ خصاصۃ ﴿ضرب، نصر﴾ محتاج ہونا اِخْتِصَاصًا ﴿افتعال﴾ کسی کو کسی چیز کے ساتھ مختص کرنا

جیسے یختص برحمته من یشاء۔

قولہ نافست:۔نفس نفاسة ﴿کرم،سمع﴾مرغوب ہونا منافسة ﴿مفاعله﴾ رغبت کرنا ایک لفظ نفیس ہے بمعنی مرغوب چیز اسکی جمع نفائس آتی ہے۔

قولہ مصافاته:۔صفوا صفوًا ﴿نصر﴾ صاف ہونا تصفية ﴿تفعیل﴾ صاف کرنا مصافاة ﴿مفاعله﴾ اصفاء ﴿افعال﴾ خالص محبت کرنا، دوستی کرنا۔

قولہ طلق:۔خندہ پیشانی اسکی جمع اطلاق آتی ہے یہ عبس کی ضد ہے۔طلق طلاقة ﴿کرم﴾ چھوڑنا، کشادہ پیشانی والا ہونا۔

قولہ ملتمع:۔لمع لمعا ﴿فتح﴾ روشن ہونا، چمکنا۔تلميعا ﴿تفعیل﴾ الماعا ﴿افعال﴾ روشن کرنا۔

قولہ ضیاء:۔روشنی اسکی جمع اضواء آتی ہے ضاء ضوء ﴿نصر﴾ روشن ہونا تضوية ﴿تفعیل﴾ اضائة ﴿افعال﴾ روشن کرنا جیسے فلما اضاءت ما حوله

قولہ قربی:۔رشتہ داری۔ قولہ مغناہ:۔بمعنی منزل۔

قولہ غنية:۔بے پرواہی۔

قولہ لبثنا:۔لبث لبثا ﴿سمع﴾ٹھہرنا جیسے قال کم لبثتم تلبيثا ﴿تفعیل﴾ الباثا ﴿افعال﴾ ٹھہرانا

قولہ برهة:۔کچھ زمانہ بره برها ﴿فتح﴾کاٹنا۔ برها ﴿سمع﴾سفید ہونا۔

قولہ نزهة:۔سیر وتفریح نزه نزاهة ﴿کرم﴾ برائی سے دور ہونا تروتازہ ہونا تنزيها ﴿تفعیل﴾ برائی سے دور کرنا

قولہ یدرأ:۔درء درأ ﴿فتح﴾ادراء ﴿افعال﴾ دفع کرنا، دور کرنا۔

قولہ جدحت:۔جَدَحَ جَدْحًا ﴿فتح﴾ خلط ملط کرنا حرکت دینا۔تَجدِیحًا ﴿تفعیل﴾ ملانا۔

قولہ الاملاق:۔مَلِقَ مَلَقًا ﴿سمع﴾ چاپلوسی کرنا۔اِملَاقًا ﴿افعال﴾ محتاج ہونا

قولہ کأس:۔جیسے وَکَأسٍ مِنْ مَّعِیْن بمعنی پیالہ اسکی جمع اَکْؤُس کُؤُوس و کِئَاس آتی ہیں۔

قولہ اغراه:۔غَرِیَ غَرَارَۃً ﴿سمع﴾ چمٹنا،لازم ہونا۔اِغْرَاءً ﴿افعال﴾ برانگیختہ کرنا

قولہ عدم:۔عَدِمَ عَدْمًا ﴿سمع﴾ نیست ونابود ہونا،معدوم ہونا۔اِعْدَامًا ﴿افعال﴾ معدوم کرنا۔

قولہ العراق:۔یہ عرق کی جمع ہے چوسی ہوئی ہڈی۔ عَرِقَ عَرْقًا ﴿سمع﴾ پسینے والا ہونا۔

قولہ معاوز:۔یہ معوز کی جمع ہے لغوی معنی پرانا کپڑا۔مرادی معنی تنگدستی۔عَازَ عَوْزًا ﴿نصر﴾ عَوِزَ عَوْزًا ﴿سمع﴾ محتاج ہونا۔

قولہ مفاوز:یہ مفازۃ (نجات،کامیابی،ھلاکت،بیاباں) کی جمع ہے۔فَازَ فَوْزًا ﴿نصر﴾ کامیاب ہونا جیسے اُولٰئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ۔ اَفَازَ اِفَازَۃً ﴿افعال﴾ کامیاب کرنا۔

قولہ الافاق:۔یہ افق کی جمع ہے بمعنی اطراف جیسے سَنُرِیْهِمْ آیاتُنا فِی الْآفَاقِ۔ اَفِقَ اَفْقًا ﴿سمع،کرم﴾ علم میں انتہا کو پہنچنا۔

قولہ الرفاق:۔یہ رفقۃ کی جمع ہے بمعنی دوست۔

قولہ خفوق:۔خَفَقَ خَفْقًا خُفُوْقًا ﴿ضرب﴾ حرکت دینا۔اِخْفَاقًا ﴿افعال﴾

محروم ہونا، نا کام ہونا۔

قولہ رأیۃ:۔بمعنی جھنڈا اسکی جمع رایات آتی ہے۔

فَشَحَذَ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهٖ وَظَعَنَ يَقْتَادُ الْقَلْبَ بِاَزِمَّتِهٖ۔

فَمَا رَاقَنِيْ مَنْ لَّا قَنِيْ بَعْدَ بُعْدِهٖ وَلَا شَاقَنِيْ مَنْ سَاقَنِيْ لِوِصَالِهٖ

وَلَا لَاحَ مُذْ نَدَّ نِدٌّ لِفَضْلِهٖ وَلَا ذُوْ خِلَالٍ حَازَ مِثْلَ خِلَالِهٖ

وَاسْتَسَرَّ عَنِّيْ حِيْنًا لَا اَعْرِفُ لَهٗ عَرِيْنًا وَلَا اَجِدُ عَنْهُ مُبِيْنًا فَلَمَّا اُبْتُ مِنْ غُرْبَتِيْ اِلٰى مَنْبَتِ شُعْبَتِيْ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِيْ هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَأَدِّبِيْنَ وَمُلْتَقَى الْقَاطِنِيْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِيْنَ فَدَخَلَ ذُوْ لِحْيَةٍ كَثَّةٍ وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ وَجَلَسَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ ثُمَّ اَخَذَ يُبْدِيْ مَافِيْ وِطَابِهٖ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِيْنَ بِفَصْلِ خِطَابِهٖ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مَا الْكِتَابُ الَّذِيْ تَنْظُرُ فِيْهِ فَقَالَ دِيْوَانُ اَبِيْ عُبَادَةَ الْمَشْهُوْدِ لَهٗ بِالْاِجَادَةِ فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهٗ فِيْمَا لَمَحْتَهٗ عَلٰى بَدِيْعٍ اِسْتَمْلَحْتَهٗ فَقَالَ نَعَمْ قَوْلَهٗ .

ترجمہ:۔ پس تیز کیا اس نے کوچ کرنے کے لئے اپنے ارادے کی دھار کو اور چلا اس حال میں کہ کھینچ رہا تھا دل کو اپنی نکیلوں (لگام) کے ساتھ

پس نہیں اچھا لگا مجھے وہ شخص جو ملا مجھے اس کی جدائی کے بعد ☆ اور نہیں شوق دلایا مجھے اس شخص نے جو برانگیختہ کرتا مجھے اپنے ملنے کی طرف ☆ اور نہیں ظاہر ہوا جب سے وہ غائب ہوا کوئی ہم مثل اس کی فضیلت جیسا ☆ اور نہ کوئی اچھی عادات والا جو جمع کرے مثل اس کی عادات کے۔

اور پوشیدہ رہا مجھ سے ایک زمانہ نہیں جانتا تھا میں اس کے گھر کو اور نہیں پایا میں نے اس کے بارہ میں کوئی مخبر (خبر دینے والا) پس جب لوٹا میں اپنے سفر سے اپنے قبیلے کے اگنے کی جگہ (وطن) کی طرف۔ حاضر ہوا میں اپنے دار الکتب میں وہ جو ادیبوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور مقیم

لوگوں کے ملنے کی جگہ تھی ان میں سے اور مسافروں کے ملنے کی جگہ تھی۔ پس داخل ہوا ایک گھنی داڑھی والا اور پراگندہ شکل والا۔ پس سلام کیا اس نے بیٹھنے والوں پر اور بیٹھ گیا لوگوں کے آخر میں پھر شروع ہوا کہ ظاہر کرتا تھا جو کچھ اس کے برتن میں ہے (مافی الضمیر کو) اور اس نے تعجب میں ڈال دیا حاضرین کو اپنے عمدہ خطاب کے ساتھ۔ پس کہا اس نے اس شخص کو جو اس کے متصل تھا کون سی کتاب ہے جس میں تو دیکھ رہا ہے پس اس شخص نے کہا یہ دیوان ابی عبادہ ہے گواہی دی گئی ہے اس کے لئے کھرے ہونے کی پس کہا سروجی نے کیا مطلع ہوا ہے تو اس کے لئے اس میں جو دیکھی ہے تو نے کسی اچھائی پر جس کو تو نے نمکین سمجھا ہو۔ پس اس نے کہا ہاں یہ اس کا قول۔

تشریح: قولہ فشحذ:۔ شَحَذَ شَحْذًا ﴿نصر﴾ تَشْحِیْذًا اِشْحَاذًا ﴿تفعیل، افعال﴾ تیز کرنا۔

قولہ ظعن:۔ ظَعَنَ ظَعْنًا ﴿فتح﴾ کوچ کرنا جیسے یَوْمَ ظَعْنِکُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِکُمْ۔

قولہ بازمتہ:۔ یہ زمام (لگام) کی جمع ہے۔ زَمَّ زَمًّا ﴿نصر﴾ باندھنا۔

قولہ راقنی:۔ رَاقَ رَوْقًا ﴿نصر﴾ تعجب میں ڈالنا۔ تَرْوِیْقًا ﴿تفعیل﴾ صاف کرنا۔ اِرَاقَۃً ﴿افعال﴾ بہانا۔

قولہ لاقنی:۔ اسمیں دو احتمال ہیں (۱) یہ ناقص ہے اور صیغوی لحاظ سے باب مفاعلہ سے ماضی ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے آخری حرف الف کو حذف کر دیا گیا ہے۔ لَاقٰی مُلَاقَاۃً ﴿مفاعلہ﴾ ملاقات کرنا۔

(۲) یہ اجوف یائی ہے۔ لَاقَ لَیْقًا لِیَاقًا ﴿ضرب﴾ چمٹنا اور یہی احتمال راجح ہے۔

قولہ شاقنی:۔ شَاقَ شَوْقًا ﴿نصر﴾ شوق دلانا۔ تَشْوِیْقًا ﴿تفعیل﴾ شوق پر برانگیختہ کرنا۔

قولہ ساقنی:۔ساق سَوْقًا ﴿نصر﴾ چلانا،ھانکنا مرادی معنی برانگیختہ کرنا۔

قولہ لاح:۔لَاحَ لَوْحًا﴿نصر﴾ ظاھر ہونا۔ لَوَّحَ تَلْوِيْحًا ﴿تفعیل﴾ دور سے اشارہ کرنا۔

قولہ خلال:۔یہ خُلَّة (دوستی) اور خُلَّة (خصلت) کی جمع ہے۔خَلَّ خَلًّا ﴿نصر﴾ کم ہونا۔

قولہ حاز:۔حَازَ حَوْزًا ﴿نصر﴾ جمع کرنا۔

قولہ استسر:۔اِسْتِسْرَارًا﴿استفعال﴾ چھیننا۔

قولہ عرينا: ۔لغوی معنی شیر کے رھنے کی جگہ۔مرادی معنی مطلق مکان جمع عرن ہے۔

قولہ ابت: ۔اٰبَ اَوْبًا ﴿نصر﴾ تَأْوِيْبًا ﴿تفعیل﴾ رجوع کرنا،لوٹنا جیسے اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ۔

قولہ غربتی :۔غَرَبَ غَرْبًا ﴿نصر﴾ جانا مرادی معنی مسافر ہونا غُرْبَةً ﴿کرم﴾ پردیسی ہونا غَرَابَةً ﴿کرم﴾ پوشیدہ ہونا۔تَغَرُّبًا ﴿تفعل﴾ سفر سے آنا۔

قولہ منبت: ۔یہ اسم ظرف ہے نَبَتَ نَبْتًا ﴿ضرب﴾ اگنا۔ تَنْبِيْتًا اِنْبَاتًا ﴿تفعیل،افعال﴾ اگانا جیسے فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا۔

قولہ شعبتی: ۔قبیلہ،فرقہ،شاخ اسکی جمع شُعَب شِعَاب آتی ہیں۔شَعَبَ شَعْبًا ﴿فتح﴾ جمع کرنا۔

قولہ منتدی:۔نَدَا نَدْوًا ﴿نصر﴾ اِنْتِدَاءً ﴿افتعال﴾ مجلس میں حاضر ہونا۔

قولہ مُلْتَقٰی:۔اِلْتِقَاءً ﴿افتعال﴾ ملنا یہ اسم ظرف ہے۔

قولہ القاطنین:۔ یہ قَاطِن (ٹھہرنے والا ،مقیم) کی جمع ہے۔ قَطَنَ قُطُوْنًا ﴿نصر﴾ ٹھہرنا،مقیم ہونا۔

قولہ لحیة:۔ بمعنی داڑھی اسکی جمع لُحی آتی ہے۔ لَحَا لِحْيًا ﴿فتح﴾ ملامت کرنا۔ اِلْحَاءٌ ﴿افعال﴾ قابل ملامت کام کرنا۔ اِلْتِحَاءٌ ﴿افتعال﴾ داڑھی کا اگنا۔

قولہ کثة:۔ کَثَّ کَثَاثَةً کُثُوْثَةً ﴿ضرب﴾ کَثَثًا ﴿سمع﴾ کسی شے کا گھنا اور گنجان ہونا

قولہ هیئة:۔ ﴿ضرب،سمع،کرم﴾ هیئۃً اچھی صورت والا ہونا۔

قولہ رثة:۔ رَثُوْثَةً ﴿ضرب﴾ اِرْثَاثًا ﴿افعال﴾ پرانا ہونا مرادی معنی پراگندہ ہونا۔

قولہ وطابه:۔ یہ وَطْبٌ کی جمع ہے بمعنی دودھ کا مشکیزہ مراد مطلق مشکیزہ اس کی جمع اَوْطُب اور اوطاب آتی ہیں اس کا باب مستعمل نہیں۔

قولہ دیوان:۔ وہ کتاب جس میں کسی خاص آدمی کے اشعار و قصائد جمع کے گئے ہوں دُوْنًا ﴿نصر﴾ کم مرتبے والا ہونا

قولہ المشهود:۔ شَهِدَ شُهُوْدًا ﴿نصر﴾ حاضر ہونا۔ شَهَادَةً ﴿سمع﴾ گواہی دینا جیسے وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ۔ اِشْهَادٌ ﴿افعال﴾ گواہ بنانا۔

قولہ الاجادة:۔ جَادَ جَوْدًا جَوْدَةً ﴿نصر﴾ عمدہ ہونا جُوْدًا جَوْدَةً ﴿نصر﴾ سخاوت کرنا اِجَادَةً ﴿افعال﴾ عمدہ بنانا، کھرا کرنا۔

قولہ عثرت:۔ عَثِرَ عَثْرًا ﴿سمع،نصر،کرم﴾ پھسلنا، مطلع ہونا جیسے فَاِنْ عُثِرَ عَلٰى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا۔ تَعْثِيْرًا ﴿تفعیل﴾ اِعْثَارٌ ﴿افعال﴾ پھسلانا۔

كَاَنَّمَا تَبْسِمُ عَنْ لُؤْلُؤٍ مُنَضَّدٍ اَوْ بَرَدٍ اَوْ اَقَاحٍ

فَاِنَّهُ اَبْدَعَ فِى التَّشْبِيْهِ الْمُوْدَعِ فِيْهِ فَقَالَ لَهُ يَا لَلْعَجَبِ

وَلِضَيعَةِ الْاَدَبِ لَقَدِ اسْتَسْمَنْتَ يَاهٰذَا ذَا وَرَمٍ وَنَفَخْتَ فِيْ غَيْرِ ضَرَمٍ اَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبَيْتِ النَّدَرِ الْجَامِعِ مُشَبَّهَاتِ الثَّغْرِ وَ اَنْشَدَ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِثَغْرٍ رَاقَ مَبْسَمُهُ ۔ وَزَانَهُ شَنَبٌ نَاهِيْكَ مِنْ شَنَبٍ

يَفْتَرُّ عَنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ وَعَنْ بَرَدٍ ۔ وَعَنْ اَقَاحٍ وَعَنْ طَلْعٍ وَعَنْ حَبَبٍ

فَاسْتَجَادَهُ مَنْ حَضَرَ وَاسْتَحْلَاهُ وَاسْتَعَادَهُ مِنْهُ وَاسْتَمْلَاهُ وَسُئِلَ لِمَنْ هٰذَا الْبَيْتُ وَهَلْ حَيٌّ قَائِلُهُ اَوْ مَيِّتٌ. فَقَالَ اَيْمُ اللّٰهِ لَلْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُتَّبَعَ وَلِلصِّدْقِ حَقِيْقٌ بِاَنْ يُسْتَمَعَ اَنَّهُ يَاقَوْمُ لَنَجِيُّكُمْ مُذِ الْيَوْمِ قَالَ فَكَاَنَّ الْجَمَاعَةَ ارْتَابَ بِعَزْوَتِهِ وَاَبَتْ تَصْدِيْقَ دَعْوَتِهِ فَتَوَجَّسَ مَا هَجَسَ فِيْ اَفْكَارِهِمْ وَفَطِنَ لِمَا بَطَنَ مِنْ اِسْتِنْكَارِهِمْ .

ترجمہ:۔ پس اس نے کہاہاں اس کا یہ قول۔

گویا کہ محبوبہ ہنستی ہے موتیوں سے☆ تہہ بتہہ یا اولوں سے یا گل بابونہ سے☆

پس تحقیق اس نے ظاہر کیا ہے تشبیہ کو جو اس بیت میں ودیعت رکھی گئی ہے (اس نے عجیب بنایا ہے تشبیہ کو جو اس میں رکھی گئی ہے) پس کہا سروجی نے اس کو ہائے افسوس اور اے ادب کو ہلاک کرنے والے البتہ تحقیق موٹا سمجھا ہے تو نے اے کمینے ورم والی چیز کو۔ اور پھونکا ہے تو نے نہ جلنے والی لکڑی میں کہاں ہے تو بیت سے (دور ہے تو شعر سے) جو نادر ہے جمع کرنے والا ہے دانتوں کی تشبیہات کو اور شعر پڑھا

؎ میری جان قربان ہو محبوبہ کے دانت پر جس نے حسین بنایا ہے موضع تبسم کو☆ اور زینت دیتی ہے اس کو چمک کافی ہے تجھ کو وہ چمک☆ ہنستی ہے تروتازہ موتیوں سے اور اولوں سے☆ اور گل بابونہ سے اور شگوفہ (کلی) سے اور پانی کے بلبلوں سے☆

پس اچھا سمجھا اس کو لوگوں نے جو حاضر تھے اور میٹھا سمجھا اس کو اور قابل اعادہ سمجھا اسکو

اوراس کے لکھوانے کا مطالبہ کیا اور سوال کیا گیا اس بیت والے کے بارے میں اور کیا زندہ ہے اس کا کہنے والا یا مر گیا ہے پس کہا اس نے اللہ کی قسم حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور البتہ صدق زیادہ لائق ہے کہ اس کو سنا جائے تحقیق وہ اے قوم سر گوشی کر رہا ہے تم سے ابھی آج کے دن۔ راوی نے کہا پس گویا کہ جماعت نے شک کیا اپنی طرف نسبت کرنے کا اور انکار کیا اس کے دعوی کی تصدیق کرنے کا پس محسوس کر لیا سروجی نے اس بات کو جو کھٹک رہی تھی ان کی فکروں میں اور سمجھ گیا جو مخفی تھا ان کے انکار سے۔

تشریح: قولہ تبسم:۔ بَسَمَ بَسْمًا ﴿ضرب﴾ تَبَسُّمًا ﴿تفعل﴾ جیسے فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا ، اِبْتِسَامًا ﴿افتعال﴾ مسکرانا۔

قولہ منضد:۔ نَضَدًا ﴿ضرب﴾ تَنْضِيْدًا ﴿تفعیل﴾ تہہ بہ تہہ رکھنا اوپر نیچے رکھنا جیسے وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ

قولہ برد:۔ اولہ بَرَدَ بَرْدًا ﴿نصر﴾ تَبْرِيْدًا ﴿تفعیل﴾ ٹھنڈا کرنا بُرُوْدَةً ﴿کرم﴾ ٹھنڈا ہونا بَرُدَتِ الْاَرْضُ بُرُوْدَةً ﴿کرم﴾ زمین کا اولے والا ہونا۔

قولہ اقاح:۔ یہ اقحوان کی جمع ہے اور وہ اقحوانۃ کی جمع ہے ایک قسم کی بوٹی جس کے پھول سفید ہوتے ہیں۔ اردو میں اسے بابونہ کہا جاتا ہے۔

قولہ استسمنت:۔ سَمْنًا ﴿سمع﴾ موٹا ہونا۔ سَمْنًا ﴿نصر﴾ گھی والا ہونا۔ اِسْتِسْمَانًا ﴿استفعال﴾ موٹا سمجھنا۔ اِسْمَانًا ﴿افعال﴾ موٹا کرنا جیسے لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ۔

قولہ ورم:۔ سوج جمع اَوْرَام آتی ہے۔ وَرِمَ وَرَمًا ﴿سمع﴾ سوجنا۔ تَوْرِيْمًا ﴿تفعیل﴾ ورم کرنا۔

قولہ نفخت:۔ نفخ نفخا ﴿نصر﴾ پھونکنا جیسے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ۔

قولہ ضرم:۔ ضرمًا ﴿سمع﴾ تضرُّمًا ﴿تفعل﴾ اضطرامًا ﴿افتعال﴾ بھڑکنا۔

قولہ الثغر:۔ دانت اس کی جمع ثُغُور آتی ہے۔ ثغر ثغرًا ﴿فتح﴾ دانت توڑنا۔

قولہ افدی:۔ فِداءً ﴿ضرب﴾ قربان کرنا جیسے وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ۔

قولہ راق:۔ رَوْقًا ﴿نصر﴾ صاف ہونا تعجب میں ڈالنا۔

قولہ شنب:۔ شنب شنبًا ﴿سمع﴾ چمکدار ہونا۔

قولہ ناهیک:۔ نهی نهی ﴿سمع﴾ چھوڑنا مرادی معنی کافی ہونا۔

قولہ یفتر:۔ فرّ فرًّا ﴿نصر﴾ عمر معلوم کرنے کیلئے جانور کے دانت کھولنا۔ فرارًا ﴿ضرب﴾ بھاگنا جیسے فَرَرْتُ مِنْكُمْ۔ اِفْتِرَارًا ﴿افتعال﴾ آہستہ آہستہ ہنسنا۔

قولہ رطب:۔ رَطِبَ رُطُوْبَةً ﴿سمع﴾ رَطَابَةً ﴿کرم﴾ تر ہونا مراد تر و تازہ ہونا جیسے وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔

قولہ طلع:۔ پھول کی کلی، شگوفہ۔ طُلُوْعًا ﴿نصر﴾ شگوفہ نکلنا طلوع ہونا جیسے وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ۔

قولہ حبب:۔ بلبلہ۔

قولہ استحلاه:۔ حلو حلًا حلی حلاوةً ﴿کرم، نصر، سمع﴾ میٹھا ہونا۔ اِسْتِحْلَاءً ﴿استفعال﴾ میٹھا پانا، میٹھا سمجھنا۔

قولہ ایم:۔ اسکی اصل اَیْمَن ہے یہ مشتق ہے یُمْن سے بمعنی برکت یا یمین سے

بمعنی دایاں ہاتھ مراد اللہ کی قدرت ہے۔ اور یہ ہمیشہ مبتداء محذوف قسمی کی خبر ہوتی ہے
یُمْنًا ﴿نصر﴾ برکت والا بنانا۔ یَمِیْنًا ﴿ضرب﴾ دائیں طرف سے لانا۔

قولہ لنجیکم:۔ سرگوشی اس کی جمع انجیة آتی ہے۔

قولہ ارتابت:۔ رَابَ رَیْبًا ﴿ضرب﴾ جیسے فِیْ رَیْبٍ مِّمَّانَزَّلْنَا ۔ اِرابۃ ﴿افعال﴾ شک میں ڈالنا کما فی الحدیث دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لایُرِیْبُکَ ۔ اِرْتِیَابًا ﴿افتعال﴾ شک کرنا۔

قولہ فتوجس:۔ وَجَسَ وَجْسًا ﴿ضرب﴾ گھبرانا۔ اِیْجَاسًا ﴿افعال﴾ خوف محسوس کرنا جیسے فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی ۔ تَوَجُّسًا ﴿تفعل﴾ محسوس کرنا

قولہ هجس:۔ هَجْسًا ﴿نصر، ضرب﴾ کھٹکنا

قولہ افکارہم:۔ یہ فکر بمعنی سوچ غور، کی جمع ہے فکر فِکْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ تَفْکِیْرًا ﴿تفعیل﴾ تَفَکُّرًا ﴿تفعل﴾ سوچ و بچار کرنا جیسے اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ۔

قولہ فطن:۔ فَطِنَ فَطْنَةً فُطُوْنًا ﴿سمع، نصر﴾ جاننا۔ فَطَانَةً ﴿کرم﴾ سمجھدار ہونا۔

قولہ بطن:۔ بُطُوْنًا بَطْنًا ﴿نصر﴾ پوشیدہ ہونا جیسے وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

وَحَاذَرَ اَنْ یَّفْرُطَ اِلَیْهِ ذَمٌّ فَقَرَءَ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ثُمَّ قَالَ یَا رُوَاةَ الْقَرِیْضِ وَاُسَاةَ الْقَوْلِ الْمَرِیْضِ اِنَّ خُلَاصَةَ الْجَوْهَرِ تَظْهَرُ بِالسَّبْکِ وَیَدُ الْحَقِّ تَصْدَعُ رِدَاءَ الشَّکِّ وَقَدْ قِیْلَ فِیْمَا غَبَرَ مِنَ الزَّمَانِ عِنْدَ الْاِمْتِحَانِ

يُكْرَمُ الرَّجُلُ اَوْ يُهَانُ وَهَا اَنَا قَدْ عَرَضْتُ خَبِيْئَتِيْ لِلْاِخْتِبَارِ وَعَرَضْتُ حَقِيْبَتِيْ عَلَى الْاِعْتِبَارِ فَابْتَدَرَ اَحَدٌ مَّنْ حَضَرَ وَقَالَ اَعْرِفُ بَيْتًا لَمْ يُنْسَجْ عَلٰى مِنْوَالِهٖ وَلَا سَمَحَتْ قَرِيْحَةٌ بِمِثَالِهٖ فَاِنْ آثَرْتَ اِخْتِلَابَ الْقُلُوْبِ فَانْظِمْ عَلٰى هٰذَا الْاُسْلُوْبِ وَاَنْشَدَ۔

فَاَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ حَتّٰى اَنْشَدَ فَاَغْرَبَ.

ترجمہ:۔ اور ڈرا وہ اس بات سے کہ بڑھے اس کی طرف مذمت پس پڑھا اس نے ان بعض الظن اثم پھر کہا اس نے اے شعر کے راویو اور اے مریض باتوں کے طبیبو تحقیق جوہر کا خلاصہ ظاہر ہوتا ہے پگھلانے کے ساتھ اور حق کا ہاتھ پھاڑ دیتا ہے شک کی چادر کو اور تحقیق کہا گیا ہے گذشتہ زمانے میں کہ امتحان کے وقت آدمی کی عزت کی جاتی ہے یا توہین کی جاتی ہے اور خوب سن لو میں پیش کر چکا ہوں اپنے علم کو امتحان کے لئے اور پیش کر چکا ہوں اپنے دماغ کو آزمائش کیلئے۔

پس جلدی کی حاضرین میں سے ایک نے اور کہا میں جانتا ہوں ایک ایسا بیت کہ نہیں بنا گیا آج تک اس کی لکڑی پر اور نہیں جرأت کی کسی طبعیت نے اس جیسا شعر کہنے کی پس اگر تو پسند کرتا ہے لوگوں کے دلوں کے مائل کرنے کو پس شعر کہہ اس طریقے پر اور شعر کہا۔

☆برساتی ہے محبوبہ موتیوں (آنسووں) کو نرجس (آنکھ) سے اور سیراب کرتی ہے☆ رخساروں کو اور کاٹتی ہے عناب (پوروں) کو اولوں (دانتوں جو اولوں کی طرح سفید ہوتے ہیں) کے ساتھ☆

پس نہیں ٹھہرا مگر آنکھ جھپکنے کی مقدار یا اس سے بھی کم حتی کہ نادر شعر کہا۔

تشریح: قولہ حاذر:۔حَذِرَ حَذَرًا ﴿سمع﴾ ڈرنا جیسے يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ ۔

قولہ ذم :۔ذمَّ ذمًّا ﴿نصر﴾ برائی بیان کرنا جیسے مذمُومًا مَّدْحُورًا۔

قولہ القریض: ۔اصل میں یہ مقروض کے معنی ہے(کا ٹا ہوا) لیکن اب شعر کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے کیونکہ شعر بھی کا ٹا ہوا ہوتا ہے۔ قرضا ﴿ضرب﴾ بدلہ دینا،قرضہ دینا جب شعر مفعول ہوتو بمعنی پڑھنا۔

قولہ اساۃ:۔یہ آسی کی جمع ہے بمعنی معالج۔ اسا اُسوا ﴿نصر﴾ علاج کرنا۔

قولہ خلاصۃ:۔نچوڑ،لب لباب۔

قولہ بالسبک:۔سبک سبکا ﴿نصر،ضرب﴾ پگھلانا۔

قولہ تصدع:۔صدع صدعا﴿فتح﴾ چیرنا پھاڑنا اگر صلہ با ہوتو بمعنی ظاہر کرنا جیسے فاصْدَعْ بِمَا تُؤمَر

قولہ ردآء:۔وہ چادر جس سے نصف اسفل چھپایا جاتا ہے اسکی جمع ارْدِیۃ آتی ہے۔ رَدِی رَدْیًا ﴿ضرب﴾ توڑنا۔ رَدْیًا ﴿سمع﴾ ھلاک ہونا جیسے واتَّبعَ ھَوَاہُ فتَرْدٰی۔

قولہ غبر:۔غَبرَ غُبُوْرًا ﴿نصر﴾ گردآلود ہونا جیسے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَیْھَا غَبَرۃ۔

قولہ خبئیتی:۔بمعنی پوشیدگی اسکی جمع خبایا آتی ہے۔

قولہ حقیبتی:۔بمعنی وہ تھیلا جس میں توشہ ڈالا جائے اسکی جمع حقائِب آتی ہے۔ حَقِبَ حَقْبًا ﴿سمع﴾ روکنا،بند کرنا۔

قولہ ابتدر:۔بُدُوْرًا﴿نصر﴾ اِبْتِدَارًا﴿افتعال﴾ مُبَادَرۃً وَبِدَارًا ﴿مفاعلہ﴾ جلدی کرنا جیسے لَا تَاکُلُوْھَا اِسْرَافًا وَّبِدَارًا۔

قولہ لم ینسج:۔نسج نسجا ﴿ضرب﴾ بنا۔

قولہ منوالہ:۔وہ لکڑی جس پر جولاہا کپڑا لپیٹتا ہے اسکی جمع مناویل آتی ہے یہاں مراد طریقہ ہے۔

قولہ سمحت:۔سمح سماحا بخشش کرنا۔

قولہ اختلاب:۔خلب خلْبا ﴿نصر﴾ اِختلابا ﴿افتعال﴾ نرم کلامی سے دھوکہ دینا اور فریفتہ کرنا۔

قولہ امطرت:۔مطر مطرا ﴿نصر﴾ برسنا۔ اِمطارا ﴿افعال﴾ برسانا جیسے وامطرْنا علیہِمْ حجارۃ من السَّماء۔

قولہ نرجس:۔یہ نرگس کا معرب ہے بمعنی چنبیلی کا پھول یہاں آنکھ سے کنایہ ہے۔

قولہ وردا:۔یہ وردۃ کی جمع ہے (گلاب کا پھول) یہاں رخسار سے کنایہ ہے۔

قولہ عضت:۔عضَّ عضًّا ﴿سمع﴾ کاٹنا جیسے عضُّوْ علیکُمُ الانامل۔

قولہ العناب:۔یہ ایک سرخ رنگ کی بوٹی ہے یہاں پوروں یا ہونٹوں سے کنایہ ہے۔

قولہ فاغرب:۔اغرابا ﴿افعال﴾ عجیب چیز لانا۔

سَألْتُھَا حِیْنَ زَارَتْ نَضْوَ بُرْقُعِھَا ۔۔۔ اَلْقَانِیْ وَاِیْدَاعَ سَمْعِیْ اَطْیَبَ الْخَبَرْ

فَزَحْزَحَتْ شَفَقًا غَشّٰی سَنَا قَمَرٍ ۔۔۔ وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتِمٍ عَطِرْ

فَحَارَ الْحَاضِرُوْنَ لِبَدَاھَتِہٖ وَاعْتَرَفُوْا بِنَزَاھَتِہٖ فَلَمَّا آنَسَ اِسْتِئْنَاسَھُمْ بِکَلَامِہٖ وَاِنْصَبَابَھُمْ اِلٰی شِعْبِ اِکْرَامِہٖ اَطْرَقَ کَطَرْفَۃِ الْعَیْنِ ثُمَّ قَالَ دُوْنَکُمْ بَیْتَیْنِ اٰخَرَیْنِ وَاَنْشَدَ۔

وَاَقْبَلَتْ یَوْمَ جَدَّ الْبَیْنُ فِیْ حُلَلٍ ۔۔۔ سُوْدٍ تَعَضُّ بَنَانَ النَّادِمِ الْحَصِرِ

فَلاحَ لَيلٌ عَلى صُبحٍ اَقَلَّهُما　　　غُصنٌ وَضَرَّسَتِ البَلُّوَرَ بِالدُّرَرِ

فَحِينَئِذٍ اِستَسنَى القَومُ قِيمَتَهُ وَاستَغزَرُوا دِيمَتَهُ وَاَجمَلُوا عِشرَتَهُ وَجَمَّلُوا قِشرَتَهُ

ے سوال کیا میں نے محبوبہ سے جس وقت زیارت ہوئی اس کے برقع اتارنے کا ☆ سرخ اور ودیعت رکھنے کا میرے کان میں اچھی بات کو ☆ پس ہٹایا اس نے نقاب کو جس نے ڈھانپ رکھا تھا چاند جیسے چہرے کو ☆ اور گرایا موتیوں کو معطر انگوٹھی (انگوٹھی جیسے گول چہرے) سے ☆

پس حیران ہو گئے حاضرین اس کی بداہت کی وجہ سے اور اعتراف کیا انہوں نے اس کی براءت (پاکیزگی کلام) کا۔ پس جب معلوم کرلیا سروجی نے ان کے مانوس ہونے کو اپنی کلام کی طرف اور ان کے میلان کو اپنے اعزاز کے طریقے کی طرف گردن جھکائی مثل جھپکنے آنکھ کے یعنی تھوڑی دیر پھر کہا لو دو اور بیت سن لو اور شعر پڑھا

ے اور سامنے آئی محبوبہ جس دن جدائی یقینی ہوئی لباس میں ☆ جو سیاہ تھا کاٹ رہی تھی پوروں کو پشیمان آدمی کی طرح خاموشی سے (یعنی جو بات نہ کر سکے) ☆ پس چھا چکی تھی رات صبح پر اٹھا رکھا تھا ان دونوں کو ☆ نرم و نازک ٹہنی نے اور کاٹ رہی تھی بلور (بلور جیسے پوروں) کو موتیوں (موتیوں جیسے دانتوں) کے ساتھ ☆

پس اس وقت بڑا سمجھا قوم نے اسکی قیمت کو اور زیادہ سمجھا اسکی بارش کو اور اچھا کیا اسکے رہنے سہنے کو اور خوبصورت بنایا اسکے لباس کو۔

تشریح: قوله زارت:۔ زار زورا ﴿نصر﴾ زیارت کرنا۔

قوله نضو:۔ نضا نضوا ﴿نصر﴾ اتارنا، کھولنا۔

قوله برقعها:۔ بمعنی نقاب۔ برقع برقعة ﴿فعللة﴾ برقع اوڑھنا۔

قوله القانی:۔ قنا قنوا ﴿نصر﴾ (سرخ رنگ والا ہونا) سے اسم فاعل ہے۔

قولہ شفقا:۔ وہ سرخی جو غروب آفتاب کے بعد ظاہر ہوتی ہے یہاں سرخ نقاب سے کنایہ ہے

قولہ سنا:۔ سنا سنوا ﴿نصر﴾ چمکدار ہونا جیسے یکاد سنابرقه یذهب بالابصار۔

قولہ ساقطت:۔ سقط سُقوطا ﴿نصر﴾ گرنا جیسے وان یَّروا کسفا مِن السَّماء ساقطا۔ اِسقاطا ﴿افعال﴾ جیسے فاسقط علینا کسفا مِن السَّماء مُساقطة ﴿مفاعله﴾ گرانا۔

قولہ عطر:۔ بمعنی معطر۔ خاتم عطر سے مراد چیرہ ہے عطر عطرا ﴿سمع﴾ خوشبودار ہونا۔

قولہ شعب:۔ پہاڑی راستہ مراد مطلق راستہ اسکی جمع شعاب آتی ہے۔

قولہ اطرق:۔ طُروقا ﴿نصر﴾ رات کے وقت آنا جیسے والسَّماء والطَّارق اِطراقا ﴿افعال﴾ خاموش ہونا سر جھکانا نظر نیچی رکھنا۔

قولہ کطرفة:۔ آنکھ کی جھپک۔ طرف طرْفا ﴿نصر﴾ جھپکانا جیسے قبل ان یُّرتدَّ الیک طرْفک۔

قولہ جد:۔ جدَّ جدًّا ﴿ضرب﴾ کوشش کرنا، متحقق ہونا۔

قولہ حلل:۔ یہ حلَّة کی جمع ہے (ازار، چادر) مراد پوشاک ۔

قولہ سود:۔ یہ اسود (کالا) کی جمع ہے۔

قولہ بنان:۔ انگلیوں کے پورے۔ بنَّ بنًّا ﴿ضرب﴾ اقامت کرنا ٹھہرنا۔

قولہ اقلهما:۔ اِقلالا ﴿افعال﴾ کم کرنا مراد اٹھانا۔

قولہ غصن: ۔شاخ جمع اغصان اور غصون آتی ہیں۔ غصن غضنا ﴿ضرب﴾ ٹہنی کاٹنا۔

قولہ ضرست: ۔ضرسا ﴿ضرب﴾ تضریسا ﴿تفعیل﴾ داڑھ سے کاٹنا۔

قولہ البلور: ۔شیشہ مراد پورے

قولہ استسنی: ۔سنی سناء ﴿سمع﴾ بلند ہونا۔ استسناء ﴿افتعال﴾ بلند سمجھنا۔

قولہ استغزروا: ۔غزر غزارۃ ﴿کرم﴾ کثیر ہونا۔ استغزارا ﴿استفعال﴾ بہت سمجھنا۔

قولہ دیمتہ: ۔وہ بارش جس میں نہ کڑک ہو نہ بجلی ہو مگر ایک دن مسلسل برستی رہے اس کی جمع دیم آتی ہے بعض کے نزدیک وہ بارش جو پانچ دن تک برستی رہے اور عند البعض وہ بارش جو ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ مسلسل برستی رہے والاول اصح ۔دام دوما ﴿نصر﴾ ہمیشہ رہنا۔

قولہ اجملوا: ۔ جمالا ﴿کرم﴾ حسین وجمیل ہونا کما فی الحدیث انّ اللّٰہ جمیلٌ یُحبُّ الجمال ۔تجمیلا ﴿تفعیل﴾ اجمالا ﴿افعال﴾ حسین بنانا۔

قولہ قشرتہ: ۔چھلکا۔قشر قشرا ﴿ضرب،نصر﴾ تقشیرا ﴿تفعیل﴾ چھلکا اتارنا۔یہاں قشر لباس سے کنایہ ہے۔

(قَالَ الْمُخبِرُ بِهٰذِهِ الحِكَايَةِ) فَلَمَّا رَأَيْتُ تَلَهُّبَ جَذْوَتِهِ وَتَأَلُّقَ جَلْوَتِهِ اَمْعَنْتُ النَّظَرَ فِيْ تَوَسُّمِهِ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِيْ مِيْسَمِهِ فَإِذَا هُوَ شَيْخُنَا السُّرُوْجِيُّ وَقَدْ اَقْمَرَ لَيْلُهُ الدُّجُوْجِيُّ فَهَنَّأْتُ نَفْسِيْ بِمَوْرِدِهٖ

وَابْتَدَرْتُ اِسْتِلَامَ یَدِہٖ وَقُلْتُ لَہٗ مَا الَّذِیْ اَحَالَ صِفَتَکَ حَتّٰی جَہِلْتُ مَعْرِفَتَکَ وَاَیُّ شَیْئٍ شَیَّبَ لِحْیَتَکَ حَتّٰی اَنْکَرْتُ حِلْیَتَکَ فَاَنْشَاَ یَقُوْلُ

وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَیَّبْ ۔ وَالدَّھْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبْ

اِنْ دَانَ یَوْمًا لِشَخْصٍ ۔ فَفِیْ غَدٍ یَتَغَلَّبْ

فَلَاتَثِقْ بِوَمِیْضٍ ۔ مِنْ بَرْقِہٖ فَھُوَ خُلَّبْ

وَاصْبِرْ اِذَا ھُوَ اَضْرٰی ۔ بِکَ الْخُطُوْبَ وَاَلَّبْ

فَمَا عَلَی التِّبْرِ عَارٌ ۔ فِی النَّارِ حِیْنَ یُقَلَّبْ

ثُمَّ نَھَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَہٗ وَمُسْتَصْحِبًا الْقُلُوْبَ مَعَہٗ.

ترجمہ:۔ (فرمایا اس حکایت کو نقل کرنے والے یعنی حارث بن ہمام نے) جب دیکھا میں نے اسکے چنگاری کے بھڑکتے ہوئے شعلے کو اور اس کے چہرے کی چمک کو گھبرا گیا میں نے نظر کو اس کے سمجھنے میں۔ اور چھوڑا میں نے آنکھ کو اس کی علامات میں پس وہ ہمارا شیخ ابوزید سروجی تھا اور تحقیق سفید ہو چکی تھی اس کی سیاہ رات۔ پس مبارک بادی میں نے اپنے آپ کو اس کے آنے کے ساتھ اور جلدی کی میں نے اس کے ہاتھ کے چومنے کے ساتھ اور کہا میں نے اس کو کس چیز نے بدل دیا تیری حالت کو یہاں تک کہ جاھل رہا میں تیرے پہچاننے سے اور کس چیز نے سفید کر دیا ہے تیری داڑھی کو حتی کہ میں اوپرا رہا ہوں تیری شکل پہچاننے سے پس اس نے شعر کہا

مصائب کا واقع ہونا بوڑھا کر دیتا ہے☆ اور زمانہ لوگوں کے ساتھ پھرتا رہتا ہے☆ اگر جھکتا ایک دن کسی شخص کے لئے☆ پس کل میں وہ غالب آ جاتا ہے☆ پس نہ اعتماد کیجئے چمک کے ساتھ☆ بجلی سے کیونکہ یہ دھوکہ باز ہے☆ اور صبر کیجئے جب زمانہ چمٹ دے☆ ساتھ مصائب کو اور جمع کر دے☆ پس نہیں ہے سونے پر عار☆ آگ میں جس وقت الٹ پٹ کیا جاتا ہے☆

پھر کھڑا ہوا اپنی جگہ سے جدا ہونے کیلئے اس حال میں کہ لے جانے والا تھا لوگوں کے

دلوں کو اپنے ساتھ۔

تشریح: قولہ تلهب:۔ لَهِبَ لَهَبًا ﴿سمع﴾ جیسے سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ تَلَهُّبًا ﴿تفعل﴾ بھڑکنا تَلْهِيبًا ﴿تفعیل﴾ اِلْهَابًا ﴿افعال﴾ بھڑکانا۔

قولہ جذوته:۔ اس کی جیم پر تینوں حرکتیں جائز ہیں بمعنی بھڑکتا ہوا انگارہ جیسے وَجَذْوَةٌ مِنَ النَّارِ ۔جذا جذوا ﴿نصر﴾ سیدھا کھڑا ہونا۔

قولہ تألق:۔ اَلِقَ اَلَقًا ﴿سمع﴾ تَأَلُّقًا ﴿تفعل﴾ ائتلاقًا ﴿افعال﴾ چمکنا۔

قولہ جلوته:۔ بمعنی روشنی یہاں چہرے سے کنایہ ہے۔

قولہ توسمه:۔ وَسَمًا ﴿ضرب﴾ داغ لگانا جیسے سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُوْمِ۔ تَوَسُّمًا ﴿تفعل﴾ علامت طلب کرنا ایک لفظ مِيْسَم ہے علامت، حسن و جمال اس کی جمع مَيَاسِم آتی ہے۔

قولہ الطرف:۔ نظر اس کی جمع اطراف آتی ہے۔

قولہ الدجوجي:۔ تاریک رات اس کی جمع دياجيج آتی ہے۔ دَجَّ دَجِيْجًا ﴿ضرب﴾ آہستہ چلنا دَجًّا ﴿ضرب﴾ لٹکانا۔

قولہ الشوائب:۔ یہ شائبۃ کی جمع ہے بمعنی عیب یہاں مراد مصیبت ہے۔ شاب شَوْبًا ﴿نصر﴾ خلط ملط کرنا، ملانا جیسے لَشَوْبًا مِنْ حَمِيْمٍ گرم پانی ملا کر۔ اشيابا ﴿افعال﴾ اشْتِيَابًا ﴿افتعال﴾ ملنا۔

قولہ قلب:۔ یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے بہت پلٹنے والا۔

قولہ تثق:۔ وَثِقَ وثقا وثوقا ﴿حسب﴾ اعتماد بھروسہ کرنا۔ تَوْثِيْقًا ﴿تفعیل﴾ مضبوط کرنا۔

قولہ بومیض:۔چمک۔ومض ومضا ﴿ضرب﴾ چمکنا۔

قولہ برقه:۔بجلی اس کی جمع بُرُوق آتی ہے۔ برقا ﴿نصر﴾ چمکنا روشن ہونا جیسے فیه ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْق

قولہ خلب:۔یہ اسم مبالغہ ہے بمعنی بہت دھوکہ دینے والا۔

قولہ واصبر:۔صبر صبرًا ﴿ضرب﴾ روکنا صبر کرنا جیسے والصّٰبرین فی البأساء والضَّرّاء اگر صلہ علی ہوتو بمعنی بہادری کرنا اور اگر عن ہوتو رک جانا۔ تضبیرا ﴿تفعیل﴾ اِصْبارا ﴿افعال﴾ صبر دلانا۔

قولہ اضری:۔ضری ضری ﴿سمع﴾ حملہ کرنا۔اِضراء ﴿افعال﴾ بھڑکانا۔

قولہ الخطوب:۔یہ خطب کی جمع ہے بمعنی امر شدید،ھلاکت،مصیبت۔

قولہ الب:۔الب اَلْبا ﴿نصر،ضرب﴾ تألیبا ﴿تفعیل﴾ جمع کرنا۔

قولہ التبر:۔یہ تبرۃ کی جمع ہے وہ سونا جس پر مہر نہ لگی ہو اور جس پر مہر لگی ہو اسے عین کہا جاتا ہے۔ تبر تَبْرًا ﴿نصر﴾ ھلاک ہونا۔تبرا تتبیرا ﴿ضرب،تفعیل﴾ ھلاک کرنا جیسے وکُلًّا تبّرنا تتبیرا۔

قولہ عار:۔اس کی جمع اعیار آتی ہے۔عار عیرا ﴿ضرب﴾ عیب لگانا۔

دوسرا مقامہ ایک نظر میں

اس مقامہ میں فنی حیثیت سے یہی کافی ہے کہ مقامات کے ہیرو ابوزید سروجی نے ابوعبادہ بحتری جیسے نادر روزگار شاعر (جن کے بارے صاحب دیوان حماسہ ابوتمام نے کہا تھا (انت واللہ یا بنی امیر الشعراء غدا بعدی) کا مقابلہ کیا ہے۔

ابوعبادہ نے تو محبوبہ کے دانتوں کی تعریف پر ہی اکتفا کیا تھا وہ بھی تشبیہ الجمع سے نیز حرف تشبیہ بھی کان اختیار کیا جو تشبیہ میں تشکیک پیدا کرتا ہے۔ مگر ابوزید سروجی کے شعر ایک دفعہ پھر پڑھئے تفسی الفداء راق مبسمہ الخ کہ محبوبہ کے منہ کی بھی تعریف کر دی وہ بھی تشبیہ سے نہیں بلکہ استعارہ سے۔ جس سے شعر کی لذت دوچند ہو جاتی ہے مقصد اس سارے تیے پانچے کا یہ ہے کہ طالب علم محنت کر کے بڑے بڑوں سے سبقت لے سکتا ہے۔

المقامۃ الثالثۃ الدیناریہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس مقامہ میں دینار کی مدح کے نہایت عمدہ پل باندھے گئے ہیں۔اور مذمت بھی نہایت دلچسپ انداز میں کی گئی ہے جس کی نظیر ادب کی کتابوں میں بمشکل آپ کو ملے گی شاید اسی لیے علامہ حریری نے اپنی عادت سے ہٹ کر اسے دینار کی طرف منسوب کیا ہے۔

ایک دفعہ حارث بن ہمام اپنے چند رفقاء کے درمیان فروکش تھے اور سب اپنا اپنا کلام پیش کر رہے تھے ناگاہ ایک پراگندہ حالت بوڑھا وارد ہوا اس نے نازک اور لطیف تشبیہوں سے بھرپور اپنا کلام سنایا تو۔

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا وہ آئے تو سب بہاروں پہ چھا گئے

کا سماں بندھ گیا حارث بن ہمام نے تعجب سے دیکھا تو وہی خطیب (ابوزید سروجی) آج ایک شاعر کے لباس میں تھے شاید اب عمر ڈھل جانے کی وجہ سے خطابت چھوڑ کر اس جال کو اپنا چکے ہوں مگر زیادہ ٹھہرے نہیں بلکہ چند نصیحتیں کر کے تمام مجمع اپنا مداح بناتے ہوئے چل دیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک دن حارث بن ہمام چند مخلص دوستوں کے ہمراہ بزم طرب سجائے نادر واقعات اور اشعار کا مذاکرہ کرر ہے تھے تو اچانک ایک شخص پھٹے پرانے لباس میں ملبوس لنگڑاتا ہوا آیا اور نہایت فصاحت کے ساتھ اپنی سابقہ خوشحالی کی تفصیل بیان کرنے لگا تا کہ اہل مجلس اپنا ہی بھائی بند گمان کرتے ہوئے کرم کا معاملہ کریں تمام اہل مجلس فصیح و بلیغ کلام سے متاثر ہوئے اور مزید بھی کچھ سننا چاہا۔ حارث بن ہمام نے جیب سے ایک دینار نکال کر کہا کہ اسکی منظوم مدح کر دے تو یہ تیرا ہے تو نوارد نے فی البدیہ ایک نظم کہی جس کا خلاصہ یہ ہے

دنیا کی چہل پہل، چمن کی شادابی، رنج وغم کا ہنگامہ، اور ویرانی دشت سب اسی کے دم سے ہے حتی کہ شرک کا ڈر نہ ہوتا تو کہتا سب سے بڑھ کر قادر یہی ہے۔ حارث بن ہمام نے وہ دیناراس کے ہاتھ تھمایا اور دوسرا للکارکر کہنے لگا اس کی مذمت کر دے تو یہ بھی تیرا ہے اسے تو دینار سے کام تھا فوراً تمام برائیوں کا منبع اسی دینار کو قرار دیا حارث بن ہمام تاڑ گیا کہ یہ حضرت ابوزید سروجی ہی ہو سکتے ہیں اور یہ ساری ان کی ملمع سازی ہے اس نے بھی اقرار کر لیا اور عذر لنگ میں حوادث زمانہ کا حوالہ دیا۔

؎ کہ ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں میری مثل کے لوگ

رَوَی الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَظَمَنِیْ وَاَخْدَانًا لِیْ نَادٍ لَمْ یَخِبْ فِیْهِ مُنَادٍ وَلَا کَبَا قَدْحُ زِنَادٍ وَلَا ذَکَتْ نَارُ عِنَادٍ فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْاَنَاشِیْدِ وَنَتَوَارَدُ طُرَفَ الْاَسَانِیْدِ اِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَیْهِ سَمَلٌ وَفِیْ مِشْیَتِهٖ قَزَلٌ فَقَالَ یَا اَخَایِرَ الذَّخَائِرِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عِمُوْا صَبَاحًا وَانْعَمُوْا اِصْطِبَاحًا وَانْظُرُوْا اِلٰی مَنْ کَانَ ذَا نَدِیٍّ وَنَدًی وَجِدَةٍ وَجَدًی وَعَقَارٍ وَقُرًی وَمَقَارٍ وَقِرًی۔

ترجمہ:۔ روایت کی حارث بن ہمام نے کہا جمع کیا مجھے اور میرے دوستوں کو ایک مجلس نے کہ نہیں خالی لوٹا اس مجلس میں کوئی سائل اور نہیں بے آگ رہی چقماق کی رگڑ، اور نہیں بلند ہوئی حسد اور کینہ کی آگ۔ اسی اثناء میں کہ ہم بحث کرر ہے تھے مختلف قسم کے اشعار میں اور ہم وارد ہو رہے تھے (یعنی غور و فکر کرر ہے تھے) نادر واقعات میں کہ اچانک کھڑا تھا ہمارے ساتھ ایک شخص کہ اس کے اوپر ایک پھٹا پرانا کمبل تھا اور اس کے چلنے میں لنگڑا پن تھا پس کہا اس نے اے ذخیرہ کرنے والے سخیو! اور اے اپنے خاندان کو خوش خبری دینے والو تمہیں صبح مبارک ہو اور صبح کی شراب غنیمت ہو اور دیکھو اس شخص کی طرف جو ایک دن مجلس والا تھا اور سخاوت والا تھا اور غنی تھا اور عطیہ والا تھا اور زمین والا تھا اور بستیوں والا تھا اور مواضع والا تھا اور مہمان نواز تھا۔

تشریح: قولہ الدینارية:۔ مالک بن دینارؒ سے کسی نے پوچھا کہ دینار کی حقیقت کیا ہے جواب دیا کی وہ دین اور نار ہے یعنی اگر صحیح راستہ میں خرچ ہو تو دین ہے اور اگر غلط صرف کیا جائے تو آگ ہے۔

قولہ اخدانا:۔ جیسے ولا متخذات اخدان۔ خدن کی جمع ہے بمعنی دوست۔ خدن خدنا ﴿سمع﴾ خفیہ دوست ہونا۔ مخادنة ﴿مفاعلہ﴾ دوست بنانا۔

قولہ لم یخب:۔ خیبة ﴿ضرب﴾ محروم ہونا، نا کام ہونا جیسے وقد خاب من دسّھا تخییبا ﴿تفعیل﴾ إخابة ﴿افعال﴾ محروم کرنا۔

قولہ کبا:۔ کبا کبُوا ﴿نصر﴾ بے آگ ہونا مراد بے فائدہ ہونا۔

قولہ زناد:۔ یہ زند کی جمع ہے بمعنی چقماق کی اوپر والی لکڑی یا پتھر اور نچلی لکڑی کو زندة کہتے ہیں یہاں زناد سے مراد چقماق ہے۔ زند زندا ﴿سمع﴾ پیاسا ہونا۔ تزنیدا ﴿تفعیل﴾ چقماق سے آگ نکالنا۔

قولہ ذکت:۔ ذکا ذکوا ﴿نصر﴾ بھڑکنا شعلہ مارنا ذکاء ﴿نصر﴾ سریع الفہم اور ذھین ہونا ذکاة ﴿نصر﴾ ذبح کرنا۔

قولہ عناد:۔ حسد، بغض، دشمنی۔ عند عُنُودا ﴿نصر﴾ عندا ﴿ضرب﴾ عُندا ﴿سمع﴾ تجاوز کرنا جیسے کُلُّ کُفَّارٍ عنید حق سے باطل کی طرف مائل ہونا۔ مُعاندة ﴿مفاعلہ﴾ مخالفت کرنا۔

قولہ الاناشید:۔ یہ اُنشودة کی جمع ہے وہ شعر جو ایک دوسرے کے سامنے پڑھے جائیں مراد مطلق اشعار۔

قولہ طرف:۔ یہ طرفة کی جمع ہے عجیب چیز۔

قولہ الاسانید:۔ یہ اسناد کی جمع ہے مراد وہ اخبار ہیں جو اپنے اہل کی طرف منسوب ہوں

قولہ سمل:۔ پرانا کپڑا جمع اسمال ہے۔ سمل سُمُولا ﴿سمع﴾ سمالة ﴿کرم﴾ کپڑے کا پرانا ہونا۔

قولہ قزل:۔ قزل قزلا ﴿ضرب﴾ لنگڑے کی طرح چلنا۔ قزل قزلا ﴿سمع﴾ لنگڑا ہونا۔

قولہ اخائر:۔ یہ اخیرٰی جمع ہے بمعنی بہت اچھی چیز۔ خار خیرة ﴿ضرب﴾ پسند کرنا۔

قولہ الذخائر:۔ یہ ذخیرة کی جمع ہے وہ شئ جسے آئندہ کی ضرورت کیلئے محفوظ کیا جائے ذخرا ﴿فتح﴾ محفوظ کرنا

قولہ بشائر:۔ یہ بشارة کی جمع ہے خوش خبری۔

قولہ العشائر:۔ یہ عشیرة کی جمع ہے بمعنی قبیلہ۔

قولہ عموا:۔ وعم وغما ﴿ضرب، حسب﴾ خوش حال رہنا۔

قولہ انعموا:۔ نعم نعْمًا ﴿نصر، ضرب، سمع﴾ إنعاما ﴿افعال﴾ خوش حال ہونا۔ اچھا کرنا۔

قولہ اصطباحا:۔ ﴿افتعال﴾ صبح کے وقت شراب پینا، چراغ جلانا یہاں مراد معنی اول ہے۔

قولہ ندِیّ:۔ بمعنی مجلس۔ قولہ نَدٰی:۔ سخاوت۔

قولہ جِدَة:۔ مالداری، تونگری۔ قولہ جدٰی:۔ عطیہ۔

قولہ عقار:۔ زمین، گھر کا سامان، غیر منقولی جائیداد اس کی جمع عقارات آتی ہے۔ عقر عقْرًا ﴿ضرب﴾ زخمی کرنا جیسے فکَذَّبُوْهُ فعقرُوْها۔ عقر عقارة ﴿سمع، کرم﴾ بانجھ ہونا جیسے وامْرأتِیْ عاقر۔

قولہ قری:۔ جیسے وماکان ربُّک لیُهْلِک القُرٰی۔ یہ قرية (بستی) کی جمع ہے جیسے واسْئلِ القَرْيَة ۔ قری قرْوًا ﴿نصر﴾ جمع کرنا۔

قولہ مقار:۔ یہ مقراۃ کی جمع ہے وہ پیالہ یا دیگ جس میں مہمان کیلئے طعام لایا جائے۔

قولہ قری:۔ قری قری از ضرب بمعنی میزبانی کرنا۔

فَمَازَالَ بِهٖ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ وَحُزُوْبُ الْكُرُوْبِ وَشَرَزُ شَرَ الْحُسُوْدِ وَانْتِيَابُ النُّوَبِ السُّوْدِ حَتّٰى صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ وَغَارَ الْمَنْبَعُ وَنَبَا الْمَرْبَعُ وَاَقْوَى الْمَجْمَعُ وَاَقَضَّ الْمَضْجَعُ وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ وَاَعْوَلَ الْعِيَالُ وَخَلَتِ الْمَرَابِطُ وَرَحِمَ الْغَابِطُ وَاَوْدَى النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ وَرَثٰى لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ وَآلَ بِنَا الدَّهْرُ الْمُوْقِعُ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ اِلٰى اَنِ احْتَذَيْنَا الْوَجٰى وَاغْتَذَيْنَا الشَّجٰى وَاسْتَبْطَنَّا الْجَوٰى وَطَوَيْنَا الْاَحْشَاءَ عَلَى الطَّوٰى.

ترجمہ:۔ پس ہمیشہ رہی اس کے ساتھ مصائب کی بوچھاڑ اور غموں کے گٹھے اور حاسدین کے شر کی چنگاریاں اور پے در پے رہے مصائب ہلاک کرنے والے حتی کہ خالی ہوگیا ہاتھ، اور خالی ہوگیا صحن۔ اور خشک ہوگیا پانی کا چشمہ، اور ناموافق ہوگیا مکان، اور ختم ہوگئیں مجلسیں، اور کھردری ہوگئی سونے کی جگہ، اور متغیر ہوگیا اس کا حال، اور چیخ و پکار کرنے لگے بچے، اور خالی ہوگئے اصطبل، اور غبطہ کرنے والے رحم کرنے لگے، اور ہلاک ہوگئے ناطق (جانور) اور صامت (درھم و دینار) اور مرثیہ کہنے لگے ہمارے لئے حاسد اور شامت (جو بری حالت دیکھ کر خوش ہو) اور لوٹا ہمارے ساتھ زمانہ ہلاک کرنے والا اور فقر غبار آلود کرنے والا۔ یہاں تک کہ ہم نے جوتا بنایا ننگے پاؤں کو، اور غذا بنایا ہڈی کو، اور پیٹ میں ڈالا ہم نے سوزش کو، اور لپیٹا ہم نے انتڑیوں کو بھوک پر۔

تشریح: قولہ قطوب:۔ قطوبا از ضرب بمعنی ترش روئی کرنا۔

قولہ حروب:۔ یہ حرب کی جمع ہے (لڑائی)۔ حرب حربا (نصر) لڑائی کرنا۔

قولہ الکروب:۔ یہ کرب (غم ومشقت) کی جمع ہے جیسے فنجینه واهلهٗ من الکرب العظیم. کرب کربا (نصر) بے چین ہونا۔

قولہ شرور:۔ یہ شررۃ (چنگاری) کی جمع ہے۔ شرًا (نصر) برائی کی طرف نسبت کرنا ایک لفظ شر بمعنی برائی ہے جیسے اولئک شرٌ مکانا اسکی جمع شرور آتی ہے۔

قولہ الحسود:۔ وہ آدمی جو طبعی طور پر حاسد ہو اس کی جمع حسد آتی ہے۔ حسد حسدا (نصر) حسد کرنا جیسے ومن شرّ حاسد اذا حسد۔

فائدہ:۔ ایک شئ حسد ہے اور ایک غبط: حسد کہ ایک انسان کسی کی نعمت کو دیکھ کر دل میں یہ تمنا کرے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے یہ حرام ہے۔ اور غبط کہ انسان نعمت کو دیکھ کر دل میں یہ تمنا کرے کہ یہ نعمت تو اس کے پاس ہی رہے اور اس جیسی مجھے بھی مل جائے یہ جائز ہے

قولہ انتیاب:۔ ناب نوبة (نصر) انتیابا (انفعال) پے درپے آنا، باری باری آنا۔ انابة (افعال) رجوع کرنا جیسے انّ ابراهیم لحلیمٌ اوّاهٌ مُنیب۔

قولہ النوب:۔ یہ جمع ہے نوبۃ کی بمعنی مصیبت اور حادثہ۔

قولہ السود:۔ یہ اسود (کالا) کی جمع ہے۔

قولہ صفرت:۔ صفر صفرا (سمع) خالی ہونا۔ صفیرا (ضرب) سیٹی بجانا۔ صُفرة (کرم) زرد ہونا جیسے فتراہ مصفرًا۔

قولہ الراحة:۔ ہتھیلی اس کی جمع راحات آتی ہے۔ راح روحا (سمع) فراخ ہونا۔

قولہ قرعت:۔ قرع قرعا (سمع) خالی ہونا۔

قولہ الساحة:۔صحن اس کی جمع ساحات آتی ہے۔

قولہ المنبع:۔نبع نبعا نبوعا (سمع ،نصر) نباعا (کرم) چشمہ سے پانی ابلنا۔منبع چشمہ اس کی جمع منابع آتی ہے ایک لفظ ینبوع ہے بمعنی چشمہ اور پانی کا بہت بڑا نالہ جس کی جمع ینابیع آتی ہے جیسے فسلکہ ینابیع فی الارض۔

قولہ نبأ:۔نبوا (نصر) ناموافق ہونا۔

قولہ اقوی:۔قوی قیًا قوایۃ (سمع) خالی ہونا۔قوۃ (سمع) قوی ہونا جیسے من اشد منا قوۃ۔اقواء (افعال) خالی ہونا۔

قولہ اقض:۔قض قضًا (سمع) اقضاضا (افعال) کھردرا ہونا۔انقضاضا (انفعال) ٹوٹنا جیسے یرید ان ینقض فاقامہ۔سخت ہونا۔

قولہ المضجع:۔لیٹنے کی جگہ۔ضجع ضجعا (فتح) پہلو کے بل لیٹنا۔

قولہ اعول:۔عال عولا (نصر) ظلم کرنا۔اعوالا (افعال) چیخ چلا کر رونا۔

قولہ العیال:۔اولاد۔عال عیلا (ضرب) محتاج کرنا،ہونا،کثیر العیال ہونا۔

قولہ خلت:۔خلا خلوا خلوًا (نصر) خالی ہونا۔

قولہ المرابط:۔مربط کی جمع ہے اصطبل۔ربط ربطا (نصر،ضرب) باندھنا جیسے لولا ان ربطنا علی قلبہا۔مضبوط کرنا۔

قولہ الغابط:۔غبط غبطۃ (ضرب) کسی کی نعمت دیکھ کر دل میں تمنا کرنا کہ وہ مجھے بھی مل جائے۔

قولہ اودی:۔ودیا دیۃ (ضرب) خون کی چٹی ادا کرنا جیسے فدیۃ مسلمۃ الی

اهله۔ ایداء ﴿افعال﴾ ھلاک ہونا۔

قولہ الناطق:۔ نُطقا ﴿ضرب﴾ بولنا یہاں مال ناطق مراد ہے یعنی حیوانات۔

قولہ الصامت:۔ صمت صمتا ﴿نصر﴾ چپ ہونا کما فی الحدیث من صمت نجا یہاں مراد مال صامت یعنی دراھم ودنانیر ہیں۔

قولہ رثی:۔ رثُوًا ﴿نصر﴾ رحم کرنا۔ رثیا ﴿ضرب﴾ میت پر اسکے محاسن یاد کر کے رونا جسے مرثیہ کہا جاتا ہے۔

قولہ الشامت:۔ شمت شماتۃ ﴿سمع﴾ کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر خوش ہونا یعنی کسی کا بدخواہ ہونا جیسے لاتشمت بی الاعداء۔

قولہ الموقع:۔ وقعا ﴿فتح﴾ واقع ہونا جیسے واذا وقع القول علیہم. وقعا ﴿ضرب﴾ گرنا ایقاعا ﴿افعال﴾ ھلاک کرنا۔

قولہ الفقر:۔ فتر فترا ﴿نصر﴾ تفتیرا ﴿تفعیل﴾ کھودنا۔ فقارۃ ﴿کرم﴾ افتقارا ﴿افتعال﴾ محتاج ہونا۔

قولہ المدقع:۔ دقع دقعا ﴿سمع﴾ خاک میں ملنا، ذلیل ہونا۔ اذقاعا ﴿افعال﴾ خاک میں ملانا مراد ذلیل کرنا

قولہ احتذینا:۔ حذا حذوا ﴿نصر﴾ جوتی پہنانا۔ اختذاء ﴿افتعال﴾ جوتا بنانا ایک لفظ حذاء ہے جوتا ایک لفظ حذّاء ہے موچی۔

قولہ الوجی:۔ وجی وجیا ﴿سمع﴾ چلتے ہوئے پاؤں کا گھسنا مراد بغیر جوتے کے چلنا

قولہ اغتذینا:۔ غذا غذاء ﴿نصر﴾ غذا کھانا۔ اغتذاء ﴿افتعال﴾ غذا بنانا۔

قولہ الشجی:۔ شجی شجی ﴿سمع﴾ ہڈی پھنسنے کی وجہ سے حلق کا گھٹنا یہاں غم

اور حزن سے کنایہ ہے۔

قولہ استبطنا:۔بطن بُطُونا ﴿نصر﴾ پوشیدہ ہونا جیسے ما ظہر منہا وما بطن۔ اِستبطانا ﴿استفعال﴾ پیٹ میں ڈالنا۔

قولہ الجوی:۔جوی جوی ﴿سمع﴾ غم وعشق کی وجہ سے جلن کا لاحق ہونا۔

قولہ طوینا :۔طوی طیًا ﴿ضرب﴾ لپیٹنا جیسے یوم نطوی السماء کطیِّ السِّجلِّ لِلْکُتُب طُوَی ﴿سمع﴾ پٹنا ایک لفظ طوی ہے بمعنی بھوک۔

قولہ الاحشاء:۔یہ حشی کی جمع ہے بمعنی انتڑی۔حشی حشوا ﴿نصر﴾ بھرنا۔

وَاکْتَحَلْنَا السُّهَادَ وَاسْتَوْطَنَّا الْوِهَادَ وَاسْتَوْطَأْنَا الْقَتَادَ وَتَنَاسَيْنَا الْاَقْتَادَ وَاسْتَطَبْنَا الْحَيْنَ الْمُجْتَاحَ وَاسْتَبْطَأْنَا الْيَوْمَ الْمُتَاحَ فَهَلْ مِنْ حُرٍّ اٰسٍ اَوْسَمْحٍ مُوَاسٍ فَوَالَّذِیْ اِسْتَخْرَجَنِیْ مِنْ قَیْلَةَ لَقَدْ اَمْسَیْتُ اَخَا عَیْلَةٍ لَا اَمْلِکُ بَیْتَ لَیْلَةٍ (قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ)فَاَوَیْتُ لِمَفَاقِرِهٖ وَلَوَیْتُ اِلَی اِسْتِنْبَاطِ فِقَرِهٖ فَاَبْرَزْتُ دِیْنَارًا وَقُلْتُ لَهٗ اِخْتِبَارًا اِنْ مَدَحْتَهٗ نَظْمًا فَهُوَ لَکَ حَتْمًا فَانْبَرٰی یُنْشِدُ فِی الْحَالِ مِنْ غَیْرِ اِنْتِحَالٍ .

ترجمہ:۔اور سرمہ بنایا ہم نے بیداری کو، اور وطن بنایا ہم نے گڑھے کو، اور روندا ہم نے کانٹے دار درخت کو، اور بھول گئے ہم کجاووں کو، اور اچھا سمجھا ہم نے موت کو جو جڑ سے اکھیڑنے والی ہو، اور مؤخر سمجھا ہم نے آج تک اپنے مقدر کو۔ پس کیا کوئی شریف غم خوار یا سخی مددگار ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے نکالا مجھے عربیوں کے قبیلے سے تحقیق رات گزاری میں نے اس حال میں کہ میں بھوک کا بھائی تھا نہیں مالک میں رات کی روزی کا۔(کہا حارث بن ہمام نے) پس میں نرم دل ہوا اس کی مختلف قسم کی احتیاجیوں کی وجہ سے اور مائل ہوا میں اسکی مسجع کلام کے سننے کی طرف

پس ظاہر کیا میں نے ایک دینار اور کہا میں نے اسکو امتحان کے طور پر اگر تعریف کرے تو اس کی نظم یعنی شعر کی صورت میں پس یہ تیرے لئے ہے یقینی طور پر پس آگے بڑھا اور شعر کہنے لگا فوراً بغیر کسی کی طرف نسبت کرنے کے۔

تشریح: قولہ اکتحلنا: کحل کحلا ﴿نصر، فتح﴾ سرمہ لگانا۔ اکتحالا ﴿افتعال﴾ سرمہ بنانا۔

قولہ السھاد: بیداری۔ سھد سھدا ﴿سمع﴾ بیدار ہونا۔

قولہ استوطنا: وطن وطنا ﴿ضرب﴾ ٹھہرنا۔ استیطانا ﴿استفعال﴾ وطن بنانا۔

قولہ الوھاد: یہ وھدۃ کی جمع ہے پست زمین۔ توھیدا ﴿تفعیل﴾ بستر بچھانا۔

قولہ استوطأنا: وطیا ﴿سمع﴾ روندنا۔ وطاءۃ ﴿کرم﴾ نرم ہونا استیطاء ﴿استفعال﴾ نرم سمجھنا

قولہ القتاد: یہ قتادۃ کی جمع ہے وہ درخت جس کے سوئی کی مانند بڑے بڑے کانٹے ہوں۔ قتد قتدا ﴿سمع﴾ خاردار درخت کھانے کی وجہ سے اونٹ کا پیٹ کے درد والا ہونا

قولہ الاقتاد: یہ قتد کی جمع ہے بمعنی کجاوہ کی لکڑی یہاں مراد کجاوہ ہے۔

قولہ استطبنا: طاب طیبا ﴿ضرب﴾ اچھا ہونا تطییبا ﴿تفعیل﴾ اچھا کرنا استطابۃ ﴿استفعال﴾ اچھا سمجھنا۔

قولہ الحین: ھلاکت۔ حان حینا وقت کا قریب ہونا ھلاک ہونا۔

قولہ المجتاح: جاح جوحا ﴿نصر﴾ ھلاک کرنا۔ اجتیاحا ﴿افتعال﴾ بیخ کنی کرنا۔

قولہ استبطأنا :۔بطأ بطاءۃ ﴿کرم﴾ اِبطاء ﴿افعال﴾ تبطئۃ ﴿تفعیل﴾ دیر کرنا جیسے وانّ منکم لمن لَّیُبطِّئنّ ۔استبطاء ﴿استفعال﴾ کسی کو دور سمجھنا یا دیر کرنے والا سمجھنا۔

قولہ المتاح:۔تاح تیحا ﴿ضرب﴾ مقدر ہونا۔توحا ﴿نصر﴾ تیار ہونا۔

قولہ حر:۔حرّ حرًّا حرارۃ ﴿نصر، ضرب﴾ گرم کرنا۔حرارا ﴿سمع﴾ آزاد ہونا حُرِیَّۃ ﴿سمع﴾ اصلی آزاد ہونا جیسے الْحُرُّ بالْحُرِّ۔

قولہ قیلۃ :۔عرب کا ایک قبیلہ جو قیلہ بنت ارقم غسانیہ (ام الاوس و الخزرج) کی طرف منسوب ہے

قولہ امسیت:۔اِمْسَاء ﴿افعال﴾ شام کرنا یہاں اَمْسَیْتُ صِرْتُ کے معنی میں ہے

قولہ عیلۃ:۔عال عَیْلَۃ ﴿ضرب﴾ محتاج ہونا۔

قولہ بیت:۔رات کی خوراک۔ بات بَیْتًا بَیْتُوتۃ ﴿ضرب﴾ رات گزارنا۔

قولہ فاویت:۔اوِیَّۃ ﴿ضرب﴾ رحم کرنا اگر صلہ الی ہو تو معنی ہے ٹھکانا لینا جیسے اِذْ اوی الْفِتْیَۃُ اِلی الکھف اترنا، پناہ دینا۔اِیواء ﴿افعال﴾ کسی کو جگہ دینا جیسے تُؤْوِیْ اِلیک من تشاء۔

قولہ لمفاقرہ:۔یہ خلاف قیاس فقر (تنگدستی) کی جمع ہے جیسا کہ مذاکیر ذکر کی۔

قولہ لویت:۔لوی لَیًّا ﴿ضرب﴾ مائل ہونا تلویۃ ﴿تفعیل﴾ مائل کرنا جیسے یلْوٗن السنتھم بالکتب

قولہ استنباط:۔نبط نُبُوْطًا ﴿نصر﴾ نکلنا۔اِسْتِنْبَاطًا ﴿استفعال﴾ لغوی معنی خوب زمین کھود کر پانی نکالنا اصطلاحی معنی اپنے فہم سے معانی کی پوشیدگی ظاہر کرنا۔

قولہ فقرہ:۔ یہ فِقرۃ کی جمع ہے بمعنی پسندیدہ جملے، بہترین اشعار کے قصیدے۔

قولہ حتما:۔ حتم حتما ﴿ضرب﴾ واجب ہونا، یقینی ہونا۔

قولہ فانبری:۔ بری بریا ﴿ضرب﴾ چھیلنا تراشنا۔ اِنبراء ﴿انفعال﴾ چھلنا مراد تیار ہونا۔

قولہ انتحال:۔ نحل نُحُوْلا ﴿فتح، سمع، کرم﴾ کمزور ہونا نحلا ﴿فتح﴾ عطیہ دینا اِنتِحالا ﴿افتعال﴾ کسی دوسرے کا شعر اپنی طرف منسوب کرنا۔ مراد جھوٹ بولنا

اَکْرِمْ بِہٖ اَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُہٗ	جَوَّابُ آفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُہ
مَاثُوْرَۃٌ سُمْعَتُہٗ وَشُھْرَتُہ	قَدْ اُوْدِعَتْ سِرَّالْغِنٰی اَسِرَّتُہٗ
وَقَارَنَتْ نُجْحَ الْمَسَاعِیْ خَطْرَتُہٗ	وَحُبِّبَتْ اِلَی الْاَنَامِ غُرَّتُہٗ
کَاَنَّمَا مِنَ الْقُلُوْبِ نُقْرَتُہٗ	بِہٖ یَصُوْلُ مَنْ حَوَتْہُ صُرَّتُہٗ
وَاِنْ تَفَانَتْ اَوْتَوَانَتْ عِتْرَتُہ	یَا حَبَّذَا نُضَارُہٗ وَنَضْرَتُہٗ
وَحَبَّذَا مَغْنَاتُہٗ وَنُصْرَتُہٗ	کَمْ آمِرٍ بِہٖ اسْتَتَبَّتْ اِمْرَتُہٗ
وَمُتْرَفٍ لَوْلَا ذَامَتْ حَسْرَتُہٗ	وَجَیْشِ ھَمٍّ ھَزَمَتْہُ کَرَّتُہٗ
وَبَدْرِتَمٍّ اَنْزَلَتْہُ بَدْرَتُہٗ	وَمُسْتَشِیْطٍ تَتَلَظّٰی جَمْرَتُہٗ
اَسَرَّ نَجْوَاہُ فَلَانَتْ شِرَّتُہٗ	وَکَمْ اَسِیْرٍ اَسْلَمَتْہُ اُسْرَتُہٗ
اَنْقَذَہٗ حَتّٰی صَفَتْ مَسَرَّتُہٗ	وَحَقِّ مَوْلٰی اَبْدَعَتْہُ فِطْرَتُہ

لَوْلَا التُّقٰی لَقُلْتُ جَلَّتْ قُدْرَتُہٗ

ترجمہ:۔ کیا ہی خوب ہے اس کی زردی بھلی لگتی ہے اس کی زردی ☆ اطراف کے چکر کاٹنے والا ہے لمبے چوڑے ہیں اس کے سفر ☆ منقول ہوتا ہے اس کا ذکر اور اس کی شہرت ☆ تحقیق ودیعت رکھا گیا ہے غنا کا راز اس کی لکیروں میں ☆ اور ملی ہوئی ہے کوشش کرنے والے کی کامیابی

کو اسکی حرکت ☆ اور محبوب کی گئی ہے لوگوں کی طرف اس کی زینت ☆ گویا کہ وہ دلوں کا ٹکرا ہے ☆ اس کی وجہ سے جھگڑا کرتا ہے وہ شخص کہ جمع کرتی ہے اس کو اسکی تھیلی ☆ اگر چہ ہلاک ہو چکے ہوں یا کمزور ہو چکے ہوں اس کے خاندان ☆ کیا ہی خوب ہے اس کا خالص سونا اور اس کی رونق ☆ اور کتنی اچھی ہے اس کی منفعت اور اس کی نصرت ☆ کتنے حاکم ہیں کہ اس کے ذریعے قائم ہے انکی حکومت ☆ اور کتنے مالدار ہیں کہ اگر نہ ہو یہ دینار ہمیشہ رہیں گی ان کی حسرتیں ☆ اور کتنے غموں کے لشکر ہیں کہ شکست دی ہے انکو اس کے بار بار آنے نے ☆ اور کتنے کامل چاند کے ٹکرے ہیں کہ نیچے کرتی ہے ان کو دینار کی تھیلی ☆ اور کتنے غصہ والے ہیں کہ بھڑکتی ہے انکی آگ ☆ سرگوشی کرتا ہے ان کے ساتھ یہ دینار پس بجھ جاتی ہے انکی چنگاری ☆ اور کتنے قیدی ہیں کہ چھوڑ رکھا ہے انکو انکے قبیلے نے ☆ چھڑا دیتا ہے یہ دینار اس کو حتی کہ پوری ہو جاتی ہے اس کی خوشی ☆ اور قسم ہے اللہ تعالی کی جس نے نئے سرے سے اس کی پیدائش کی ☆ اگر شرک کا ڈر نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا وہ سب سے بڑا قادر مطلق ہے ☆

تشریح: قولہ اکرم بہ: ۔یہ فعل تعجب کا صیغہ ہے بمعنی وہ کس قدر باعزت ہے۔

قولہ جواب: ۔یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت سفر کرنے والا جاب جوبا ﴿نصر﴾ کاٹنا جیسے وثَمُودُ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ۔

قولہ سفرتہ: ۔ سُفُوْرًا ﴿نصر﴾ روشن ہونا سفر کے ارادہ سے نکلنا جیسے وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ۔

قولہ سمعتہ: ۔دکھلاوا۔ **فائدہ:** ۔سمعۃ اور ریا میں فرق یہ ہے کہ ریا افعال میں ہوتا ہے اور سمعۃ اقوال میں یہاں آوازہ شہرت مراد ہے۔ **قولہ شہرتہ** ۔شہر شہرا ﴿فتح﴾ اشتہارا ﴿افتعال﴾ مشہور کرنا۔

قولہ اسرتہ: ۔یہ سرار کی جمع ہے بمعنی خطوط نقوش۔

قولہ نجح:۔ نجح نجحا نجاحا ﴿فتح﴾کامیاب کرنا۔

قولہ المساعی: یہ مسعی کی جمع ہے بمعنی کوشش سعیا ﴿فتح﴾کوشش کرنا جیسے وسعی فی خرابہا

قولہ خطرتہ:۔خطر خطرا ﴿ضرب﴾حرکت کرنا کھٹکنا۔

قولہ غرتہ:۔غرّ غُرَّۃ ﴿فتح﴾خوبصورت چہرے والا ہونا۔

قولہ نقرتہ:۔سونے کا پگھلا ہوا ٹکڑا، خالص سونا۔اسکی جمع نقر نقار آتی ہیں۔

قولہ یصول:۔صال صَوْلا ﴿نصر﴾حملہ کرنا۔

قولہ حوتہ:۔حوی حیًا ﴿ضرب﴾ اِختِواء ﴿افتعال﴾جمع کرنا، شامل ہونا۔

قولہ صرتہ:۔تھیلی جسکی جمع صُرر آتی ہے۔ صرّ صُرًا ﴿نصر﴾ باندھنا۔

قولہ توانت:۔ونی ونًیا ﴿ضرب﴾توانیا ﴿تفاعل﴾کمزور ہونا۔

قولہ عترتہ :۔اھل وعیال۔ عتر عترا ﴿ضرب﴾ مضبوط ہونا، حرکت کرنا۔ عتیرۃ ﴿ضرب﴾ذبح کرنا۔

قولہ نضارہ:۔یہ نُضرۃ کی جمع ہے بمعنی تروتازگی، خالص سونا نضر نضُورا ﴿سمع﴾نضارۃ ﴿کرم﴾ تروتازہ ہونا، سرسبز وشاداب ہونا جیسے وُجُوْہٌ یَّوْمئذ نَّاضرۃ۔

قولہ استتبت:۔تبّ تبًّا ﴿نصر﴾ ھلاک کرنا۔ اِسْتِتْبَابا ﴿استفعال﴾ درست ہونا، کامل ہونا۔

قولہ امرتہ:۔حکومت ولایت۔

قولہ مترف: ترفا ﴿سمع﴾ مالدار ہونا جیسے واترفنھم فی الحیوۃ الدنیا

قولہ حسرتہ:۔ افسوس اسکی جمع حسرات آتی ہے حسرا حسرۃ ﴿سمع﴾ افسوس کرنا جیسے فتقعد ملوما محسورا.

قولہ کرتہ:۔ بمعنی بار بار حملہ کرنا اسکی جمع کرات آتی ہے۔ کرّ کرورا ﴿فتح﴾ بار بار حملہ کرنا۔

قولہ بدرتہ:۔ وہ تھیلی جس میں دس ہزار درھم ہوں جمع بدرات آتی ہے۔

قولہ مستشیط:۔ شاط شیطا ﴿ضرب﴾ شعلہ مارنا۔ استشاطۃ ﴿استفعال﴾ غصہ والا ہونا۔

قولہ تتلظی:۔ لظی لظیا ﴿سمع﴾ تلظیا ﴿تفعل﴾ بھڑکنا جیسے نارا تلظی۔

قولہ جمرتہ:۔ چنگاری جمع جمر اور جمرات آتی ہیں۔ جمر جمرا ﴿نصر، ضرب﴾ اکٹھا ہونا، چنگاری دینا

قولہ اسیر:۔ بمعنی ماسور یعنی قید کیا ہوا جیسے یتیما واسیرا اسکی جمع اسارات آتی ہے اسرا ﴿ضرب﴾ قید کرنا۔

قولہ اسلمتہ:۔ اسلاما ﴿افعال﴾ فرمانبردار ہونا مراد چھوڑ دینا۔

قولہ اسرتہ:۔ خاندان قبیلہ اسکی جمع اسر ہے۔

قولہ صفت:۔ صفا صفوا ﴿نصر﴾ صاف ہونا۔

قولہ مسرتہ:۔ بمعنی خوشی جمع مسرات ہے۔

قولہ التقی:۔تقی تقی (ضرب) پرہیز کرنا، ڈرنا۔

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ بَعْدَ مَا اَنْشَدَ وَقَالَ اَنْجَزَ حُرٌّ مَّا وَعَدَ وَسَحَّ خَالٌ اِذَا رَعَدَ فَنَبَذْتُ الدِّيْنَارَ اِلَيْهِ وَقُلْتُ خُذْهُ غَيْرَ مَاسُوْفٍ عَلَيْهِ فَوَضَعَهُ فِيْ فِيْهِ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُمَّ فِيْهِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْاِنْثِنَاءِ بَعْدَ تَوْفِيَةِ الثَّنَاءِ فَنَشَأَتْ لِيْ مِنْ فُكَاهَتِهٖ نَشْوَةُ غَرَامٍ سَهَّلَتْ عَلَيَّ اِئْتِنَافَ اِغْتِرَامٍ فَجَرَّدْتُ لَهُ دِيْنَارًا آخَرَ وَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِيْ اَنْ تَذُمَّهُ ثُمَّ تَضُمَّهُ فَاَنْشَدَ مُرْتَجِلاً وَشَدَا عَجِلاً اَلْاَشْعَارُ

تَبًّا لَهُ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقٍ ... اَصْفَرَ ذِيْ وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ

يَبْدُوْ بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الرَّامِقِ ... زِيْنَةُ مَعْشُوْقٍ وَلَوْنِ عَاشِقٍ

وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ ... يَدْعُوْ اِلَى ارْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ

ترجمہ:۔ پھر پھیلایا اس نے اپنے ہاتھ کو اس کی تعریف کرنے کے بعد اور کہا پورا کرتا ہے شریف آدمی جو وعدہ کرتا ہے۔ اور برستا ہے بادل جس وقت گرجتا ہے۔ پس پھینکا میں نے دینار اس کی طرف اور کہا میں نے لے لے اس کو بغیر اس پر افسوس کیے پس رکھا اس کو اسنے اپنے منہ میں اور کہا برکت دے اللہ اس میں پھر ارادہ کیا اس نے لوٹنے کا تعریف پوری کرنے کے بعد پس پیدا ہوئی میرے لیے اس کی فکاہت (خوش طبعی) سے عشق کی مستی، آسان ہو گیا مجھ پر نئے سرے سے چٹی دینا پس ظاہر کیا میں نے اسکے واسطے ایک اور دینار اور کہا میں نے اسکو کیا ہے تیرے لیے کہ تو اس کی مذمت کرے اور پھر تو ملالے اس کو پہلے کے ساتھ پس وہ شعر پڑھنے لگا جلدی سے اور گانے لگا جلدی سے اشعار☆ ہلاکت ہو اس کیلئے کیونکہ یہ دھوکہ باز ہے☆ زرد ہے دو چہروں والا ہے مثل منافق کے☆ ظاہر ہوتا ہے دو وصفوں کے ساتھ دیکھنے والے کی آنکھ کیلئے☆ معشوق کی زینت اور عاشق کے رنگ کے ساتھ☆ اور اس کی محبت حقائق والوں کے ہاں☆ بلاتی ہے

اللہ تعالیٰ کے غضب کے ارتکاب کی طرف☆

تشریح: قوله انجز:۔ نجز نجزا ﴿نصر﴾ انجازا ﴿افعال﴾ پورا کرنا۔

قوله سح:۔ سحًا ﴿نصر﴾ بہنا

قوله خال:۔ وہ بادل جسکے متعلق برسنے کا گمان ہو لیکن نہ برسے۔ خال خيلا ﴿سمع﴾ خیال کرنا۔

قوله رعد:۔ رعدا ﴿نصر﴾ گرجنا جیسے و رعدٌ وَّبرق۔

قوله ماسوف:۔ اسف اسفا ﴿سمع﴾ تأسيفا ﴿تفعيل﴾ افسوس کرنا۔

قوله فيه:۔ بمعنى فم اسکی جمع افواہ آتی ہے۔ فاه فوها ﴿فتح﴾ بولنا۔

قوله بارك:۔ برك بركا ﴿نصر﴾ بیٹھنا۔ مُبارکة ﴿مفاعله﴾ برکت کی دعا کرنا، برکت ڈالنا۔

قوله شمر:۔ شمر شمرا ﴿نصر﴾ تیز چلنا۔ تشميرا ﴿تفعيل﴾ سمیٹنا مراد تیار ہونا

قوله نشوة:۔ نشى نشوا ﴿سمع﴾ تنشية ﴿تفعيل﴾ نشہ والا ہونا مست ہونا

قوله غرام:۔ عشق ومحبت۔ غرم غرما ﴿سمع﴾ قرض ادا کرنا۔ اغترا ما ﴿افتعال﴾ اپنے اوپر تاوان لازم کرنا

قوله انتناف:۔ انف انفا ﴿سمع﴾ ناک چڑھانا۔ انتنافا ﴿افتعال﴾ ازسرنو کام کرنا۔

قوله شدا:۔ شدا شذوا ﴿نصر﴾ طرز لگانا۔

قوله مماذق:۔ مذق مذقا ﴿نصر﴾ ملانا۔ مُماذقة ﴿مفاعله﴾ کھوٹ کرنا

یعنی دوستی میں خالص نہ ہونا۔

قولہ الوامق:۔ومق ومقا ﴿ضرب﴾ محبت کرنا۔

قولہ معشوق :۔ عشقا ﴿سمع﴾ انتہائی محبت کرنا، عشق کرنا۔ معشوق بمعنی محبوب۔عاشق بمعنی محب اسکی جمع عشاق آتی ہے۔

قولہ ذوی الحقائق:۔اس سے مراد انبیاء وصلحا ہیں۔

قولہ سخط:۔ناراضگی۔ سخط سخطا ﴿سمع﴾ ناراض ہونا جیسے اذا ھم یسخطون۔

لَوْلَاهُ لَمْ تُقْطَعْ يَمِيْنُ سَارِقٍ — وَلَا بَدَتْ مَظْلَمَةٌ مِنْ فَاسِقٍ

وَلَا اشْمَأَزَّ بَاخِلٌ مِنْ طَارِقٍ — وَلَاشَكَا الْمَمْطُوْلُ مَطْلَ الْعَائِقِ

وَلَا اسْتُعِيْذَ مِنْ حَسُوْدٍ رَاشِقٍ — وَشَرُّ مَا فِيْهِ مِنَ الْخَلَائِقِ

اَنْ لَّيْسَ يُغْنِيْ عَنْكَ فِي الْمَضَائِقِ — اِلَّا اِذَا فَرَّ فِرَارَ الْاٰبِقِ

وَاهًا لِمَنْ يَقْذِفُهُ مِنْ حَالِقٍ — وَمَنْ اِذَا نَاجَاهُ نَجْوَى الْوَامِقِ

قَالَ لَهُ قَوْلَ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ — لَا اَرٰى فِيْ وَصْلِكَ لِيْ فَفَارِقِ

فَقُلْتُ لَهُ مَا اَغْزَرَ وَبْلَكَ فَقَالَ وَالشَّرْطُ اَمْلَكُ فَنَفَحْتُهُ بِالدِّيْنَارِ الثَّانِيْ وَقُلْتُ لَهُ عَوِّذْهُمَا بِالْمَثَانِيْ فَاَلْقَاهُ فِيْ فَمِهٖ وَقَرَنَهُ بِتَوْاَمِهٖ وَانْكَفَأَ يَحْمَدُ مَغْدَاهُ وَيَمْدَحُ النَّادِيْ وَنَدَاهُ

ترجمہ:۔اور اگر نہ ہوتا وہ تو نہ کاٹا جاتا چور کا دایاں ہاتھ ☆ اور نہ ظاہر ہوتا گناہ کسی فاسق سے ☆ اور نہ تنگ نظری کرتا کوئی بخیل رات کو آنے والے مہمان سے ☆ اور نہ شکایت کرتا قرض خواہ مقروض کے ٹال مٹول کی اور نہ پناہ مانگی جاتی حسد کرنے والے کے صدمے سے ☆ اور عادات میں سے سب سے زیادہ بری عادت اس میں ☆ یہ ہے کہ نہیں نفع دیتا تجھ کو تنگی کے وقت ☆ مگر

جب بھاگے بھاگنے والے غلام کی طرح ☆ شاباش ہے اس شخص کیلئے جو پھینکے اس کو اپنے اوپر سے ☆ اور اس شخص کیلئے کہ جب سرگوشی کرے اس کے ساتھ مثل مخلص دوست کی سرگوشی کے ☆ کہہ دے وہ اس کو حق اور سچی بات ☆ کہ نہیں دیکھتا میں تیرے ملنے میں اپنے لیے کوئی فائدہ پس بھاگ جا (جا دور ہٹ) ☆

پس کہا میں نے کیا خوب ہے تیرے علم کی بارش پس کہا اس نے اور شرط زیادہ حق دار ہے پس پھینکا میں نے اس کی طرف دوسرا دینار اور کہا میں نے اسکو کہ تعویذ بنا ان دونوں کا فاتحہ کے ساتھ پس ڈالا اس نے اسکو اپنے منہ میں اور ملا لیا اسکو اس دینار کے ساتھ اکٹھے (یعنی دونوں کو ملا لیا مثل جڑواں بچوں کے) اور لوٹا اس حال میں کہ تعریف کر رہا تھا اپنے صبح کے آنے کی اور تعریف کر رہا تھا مجلس والوں کی اور انکے عطیوں کی۔

تشریح: قوله مظلمة:۔ بمعنی ظلم۔ اسکی جمع مظالم ہے۔

قوله فاسق:۔ فسق فسقا فسوقا ﴿ضرب، نصر، کرم﴾ حق واصلاح کے طریقہ سے تجاوز کرنا، بدکار ہونا جیسے فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِ۔

قوله اشمأز:۔ شمز شمزا ﴿نصر﴾ نفرت کرنا۔ تشمُّزا ﴿تفعل﴾ سکڑنا۔ اشمئزازا ﴿افعیلال﴾ منقبض ہونا جیسے اِشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ۔

قوله باخل:۔ بخیل جمع بخال آتی ہے۔ بخل بخلا ﴿سمع﴾ بخل کرنا جیسے اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ۔

قوله الممطول:۔ مطل مطلا امتطالا ﴿نصر، افتعال﴾ ٹال مٹول کرنا۔

قوله العائق:۔ عاق عوقا ﴿نصر﴾ تعویقا ﴿تفعیل﴾ اعاقة ﴿افعال﴾ روکنا جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ۔

قولہ راشق:۔ رشق رشقا ﴿نصر﴾ تیر پھینکنا، نظر بد لگانا، طعنہ دینا۔

قولہ الخلائق:۔ یہ خلیقۃ کی جمع ہے بمعنی فطرت، عادت۔

قولہ المضائق:۔ یہ مضیق کی جمع ہے تنگ جگہ۔ ضیقا ﴿ضرب﴾ جیسے وضاقت علیہم الارض بما رحبت۔ تضیقا ﴿تفعل﴾ تنگ ہونا۔ اضاقۃ ﴿افعال﴾ تضییقا ﴿تفعیل﴾ تنگ کرنا جیسے لتضیقوا علیہن۔

قولہ الأبق:۔ ابق ابقا ﴿ضرب﴾ غلام کا بھاگنا آبق بھاگا ہوا غلام اس کی جمع اُبّاق ابق آتی ہیں۔

قولہ واھا:۔ اسم جامد ہے بوقت تعجب بولا جاتا ہے۔

قولہ حالق:۔ حلقا ﴿ضرب﴾ مونڈنا جیسے ولا تحلقوا رؤوسکم حالق ایسے پہاڑ کو بھی کہا جاتا ہے جس پر کوئی سبزہ نہ ہو یہاں یہی مراد ہے۔

قولہ ما اغزر:۔ ما اکثر فعل تعجب کے معنی میں ہے۔ غزر غزارۃ ﴿کرم﴾ کثیر ہونا

قولہ وبلک:۔ تیز بارش۔ وبل وبلا ﴿ضرب﴾ لگاتار بارش جیسے اصابہا وابلٌ

قولہ الشرط: شرطا ﴿نصر﴾ لازم کرنا۔ ایک لفظ شرط ہے بمعنی علامت۔ جمع اشراط ہے جیسے فقد جاء اشراطہا۔

قولہ املک :۔ زیادہ حق دار۔ والشرط املک یہ ایک مثل ہے جسکا قائل اول افعی جرھمی ہے یہ عرب کا ایک دانشور آدمی تھا اس نے یہ جملہ اس وقت کہا جب دو شخص اس کے سامنے فیصلہ کیلئے آئے ان میں سے ایک نے اپنے اوپر شرط لازم کی تھی لیکن پورا کرنے سے گریز کر رہا تھا۔

قولہ فنفحتہ:۔ نفحا ﴿فتح﴾ خوشبو پھیلنا اگر صلہ با ہو تو بمعنی دینا۔ منافحۃ

﴿مفاعلہ﴾ جھگڑا کرنا

قولہ بالمثانی:۔ یہ مثنی کی جمع ہے بمعنی دہرایا ہوا اور مثانی سورۃ فاتحہ کا لقب ہے جیسے وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِیْ کیونکہ اس کی سات آیات ہیں اور ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں۔

قولہ فالقاہ:۔ لِقَاءٌ ﴿سمع﴾ ملنا جیسے لَایَرْجُوْنَ لِقَائَنَا۔ اِلْقَاءٌ ﴿افعال﴾ ڈالنا جیسے اِذَا اُلْقُوْا فِیْہَا۔

قولہ قرنہ:۔ قَرْنًا ﴿ضرب﴾ ملانا۔

قولہ انکفأ:۔ کَفَأَ کَفَاءٌ ﴿فتح﴾ اِنْکِفَاءٌ ﴿انفعال﴾ پھرنا، واپس ہونا۔ اِکْفَاءٌ ﴿افعال﴾ جھکا دینا۔ مُکَافَئَۃً ﴿مفاعلہ﴾ تَکَافُئًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو بدلہ دینا

قولہ مغداہ:۔ صبح کے وقت جانے کی جگہ یہاں صرف صبح مراد ہے

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَنَاجَانِیْ قَلْبِیْ بِاَنَّهٗ اَبُوْزَیْدٍ وَاَنَّ تَعَارُجَهٗ لَکَیْدٌ فَاسْتَعَدْتُّهٗ وَقُلْتُ لَهٗ قَدْ عَرَفْتُ بِوَشْیِکَ فَاسْتَقِمْ فِیْ مَشْیِکَ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ اِبْنَ هَمَّامٍ فَحُیِّیْتَ بِاِکْرَامٍ وَحَیِیْتَ بَیْنَ کِرَامٍ فَقُلْتُ اَنَا الْحَارِثُ فَکَیْفَ حَالُکَ وَالْحَوَادِثُ. فَقَالَ اَتَقَلَّبُ فِی الْحَالَیْنِ بُؤْسٍ وَرَخَاءٍ وَاَنْقَلِبُ مَعَ الرِّیْحَیْنِ زَعْزَعٍ وَرُخَاءٍ فَقُلْتُ کَیْفَ اِدَّعَیْتَ الْقَزَلَ وَمَا مِثْلُکَ مَنْ هَزَلَ فَاسْتَسَرَّ بِشْرُهُ الَّذِیْ کَانَ تَجَلّٰی ثُمَّ اَنْشَدَ حِیْنَ وَلّٰی.

تَعَارَجْتُ لَارَغْبَةً فِی الْعَرَجِ	وَلٰکِنْ لِاَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجِ
وَاُلْقِیَ حَبْلِیْ عَلٰی غَارِبِیْ	وَاَسْلُکَ مَسْلَکَ مَنْ قَدْ مَرَجَ
فَاِنْ لَامَنِی الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا	فَلَیْسَ عَلٰی اَعْرَجٍ مِنْ حَرَجٍ

14

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس سرگوشی کی میرے دل نے کہ وہ ابوزید سروجی ہے اور تحقیق اس کا لنگڑا پن اس کا دھوکہ ہے پس واپس بلایا میں نے اس کو اور کہا میں نے اسکو تحقیق پہچان چکا ہوں میں آپ کی عمدہ کلام کی وجہ سے پس صحیح کر اپنی چال کو۔ کہا اس نے اگر تو حارث بن ہمام ہے پس زندہ رکھا جائے تو اعزاز واکرام کے ساتھ اور زندہ رہے تو معزز لوگوں کے درمیان میں نے کہا میں حارث بن ہمام ہوں پس کیا حال ہے تیرا اور حوادثات کا پس کہا اس نے میں پھرتا ہوں دو حالتوں میں یعنی تنگی اور وسعت میں اور پھرتا ہوں میں دو ہواؤں یعنی تیز وتند اور نرم ہوا کے ساتھ پس کہا میں نے اس کو کیسے زبردستی بلایا تو نے لنگڑے پن کو اور نہیں کوئی تیری مثل مذاق کرنے والا پس پوشیدہ ہوگئی اس کی خوشی جو ظاہر تھی اور کہا جب پھرا

۔میں نے لنگڑا پن اختیار کیا ہے نہیں ہے رغبت لنگڑے پن میں ☆ اور لیکن کھٹکھٹاتا ہوں میں وسعت کے دروازے کو ☆ اور ڈالا ہے میں نے اپنی رسی کو اپنی گردن پر ☆ اور چلتا ہوں میں ایسے راستے پر شتر بے مہار کی طرح ☆ پس اگر ملامت کرے مجھے قوم تو کہتا ہوں میں معذور سمجھ مجھے پس نہیں ہے لنگڑے پر کوئی حرج ☆

تشریح: قولہ تعارجه:۔ عُرُوْجا ﴿نصر، ضرب﴾ چڑھنا جیسے تعرُجُ الملٰئكةُ والرُّوْحُ اليه ۔ عرجا ﴿سمع، فتح﴾ لنگڑا ہونا۔ تعرِيْجا ﴿تفعيل﴾ اعراجا ﴿افعال﴾ لنگڑا بنانا تعارُجا ﴿تفاعل﴾ بتکلف لنگڑا بننا

قولہ بوشيك:۔ وشى وشيا ﴿ضرب﴾ توشية ﴿تفعيل﴾ مزین کرنا یہاں حسن کلام مراد ہے۔

قولہ فحييت:۔ حيى حيوة ﴿سمع﴾ زندہ رہنا۔ اِحْيَاء ﴿افعال﴾ زندہ کرنا جیسے يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها تحيّة ﴿تفعيل﴾ دراز کرنا، سلام کرنا، باقی رکھنا۔

قولہ بؤس:۔ بَؤُس بَئْسا ﴿كرم﴾ بہادر ہونا۔ بُؤْسا ﴿سمع﴾ سخت محتاج ہونا

بــئـس فعل ماضی جامد جو بـئــس سے بنا ہے اور مذمت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ إبـتـئـاسـا ﴿افعال﴾ مصیبتوں میں مبتلا کرنا۔ إبتئاسا ﴿افتعال﴾ غمگین کرنا جیسے فلا تبتئس

قولہ رخـاء:۔ یہ نـصــر ،فتح ،سمع، کــرم کا مصدر ہے بـمـعــنـی نرم ہونا جیسے تجری بامرہ رُخاء ۔اِرْخاء ﴿افعال﴾ نرمی کرنا۔

قولہ زعزع :۔سخت آندھی۔ زعْـزعة ﴿فعـللـه﴾ سخت حرکت دینا۔تـزغـزعـا ﴿تفعلل﴾ ہلنا۔

قولہ رخـاء:۔نرم ہوا۔

قولہ مرج :۔مـرج مـرجــا ﴿سمع﴾ خراب ہونا ،فاسد ہونا جیسے فـهُـم فـی امْر مَرِیج ۔مرج مرجا ﴿نصر﴾ خلط ملط کرنا۔ اِمْراجا ﴿افعال﴾ ملانا۔

تیسرا مقامہ ایک نظر میں

ایک بادشاہ کے سامنے بینگن رکھے گئے بادشاہ کو بڑے پسند آئے اور کہا کہ کیا عمدہ سبزی ہے پاس بیٹھے ایک مصاحب نے بھی طرح لگائی کہ اس سے بہترین کوئی سبزی ہی نہیں بادشاہ نے مطبخ میں بینگن ہی پکنے کا حکم کر دیا ایک ہفتہ کے متواتر استعمال سے بادشاہ کی طبیعت اکتائی تو وہی مصاحب کہنے لگا اس جیسی بدترین کوئی سبزی ہی نہیں پھر کہنے لگا جی میں بینگن کا نوکر نہیں ہوں بلکہ بادشاہ سلامت کا ہوں۔

زیرنظر بظاہر تو یہ مقامہ بھی اسی طرح کا لطیفہ ہی لگتا ہے کہ پہلے دینار مدح کے عوض ملنے کی امید تھی تو زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے پھر مذمت کے بدلے ملنا تھا تو فی الفور دینار کو فلک سے فرش پر پٹخ مارا لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مصنف دولت ودنیا کی حقیقت طلباء کے سامنے واشگاف کرنا چاہتے ہیں اس لئے یہ طریقہ اختیار کیا تاکہ مکمل طور پر دولت کی حقیقت طلباء کے دلوں جاگزین ہو جائے۔

نیز یہ بھی بتانا مقصود ہے کہ کسی چیز کے بارے تحقیق مطلوب ہو تو ہر پہلو سے غور کرنا چاہیے پھر مدح ومذمت کی دونوں نظمیں تو ادبیات میں اعلیٰ مقام کی حامل ہیں ہی علاوہ ازیں حارث بن ہمام کا کلام فوضعه في فيه بارك اللهم فيه مماثل وتشابہ کی اور ثم شمر للانثناء بعد توفية الثناء متجانسین ناقص کی کیا عمدہ مثالیں ہیں۔

المقامة الرابعة الدمياطية

یہ مقامہ ایک قدیم شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے جو مصر سے ۳۰ فرسخ دور دریائے شور کے کنارے واقع ہے اور وہیں دریائے نیل بھی ختم ہو جاتا ہے ۲۳۸ھ میں متوکل باللہ کے زمانے رومیوں نے اس شہر پر حملہ کر کے اہل شہر کا قتل عام کیا تھا اہل علاقہ کی پرزور درخواست پر خلیفہ نے وہاں ایک مظبوط قلعہ تعمیر کیا ۶۱۴ھ میں انگریز نے اس پر قبضہ کرلیا لیکن جلد ہی ۶۱۸ھ میں مسلمانوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔

قحط سالی کے ایام میں حارث بن ہمام کو دمیاط شہر کا سفر درپیش ہوا اتفاقاً ان دنوں حارث بن ہمام اقتصادی لحاظ سے خوشحال ہونے کی وجہ سے عامۃ الناس کے منظورِ نظر اور بھائی چارہ کے محور تھے چنانچہ اس سفر میں بہت سے ساتھی ان کے ہم رکاب ہو گئے یہ سفر کہیں ٹھہرے بغیر نہایت سرعت سے جاری تھا۔

ایک دفعہ رات کی تاریکی کی وجہ سے ایک جگہ قافلہ فروکش ہوا رات کو دو شخصوں کی سرگوشی میر کارواں (حارث بن ہمام) کے کان میں کھٹکی اس نے گفتگو عمدہ ہونے کی وجہ سے ساری سرگوشیاں سنیں ایک ان میں سے نہایت ہی فصیح پیرائے میں اپنا دستورِ زندگی بیان کر رہا تھا جس کا لب لباب یہ تھا کہ میں برائی کا بدلہ بھی نیکی سے دیتا ہوں۔ دوسرا اس سے بھی بلیغ انداز میں کہہ رہا تھا بھئی میں نے تو خسارے کا سودا کبھی نہیں کیا بلکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیتا ہوں

ساری گفتگو سننے کے بعد دیکھا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جس طرح قحط سالی کے باوجود چند خوشحالوں میں سے ایک تھے اسی طرح ادبیات کے قحط الرجال کے بھی وہ فردِ فرید ابوزید سروجی اور ان کے صاحبزادے ہیں چنانچہ دوسرے ہمسفروں سے بھی اپنے مرشد و شیخ کا تعارف کرایا انہوں نے قدردانی کرتے ہوئی حسنِ فصاحت سے مالا مال پر عطیات کی بارش برسادی شیخ سروجی کا جب مقصد پورا ہوگیا اور کپڑے بدلنے کا بہانا بنا کر حسبِ عادت

یا من غدا لی ساعدا	ومساعدا دون البشر
ولکننی مذلم ازل	ممن اذا طعم انتشر

کہتے ہوئے قافلہ سے جدا ہوئے۔

اَخبـرَ الحَارِثُ بنُ هَمَّامٍ قَالَ ظَعَنتُ اِلٰی دِمیَاطَ عَامَ هَیَاطٍ وَمِیَاطٍ وَاَنَا یَومَئِذٍ مَرمُوقُ الرَّخَاءِ مَومُوقُ الاِخَاءِ اَسحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ وَاَجتَلِی مَعَارِفَ السَّرَّاءِ فَرَافَقتُ صَحبًا قَد شَقُّوا عَصَا الشِّقَاقِ وَارتَضَعُوا اَفَاوِیقَ الوِفَاقِ حَتّٰی لَاحُوا کَاَسنَانِ المِشطِ فِی الاِستِوَاءِ وَکَالنَّفسِ الوَاحِدَةِ فِی التِئَامِ الاَهوَاءِ وَکُنَّا مَعَ ذَالِکَ نُسِیرُ النَّجَاءَ وَلَانَرحَلُ اِلَّا کُلَّ هَوجَاءَ

وَاِذَا نَزَلنَا مَنزِلًا اَو وَرَدنَا مَنهَلًا اِختَلَسنَا اللُّبثَ وَلَم نُطِلِ المُکثَ فَعَنَّ لَنَـا اَعمَالُ الرِّکَابِ فِی لَیلَةٍ فَتِیَّةِ الشَّبَابِ غُدَافِیَّةِ الاِهَابِ فَاَسرَینَا اِلٰی اَن نَّضَا اللَّیلُ شَبَابَهٗ وَسَلَتِ الصُّبحُ خِضَابَهٗ فَحِینَ مَلِلنَا السُّرٰی وَمِلنَا اِلَی الکَرٰی صَادَفنَا اَرضًا مُخضَلَّةَ الرُّبَا مُعتَلَّةَ الصَّبَا.

ترجمہ:۔ خبر دی حارث بن ہمام نے کہا کوچ کیا میں نے دمیاط شہر کی طرف چیخ وپکار اور تنگی والے سال میں اور میں ان دنوں میں دوستوں کا منظور نظر تھا اور بھائی چارے کیلئے پسند کیا جاتا تھا میں تان چکا تھا مالداری کی چادر اور دیکھتا تھا میں خوشی کے چہروں کو، پس سفر کیا میں نے ایسے ساتھیوں کے ساتھ کہ جنہوں نے پھاڑ دیا تھا اختلاف کے ڈنڈے کو اور دودھ پیا تھا اتفاق کے تھنوں سے حتی کہ ظاہر ہوئے وہ مثل کنگھی کے دندانوں کے برابری میں اور مثل ایک نفس کے خواہشوں کے جمع ہونے میں ۔ اور ہم اسی حالت میں جلدی جلدی سفر کررہے تھے اور نہیں سوار ہوتے تھے ہم مگر ہر تیز رو اونٹنی پر۔

اور جب اترتے ہم کسی جگہ پر یا وارد ہوتے ہم کسی تالاب میں تو اچک لیتے ہم ٹھہرنے کو اور نہ زیادہ دیر ٹھہرتے، پس پیش آیا ہمارے لیے سواریوں کو کام میں لانا سخت سیاہ رات میں مثل کالے کوے کے چمڑے کے پس چلتے رہے ہم یہاں تک کہ اتارلیا رات نے اپنی جوانی کو اور دور کردیا صبح نے اس کے خضاب کو پس اس وقت اکتا گئے تھے ہم چلنے سے اور رغبت کی ہم نے

سونے کی طرف پایا ہم نے ایسی زمین کو جو سرسبز ٹیلے والی تھی اور نرم ہوا والی تھی۔

تشریح:۔قولہ ظعنت:۔ ظعنا ﴿فتح﴾ کوچ کرنا، سفر کرنا جیسے یوم ظعنکم ویوم إقامتکم۔اور اگر صلہ علی ہو تو بمعنی داخل ہونا اور من ہو تو نکلنا۔اظعانا ﴿افعال﴾ کوچ کرانا۔

قولہ عام:۔سال اس کی جمع اعوام آتی ہے۔عام عوما ﴿نصر﴾ تیرنا۔

قولہ هیاط:۔هاط هیطا ﴿ضرب﴾ مُهایطة هیاطا ﴿مفاعله﴾ شور مچانا۔

قولہ میاط:۔ماط میطا ﴿ضرب﴾ اماطة ﴿افعال﴾ مُمایطة میاطا ﴿مفاعله﴾ جدا کرنا جھڑکنا۔هیاط اور میاط یہ سختی اور قحط سالی سے کنایہ ہیں۔

قولہ مرموق:۔رمق رمقا ﴿نصر﴾ ترمیقا ﴿تفعیل﴾ دیر تک دیکھنا۔

قولہ الاخاء:۔اخی إخاء ﴿مفاعله﴾ بھائی چارگی کرنا۔

قولہ اسحب:۔سحب سحبا ﴿فتح﴾ کھینچنا۔

قولہ مطارف:۔مطرف کی جمع ہے بمعنی منقش چادر۔طرُف طرافة ﴿کرم﴾ عجیب اور نیا ہونا۔

قولہ الثراء:۔ثری ثراء ﴿نصر، سمع﴾ بہت مالدار ہونا۔

قولہ صحبا:۔یہ صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی مالک، وزیر گورنر جیسے اذ یقول لصاحبه۔

قولہ الاستواء:۔سوی سوی ﴿سمع﴾ مستقیم ہونا۔

قولہ شقوا:۔شق شقا ﴿نصر﴾ چیرنا، جدا کرنا جیسے ثم شققنا الارض شقا۔

شَاق مُشَاقَّةً وَشِقَاقًا ﴿مفاعله﴾ دشمنی کرنا۔

قولہ عصا:۔لاٹھی جیسے قَال هِيَ عَصَايَ ۔جمع عُصِی آتی ہے۔ عَصَا عَصْوًا ﴿نصر﴾ لاٹھی مارنا۔ عَصِيَ عَصًا ﴿سمع﴾ لاٹھی لینا۔ عِصْيَانًا ﴿ضرب﴾ نافرمانی کرنا۔

قولہ ارتضعوا:۔رَضِعَ رَضَعًا ﴿سمع،فتح﴾ اِرْتِضَاعًا ﴿افتعال﴾ دودھ پینا۔ اِرْضَاعًا ﴿افعال﴾ دودھ پلانا جیسے وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ۔

قولہ افاويق:۔یہ فِيْقَة کی جمع ہے بمعنی وہ دودھ جو دو دوھنیوں کے درمیان تھنوں میں جمع ہوجائے۔فَاقَ فَيْقًا ﴿ضرب﴾ مرنا۔ افَاوِيْق سے مراد مطلق دودھ ہے

قولہ كاسنان:۔یہ سن کی جمع ہے بمعنی دانت جیسے اَلسِّنَّ بِالسِّنِّ ۔سَنَّ سَنًّا ﴿نصر﴾ تیز کرنا۔

قولہ المشط:۔کنگھی جمع اَمْشَاط ہے۔ مَشَطَ مَشْطًا ﴿نصر،ضرب﴾ تَمْشِيْطًا ﴿تفعیل﴾ کنگھی کرنا۔

قولہ التئام:۔لَئَمَ لَئْمًا ﴿فتح﴾ تَلْئِيْمًا ﴿تفعیل﴾ اِلْئَامًا ﴿افعال﴾ جمع کرنا اِلْتِئَامًا ﴿افتعال﴾ جمع ہونا

قولہ النجاء:۔نَجَا نَجْوًا ﴿نصر﴾ سرگوشی کرنا۔نَجَاةً ﴿نصر﴾ نجات پانا جیسے محاورہ ہے نَجَا فُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ ۔ نَجَاءً ﴿نصر﴾ تیز چل کر آگے بڑھنا۔اِنْجَاءً ﴿افعال﴾ جیسے فَأَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا۔ تَنْجِيَةً ﴿تفعیل﴾ نجات دینا جیسے نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ۔

قولہ ھوجاء:۔تیز رفتار اونٹنی۔ ھوج ھوجا ﴿سمع﴾ بیوقوف جلد باز ہونا۔

قولہ منھلا :۔وہ گھاٹ جس سے پہلی دفعہ پانی پیا جائے اس کی جمع مناھل آتی ہے۔ نھل نھلا ﴿سمع﴾ پہلی مرتبہ پینا، پیاسا ہونا۔قولہ اختلسنا :۔خلس خلسا ﴿ضرب﴾ اختلاسا ﴿افتعال﴾ اچک لینا۔

قولہ فعن:۔عنّ عنًا ﴿نصر﴾ اعتنانا ﴿افتعال﴾ پیش آنا۔اعنانا ﴿افعال﴾ تعنینا ﴿تفعیل﴾ لگام میں ڈوری ڈالنا۔قولہ فتیۃ:۔مضبوط۔

قولہ الشباب:۔شبّ شبیبا شبابا ﴿ضرب﴾ جوان ہونا فتیۃ الشباب سے مراد انتہائی سیاہ رات ہے۔

قولہ غدافیۃ:۔یہ غداف کی طرف منسوب ہے بمعنی کالا کوا اسکی جمع غدفان آتی ہے۔غدف غدفا ﴿نصر، ضرب﴾ بہت دینا۔اغدافا ﴿افعال﴾ سخت سیاہ ہونا۔

قولہ نضا:۔نضوا ﴿نصر﴾ کھولنا دور کرنا۔

قولہ سلت:۔سلتا ﴿ضرب﴾ زائل کرنا۔

قولہ خضابہ:۔بمعنی رنگ۔خضب خضبا ﴿ضرب﴾ تخضیب ﴿تفعیل﴾ رنگ دینا۔

قولہ مللنا :۔ملّ ملًا ملالا ﴿سمع﴾ تنگ دل ہونا، اکتانا۔

قولہ الکری :۔اونگھ، نیند اس کی جمع اکراء آتی ہے۔کری کروا ﴿نصر﴾ کریا ﴿ضرب﴾ کھودنا۔کراء ﴿ضرب﴾ چوپایہ کرایہ پر دینا۔کری ﴿سمع﴾ نیند کرنا، اونگھنا۔

قولہ صادفنا:۔صدف صدفا ﴿ضرب﴾ پھرنا اور اگر صلہ عن ہو تو اعراض

کرنا جیسے فمن اظلم ممن کذب بآیات اللہ وصدف عنہا۔مُصادفۃ ﴿مفاعلہ﴾ پانا۔اِصْدافا ﴿افعال﴾ پھیرنا۔

قولہ مخضلۃ:۔خضل خضلا ﴿سمع﴾ اخضل اِخضلالا ﴿افعلال﴾ تر ہونا، سرسبز ہونا۔تخضیلا ﴿تفعیل﴾ تر کرنا۔

قولہ الربا: یہ ربوۃ (ٹیلے، اونچی جگہ) کی جمع ہے جیسے الی ربوۃ ذات قرارٍ وّ معین ربا ربُوا ﴿نصر﴾ بڑھنا جیسے انزلنا علیہا الماء اهتزّت وربت۔

قولہ معتلۃ:علّ علّا ﴿نصر، ضرب﴾ دوسری بار پینا علّۃ ﴿ضرب﴾ بیمار ہونا اِعْتِلالا ﴿افتعال﴾ مریض ہونا۔اِعْتَلَتِ الرِّیح اِعْتِلالا ﴿افتعال﴾ نرم ہونا

قولہ الصبا:۔وہ ہوا جو مشرق کی جانب سے چلے اس کی جمع صبوات آتی ہے صَبَتِ الرِّیحُ ،صبا صبُوا ﴿نصر﴾ ہوا کا مشرق کی جانب سے چلنا۔

فَتَخَيَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِيْسِ وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِيْسِ فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيْطُ وَهَدَأَبِهَا الْاَطِيْطُ وَالْغَطِيْطُ سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرِّجَالِ يَقُوْلُ لِسَمِيْرِهٖ فِيْ الرِّحَالِ كَيْفَ حُكْمُ سِيْرَتِکَ مَعَ جِيْلِکَ وَجِيْرَتِکَ فَقَالَ اَرْعَى الْجَارَ وَلَوْجَارَ وَاَبْذُلُ الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ وَاَحْتَمِلُ الْخَلِيْطَ وَلَوْ اَبْدَى التَّخْلِيْطَ وَاَوَدُّ الْحَمِيْمَ وَلَوْجَرَّعَنِيْ الْحَمِيْمَ وَاُفَضِّلُ الشَّفِيْقَ عَلَى الشَّقِيْقِ وَاَفِيْ لِلْعَشِيْرِ وَاِنْ لَّمْ يُكَافِئْ بِالْعَشِيْرِ وَاَسْتَقِلُّ الْجَزِيْلَ لِلنَّزِيْلِ وَاَغْمُرُ الزَّمِيْلَ بِالْجَمِيْلِ وَاُنْزِلُ سَمِيْرِيْ مَنْزِلَةَ اَمِيْرِيْ وَاُحِلُّ اَنِيْسِيْ مَحَلَّ رَأْسِيْ وَاَوْدِعُ مَعَارِفِيْ عَوَارِفِيْ وَاُوْلِيْ مُرَافِقِيْ مَرَافِقِيْ وَاُلِيْنُ مَقَالِيْ لِلْقَالِيْ وَاُدِيْمُ تَسَآلِيْ عَنِ السَّالِيْ وَاَرْضٰى مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ وَاَقْنَعُ مِنَ الْجَزَاءِ

بِاَقَلِّ الْاَجْزَاءِ وَلَا اَتَظَلَّمُ حِیْنَ اُظْلَمُ وَلَا اَنْقُمُ وَلَوْ لَدَغَنِیَ الْاَرْقَمُ۔

ترجمہ:۔ پس پسند کیا ہم نے اس کو اونٹوں کے بٹھانے کیلئے اور بقیہ رات گزارنے کے لئے پس جب اتر گئے اس جگہ میں ساتھی اور رک گئیں اس جگہ کے ساتھ کجاووں کی آوازیں اور خرانٹے سنا میں نے ایک بلند آواز کو مردوں میں سے کہہ رہا تھا اپنے رات گزارنے والے ساتھی کو کجاووں میں کیسے فیصلہ کرتی ہے تیری عادت اپنے قبیلے اور اپنے ہمسائے کے ساتھ پس کہا اس نے، حفاظت کرتا ہوں میں پڑوسی کی اگر چہ وہ ظلم کرے اور خرچ کرتا ہوں میں محبت کو اس شخص کیلئے جو حملہ کرے اور برداشت کرتا ہوں ساتھی کی تکلیف کو اگر چہ ظاہر کرے وہ منافقت کو اور محبت کرتا ہوں میں دوست سے اگر چہ پلائے وہ مجھ کو گرم پانی اور ترجیح دیتا ہوں میں دوست کو حقیقی بھائی پر اور پورا پورا حق دیتا ہوں دوست کو اگر چہ نہ بدلہ دے وہ مجھے دسویں حصے کا اور کم سمجھتا ہوں عطایا کو مہمان کیلئے اور ڈھانپ لیتا ہوں میں دوست کو احسانات کے ساتھ اور اتارتا ہوں میں اپنے ساتھی کو اپنے حاکم کی جگہ اور اتارتا ہوں میں اپنے محب کو اپنے سردار کی جگہ اور ودیعت رکھتا ہوں میں اپنے پہچاننے والوں میں اپنے عطایا کو اور دیتا ہوں میں اپنے دوستوں کو اپنے منافع اور نرم کرتا ہوں میں اپنی بات کو دشمنوں کیلئے اور میں ہمیشہ خیریت دریافت کرتا رہتا ہوں اس دوست کے بارے میں جو مجھے بھلا دے اور میں راضی ہو جاتا ہوں کثیر عطایا کے مقابلے میں مٹھی بھر بدلہ کے ساتھ اور میں قناعت کرتا ہوں عوض میں کم سے کم جزاء کے ساتھ اور میں نہیں شکایت کرتا جب میں ظلم کیا جاؤں اور میں نہیں انتقام لیتا اگر چہ ڈس لے مجھے زہریلا سانپ۔

تشریح:۔ قولہ مناخا:۔ اونٹ بٹھانے کی جگہ۔ اِناخۃ ﴿افعال﴾ اونٹ بٹھانا۔ اِستناخۃ ﴿استفعال﴾ اونٹ کا بیٹھنا اس کا مجرد مستعمل نہیں۔

قولہ للعیس:۔ یہ اعیس کی جمع ہے بمعنی بھورا اونٹ۔

قولہ محطا:۔ اترنے کی جگہ۔ حطّ حطًّا ﴿نصر﴾ انحطاطا ﴿انفعال﴾ اترنا۔

کسی چیز کو اوپر سے نیچے اتارنا جیسے کہا جاتا ہے حططت الرحل میں نے سواری سے پالان اتار کر نیچے رکھا۔

قولہ للتعریس:۔عرس عرسا ﴿نصر﴾ خوش کرنا آرام کرنا اگر مصدر عرسا ہو تو جماع کرنا۔عرسا ﴿سمع﴾ آرام کرنا اگر صلہ باء ہو تو محبت کرنا تعریسا ﴿تفعیل﴾ سفر میں رات کے آخری حصہ میں آرام کرنے کیلئے اترنا۔ایک لفظ عرس ہے بمعنی خیمہ کی درمیانی طناب کا کھمبا۔ایک لفظ عرس ہے بمعنی دلہن اور ایک لفظ عرس ہے بمعنی طعام ولیمہ ایک لفظ عروس ہے بمعنی دولہا اور دلہن۔

قولہ الخلیط:۔شریک،خلط ملط کرنے والا،شوہر،ساتھی یہاں آخری معنی مراد ہے جمع خُلطاء اور خُلط آتی ہیں جیسے وانّ کثیرا مّن الخُلطاء لیبغی۔اختلاطا ﴿افتعال﴾ کسی چیز کا دوسروں کے ساتھ مل جانا۔جیسے فاختلط به نبات الارض۔

قولہ هدأ:۔هدأ هدأ ﴿فتح﴾ساکن ہونا۔

قولہ الاطیط:۔بمعنی کجاوہ کی لکڑیوں کا آواز کرنا۔اطّ اطیطا ﴿ضرب﴾ آواز کرنا،چرچرانا۔

قولہ الغطیط:۔غطّ غطّا ﴿نصر﴾ اغطاطا ﴿افعال﴾ غوطہ دینا۔غطّ غطیطا ﴿ضرب﴾ نیند میں خراٹے مارنا۔

قولہ صیتا:۔بلند آواز والا ہونا۔صوت بمعنی آواز جیسے انّ انکر الاصوات لصوتُ الحمیر۔صات صوتا ﴿نصر﴾ تصویتا اصاتة ﴿تفعیل،افعال﴾ آواز دینا۔انصیاتا ﴿انفعال﴾ چپ رہنا جیسے واذا قرئ القرآنُ فاستمعُوا لهٗ وانصتوا۔

قولہ لسمیرہ:۔ سمر سمرا ﴿نصر﴾ قصہ گوئی کرنا، رات کے وقت گفتگو کرنا جیسے مُسْتَکْبِرِیْن بہ سامرا تھجُرُوْن۔ سُمْرۃ ﴿سمع، کرم﴾ گندم گوں ہونا۔

قولہ جیلک:۔ ایک قسم کے لوگوں کا گروہ، قبیلہ، اقارب۔ اس کی جمع اجیال آتی ہے۔ جال جوْلا ﴿نصر﴾ چکر لگانا۔

قولہ جیرتک:۔ یہ جار کی جمع ہے بمعنی پڑوسی جیسے والجارِ ذی القُربی والجارِ الجُنُب جار جوْرا ﴿نصر﴾ اگر صلہ الی ہوتو معنی ہے میلان کرنا جیسے ومنْہا جائر اور اگر من ہوتو اعراض کرنا اور علی ہوتو ظلم کرنا۔ اجارۃ ﴿افعال﴾ پناہ دینا جیسے وھو یُجیرُ ولا یُجارُ علیہ۔

قولہ التخلیط:۔ یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی ایک شئی کا دوسری شئی کے ساتھ ملانا مرادی معنی برائی کرنا، دھوکہ دینا، منافقت کرنا۔

قولہ اود:۔ وِدٌ وُدًّا ﴿سمع﴾ محبت کرنا جیسے وجعل بینکُم مودّۃ وّرحمۃ۔

قولہ الحمیم:۔ دوست مخلص جیسے ولا صدیق حمیم۔ جمع احماء آتی ہے۔ اور گرم پانی جیسے وسُقُوا ماءً حمیما اس کی جمع حمائم آتی ہے۔ حمًّا ﴿نصر﴾ گرم کرنا۔

قولہ جرعنی:۔ جرْعا ﴿سمع، فتح﴾ اجتراعا ﴿افتعال﴾ یکبارگی پینا تجریعا ﴿تفعیل﴾ گھونٹ گھونٹ پلانا۔ تجرّعا ﴿تفعل﴾ تھوڑا تھوڑا پینا جیسے یتجرّعُہ ولا یکادُ یُسیغُہ۔

قولہ الشفیق:۔ مہربان دوست شفقا ﴿سمع﴾ مہربان ہونا اگر صلہ من ہوتو خوف کرنا جیسے وھُم من السّاعۃ مُشْفِقُوْن۔

قولہ الشقيق: ۔ پھاڑنے والا مراد سگا بھائی کیونکہ دو بھائی بھی ایک ہی پیٹ کو پھاڑ کر باہر آتے ہیں۔ شقًا ﴿نصر﴾ پھاڑنا جیسے ثُمَّ شققنا الارض شقًا۔

قولہ للعشير: ۔ بمعنی دوست جمع عُشراء آتی ہے اور عشير بمعنی دسواں حصہ اس کی جمع اعشراء آتی ہے عشراء دس ماہ کی گابھن اونٹنی جمع عشار آتی ہے جیسے واذاالعشارُ عُطّلت۔

قولہ الجزيل: ۔ بہت بڑی چیز جمع اجزال ہے۔ جزالۃ ﴿کرم﴾ بہت بڑا ہونا۔ اِجزالا ﴿افعال﴾ بہت دینا۔

قولہ النزيل: ۔ مہمان اسی سے النُزُل بمعنی مہمانی ہے جیسے نُزُلا مِنْ عند الله

قولہ الزميل: ۔ بمعنی ردیف (جو سواری پر پیچھے سوار ہو)۔ زمل زمْلا ﴿نصر﴾ پیچھے بٹھانا۔ تزميلا ﴿تفعيل﴾ چھپانا لپیٹنا۔

قولہ رئيسي: ۔ سردار جمع رُؤساء آتی ہے رؤس رِئاسۃ ﴿سمع، کرم﴾ سردار ہونا ترئيسا ﴿تفعيل﴾ ارأسا ﴿افعال﴾ سردار بنانا۔

قولہ معارفي: ۔ چہرے کے محاسن، خوبیاں پہچاننے والے لوگ۔

قولہ عوارفي: ۔ یہ عارفۃ کی جمع ہے بمعنی عطیہ۔

قولہ مرافقي: ۔ یہ مِرفق کی جمع ہے بمعنی کہنی جیسے وایدیکُم الی المرافق اور جیسے ویُهیّئ لکُم مِنْ امرکُم مرفقا۔

قولہ للقالي: ۔ قلا قَلْوًا ﴿نصر﴾ گوشت بھوننا۔ قلا قليًا ﴿ضرب﴾ قلاء ﴿سمع﴾ بغض رکھنا۔

قولہ تسالي: ۔ یہ باب فتح کا مصدر ہے بمعنی بار بار سوال کرنا۔

قولہ السالی:۔سلا سُلُوًّا ﴿نصر﴾ بھول جانا۔

قولہ باللفاء: تھوڑی چیز۔لفیٌ لفاً ﴿سمع﴾ ہمیشہ رہنا۔الفاء ﴿افعال﴾ ہمیشہ رکھنا۔

قولہ اقنع:۔قناعۃ ﴿نصر،سمع﴾ تھوڑی چیز پر صبر کرنا جیسے واطعموا القانع والمعتر۔قنعًا ﴿فتح﴾ ذلیل ہونا۔

قولہ لا انتقم:۔نقم نقمًا ﴿ضرب﴾ اِنتقامًا ﴿افتعال﴾ بدلہ لینا انتقام لینا جیسے فانتقمنا من الّذین اجرموا

قولہ لدغنی:۔لدغ لدغًا ﴿ضرب﴾ ڈسنا۔الداغًا ﴿افعال﴾ ڈسوانا۔

قولہ الارقم:۔بمعنی چتی دار سانپ جمع اراقم ہے۔رقمًا ﴿ضرب﴾ ترقیمًا ﴿تفعیل﴾ لکھنا۔

فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَيْكَ يَا بُنَيَّ اِنَّمَا يُضَنُّ بِالضَّنِيْنِ وَيُنَافَسُ فِي الثَّمِيْنِ لٰكِنْ لَا آتِيْ غَيْرَ الْمُوَاتِيْ وَلَا اَسِمُ الْعَاتِيْ بِمُرَاعَاتِيْ وَلَا اُصَافِيْ مَنْ يَّأْبٰى اِنْصَافِيْ وَلَا اُوَاخِيْ مَنْ يُّلْغِي الْاَوَاخِيْ وَلَا اُمَالِيْ مَنْ يُّخَيِّبُ اٰمَالِيْ وَلَا اُبَالِيْ بِمَنْ صَرَمَ حِبَالِيْ وَلَا اُدَارِيْ مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِيْ وَلَا اُعْطِيْ زِمَامِيْ مَنْ يُّخْفِرُ ذِمَامِيْ وَلَا اَبْذُلُ وِدَادِيْ لِاَضْدَادِيْ وَلَا اَدَعُ اِيْعَادِيْ لِلْمُعَادِيْ وَلَا اَغْرِسُ الْاَيَادِيْ فِيْ اَرْضِ الْاَعَادِيْ وَلَا اَسْمَحُ بِمُوَاسَاتِيْ لِمَنْ يَّفْرَحُ بِمَسَاءَتِيْ وَلَا اَرٰى اِلْتِفَاتِيْ اِلٰى مَنْ يَّشْمَتُ بِوَفَاتِيْ وَلَا اَخُصُّ بِحِبَائِيْ اِلَّا اَحِبَّائِيْ وَلَا اَسْتَطِبُّ لِدَائِيْ غَيْرَ اَوِدَّائِيْ وَلَا اَمْلِكُ خُلَّتِيْ مَنْ لَّا يَسُدُّ خَلَّتِيْ وَلَا اُصْفِي نِيَّتِيْ لِمَنْ يَّتَمَنّٰى مَنِيَّتِيْ وَلَا اُخْلِصُ دُعَائِيْ لِمَنْ

لَا یُفْعِمُ وِعَائِیْ وَلَا اُفْرِغُ ثَنَائِیْ عَلٰی مَنْ یُفَرِّغُ اِنَائِیْ.

ترجمہ:۔ پس کہا اس کو اسکے ساتھی نے ہلاکت ہو تیرے لیے اے میرے پیارے بیٹے سوا اس کے نہیں کہ بخل کیا جاتا ہے بخیل کے ساتھ اور رغبت کی جاتی ہے قیمتی چیزوں میں لیکن میں نہیں آتا احسانات کے ساتھ جو میرے موافق نہ ہوں اور نہیں علامت لگاتا میں متکبر پر اپنی رعایات کے ساتھ اور نہیں خالص محبت کرتا اس شخص سے جو انکار کردے میری محبت کا اور نہیں بھائی بناتا میں اس شخص کو جو باطل سمجھے بھائی چارے کو اور نہیں مدد کرتا میں اس شخص کی جو ٹھکرا دے میری امیدوں کو اور نہیں پرواہ کرتا میں اس شخص کی جو کاٹ دے میری محبت کی رسی کو اور نہیں مدارات (نرمی) کرتا میں اس شخص سے جو جاھل ہو میرے مرتبے سے اور نہیں دیتا میں اپنی لگام اس شخص کو جو توڑ دے میری ذمام کو (بدعہدی کرے) اور نہیں خرچ کرتا میں اپنی محبت کو اپنے دشمن کیلئے۔ اور نہیں چھوڑتا میں اپنی ڈانٹ ڈپٹ کو اپنے مخالف کیلئے اور نہیں پودا لگاتا میں اپنے عطیوں کا دشمنوں کی زمین میں اور نہیں سخاوت کرتا میں اپنی غمخواریوں کے ساتھ اس شخص کیلئے جو خوش ہو میرے غموں کے ساتھ اور نہیں جائز قرار دیتا توجہ کرنے کو اس شخص کی طرف جو خوش ہو میری موت کے ساتھ۔ اور نہیں خاص کرتا میں اپنے عطایا کو مگر اپنے دوستوں کے ساتھ اور نہیں علاج طلب کرتا میں اپنی بیماری کا اپنے دوستوں کے غیر سے اور نہیں مالک بناتا میں اپنی محبت کا اس شخص کو جو نہ پورا کرے میری حاجت کو اور نہیں خاص کرتا میں اپنی نیت کو اس شخص کیلئے جو آرزو کرے میری موت کی اور نہیں خالص کرتا میں اپنی دعاء کو اس شخص کیلئے جو نہ بھرے میرے برتن کو اور نہیں ڈالتا میں اپنی تعریف کو اس شخص پر جو خالی کردے میرے برتن کو۔

تشریح: قولہ ویک:۔ یہ وی اور کاف خطاب سے مرکب ہے اور ندامت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے یہ اصل میں ویلک تھا لام کو حذف کردیا تو ویک ہو گیا افسوس کے معنی میں ہے۔

15

قولہ بنی :۔ یہ ابنٌ کی تصغیر ہے بمعنی پیارا بیٹا جیسے یا بُنَیَّ انّیْ اریٰ فی المنام۔

قولہ یضن :۔ ضنّ ضناً ﴿سمع﴾ بخل کرنا ایک لفظ ضنِیْن ہے بمعنی بخیل جیسے وما ھُوَ علی الغَیب بضنِین۔

قولہ الثمین :۔ ثمانَۃً ﴿کرم﴾ قیمتی ہونا۔

قولہ المواتی :۔ یہ آتی مُواتاۃً ﴿مفاعلہ﴾ سے اسم فاعل ہے بمعنی موافقت کرنا۔

قولہ العاتی :۔ عتا عُتُوًّا عِتیانا ﴿نصر﴾ تکبر کرنا سرکشی کرنا جیسے وعتوا عُتُوًّا کبِیْرًا۔

قولہ اصافی :۔ صفا صفاءً ﴿نصر﴾ صاف ہونا۔ مُصافاۃً ﴿مفاعلہ﴾ خالص محبت کرنا۔

قولہ الاواخی :۔ یہ اٰخِیَۃٌ کی جمع ہے وہ رسی جسے جانور باندھنے کیلئے دونوں طرف سے زمین میں گاڑ کر اوپر حلقہ سا بنا دیا جائے یہاں مراد اسباب محبت و دوستی ہیں۔

قولہ لاامالی :۔ ملأ ملأً ﴿فتح﴾ بھرنا۔ ملأ ﴿سمع﴾ بھر جانا۔ مُمالَئۃً ﴿مفاعلہ﴾ مدد کرنا، موافقت کرنا۔

قولہ لاابالی :۔ بَلاءً ﴿سمع﴾ پرانا ہونا تَبْلِیَۃً ﴿تفعیل﴾ اِبْلاءً ﴿افعال﴾ پرانا کرنا۔ مُبالاۃً ﴿مفاعلہ﴾ پرواہ کرنا۔

قولہ صرم :۔ صرم صرماً ﴿ضرب﴾ کاٹنا جیسے فاصبحت کالصَّرِیْمِ تصرِیْماً ﴿تفعیل﴾ کاٹنے میں مبالغہ کرنا۔

قولہ یخفر :۔ خفر خفرًا ﴿نصر﴾ پناہ دینا حفاظت کرنا خفرًا خُفُوْرًا ﴿نصر﴾

اِخْفَارًا ﴿افعال﴾ عہد توڑنا بے وفائی کرنا۔

قولہ ذمامی:۔ امان، حفاظت، عہد عزت، ذمہ داری اسکی جمع اَذِمَّۃٌ ہے اور ذِمَّۃ بھی ذِمَامٌ کے معنی میں ہے اسکی جمع ذِمَمٌ آتی ہے۔ ذَمًّا ﴿نصر﴾ برائی بیان کرنا جیسے مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔

قولہ لاضدادی:۔ یہ ضِدٌّ کی جمع ہے ضَدَّ ضَدًّا ﴿نصر﴾ باز رکھنا رفع کرنا۔ اِضْدَادًا ﴿افعال﴾ ضد کرنا مُضَادَّۃً ﴿مفاعلہ﴾ مخالفت کرنا۔

قولہ ایعادی:۔ وَعِیْدًا ﴿ضرب﴾ اِیْعَادًا ﴿افعال﴾ دھمکی دینا۔

قولہ لاغرس:۔ ﴿ضرب﴾ غَرْسًا درخت لگانا۔ ﴿افعال﴾ اِغْرَاسًا۔ ﴿تفعیل﴾ تَغْرِیْسًا گاڑنا، لگانا۔ اَلْغَرْسُ الشَّجَرُ الَّذِیْ یُغْرَسُ اسکی جمع اَغْرَاس آتی ہے۔

قولہ الایادی:۔ یَدٌ بمعنی ہاتھ اسکی جمع اَیْدِیْ جیسے وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ اور جمع الجمع اَیَادِیْ آتی ہے اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ الاعادی:۔ یہ اَعْدَاءٌ کی جمع ہے اور عَدُوٌّ (دشمن) کی جمع الجمع ہے جیسے یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَاءُ اللّٰہِ۔

قولہ یفرح:۔ اَلْفَرَحُ یہ اَلْحُزْنُ کی نقیض ہے ﴿سمع﴾ فَرَحًا خوش ہونا کما فی القران حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا ﴿افعال﴾ اِفْرَاحًا ﴿تفعیل﴾ تَفْرِیْحًا خوش کرنا۔

قولہ بمساأتی:۔ ﴿نصر﴾ سُوْءً وَمَسَاءَۃً وَسَوَاءَۃً عیب لگانا بدگمانی کرنا ﴿تفعیل﴾ تَسْوِئَۃً تَسْوِیْئًا فساد کرنا، خراب کرنا ﴿افعال﴾ اِسَاءَۃً بگاڑ کرنا۔

قولہ وفاتي:۔ وفات بمعنی موت اسکی جمع وفیات ہے۔

قولہ لااستطب:۔ ﴿نصر﴾ طبًا ﴿سمع﴾ طبًا علاج کرنا۔ اِستِطابة ﴿استفعال﴾ علاج طلب کرنا۔

قولہ دائي:۔ داءٌ بمعنی بیماری اسکی جمع ادواء آتی ہے۔

قولہ لایسد:۔ ﴿نصر﴾ سدًا ﴿ضرب﴾ سداذا ﴿سمع﴾ سداذا درست ہونا اِسداذا ﴿افعال﴾ تسدیذا ﴿تفعیل﴾ سیدھا کرنا، درست کرنا۔

قولہ منیتي:۔ المنیٰ الاجلُ المُقدَّرُ للحیوان یعنی موت جمعہ مَنایا۔

قولہ ولاافرغ:۔ ﴿سمع﴾ فرغا وفراغا ﴿نصر﴾ فرُوغا بمعنی خالی ہونا جیسے فاصبح فُؤادُ اُمّ مُوسیٰ فارِغا فارغ ہونا ﴿افعال﴾ افراغا ﴿تفعیل﴾ تفرِیغا پانی گرانا، فارغ کرانا کما فی القران ربّنا افرِغ علینا صبرا۔

قولہ انائي:۔ برتن جمعہ آنِیۃ جمع الجمع اوان۔

وَمَنْ حَكَمَ بِاَنْ اَبْذُلَ وَتَخْزُنَ وَاَلِيْنَ وَتَخْشُنَ وَاَذُوْبَ وَتَجْمُدَ وَاَذْكُوْ وَتَخْمُدَ لَا وَاللهِ بَلْ نَتَوَازَنُ فِي الْمَقَالِ وَزْنَ الْمِثْقَالِ وَنَتَحَاذٰى فِيْ الْفِعَالِ حَذْوَ النِّعَالِ حَتّٰى نَأْمَنَ التَّغَابُنَ وَنُكْفَى التَّضَاغُنَ وَاِلَّا فَلِمَ اُعِلُّكَ وَتُعِلُّنِيْ وَاُقِلُّكَ وَتَسْتَقِلُّنِيْ وَاَجْتَرِحُ لَكَ وَتَجْرَحُنِيْ وَاَسْرَحُ اِلَيْكَ وَتُسَرِّحُنِيْ وَكَيْفَ يَجْتَلِبُ اِنْصَافٌ بِضَيْمٍ وَاَنّٰى تُشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَيْمٍ وَمَتٰى اَصْحَبَ وَدٌّ بِعَسْفٍ وَاَيُّ حُرٍّ رَضِيَ بَخُطَّةِ خَسْفٍ وَلِلّٰهِ اَبُوْكَ حَيْثُ يَقُوْلُ .

ترجمہ:۔ اور کون فیصلہ کرتا ہے اس بات کا بایں طور کہ میں خرچ کرتا رہوں اور تو خزانہ کرتا رہے اور میں نرمی کرتا رہوں اور تو سختی کرتا رہے اور میں محبت میں پگھلتا رہوں اور تو جما رہے۔ اور میں

محبت میں بڑھتا رہوں اور تو بجھا رہے۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم بلکہ ہم تو برابری کرتے ہیں گفتگو میں مثل برابر ہونے مثقال کے اور ہم برابری کرتے ہیں فعل میں مثل برابر ہونے جوتیوں کے حتی کہ محفوظ رہتے ہیں ہم دھوکہ سے اور کفایت کئے جاتے ہیں کینہ سے ورنہ پس کیوں میں تیرا علاج کرتا رہوں اور تو مجھے بیمار سمجھتا رہے اور میں تجھے بلند مرتبہ بناؤں اور تو مجھے حقیر سمجھتا رہے اور میں تیرے لئے کمائی کرتا رہوں اور تو مجھے زخمی کرتا رہے اور میں تیرے قریب ہوتا رہوں اور تو مجھ سے دور ہوتا رہے اور کیسے حاصل ہوسکتا ہے انصاف ظلم کے ساتھ اور کیسے چمک سکتا ہے سورج بادل کے ساتھ اور کب تک رہے گی محبت زیادتی کے ساتھ اور کونسا شریف آدمی راضی ہوتا ہے ذلت آمیز معاملہ کے ساتھ اور کیا ہی خوب کہا ہے تیرے باپ نے (اور اللہ ہی کیلئے ہے جو تیرا باپ کہتا ہے)

تشریح: قولہ تخزن: ۔﴿نصر﴾ خُزْنًا ﴿افتعال﴾ اختِزانًا مال کا جمع ہونا اسی سے خزانۃ ہے مال جمع کرنیکی جگہ جمعہ خزائن کما فی القران وَاِنْ مِّنْ شَیْئٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ۔

قولہ الین: ۔﴿ضرب﴾ لِیْنًا نرم ہونا جو خشُوْنَۃ کی ضد ہے جیسے ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِاللّٰہِ اور لَیِّن کی جمع الیناء آتی ہے۔

قولہ تخشن: ۔﴿کرم﴾ خشُوْنَۃ وخشَانَۃ سخت وکھردرا ہونا ﴿تفعل﴾ تَخَشُّنًا بہت کھردرا ہونا۔

قولہ اذوب: ۔﴿نصر﴾ ذوبًا پگھلنا ﴿افعال﴾ إذابَۃ ﴿تفعیل﴾ تذْوِیبًا پگھلانا

قولہ المثقال: ۔اسکا اصل معنی تو ترازو ہے لیکن اب دینار پر بھی بولا جاتا ہے اسکی جمع مثَاقِیل آتی ہے ﴿کرم﴾ ثَقَالَۃ بھاری ہونا جیسے وَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ۔ ﴿افعال﴾ إثْقَالًا ﴿تفعیل﴾ تثْقِیْلًا بھاری بنانا بوجھل کرنا کقولہ علیہ السلام

لا یَدْخُلُ الْجنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبرٍ۔

قولہ التغابن:۔ ﴿نصر﴾ غبنا دھوکہ دینا ﴿تفاعل﴾ تغابُنًا ایک دوسرے کو دھوکہ دینا۔

قولہ التضاغن:۔ یہ الضِّغنُ سے مشتق ہے ﴿سمع﴾ ضَغنًا کینے والا ہونا الضغن بمعنی حسد، کینہ بغض جمع اضغانا ہے کما فی القران اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰہُ اَضْغَانَہُمْ ﴿تفاعل﴾ تضَاغُنًا بمعنی ایک دوسرے سے حسد کرنا۔

قولہ اعلک:۔ ﴿ضرب﴾ علاً علاً شراب یا کوئی چیز دوسری دفعہ پینا ﴿افعال﴾ اِعلالاً بیمار ہونا تعلِیلًا ﴿تفعیل﴾ بیمار کرنا، کلمہ میں تعلیل کرنا۔

قولہ اجترح:۔ ﴿فتح﴾ جَرْحًا ﴿تفعیل﴾ تجْرِیْحًا زخمی کرنا ﴿سمع﴾ جَرَحًا زخمی ہونا ﴿افتعال﴾ اِجتِراحًا کسی چیز کا کسب کرنا جیسے اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّئَاتِ۔

قولہ تسرحنی:۔ ﴿نصر﴾ سَرْحًا ﴿تفعیل﴾ تسْرِیْحًا چھوڑنا کما فی القران اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ وفی مقام آخر وَسَرِّحُوْہُنَّ سَرَاحًا جمِیْلًا

قولہ بضیم:۔ بمعنی ظلم اسکی جمع ضُیُوْمٌ آتی ہے ﴿ضرب﴾ ضَیْمًا ظلم کرنا۔

قولہ تشرق:۔ ﴿نصر﴾ شَرْقًا سورج کا نکلنا۔

قولہ شمس:۔ سورج جیسے اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ جمعہ شُمُوْس ﴿سمع، نصر﴾ شَمْسًا ﴿افعال﴾ اِشْمَاسًا دن کا دھوپ والا ہونا۔

قولہ غیم:۔ بادل اسکی جمع غُیُوْمٌ آتی ہے ﴿ضرب﴾ غَیْمًا ﴿تفعیل﴾ تغْیِیْمًا ﴿افعال﴾ اِغَامَۃً آسمان کا بادل والا ہونا۔

قولہ بعسف:۔﴿ضرب﴾عَسفاً ظلم کرنا﴿افعال﴾اِعسَافاً رات کو بے راہ چلنا ﴿تفعیل﴾تعسِیفاً بغیر علامت اور نشانی کے چلنا۔

قولہ بخطة:۔امر وحال جمع خُطط کما فی الحدیث اِنَّہٗ قَدْ عَرَضَ عَلَیْکُمْ خُطَّۃُ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْھَا۔

قولہ خسف:۔بے نور ہونا اور خسوف قمر بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی گہن کے وقت بے نور ہوجاتا ہے جیسے وَخَسَفْنَا بِہٖ وَ بِدَارِہِ الْاَرْضَ خَسَفُ الْاَرْضِ بھی اسی سے ہے بمعنی زمین میں دھنسنا کیونکہ جیسے خسوف قمر میں چاند چھپ جاتا ہے اسی طرح دھنسنے والی چیز بھی زمین میں چھپ جاتی ہے۔

جَزَیْتُ مَنْ اَعْلَقَ بِیْ وُدَّہٗ ... جَزَاءَ مَنْ یَّبْنِیْ عَلٰی اُسِّہٖ

وَکِلْتُ لِلْخِلِّ کَمَا کَالَ لِیْ ... عَلٰی وَفَاءِ الْکَیْلِ اَوْ بَخْسِہٖ

وَلَمْ اُخَسِّرْہُ وَشَرُّ الْوَرٰی ... مَنْ یَّوْمُہٗ اَخْسَرُ مِنْ اَمْسِہٖ

وَکُلُّ مَنْ یَّطْلُبُ عِنْدِیْ جَنٰی ... فَمَالَہٗ اِلَّا جَنٰی غَرْسِہٖ

لَا اَبْتَغِی الْغَبْنَ وَلَا اَنْثَنِیْ ... بِصَفْقَۃِ الْمَغْبُوْنِ فِیْ حِسِّہٖ

وَلَسْتُ بِالْمُوْجِبِ حَقًّا لِمَنْ ... لَا یُوْجِبُ الْحَقَّ عَلٰی نَفْسِہٖ

وَرُبَّ مَذَاقِ الْھَوٰی خَالَنِیْ ... اَصْدُقُہُ الْوُدَّ عَلٰی لَبْسِہٖ

وَمَا دَرٰی مِنْ جَھْلِہٖ اَنَّنِیْ ... اَقْضِیْ غَرِیْمِیَ الدَّیْنَ مِنْ جِنْسِہٖ

فَاھْجُرْ مَنِ اسْتَغْبَاکَ ھَجْرَ الْقِلٰی ... وَھَبْہُ کَالْمَلْحُوْدِ فِیْ رَمْسِہٖ

وَالْبَسْ لِمَنْ فِیْ وَصْلِہٖ لُبْسَۃٌ ... لِبَاسَ مَنْ یَّرْغَبُ عَنْ اُنْسِہٖ

وَلَا تُرَجِّ الْوُدَّ مِمَّنْ یَّرٰی ... اَنَّکَ مُحْتَاجٌ اِلٰی فَلْسِہٖ

ترجمہ:۔ میں بدلہ دیتا ہوں اس شخص کو جو چمٹائے میرے ساتھ اپنی محبت کو☆ مثل جزاء دینے

اس شخص کے جو عمارت کھڑی کرے اپنی بنیاد پر ☆ اور وزن کرتا ہوں میں دوست کیلئے جیسا کہ وزن کرتا ہے وہ میرے لئے ☆ وزن کے پورا کرنے پر یا اس سے کم کے ساتھ ☆ اور نہیں خسارہ میں ڈالتا میں اسکو کیونکہ لوگوں میں سے سب سے برا ☆ وہ شخص ہے کہ جسکا آج کا دن زیادہ خسارے والا ہوا سکے گزشتہ کل سے ☆ اور ہر وہ شخص جو طلب کرتا ہے میرے پاس پھل چننے کو ☆ پس نہیں ہے اس کیلئے مگر پھل چننا اپنے ہی پودے کا ☆ اور نہیں تلاش کرتا میں دھوکہ کو اور نہیں لوٹتا میں ☆ دھوکہ کی بیع کے ساتھ اپنی فہم کے مطابق ☆ اور نہیں واجب کرتا میں حق کو اس کیلئے ☆ جو نہ واجب کرے میرے حق کو اپنے اوپر ☆ اور بہت سارے منافق لوگ خیال کرتے ہیں میرے بارے میں ☆ کہ میں اس کے ساتھ خالص محبت کرتا ہوں التباس کی بنیاد پر ☆ حالانکہ (نہیں جانتا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے) نہیں معلوم ان جاہلوں کو تحقیق میں ☆ ادا کرتا ہوں اپنے قرض خواہ کا قرض اس کی جنس سے ☆ پس چھوڑ تو اس شخص کو جو تجھے حقیر سمجھے مثل چھوڑ دینے دشمن کے ☆ اور گمان کر تو اس کو مثل دفن کیے ہوئے کے اپنی قبر میں ☆ اور پہن تو اس شخص کیلئے کہ جس کے ملنے میں دھوکہ ہو ☆ ایسے شخص کا لباس کہ اعراض کیا جاتا ہے اس کے ساتھ محبت کرنے سے ☆ اور نہ امید رکھ تو محبت کی اس شخص سے جو خیال کرے ☆ کہ تو اسکا محتاج ہے اس کے پیسوں کی طرف۔

تشریح: قوله جزيت:۔ ﴿ضرب﴾ جزاءً بدلہ دینا جیسے وذالك جزاءُ مَنْ تزکّی۔ اِجْتِزاءً ﴿افتعال﴾ بدلہ مانگنا، جزاء طلب کرنا۔

قوله اسه:۔ اصل البناء، بنیاد و جڑ اس کی جمع اساس ہے اسی سے اللہ تعالی کا فرمان ہے افمن اسس بُنيانَه۔

قوله كلت:۔ ﴿ضرب﴾ كَيْلًا، مكالًا ﴿تفعيل﴾ تكييلًا ﴿افتعال﴾ اكتيالًا ماپنا، پیمائش کرنا جیسے اذا اكتالُوا على النّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ۔ كيلًا دوسرے

کو پیمائش کر کے دینا اکتیالا ﴿افتعال﴾ دوسرے سے کیل کر کے لینا۔

قولہ بخسہ: ۔﴿فتح﴾ بَخسًا گھٹانا جیسے وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُوْنَ۔ ﴿تفاعل﴾ تَبَاخُسًا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔ بَخسًا ﴿فتح﴾ سے ایک دوسرا معنی ظلم کرنا بھی آتا ہے کما فی القرآن وَلَا تَبْخَسُوْا النَّاسَ ای لَا تَظْلِمُوْا۔

قولہ جنی: ۔﴿ضرب﴾ جَنْيًا درخت سے پھل چننا ﴿ضرب﴾ جِنَايَةً گناہ کرنا ﴿افعال﴾ اِجْنَاءُ درخت کا پکے ہوئے پھل لانا۔ جَانٍ اسم فاعل پھل چننے والا اس کی جمع اَجْنَاءُ اور جُنَّاءُ آتی ہیں۔ جَنِیّ تازہ پھل کما فی القرآن تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔

قولہ بصفقة: ۔﴿نصر﴾ صَفْقًا تالی بجانا صَفْقَةُ بمعنی بیع کیونکہ بیع کرتے ہوئے بھی عاقدین ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں ﴿کرم﴾ صَفَاقَةً بے شرم ہونا ﴿افعال﴾ اِصْفَاقًا پھیرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُصَافَقَةً ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ﴿تفاعل﴾ تَصَافُقًا باہم خرید و فروخت کرنا۔

قولہ حسہ: فہم و علم ﴿ضرب﴾ حِسًّا ﴿افعال﴾ اِحْسَاسًا معلوم کرنا ﴿سمع﴾ حِسًّا یقین کرنا ﴿تفعل﴾ تَحَسِّيًا دیکھنا، ہنسنا۔

قولہ اقضی: ۔﴿ضرب﴾ قَضْيًا فیصلہ کرنا جیسے لَقُضِیَ بَيْنَهُمْ اگر صلہ الشئ ہو تو بمعنی اندازہ کرنا اگر صلہ علیہ ہو تو حاجت پوری کرنا اگر صلہ اَجَل ہو تو موت کا واقع ہونا ﴿مفاعلہ﴾ مُقَاضَاةً کسی کو حاکم یا قاضی کے پاس لے جانا ﴿افتعال﴾ اِقْتِضَاءً تقاضا کرنا، چاہنا ﴿تفاعل﴾ تَقَاضِيًا کسی مسئلہ میں قاضی کے پاس معاملہ لے جانا۔ ﴿ضرب﴾ قَضَاءً قرض ادا کرنا ﴿افعال﴾ اِقْضَاءً قرض ادا کرنا۔

قولہ غریمی: ۔قرض خواہ۔ اَلَّذِیْ لَهُ الدَّيْنُ وَالَّذِیْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ دونوں کیلئے

غریم کالفظ استعمال ہوتا ہے اس کی جمع غُرَماء آتی ہے ﴿سمع﴾ غرما غرامۃ قرض والا ہونا جیسے وَالْغَارِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

قولہ جنسہ: اس کی جمع اجناس ہے ﴿سمع﴾ جِنْسا پانی کا جم جانا ﴿تفاعل﴾ تجانُسا ہم جنس اور مشابہ ہونا

قولہ هجر:۔ ﴿نصر﴾ هجْرا چھوڑنا جیسے واهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ ای سے هجرت وطن چھوڑنا ہے کما فی الحدیث فَمَنْ کانت هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴿مفاعلہ﴾ مُهَاجَرۃ ہجرت کرنا، وطن چھوڑنا جیسے وَالَّذِيْنَ هاجَرُوْا و جَاهَدُوْا۔ ﴿تفعیل﴾ تهْجِيْرٌ دوپہر کے وقت سفر کرنا۔

قولہ کالملحود:۔ یہ لحد سے مشتق ہے اور لحد بمعنی قبر ہے کما فی الحدیث اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا اس کی جمع الْحَاد ولُحُوْد آتی ہیں ﴿فتح﴾ لَحْدا دفن کرنا، مائل ہونا ﴿افعال﴾ اِلْحَادا بے دین ہونا، کجروی اختیار کرنا جیسے اَلَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اَسْمَائِهٖ۔

قولہ رمسہ:۔ رَمْسٌ قبر اس کی جمع اَرْمَاس اور رُمُوْس آتی ہیں ﴿ضرب﴾ رَمْسًا ﴿افعال﴾ اِرْمَاسا دفن کرنا۔

قولہ لا ترج:۔ ﴿نصر﴾ رَجا رَجْوا رَجاء امید کرنا کمافی القرآن مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا و فی الحدیث اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ۔

قولہ محتاج:۔ ﴿نصر﴾ حَوْجا ﴿افتعال﴾ اِحْتِيَاجا محتاج ہونا ﴿افعال﴾ اِحْوَاجا محتاج کرنا۔ حَاجَۃ ضرورت اس کی جمع حَوَائج اور حَاجَات آتی ہیں۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا وَعَيْتُ مَا دَارَ بَيْنَهُمَا تُقْتُ اِلٰى اَنْ اَعْرِفَ عَيْنَهُمَا فَلَمَّا لَاحَ ابْنُ ذُكَاءَ وَاَلْحَفَ الْجَوَّ الضِّيَاءَ غَدَوْتُ قَبْلَ اِسْتِقْلَالِ الرِّكَابِ وَاِغْتِدَاءِ الْغُرَابِ وَجَعَلْتُ اَسْتَقْرِىْ صَوْبَ الصَّوْتِ اللَّيْلِىْ وَاَتَوَسَّمُ الْوُجُوْهَ بِالنَّظْرِ الْجَلِىْ اِلٰى اَنْ لَمَحْتُ اَبَا زَيْدٍ وَابْنَهٗ يَتَحَادَثَانِ وَعَلَيْهِمَا بُرْدَانِ رَثَّانِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُمَا نَجِيَّا لَيْلَتِىْ وَصَاحِبَا رِوَايَتِىْ فَقَصَدْتُّهُمَا قَصْدَ كَلِفٍ بِدَمَاثَتِهِمَا رَاثٍ لِرَثَاثَتِهِمَا وَاَبَحْتُهُمَا التَّحَوُّلَ اِلٰى رَحْلِىْ وَالتَّحَكُّمَ فِىْ كُثْرِىْ وَقُلِّىْ وَطَفِقْتُ اُسَيِّرُ بَيْنَ السَّيَّارَةِ فَضْلَهُمَا وَاَهُزُّ الْاَعْوَادَ الْمُثْمِرَةَ لَهُمَا اِلٰى اَنْ غُمِرَا بِالنُّحْلَانِ وَاتُّخِذَا مِنَ الْخُلَّانِ وَكُنَّا بِمُعَرَّسٍ نَتَبَيَّنُ مِنْهُ بُنْيَانَ الْقُرٰى وَنَتَنَوَّرُ نِيْرَانَ الْقِرٰى ۔

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس جب یاد کرلیا میں نے اس کلام کو جو دائر تھی ان دونوں کے درمیان مشتاق ہوا میں یہاں تک کہ پہچانوں میں ان کے وجود کو پس جب ظاہر ہوگئی صبح صادق اور بنا دیا فضا کو روشن چلا میں اونٹوں کے کوچ کرنے سے پہلے اور نہ مثل بیدار ہونے کوے کے اور شروع ہوا میں کہ تلاش کررہا تھا میں اپنی رات کی آواز کی سمت کو اور پہچان رہا تھا میں چہروں کو گہری نگاہ کے ساتھ۔ یہاں تک کہ دیکھا میں نے ابوزید اور اس کے بیٹے کو کہ وہ دونوں باتیں کررہے ہیں اور ان دونوں پر پرانی چادریں تھیں پس یقین کرلیا میں نے کہ تحقیق وہ دونوں میری رات میں سرگوشی کرنے والے ہیں اور میری روایت کے ہیرو ہیں پس قصد کیا میں نے ان دونوں کا مثل قصد کرنے عاشق کے ان کے حسن اخلاق کی وجہ سے اور مثل رحم کرنے والے کے ان کی بدحالی کی وجہ سے اور مباح کیا میں نے ان کے واسطے اپنے سامان کی طرف آنے کو اور اختیار دیا میں نے ان دونوں کو اپنے کثیر مال میں اور اپنے قلیل مال میں (ہمہ قسم کے مال میں اجازت دی) اور شروع ہوا میں کہ مشہور کررہا تھا قافلہ والوں کے درمیان ان کی فضیلت کو اور ہلاتا

تھا میں پھل دار لکڑیوں کو ان کیلئے (قافلہ کے امیر لوگوں کو ان کی خدمت کی طرف متوجہ کرتا تھا) یہاںتک کہ ڈھانپ لیے گئے وہ دونوں عطیوں کے ساتھ اور بنالیے گئے وہ دونوں دوستوں میں سے اور ہم رات گزار رہے تھے ایسی جگہ میں کہ ظاہر ہورہی تھیں اس جگہ سے بستی کی عمارتیں اور روشن ہورہی تھیں بستیکی آگیں۔

تشریح: قولہ تقت:۔ ﴿نصر﴾ توقا وتووقا ﴿تفاعل﴾ تواقیا بمعنی مشتاق ہونا

قولہ عینہما:۔ شخص اسکی جمع اعین، عیون، اغیان اور جمع الجمع اعینات آتی ہے۔

قولہ الحف:۔ ﴿فتح﴾ لحفا ﴿افعال﴾ الحافا کپڑا اوڑھنا، پہننا، باصرار مانگنا جیسے لا یسئلون الناس الحافا ﴿مفاعلہ﴾ ملاحفۃ مدد کرنا۔

قولہ الجو:۔ فضا اس کی جمع اجواء آتی ہے کما فی القرآن الم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السماء۔

قولہ الضیاء:۔ نور اس کی جمع اضواء آتی ہے ﴿نصر﴾ ضوء وضیاء روشن ہونا ﴿افعال﴾ اضاءۃ روشن ہونا اور کرنا کما فی القرآن فلما اضاءت ما حولہ

قولہ الغراب:۔ ایک کالا پرندہ (کوا) جیسے فبعث اللہ غرابا یبحث جمع اغربۃ، غربان، اغرب اور جمع الجمع غرابین ہے۔

قولہ الصوت:۔ اس کی جمع اصوات آتی ہے کما فی القرآن لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ﴿نصر﴾ صوتا آواز دینا ﴿تفعیل﴾ تصویتا آواز دینا۔

قولہ رثان:۔ ﴿ضرب﴾ رثاثۃ ورثوثۃ پرانا ہونا۔ رثیث پرانا کپڑا جمعہ رثاث

قولہ بدماثتھا:۔ ﴿کرم﴾ دَمَاثَۃً نرم خوہونا ﴿سمع﴾ دَمَثًا نرم ہونا ﴿تفعیل﴾ تَدْمِیْثًا نرم کرنا۔

قولہ اھز:۔ ﴿نصر﴾ ھَزًّا حرکت دینا ﴿افتعال﴾ اِھْتِزَازًا حرکت میں آنا ﴿تفعیل﴾ تَھْزِیْزًا حرکت دینا ﴿تفعل﴾ تَھَزُّزًا حرکت کرنا۔

قولہ الاعواد :۔ اَعْوَاد اور عِیْدَان جمع ہیں عُوْد کی بمعنی لکڑی ﴿نصر﴾ عَوْدًا لوٹنا، کسی کام کو دوبارہ کرنا، عادت بنالینا جیسے فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْن ﴿ضرب﴾ عِیَادَۃً بیمار پرسی کرنا ﴿تفعیل﴾ تَعْوِیْدًا عادی بنا دینا ﴿تفعل﴾ تَعَوُّدًا بیمار پرسی کرنا ﴿استفعال﴾ اِسْتِعَادَۃً طلب اعادہ کرنا۔

قولہ بالنحلان: عطیہ، ہبہ اس کی جمع نُحَل آتی ہے اسی سے اَلنُّحْلَۃ بمعنی عطیہ ہے ﴿فتح﴾ نَحْلًا ہبہ کرنا

فَلَمَّا رَاٰی اَبُوْزَیْدٍ اِمْتِلَاءَ کِیْسِہٖ وَانْجِلَاءَ بُؤْسِہٖ قَالَ لِیْ اِنَّ بَدَنِیْ قَدْ اِتَّسَخَ وَدَرَنِیْ قَدْ رَسَخَ اَفَتَاْذَنُ لِیْ فِیْ قَصْدِ قَرْیَۃٍ لِاَسْتَحِمَّ وَاَقْضِیَ ھٰذَا الْمُھِمَّ فَقُلْتُ اِذَا شِئْتَ فَالسُّرْعَۃَ السُّرْعَۃَ وَالرَّجْعَۃَ الرَّجْعَۃَ فَقَالَ سَتَجِدُ مَطْلِعِیْ عَلَیْکَ اَسْرَعُ مِنْ اِرْتِدَادِ طَرْفِکَ اِلَیْکَ ثُمَّ اسْتَنَّ اِسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِی الْمِضْمَارِ وَقَالَ لِاِبْنِہٖ بَدَارِ بَدَارِ وَلَمْ نَخَلْ اَنَّہٗ غَرَّ وَطَلَبَ الْمَفَرَّ فَلَبِثْنَا نَرْقُبُہٗ رِقْبَۃَ الْاَعْیَادِ وَنَسْتَطْلِعُہٗ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ اِلٰی اَنْ ھَرِمَ النَّھَارُ وَکَادَ جُرُفِ الْیَوْمِ یَنْھَارُ۔

ترجمہ:۔ پس جب دیکھا ابوزید سروجی نے اپنی جیب کے بھر جانے کو اور اپنی تنگی کے کھل جانے کو کہا اس نے مجھے کہ تحقیق میرا بدن میلا ہو چکا ہے اور میل راسخ و مستحکم ہو چکی ہے کیا اجازت دیتا

ہے تو مجھے بستی کے قصد میں تا کہ میں غسل کرلوں اور اس ضروری کام کو پورا کرلوں پس کہا میں نے اس کو جب چاہتا ہے تو (اگر تیری یہی خواہش ہے) پس جلدی کر جلدی کر اور جلدی لوٹ جلدی لوٹ پس کہا سروجی نے عنقریب پائیگا تو میرے لوٹنے کو اپنے اوپر زیادہ جلدی اپنی آنکھ کے لوٹنے سے اپنی طرف پھر دوڑا مثل تیز رو گھوڑے کے میدان میں اور کہا اس نے اپنے بیٹے کو جلدی کر جلدی کر۔ (کہا حارث نے) اور نہیں خیال کیا ہم نے کہ تحقیق وہ دھوکہ باز ہے اور بھاگنا چاہتا ہے پس ہم نے بہت دیر انتظار کی مثل انتظار کرنے عیدوں کے چاند کے اور ہم معلوم کرتے رہے لشکر کے آگے آنے والے سے اور ہر آنے والے سے تالاب کی طرف یہاں تک کہ بوڑھا ہو گیا دن اور قریب تھا کہ دن کا کنارہ گر جاتا۔

تشریح: قولہ امتلاء: ﴿فتح﴾ ملأ ﴿افتعال﴾ امتلاء بھرنا، بھر جانا کما فی الحدیث اِمْلَئُوا افْوَاهَکُمْ مِنَ الْقُرْآنِ۔

قولہ کیسہ:۔ کِیس بمعنی تھیلی اس کی جمع اَکْیَاس آتی ہے ﴿ضرب﴾ کِیَاسَۃً ذہین ہونا ﴿تفعیل﴾ تَکْیِیْسًا ذہین بنانا۔ مُکَایَسَۃً ﴿مفاعلہ﴾ عقلمندی میں مقابلہ کرنا۔

قولہ بدنی:۔ جسد انسانی اس کی جمع اَبْدَان آتی ہے ﴿کرم﴾ بَدَانَۃً موٹا ہونا، لحیم و جسیم ہونا ﴿نصر﴾ بُدْنًا بَدْنًا ﴿تفعیل﴾ تَبْدِیْنًا جسیم ہونا، سن رسیدہ ہونا کما فی الحدیث لَاتُبَادِرُوْنِیْ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ قَدْ بَدُنْتُ

قولہ اتسخ:۔ یہ وسخ سے مشتق ہے میل کچیل اس کی جمع اوساخ آتی ہے ﴿سمع﴾ وَسَخًا ﴿افتعال﴾ اِتِّسَاخًا ﴿تفعل﴾ تَوَسُّخًا میلا ہونا ﴿افعال﴾ اِیْسَاخًا ﴿تفعیل﴾ تَوْسِیْخًا میلا کچیلا بنانا۔

قولہ درنی:۔ دَرَنٌ بمعنی میل جمعہ اَدْرَان ﴿سمع﴾ دَرَنًا کپڑے کا میلا ہونا

﴿افعال﴾ اِذْرَانًا میلا کرنا

قولہ رسخ:﴿فتح،نصر﴾ رَسْخًا گڑ جانا، پختہ ہوجانا کما فی القرآن وَ الرَّاسِخُوْنَ فِیْ الْعِلْمِ۔ ﴿افعال﴾ اِرْسَاخًا گاڑنا، ثابت کرنا۔

قولہ افتأذن:۔﴿سمع﴾ اَذْنًا کان لگانا اِذْنًا اجازت دینا ﴿افعال﴾ اِیْذَانًا آگاہ کرنا ﴿تفعیل﴾ تَأْذِیْنًا اذان دینا اعلان کرنا، پکارنا جیسے ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اسی سے مؤذن ہے اذان دینے والا اس کی جمع مُؤَذِّنُوْن ہے

قولہ فالسرعةالسرعة:۔ یہ دونوں اَلْزِمْ فعل محذوف کے مفعول ہیں ﴿سمع﴾ سَرَعًا ﴿کرم﴾ سَرَاعَةً وَسُرْعَةً جلدی کرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُسَارَعَةً جلدی جانا جیسے وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ ﴿تفاعل﴾ تَسَارُعًا ﴿تفعل﴾ تَسَرُّعًا کسی کام میں تیزی کرنا۔

قولہ الرجعة:۔﴿ضرب﴾ رَجْعًا لوٹنا جیسے لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ ﴿تفعیل﴾ تَرْجِیْعًا آواز کو حلق میں گھمانا۔ ﴿افعال﴾ اِرْجَاعًا پھیرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُرَاجَعَةً رجوع کرنا ﴿افتعال﴾ اِرْتِجَاعًا بمعنی واپس کرنا، ہونا۔ ﴿استفعال﴾ اِسْتِرْجَاعًا لوٹنے کی طلب کرنا۔

قولہ ارتداد:۔﴿نصر﴾ رَدًّا وَمَرَدًّا لوٹنا، واپس کرنا، ہونا کما فی القرآن فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ﴿تفعیل﴾ تَرْدِیْدًا واپس کردینا، تردید کرنا ﴿تفعل﴾ تَرَدُّدًا شک میں پڑنا ﴿افتعال﴾ اِرْتِدَادًا لوٹنا، مرتد ہونا، رد کرنا جیسے مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ۔

قولہ المضمار:۔﴿نصر﴾ ضَمْرًا ﴿کرم﴾ ضُمُوْرًا کمزور ہونا ﴿افعال﴾ اِضْمَارًا چھپانا ﴿انفعال﴾ اِنْضِمَارًا خشک ہونا ﴿افتعال﴾ اِضْطِمَارًا لاغر ہونا ﴿تفعیل﴾ تَضْمِیْرًا گھوڑے کو لاغر کرنا ضَامِر کمزور گھوڑا کما فی القرآن عَلٰی

کُلّ ضامر اس کی جمع ضُمر آتی ہے اور مؤنث ضامرة آتی ہے اور اس کی جمع ضوامر آتی ہے۔

قولہ الاعیاد:۔ یہ عید کی جمع ہے عید کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ لانہ یعُودُ کُلَّ سنۃ بفرحٍ مُجدَّدٍ۔

قولہ نستطلعه:۔ ﴿نصر﴾ طُلُوعًا طلوع ہونا جیسے فسبّح بحمد ربّک قبل طُلُوع الشَّمس ﴿افعال﴾ إطّلاعًا معلوم کرنا، کرانا۔

قولہ بالطلائع:۔ یہ طلیعة کی جمع ہے بمعنی مقدمۃ الجیش۔

قولہ هرم:۔ ﴿سمع﴾ هرمًا بوڑھا ہونا اهرم اللّٰه ﴿افعال﴾ اهرامًا بوڑھا کرنا

قولہ النهار: بمعنی دن اس کی جمع انهر ونهر آتی ہیں ﴿فتح﴾ نهرًا کھود کر پانی بہانا ﴿افتعال﴾ انتهارًا سائل کو جھڑکنا جیسے ولا تقل لهما اُفٍّ ولا تنهرهما ﴿افعال﴾ انهارًا بہانا۔

قولہ جرف:۔ کنارہ اس کی جمع اجراف، جُرُوف آتی ہیں جیسے علی شفا جُرُف هار ﴿نصر﴾ جُرفًا ﴿تفعیل﴾ تجریفًا ﴿افتعال﴾ اجترافًا ﴿تفعل﴾ تجرُّفًا کسی شی کو پورا لینا یا پورا کھانا، کسی شی کا اکثر حصہ کھانا یا لینا۔

قولہ ینهار:۔ ﴿ضرب﴾ هیرًا ﴿تفعل﴾ تهیُّرًا ﴿انفعال﴾ انهیارًا ساقط ہونا، گرجانا کما فی القرآن فانهار به فی نار جهنّم۔

فَلَمَّا طَالَ اَمَدُ الْاِنتِظَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِی الْاَطْمَارِ قُلْتُ لِاَصْحَابِیْ قَدْ تَنَاهَیْنَا فِی الْمُهْلَةِ وَتَمَادَیْنَا فِی الرِّحْلَةِ اِلٰی اَنْ اَضَعْنَا الزَّمَانَ وَبَانَ اَنَّ الرَّجُلَ قَدْمَانَ فَتَأَهَّبُوْا لِلظَّعْنِ وَلَاتَلْوُوْا عَلٰی خَضْرَاءِ الدِّمَنِ وَ

نَهَضتُ لِاُحْدِجَ رَاحِلَتِیْ وَاَتَجَمَّلَ لِرِحْلَتِیْ فَوَجَدْتُ اَبَازَیْدٍ قَدْ کَتَبَ عَلَی الْقَتَبِ حِیْنَ شَمَّرَ لِلْهَرَبِ۔

یَامَنْ غَدَا لِیْ سَاعِدًا ۔۔۔ وَمُسَاعِدًا دُوْنَ الْبَشَرِ

لَاتَحْسَبَنَّ اَنِّیْ نَأَیْ ۔۔۔ تُکَ عَنْ مَلَالٍ اَوْ اَشَرُ

لٰکِنَّنِیْ مُذْ لَمْ اَزَلْ ۔۔۔ مِمَّنْ اِذَا طَعِمَ انْتَشَرُ

قَالَ فَاقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ لِیَعْذِرَهُ مَنْ کَانَ عَتَبَ فَاُعْجِبُوْا بِخُرَفِیْهِ وَتَعَوَّذُوْا مِنْ آفَتِهٖ ثُمَّ اِنَّا ظَعَنَّا وَلَمْ نَدْرِ مَنِ اعْتَاضَ عَنَّا۔

ترجمہ:۔ پس جب لمبی ہوگئی انتظار کی مدت اور ظاہر ہو گیا سورج پرانے کپڑوں میں کہا میں نے اپنے ساتھیوں کو کہ تحقیق انتہاء کردی ہم نے انتظار کرنے میں اور چھوڑ دیا ہم نے کوچ کرنے کو یہاں تک کہ ضائع کردیا ہم نے پورا ایک دن اور ظاہر ہو چکی یہ بات کہ تحقیق مرد جھوٹ بول گیا ہے پس تیاری کرو تم کوچ کرنے کیلئے اور نہ مائل ہو وتم گندگی کے سبزے پر اور کھڑا ہوا میں تا کہ پالان رکھوں میں اپنی سواری پر اور تیار کروں میں اپنے سامان کو پس پایا میں نے ابوزید سروجی کو کہ تحقیق وہ لکھ گیا ہے پالان کی لکڑی پر جب تیار ہوا بھاگنے کیلئے۔

☆ اے وہ شخص جو بنا میرے لیے بازو ☆ اور مدد کرنے والا سوائے اور لوگوں کے ☆ نہ گمان کرنا کہ تحقیق میں جدا ہوا ہوں ☆ تجھ سے کسی تکلیف کی وجہ سے یا کسی تکبر کی وجہ سے ☆ لیکن میں ہمیشہ سے ☆ ان لوگوں میں سے ہوں کہ جب وہ کھالیتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے ☆

کہا اس نے پس پڑھوایا میں نے جماعت کو جو پالان کی لکڑی پر لکھا ہوا تھا تا کہ معذور سمجھے اس کو وہ شخص جو اس پر غصے تھا۔ پس سب لوگ متعجب ہوئے اس کی بکواس کی وجہ سے اور پناہ مانگی انہوں نے اس کی شرارت سے پس تحقیق کوچ کیا ہم نے اور ہم کو نہیں معلوم کہ کس نے بدلہ لیا ہماری جانب سے۔

تشریح:قولہ امد:۔انتہاء کما فی القرآن فطال علیہمُ الامد اسکی جمع اماد آتی ہے ﴿سمع﴾امداغصہ ہونا ﴿تفعیل﴾تأمِیذا کسی چیز کی مدت بیان کرنا۔

قولہ الاطمار :۔یہ طِمْرٌکی جمع ہے پرانا کپڑا،بوسیدہ کمبل۔﴿ضرب﴾طَمْرا کسی چیز کواس طرح چھپانا کہ وہ معلوم ہی نہ ہو سکے۔اگر مصدر طمارا ہو تو معنی ہے اچھلنا،کودنا ﴿تفعیل﴾تطْمیْرا لپیٹنا۔

قولہ تمادینا :۔﴿افعال﴾اِمْداء ﴿مفاعلہ﴾مُماداۃ مہلت دینا﴿تفاعل﴾ تماَدُیا تاخیر کرنا۔

قولہ مان:۔﴿ضرب﴾مَیْنا جھوٹ بولنا۔مَین جھوٹا جمع مُیُون ہے﴿تفاعل﴾ تمایُنا ایک دوسرے پر جھوٹ بولنا۔

قولہ خضراء:۔﴿سمع﴾خضرا سرسبز ہونا کما فی القرآن فاخْرجنا منْهُ خضرا نخْرُجُ منْهُ حبًّا مُتراكِبا ﴿افعال﴾اِخْضارا سبز بنانا،نباتات کو سیراب کرانا ﴿تفعیل﴾تخْضیْرا سبز کرنا﴿افعلال﴾ اِخْضرارا سبز ہونا جیسے فتُصْبِحُ الارْضُ مُخْضرَّةً۔

قولہ لاحدج:۔﴿ضرب﴾حدجا حداجا ﴿افعال﴾اِحْداجا اونٹ پر بوجھ لادنا۔

قولہ القتب:۔کجاوے کی لکڑی اس کی جمع اقْتاب آتی ہے﴿نصر﴾قتبا خوب کھلانا ﴿افتعال﴾اِقْتِتابا اونٹ پر کجاوا باندھنا۔

قولہ للھرب:۔﴿نصر﴾ھربا بھاگنا﴿تفاعل﴾تھارُبا ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بھاگنا۔

قولہ اشر:۔ اکڑنا،مغرور ہونا ﴿افعال﴾ اِیشارا دانت تیز کرنا۔

قولہ انتشر:۔ ﴿ضرب نصر﴾ نشرًا پھیلانا جیسے واذاالصُّحُفُ نُشرت ﴿تفعیل﴾ تنشِیرا ﴿تفعل﴾ تنشُّرا ﴿افتعال﴾ اِنتشارا پھیلنا جیسے ثُمَّ اِذا انتُم بشرٌ تنتشرُون۔

قولہ بخرافتہ:۔ ﴿سمع﴾ خرفًا ﴿کرم﴾ خُرافۃً بڑھاپے کی وجہ سے عقل خراب ہوجانا ﴿تفعیل﴾ تخرِیفا فسادِ عقل کی طرف نسبت کرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُخارفۃً خراب کرنا۔

قولہ آفتہ:۔ مصیبت اس کی جمع آفات آتی ہے ﴿نصر﴾ اوْفا خراب کرنا

قولہ اعتاض :۔ ﴿نصر﴾ عوْضا ﴿تفعیل﴾ تعوِیضا ﴿افعال﴾ اِعاضۃً ﴿مفاعلہ﴾ مُعاوضۃً بدلہ دینا ﴿تفعل﴾ تعوُّضا ﴿افتعال﴾ اِعتیاضا بدلہ لینا۔

چوتھا مقامہ ایک نظر میں

عربی ادب خصوصاً اسلامی عربی ادب آج کل کے مروجہ انگلش لٹریچر اور اردو ادب کی طرح محض تفریح طبع کا سامان ہی نہیں بلکہ عربی ادب کا تہذیب اخلاق میں ایک کردار ہے جس کا جی چاہے وہ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی مختارات من ادب العرب ہی کو دیکھ لے۔ جس میں عربی اسلامی ادب کے چند نمونے پیش کیے گئے ہیں۔

چنانچہ اس مقامہ میں مصنف نے عربی ادب کے طالب علموں کو زندگی کے دو طرح کے دستور العمل دیئے جن میں ایک کی بنیاد تقوی پر ہے اور دوسرے کی فتوی پر فنی لحاظ سے دیکھیں تو

من حکم بان ابذل واذوب وتجمد

صنعت مقابلہ کی عمدہ مثال

ارعی الجار ولو جار وان لم یکافی اللعشیر

اجناس خص باسم المشابہ کی کیا بہترین نظیر ہے۔

المقامة الخامسة الكوفيه

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ کوفہ کی طرف منسوب ہے جس کو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک چھاؤنی کے طور پر بسایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جب اس کے گورنر ہوئے تو یہ شہر تمدنی ترقی کرنے لگا حتی کہ سولہ میل تک پھیل گیا اور جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تشریف آوری ہوئی تو یہ شہر علم وادب کا گہوارہ بن گیا چنانچہ عظیم الشان علماء اور اعاظم رجال دین کی تاریخ اسی شہر سے وابستہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوفہ میں ایک دفعہ حارث بن ہمام اپنے چند ساتھیوں (جو فصاحت و بلاغت میں سحبان بن وائل سے بھی فائق تھے) کے ہمراہ خوش گپیوں میں محو رہے۔ جب سونے کا ارادہ کیا تو غموں اور مصیبتوں کے مارے ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا اور رات ٹھہرانے کا سوال کیا۔ حارث اور اس کے ساتھی چونکہ غایت درجہ کے مہمان نواز تھے رات گذارنے کو جگہ دی اس کی ٹال مٹول کے باوجود اس کے سامنے کھانا بھی چن دیا۔ چراغ جلانے پر حارث ابن ہمام نے پہچان لیا کہ یہ تو ہمارے دیرینہ دوست ابوزید سروجی ہیں اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی تو دوسرے ساتھیوں کو بھی یہ خوشخبری سنائی تو سب اس نعمت غیر مترقبہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے کہنے لگے۔

؎ کیوں نہ آنکھوں میں کٹے تا سحر آج کی رات

اور کوئی نادر واقعہ سننے کی خواہش ظاہر کی حضرت کہنے لگے یوں تو میرا ہر واقعہ اپنے اندر ایک داستان لئے ہے مگر آج تو ایک عجیب ہی واقعہ پیش آیا میں نے مکان کی دستک دی اندر سے ایک نوعمر لڑکا نکلا اور ایسی فصیح کلام کی کہ میں بھی مبہوت ہو گیا غور کرنے پر معلوم ہوا کہ میرا ہی لخت جگر ہے اور اس واقعہ کو ایسا رنگین اور مزین کر کے سنایا کہ سب کے دل بھر آئے۔

پھر دست سوال دراز کیا کہ اس کی مکاتبت کا مال جمع کر دو ورنہ میرا تو جگر لخت لخت ہوئے جاتا ہے انہوں نے دل کھول کر اس کی مدد کی حارث بن ہمام کے دل میں اس بچہ کی زیارت کی تمنا ہوئی تو شیخ ابوزید کھسیانے سے ہو کر کہنے لگے عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے۔

حَكَىٰ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ سَمَرْتُ بِالْكُوفَةِ فِي لَيْلَةٍ اَدِيْمُهَا ذُوْ لَوْنَيْنِ وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيْذٍ مِنْ لُجَيْنٍ مَعَ رُفْقَةٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَيَانِ وَسَحَبُوْا عَلٰى سَحْبَانَ ذَيْلَ النِّسْيَانِ مَا فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ وَلَايُتَحَفَّظُ مِنْهُ وَيَمِيْلُ الرَّفِيْقُ اِلَيْهِ وَلَايَمِيْلُ عَنْهُ فَاسْتَهْوَانَا السَّمَرُ اِلٰى اَنْ غَرَبَ الْقَمَرُ وَغَلَبَ السَّهَرُ فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا التَّهْوِيْمُ سَمِعْنَا مِنَ الْبَابِ نَبْأَةَ مُسْتَنْبِحٍ ثُمَّ تَلَتْهَا صَكَّةُ مُسْتَفْتِحٍ فَقُلْنَا مِنَ الْمُلِمُّ فِي اللَّيْلِ الْمُدْلَهِمِّ فَقَالَ ۔

يَا اَهْلَ ذَا الْمَغْنٰى وُقِيْتُمْ شَرًّا ۔ وَلَالَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضُرًّا

قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِيْ اِكْفَهَرَّا ۔ اِلٰى ذَرَاكُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا

اَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاسْبَطَرَّا ۔ حَتّٰى انْثَنٰى مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا

مِثْلَ هِلَالِ الْاُفُقِ حِيْنَ افْتَرَّا ۔ وَقَدْ عَرَا فِنَائَكُمْ مُعْتَرًّا

وَاَمَّكُمْ دُوْنَ الْاَنَامِ طُرًّا ۔ يَبْغِيْ قِرًى مِنْكُمْ وَمُسْتَقَرًّا

فَدُوْنَكُمْ ضَيْفًا قَنُوْعًا حُرًّا ۔ يَرْضٰى بِمَا اِحْلَوْلٰى وَمَا اَمَرًّا

وَيَنْثَنِيْ عَنْكُمْ يَنُثُّ الْبِرًّا

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے کہ میں کہانی کہہ رہا تھا کوفہ شہر میں ایسی رات میں کہ اس کا چمڑا دو رنگوں والا تھا (نصف اندھیری اور نصف چاندنی) اور اس کا چاند مثل تعویذ کے تھا چاندنی سے (ناقص دائرہ تھا) ایسے ساتھیوں کے ساتھ کہ جو پرورش کئے گئے تھے بیان کے دودھ کے ساتھ۔ اور وہ تان چکے تھے سحبان بن وائل پر نسیان کی چادر کو نہیں تھا ان میں سے کوئی مگر ایسا شخص کہ یاد کیا جاتا تھا اس سے (شعروں سے) اور نہیں اجتناب کیا جاتا تھا اس سے۔ اور

مائل ہوتے تھے دوست اس کی طرف اور نہیں اعراض کیا جاتا تھا اس سے۔ پس مست کردیا تھا ہم کو کہانیوں نے یہاں تک کہ غروب ہوگیا چاند اور غالب آ گئی بیداری۔ پس جب چھا گئی سیاہ رات اور نہیں باقی رہا مگر اونگھ کا وقت تو سنی ہم نے دروازے سے کتے جیسے بھونکنے کی آواز پھر اس (آواز) کے پیچھے دروازہ کھلوانے کی کھٹک۔ پس کہا ہم نے کون ہے، آنے والا سخت اندھیری رات میں، پس کہا اس نے۔ اشعار

اے گھر والو تم محفوظ رکھے جاؤ تکلیف سے ☆ اور نہ ملو جب تک تم زندہ رہو تکلیف کو ☆ تحقیق پھینکا ہے رات نے جو کہ سخت سیاہ ہے ☆ تمہارے صحن کی طرف ایک پراگندہ اور غبار آلود شخص کو ☆ کہ جو بھائی بننے والا ہے دور دراز کے سفروں کا ☆ یہاں تک کہ ہو چکا ہے وہ کبڑا اور زرد رنگ والا ☆ مثل افق کے چاند کے جس وقت وہ طلوع ہوتا ہے ☆ اور تحقیق قصد کیا ہے اس نے تمہارے گھر کا اس حال میں کہ وہ سائل ہے ☆ اور ارادہ کیا ہے اس نے تمہارا تمام مخلوق کو چھوڑ کر ☆ تلاش کرتا ہے وہ تم سے مہمانی کو اور رہنے کی جگہ کو ☆ پس لے لو تم ایسے مہمان کو جو کہ انتہائی شریف ہے ☆ راضی ہو جاتا ہے اس چیز کے ساتھ جو میٹھی ہو اور اس کے ساتھ جو کڑوی ہو ☆ اور لوٹے گا تم سے اس حال میں کہ پھیلائے گا تمہارے احسان کو ☆

تشریح: قولہ ادیمہا :۔ رنگا ہوا چمڑا ﴿ضرب﴾ اَدْمًا سالن کے ساتھ کھانا کھانا ﴿کرم﴾ اُدْمَۃً گندم گوں ہونا آدم بمعنی گندمی رنگ والا اِدام بمعنی سالن۔

قولہ لجین:۔ چاندی ﴿سمع﴾ لَجْنًا چمٹنا۔

قولہ بلبان:۔ بمعنی عورت کا دودھ لبنًا ﴿نصر، ضرب﴾ دودھ پلانا اِلْتِبانًا ﴿افتعال﴾ دودھ پینا اللبن بمعنی دودھ جیسے لَبَنًا خَالِصًا۔

قولہ سحبان :۔ اس سے مراد سحبان بن وائل ہے اس کا نسب نامہ اس طرح ہے سحبان بن زفر بن ایاس بن عبد شمس الوائلی۔ یہ بنو باھلہ سے تعلق رکھتا تھا اور یہ قوم نہایت ذلیل تھی۔ یہ عرب کا

مشہوراور مایہ ناز فصیح و بلیغ شخص تھا اخطب الخطباء تھامکرر الفاظ زبان پرنہیں لاتا تھا۔ایک قول کے مطابق سب سے پہلے امابعد اس نے کہا تھا جیسا کہ اس کا شعر ہے

لقد علم الحی الیمانون اننی اذا قلت اما بعد انی خطیبها

اور یہ زمانہ جاہلیت میں بعث بعد الموت پر ایمان لایا اس کی عمر ایک سو اسی سال ہوئی۔اب یہ فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہے۔

قولہ ذیل:۔بمعنی دامن جمع اَذْیَال ﴿نصر،ضرب﴾ لمبے دامن والا ہونا۔

قولہ ذیل النسیان:۔اس کی اصل یہ ہے کہ عرب میں زنا اس طرح ہوا کرتا تھا کہ زانیہ عورتیں اندھیرے مکان میں جا کر بیٹھ جاتی تھیں زانی آتے اور زنا کر کے چلے جاتے زانیہ مزنیہ کو ایک دوسرے کا علم نہ ہوتا تھا لیکن قیافہ شناس لوگ زانی کو نشانات قدم سے پہچان لیتے تھے تو زانیوں نے یہ حیلہ کیا کہ جب وہ زنا کیلئے جاتے تو بہت بڑی چادر باندھ لیتے جو زمین پر لگتی رہتی جس سے نشانات قدم مٹ جاتے۔

قولہ السھر:۔بمعنی بیداری ﴿ضرب﴾ بیدار ہونا اِسْتِھَارًا ﴿افتعال﴾ بیدار کرنا سَھَار بیداری اَلسَّاھِرَۃ بمعنی میدان جیسے فَاِذَاھُمْ بِالسَّاھِرَۃ۔

قولہ روق:۔تَرْوِیْقًا ﴿تفعیل﴾ شامیانہ کھینچنا رَوْقًا رَوْقَانًا ﴿نصر﴾ خوش کرنا۔ رواق برآمدہ۔سائبان۔

قولہ البھیم:۔سخت سیاہ رات اس کی جمع بُھم بُھم آتی ہیں ﴿افعال﴾ اِبْھَامًا پوشیدہ ہونا اسی سے ایک لفظ بَھِیْمَۃ ہے بمعنی بکری کا بچہ۔

قولہ التھویم:۔اونگھنا ﴿تفعیل﴾ تَھْوِیْمًا اونگھنا،سرہلانا۔ھَوْم ہلکی نیند ھوام سخت پیاس اَھْوَم بڑے سر والا۔

قولہ نبأۃ:۔بمعنی آواز ﴿فتح﴾نبأ باریک آواز نکالنا۔

قولہ مستنبح:۔﴿استفعال﴾استنباحا کتے کی طرح بھونکنا۔نبُوح شورکرنا ﴿فتح﴾نبحا کتے کا بھونکنا۔

قولہ صکۃ:۔بمعنی دھکا﴿نصر﴾صکًا دھکا دینا۔

قولہ الملم:۔ملنے والا ﴿نصر﴾لمًا اترنا،زیارت کرنا۔﴿افعال﴾ الماما زیارت کرنا۔

قولہ اکفھرا:۔اِکفھرارا﴿افعلال﴾بمعنی چھاجانا۔

قولہ ذراکم:۔بمعنی صحن﴿ضرب﴾ذریًا﴿نصر﴾ ذروا اڑانا۔

قولہ محقوقفا:۔بمعنی کبڑا ﴿نصر﴾حُقوفا ٹیڑھا ہونا۔

قولہ طرا:۔بمعنی تمام﴿نصر﴾طرًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔طُرّہ پیشانی جمع طُرر۔

قولہ ینث:۔﴿نصر﴾نثًا پھیلانا

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا خَلَبْنَا بِعَذُوْبَةِ نُطْقِهٖ وَعَلِمْنَا مَا وَرَاءَ بَرْقِهٖ اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ هَيَّأْ هَيَّأْ وَهَلُمَّ مَا تَهَيَّأْ فَقَالَ الضَّيْفُ وَالَّذِیْ اَحَلَّنِیْ ذَرَاكُمْ لَا تَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ اَوْ تَضْمَنُوْا لِیْ اَنْ لَّا تَتَّخِذُوْنِیْ كَلًّا وَلَا تَجَشَّمُوْا لِاَجْلِیْ اَكْلًا فَرُبَّ اَكْلَةٍ هَاضَتِ الْاٰكِلَ وَحَرَمَتْهُ مَاٰكِلَ وَشَرُّ الْاَضْيَافِ مَنْ سَامَ التَّكْلِيْفَ وَاٰذَى الْمُضِيْفَ خُصُوْصًا اَذًى يَّعْتَلِقُ بِالْاَجْسَامِ وَيُفْضِیْ اِلَى الْاَسْقَامِ وَمَا قِيْلَ فِی الْمَثَلِ الَّذِیْ سَارَ سَائِرُهٗ خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهٗ اِلَّا لِيُعَجَّلَ التَّعَشِّیْ وَيُجْتَنَبَ اَكْلُ

اللَّيلِ الَّذِی یُعَشِّی اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوْعِ وَتَحُوْلَ دُوْنَ الْھُجُوْعِ.

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس جب دھوکہ دیا اس نے ہم کو اپنی میٹھی کلام کی وجہ سے، اور ہم جان چکے تھے جو کچھ اس کی چمک کے پیچھے تھا جلدی کی ہم نے دروازہ کھولنے میں اور ملے ہم اس کو مرحبا مرحبا کہہ کر اور کہا ہم نے غلام کو جلدی کر جلدی کر اور لے آ جو کچھ تیار ہے پس کہا مہمان نے قسم ہے اس ذات کی جس نے ڈالا ہے مجھے تمہارے صحن میں نہیں چکھوں گا میں تمہاری مہمانی سے یہاں تک کہ ضمانت دو تم مجھے کہ نہیں سمجھو گے تم مجھے بوجھ اور نہیں تکلف کرو گے میری وجہ سے کھانے میں پس بہت سارے کھانے ایسے ہیں کہ جو کھانے والے کو ھیضہ کر دیتے ہیں اور محروم کر دیتے ہیں اس کو بہت ساری کھانے والی چیزوں سے اور مہمانوں میں سے سب سے برا مہمان وہ ہے جو کہ تکلیف پہنچائے اور ایذاء پہنچائے میزبان کو خصوصا ایسی ایذاء اور تکلیف جو متعلق ہوتی ہے جسم کے ساتھ اور پہنچا دے اس کو مرض کی طرف اور نہیں کہا گیا اس مثال میں کہ پھیل چکی ہے اس کی خبر (مثال مشہور میں) کہ رات کے کھانوں میں سے بہتر کھانا اس میں جلدی کرنا ہے (نہیں کہا گیا یہ مثال مشہور میں) مگر تا کہ جلدی کی جائے رات کے کھانے میں اور پرہیز کیا جائے رات کے کھانے سے جو اندھا بنا دیتا ہے۔ اے اللہ تو محفوظ رکھیو۔ مگر یہ کہ بھڑک رہی ہو بھوک کی آگ اور حائل ہو چکی ہو نیند کے درمیان۔

تشریح: قولہ بالترحاب:۔ ﴿کرم﴾ رُحبًا رَحابۃً کشادہ ہونا رَحب کشادہ۔

قولہ تلمظت:۔ لَمظًا ﴿نصر﴾ تَلَمُّظًا ﴿تفعل﴾ زبان سے لپیٹ کر کھانا مرادی معنی کھانا تَلمِیظًا ﴿تفعیل﴾ چکھانا۔

قولہ کلا:۔ ﴿ضرب﴾ کَلًّا کَلالَۃً بوجھ بننا کَلّ بمعنی بوجھ کَلالۃ لاوارث میت۔ کلۃ باریک پردہ مچھردانی۔

قولہ ھاضت:۔ ﴿ضرب﴾ ھَیضًا بدہضمی ہونا۔

قولہ حرمتہ:۔﴿کرم﴾حُرْمَۃً حرام ہونا﴿ضرب﴾ حِرْمَانًا محروم کرنا﴿تفعیل﴾ تَحْرِیْمًا حرام کرنا جیسے وَحَرَّمْنَا عَلَیْہِ الْمَرَاضِعَ۔

قولہ سام:۔کسی چیز کو طلب کرنے کیلئے جانا سَوَامًا مُسَاوَمَۃً﴿مفاعلہ﴾ بھاؤ طے کرنا سِیْمَا علامت جیسے سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ

قولہ الاسقام:۔یہ سَقَم کی جمع ہے ﴿کرم﴾سَقَامَۃً بیمار ہونا جیسے اِنِّیْ سَقِیْمٌ۔

قولہ العشاء:۔شام کا کھانا عِشَاء شام کی نماز عشائین مغرب وعشاء﴿نصر﴾ عَشْوًا میلان کرنا اگر صلہ عَلٰی ہو تو معنی ہوگا اعراض کرنا۔

قولہ سوافرہ:۔یہ مسافرۃ کی جمع ہے وہ عورت جو چہرے سے نقاب اٹھائے۔

قولہ التعشی:۔شام کا کھانا کھانا۔قولہ یعشی:۔ ﴿سمع﴾عَشًا رتوندی ہونا۔

قولہ الھجوع:۔﴿فتح﴾ھُجُوْعًا نیند کرنا جیسے وَکَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ھِجَاع غافل آدمی، بیوقوف۔

(قَالَ) فَکَاَنَّہٗ اِطَّلَعَ عَلٰی اِرَادَتِنَا فَرَمٰی عَنْ قَوْسِ عَقِیْدَتِنَا لَاجَرَمَ اِنَّا اَنَسْنَاہُ بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ وَاَثْنَیْنَا عَلٰی خُلُقِہِ السَّبْطِ وَلَمَّا اَحْضَرَ الْغُلَامُ مَارَاجَ وَاَذْکَی بَیْنَنَا السِّرَاجَ تَاَمَّلْتُہٗ فَاِذَاھُوَ اَبُوْزَیْدٍ فَقُلْتُ لِصَحْبِیْ لِیَھْنِئْکُمُ الضَّیْفُ الْوَارِدُ بَلِ الْمَغْنَمُ الْبَارِدُ فَاِنْ یَّکُنْ اَفَلَ قَمَرُ الشِّعْرٰی فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ الشِّعْرِ اَوِ اسْتَسَرَّ بَدْرُ النَّثْرَۃِ فَقَدْ تَبَلَّجَ بَدْرُ النَّثْرِ فَسَرَتْ حُمَیَّا الْمَسَرَّۃِ فِیْھِمْ وَطَارَتِ السِّنَۃُ عَنْ مَاقِیْھِمْ وَرَفَضُوا الدَّعَۃَ الَّتِیْ کَانُوْا نَوَوْھَا وَثَابُوْا اِلٰی نَشْرِ الْفُکَاھَۃِ بَعْدَ مَاطَوَوْھَا وَاَبُوْزَیْدٍ مُکِبٌّ عَلٰی اِعْمَالِ یَدَیْہِ حَتّٰی اِذَا اسْتَرْفَعَ مَا لَدَیْہِ قُلْنَا لَہٗ اَطْرِفْنَا بِغَرِیْبَۃٍ مِنْ غَرَائِبِ اَسْمَارِکَ

اَوْعَجِیْبَۃٍ مِنْ عَجَائِبِ اَسْفَارِکَ

فَقَالَ لَقَدْ بَلَوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَالَمْ یَرَہُ الرَّاؤُوْنَ وَلَا رَوَاہُ الرَّاوُوْنَ وَاِنَّ مِنْ اَعْجَبِهَا مَا عَایَنْتُہُ اللَّیْلَۃَ قُبَیْلَ اِنْتِیَابِکُمْ وَمَصِیْرِیْ اِلٰی بَابِکُمْ فَاسْتَخْبَرْنَاہُ عَنْ طُرْفَۃِ مَرْاٰہُ فِیْ مَسْرَحِ مَسْرَاہُ فَقَالَ اِنَّ مَرَامِیَ الْغُرْبَۃِ لَفَظَتْنِیْ اِلٰی هٰذِهِ التُّرْبَۃِ وَاَنَا ذُوْمَجَاعَۃٍ وَبُؤْسٰی وَجِرَابٍ کَفُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰی فَنَهَضْتُ حِیْنَ سَجَا الدُّجٰی عَلٰی مَابِیْ مِنَ الْوَجٰی لِاَرْتَادَ مُضِیْفًا اَوْ اَقْتَادَ رَغِیْفًا فَسَاقَنِیْ حَادِی السَّغَبِ وَالْقَضَاءُ الْمُکَنّٰی اَبَا الْعَجَبِ اِلٰی اَنْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابِ دَارٍ فَقُلْتُ عَلٰی بَدَارٍ

ترجمہ:۔ پس کہا حارث بن ہمام نے گویا کہ وہ مطلع ہو چکا ہے ہمارے ارادوں پر پس تیر پھینکا ہے اس نے ہمارے ارادوں کی کمان سے مجبوراً مان لیا ہم نے اس کی بات کو شرط کے پورا کرنے کے ساتھ اور تعریف کی ہم نے اس کے حسن کلام کی اور جب حاضر کیا غلام نے جو کچھ تیار تھا اور جلا دیا ہمارے درمیان چراغ کو غور سے دیکھا میں نے اس کو پس وہ ابوزید سروجی تھا پس کہا میں نے اپنے ساتھیوں کو کہ مبارک ہو تم کو آنے والا مہمان بلکہ مفت کا مال غنیمت پس اگر چہ غروب ہو چکا ہے شعری (ستارہ) کا چاند پس تحقیق طلوع ہو چکا ہے شعر و شاعری کا چاند یا اگر چہ پوشیدہ ہو چکا ہے نثرہ (ستارے) کا چاند پس تحقیق ظاہر ہو چکا ہے نثر کا چاند پس دوڑ گئی خوشی کی لہر ان میں اور اڑ گئی اونگھ ان کی آنکھوں سے اور چھوڑ دیا انہوں نے آرام کا ارادہ جسکی وہ نیت کر چکے تھے اور لوٹے وہ خوش طبعی پھیلانے کی طرف بعد اس کے کہ وہ اس کو لپیٹ چکے تھے اور ابوزید سروجی متوجہ تھا اپنے ہاتھوں کے عمل پر حتی کہ جب اس نے اس چیز کے اٹھانے کی طلب کی جو اس کے سامنے تھی کہا ہم نے اسکو بیان کیجئے اپنے نادر افسانوں میں سے کوئی عجیب واقعہ یا اپنے عجیب سفروں میں سے کوئی عجیب سفر۔

پس کہا اس نے تحقیق میں آزما چکا ہوں عجائبات میں سے ایسی چیزیں کہ نہیں دیکھا ان کو دیکھنے والوں نے اور نہیں روایت کیا ان کو روایت کرنے والوں نے اور تحقیق ان عجائبات میں سے سب سے زیادہ عجیب واقعہ وہ ہے جس کو میں نے دیکھا ہے اسی رات تمہارا قصد کرنے سے کچھ پہلے اور تمہارے دروازے پر لوٹنے سے پہلے پس خبر طلب کی ہم نے اس سے اس کے دیکھے ہوئے عجیب واقعہ کے بارے میں اور اس کے رات کے چلنے کے بارے میں پس کہا اس نے بیشک میرا مقصود غربت ہے پھینکا ہے مجھے اس مٹی کی طرف اس حال میں کہ میں بھوک والا تھا اور تنگی والا تھا اور خالی تھیلے والا تھا مثل خالی ہونے موسیٰ کی ماں کے دل کے۔ کھڑا ہوا میں جس وقت چھا چکی تھی رات باوجود اس کے کہ میرے ساتھ تھکاوٹ تھی تا کہ طلب کروں میں کسی میزبان کو یا حاصل کروں میں روٹی۔ پس چلایا مجھے چلانے والی بھوک نے اور قضاء نے جس کی نیت رکھی گئی ہے ابوالعجب۔ یہاں تک کہ کھڑا ہوا میں ایک گھر کے دروازے پر پس کہا میں نے جلدی سے۔

تشریح: قولہ قوس:۔ کمان جیسے فکان قاب قوسین او ادنی اس کی جمع اَقْوَاس آتی ہے ﴿ضرب﴾ قِیَاسًا قیاس کرنا ﴿سمع﴾ قَوْسًا ٹیڑھا ہونا۔

قولہ لا جرم:۔ ﴿ضرب﴾ جُرْمًا کاٹنا جَرِیمَۃ گناہگار ہونا جَرِیْم گناہگار۔

قولہ افل:۔ اُفُوْلًا ﴿نصر﴾ بے نور ہونا ماہتاب وغیرہ کا غروب ہونا جیسے فلما افل قال لا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ۔ تَاَفُّلًا ﴿تفعل﴾ تکبر کرنا۔

قولہ تبلج:۔ ﴿تفعل، نصر﴾ تَبَلُّجًا، بُلُوْجًا ظاہر ہونا۔

قولہ النثر:۔ نَثْرًا ﴿ضرب نصر﴾ پھیلانا اِنْتِشَارًا ﴿افتعال﴾ بکھر جانا جیسے واذا الکواکِبُ انتثرت۔

قولہ ماقیھم:۔ یہ موق کی جمع ہے بمعنی گوشۂ چشم ﴿سمع﴾ گوشۂ چشم میں میل کا

جمع ہونا۔

قولہ مکب:۔ اکبابا (افعال) پچھاڑ نا منہ کے بل گر جانا جیسے افمن یمشی مُکبًا علی وجهه (نصر) کبًا منہ کے بل گرانا جیسے فکبّت وجوههم فی النار۔

قولہ غرائب:۔ بمعنی نادر۔ قولہ اسفارك:۔ یہ سفر کی جمع ہے۔

قولہ مجاعة:۔ جوعا مجاعة (نصر) بھوکا ہونا۔

قولہ فؤاد:۔ یہ افئدہ کی جمع ہے بمعنی دل۔

قولہ سجا:۔ (نصر) سجا سجوا سجوا چھاجانا جیسے واللیل اذا سجی سجیّة بمعنی طبیعت جمع سجایات۔

قولہ رغیفا:۔ یہ ارغفة کی جمع ہے بمعنی روٹی (فتح) رغفا گندھے ہوئے آٹے کا پیڑہ بنانا۔

قولہ حادی: حدی خوان۔

حُیِّیْتُمْ یَا اَھْلَ ھٰذَا الْمَنْزِلِ وَعِشْتُمْ فِیْ خَفْضِ عَیْشٍ خَضِلٖ

مَا عِنْدَکُمْ لِابْنِ سَبِیْلٍ مُرْمِلٖ نِضْوِ سُرًی خَابِطِ لَیْلٍ اَلْیَلٖ

جَوَی الْحَشٰی عَلَی الطَّوٰی مُشْتَمِلٖ مَاذَاقَ مُذْ یَوْمَیْنِ طَعْمَ مَاْکَلٖ

وَلَا لَہٗ فِیْ اَرْضِکُمْ مِنْ مَوْئِلٖ وَقَدْ دَجَا جُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلٖ

وَھُوَ مِنَ الْحَیْرَۃِ فِیْ تَمَلْمُلٖ فَھَلْ بِھٰذَا الرَّبْعِ عَذْبُ الْمَنْھَلٖ

یَقُوْلُ لِیْ اَلْقِ عَصَاکَ وَادْخُلٖ وَابْشِرْ بِبِشْرٍ وَقِرًی مُعَجَّلٖ

قَالَ فَبَرَزَ اِلَیَّ جُوْذُرٌ وَعَلَیْهِ شَوْذَرٌ وَقَالَ شعر

وَحُرْمَةِ الشَّیْخِ الَّذِیْ سَنَّ الْقِرٰی وَاَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِیْ اُمِّ الْقُرٰی

مَـا عِـنْـدَنَـا لِطَـارِقٍ اِذَا عَـرَا　　　سِوَى الْحَدِيْثِ وَالْمُنَاخِ فِي الذَّرَى

وَكَيْفَ يَقْرِيْ مَنْ نَفَى عَنْهُ الْكَرَى　　　طَوًى بَرَى اَعْظُـمَـهُ لَمَّا انْبَرَى

فَـمَـا تَـرَى فِيْمَا ذَكَرْتُ مَا تَرَى

فَقُلْتُ مَا اَصْنَعُ بِمَنْزِلٍ قَفْرٍ وَمُنْزِلٍ حَلْفِ فَقْرٍ وَلٰكِنْ يَا فَتَى مَا اِسْمُكَ فَقَدْ فَتَنَنِيْ فَهْمُكَ فَقَالَ اِسْمِيْ زَيْدٌ وَمَنْشَئِيْ فَيْدٌ وَوَرَدْتُ هٰذِهِ الْمَدَرَةَ اَمْسِ مَعَ اَخْوَالِيْ مِنْ بَنِيْ عَبْسٍ.

ترجمہ:۔ زندہ رکھے جاؤتم اے اس گھر والو☆ اور زندگی بسر کروتم تروتازہ اور عمدہ زندگی ☆ کیا ہے تمہارے پاس مسافر کیلئے جو کہ محتاج ہے☆ چلتے چلتے کمزور ہو چکا ہے سخت اندھیری رات کا بھٹکا ہوا ہے☆ اس کا باطن سوزش والا ہے بھوک پر لپٹا ہوا ہے☆ نہیں چکھا دو دنوں سے کھانے کی چیز کا مزہ ☆ اور کیا نہیں ہے تمہاری زمین میں اس کیلئے جائے پناہ اور تحقیق چھا چکے ہیں لٹکے ہوئے اندھیروں کے ٹکڑے☆ اور وہ حیرت سے پریشانی میں ہے☆ پس کیا ہے اس گھر میں میٹھے پانی کا چشمہ☆ کہا اس نے ڈال دے اپنا ڈنڈا اور داخل ہو جا☆ اور خوش ہو جا تو خندہ پیشانی کے ساتھ اور جلدی والی مہمانی کے ساتھ ☆

کہا ابوزید سروجی نے تحقیق ظاہر ہوا میری طرف نیل گائے کا بچہ (مراد یہاں پر خوبصورت بچہ ہے) اس پر چھوٹا سا کپڑے کا ٹکڑا تھا اور کہا اس نے شعر

قسم ہے شیخ کی عزت کی جس نے جاری کی مہمانی کی رسم☆ اور بنیاد رکھی کعبہ کی ام القری میں☆ نہیں ہے ہمارے پاس رات کو آنے والے مہمان کیلئے جب نازل ہو☆ سوائے باتوں کے اور صحن میں بٹھانے کے☆ اور کیسے مہمانی کر سکتا ہے وہ شخص کہ جس سے دور کر دیا ہو نیند کو☆ بھوک نے (ایسی بھوک کہ) چورا چورا کر دیا ہو اس نے اس کی ہڈیوں کو جب پیش آئی ☆ پس کیا خیال ہے تیرا اس چیز کے بارے میں جو میں نے کہا ہے کیا خیال ہے تیرا☆

پس کہامیں نے کیا کروں گا میں خالی گھر میں اور ایسے میزبان کے ساتھ جو کہ ساتھی ہے فقر و فاقہ کا اور لیکن اے جوان کیا نام ہے تیرا پس تحقیق فتنہ میں ڈال دیا ہے مجھے تیری سمجھ نے پس کہا اس نے میرا نام زید ہے اور میری جائے پیدائش فید ہے اور آیا ہوں میں گاؤں میں کل کو اپنے ماموؤں کے ساتھ جو کہ بنی عبس سے ہیں۔

تشریح: قولہ خضل :۔خضلا ﴿سمع﴾ تروتازہ ہونا۔قولہ مرمل: رملا ﴿نصر﴾ کھانے میں ریت کا ملانا

قولہ نضو:۔اسکی جمع انضاء ہے انضاء ﴿افعال﴾ لاغر ہونا۔

قولہ ام القری:۔اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے جیسے ام القرآن سورۃ فاتحہ کو کہتے ہیں اور ام القوم سردار قوم کو کہتے ہیں اور ام الکتاب لوح محفوظ کو کہتے ہیں یعنی سورۃ فاتحہ یا کل قرآن پاک

قولہ بری:۔بریا ﴿ضرب﴾ چھیلنا۔

قولہ قفر:۔قفرا ﴿سمع﴾ خالی ہونا کم ہونا۔

قولہ فید:۔مکہ کے راستے میں ایک جگہ کا نام ہے اور اس کا معنی وہ چٹیل میدان جس میں سرسبز ٹکرا ہو اور اس میں جو جانور چریں انکو فید کہتے ہیں۔

قولہ المدرۃ:۔بمعنی کچامکان اور مدر بمعنی ڈھیلا۔

قولہ اخوالی:۔یہ خال کی جمع ہے بمعنی ماموں۔

فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِی اِیْضَاحًا زَادَکَ اللّٰهُ صَلَاحًا عِشْتَ وَنُعِشْتَ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِی اُمِّی بَرَّةُ وَهِیَ کَاِسْمِهَا بَرَّةٌ اَنَّهَا نَکَحَتْ عَامَ الْغَارَةِ بِمَاوَانَ رَجُلًا مِنْ سُرَاةِ سُرُوْجٍ وَغَسَّانَ فَلَمَّا آنَسَ مِنْهَا الْاِثْقَالَ وَکَانَ بَاقِعَةً عَلٰی مَا یُقَالُ ظَعَنَ عَنْهَا سِرًّا وَهَلُمَّ جَرًّا فَمَا یُعْرَفُ اَحَیٌّ هُوَ فَیُتَوَقَّعُ اَمْ اُوْدِعَ

اَلْـلـحـدَ الْبَلْقَعَ قَالَ اَبُوْزَيْدٍ فَعَلِمْتُ بِصِحَةِ الْعَلَامَاتِ اَنَّهُ وَلَدِیْ وَصَدَفَنِیْ عَـنِ التَّـعَرُّفِ اِلَيْـهِ صَـفَـرُ يَـدِیْ فَـفَـصَـلْتُ عَنْهُ بِكَبَدٍ مَرْضُوْضَةٍ وَدُمُوْعٍ مَفْضُوْضَةٍ

فَهَـلْ سَـمِعْتُمْ يَا اُولِی الْاَلْبَابِ بِاَعْجَبَ مِنْ هٰذَا الْعُجَابِ فَقُلْنَا لَا وَمَـنْ عِـنْـدَهٗ عِـلْـمُ الْـكِتَـابِ فَقَالَ اَثْبِتُوْهَا فِیْ عَجَائِبِ الْاِتِّفَاقِ وَخَلِّدُوْهَا بُـطُوْنَ الْاَوْرَاقِ فَـمَـا سُيِّرَ مِثْلُهَا فِی الْاٰفَاقِ فَاَحْضَرْنَا الدَّوَاةَ وَاَسَاوِدَهَا وَرَقَشْنَا الْحِكَايَةَ عَلٰی مَا سَرَدَهَا ثُمَّ اسْتَبْطَنَّاهُ عَنْ مُرْتَاهُ فِی اسْتِضْمَامِ فَتَاهُ فَـقَـالَ اِذَا ثَـقُـلَ رُدْنِـیْ خَفَّ عَـلَـیَّ اَنْ اَكْـفَلَ اِبْنِیْ فَقُلْنَا اِنْ كَانَ يَكْفِيْكَ نِصَـابٌ مِـنَ الْـمَـالِ اَلَّفْنَاهُ لَكَ فِی الْحَالِ فَقَالَ وَكَيْفَ لَايُقْنِعُنِیْ نِصَابٌ وَهَلْ يَحْتَقِرُ قَدْرَهٗ اِلَّا مُصَابٌ.

ترجمہ:۔ پس کہا میں نے زیادہ کر میرے لیے وضاحت زیادہ کرے اللہ تعالیٰ تیرے لیے صلاحیت کوتو زندہ رہے اور بلند مرتبہ کیا جائے پس کہا اس نے خبر دی مجھ کو میری ماں نے یعنی برہ نے اور وہ مثل اپنے نام کے برہ (نیک) ہے تحقیق اس نے نکاح کیا لوٹ مار والے سال ماوان شہر میں ایک ایسے مرد کے ساتھ جو سروج شہر کا تھا اور غسان قبیلے سے تھا پس جب محسوس کرلیا اس نے اس (اپنی بیوی) سے بوجھ (حمل) کو اور وہ چست و چالاک تھا جیسا کہ کہا جاتا ہے۔کوچ کیا اس نے برہ سے چھپ کر اور ابھی تک چل رہا ہے پس نہیں معلوم کہ کیا وہ زندہ ہے پس انتظار کی جائے یا ودیعت رکھ دیا گیا ہے خالی قبر میں۔کہا ابوزید سروجی نے کہ جان لیا میں نے علامات کے صحیح ہونے کی وجہ سے کہ وہ میرا بیٹا ہے اور روک دیا مجھے اپنا تعارف کرانے سے اس کی طرف میری خالی ہتھیلی نے پس جدا ہوا میں اس سے اس حال میں کہ دل پاش پاش ہو رہا تھا اور آنسو بہہ رہے تھے۔

پس کیا سنا ہے تم نے اے عقل والو کوئی زیادہ عجیب واقعہ اس عجیب واقعہ سے پس ہم نے کہا نہیں قسم ہے اس ذات کی کہ اس کے پاس کتاب کا علم ہے پس کہا سروجی نے لکھو اس کو اتفاق کے عجائبات میں اور محفوظ رکھو اس کو اوراق کے بطون میں پس نہیں مشہور ہوئی اس کی مثل زمانے میں پس حاضر کیں ہم نے قلمیں اور دواتیں اور لکھا ہم نے واقعہ کو جس طرح اس نے بیان کیا پس طلب کی ہم نے اس کی رائے اس کے لڑکے کے ملنے کے بارے میں پس کہا اس نے جب بھاری ہو جائیگی میری آستین آسان ہو جائیگا مجھ پر اپنے بیٹے کی کفالت کرنا۔ پس کہا ہم نے اگر کافی ہو جائے تجھ کو ایک مال کا نصاب (دوصد درہم) تو جمع کریں اس کو ہم تیرے لیے فورا پس کہا اس نے اور کیسے نہیں قناعت کریگا مجھے ایک نصاب اور نہیں حقیر سمجھتا اتنی مقدار کو مگر بیوقوف

تشریح: قولہ نعشت:۔ ﴿فتح﴾ نَعْشًا بمعنی اٹھانا۔

قولہ سراۃ:۔ یہ سَرِیّ کی جمع ہے بمعنی سردار۔

قولہ باقعۃ:۔ بمعنی چالاک پرندہ (یعنی کوا) اسکی جمع بواقع آتی ہے ﴿سمع﴾ بُقْعًا مختلف رنگ ہونا۔ بُقْعَۃ بمعنی زمین کا ٹکڑا اسکی جمع بُقَاع آتی ہے۔

قولہ بکبد:۔ بمعنی جگر کَبْدًا ﴿نصر، ضرب﴾ جگر پر مارنا۔ اَلْکَبَد کا معنی مشقت بھی ہے جیسے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَد ۔

قولہ مرضوضۃ:۔ ﴿سمع﴾ چورا چورا ہونا۔

قولہ اساودھا: یہ اسودۃ کی جمع ہے اور وہ سواد کی جمع ہے بمعنی قلم۔

قولہ رقشنا:۔ رَقْشًا ﴿نصر﴾ لکھنا

قولہ سردھا:۔ ﴿نصر﴾ لگاتار بولنا سَارِد بمعنی موچی کہا جاتا ہے سَرَدَ الْجِلْدَ سَرْدًا بمعنی چمڑے کو سینا۔

قولہ ردنی:۔ بمعنی آستین جمع اَرْدان۔رَدْنًا ﴿ضرب﴾ تہہ بتہہ رکھنا۔

قولہ یحتقر:۔حَقَارۃً ﴿کرم﴾حقیر ہونا حقرا ﴿ضرب﴾اِحْتِقَارًا ﴿افتعال﴾ حقیر سمجھنا۔

قَالَ الرَّاوِیْ فَالْتَزَمَ کُلٌّ مِّنَّا قِسْطًا وَکَتَبَ لَهٗ بِهٖ قِطًّا فَشَکَرَ عِنْدَ ذٰلِکَ الصُّنْعَ وَاسْتَنْفَدَ فِی الثَّنَاءِ الْوُسْعَ حَتّٰی اِنَّا اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ وَاسْتَقْلَلْنَا الطَّوْلَ ثُمَّ اِنَّهٗ نَشَرَ مِنْ وَشْيِ السَّمَرِ مَا اَزْرٰی بِالْحِبَرِ اِلٰی اَنْ اَظَلَّ التَّنْوِیْرُ وَجَشَرَ الصُّبْحُ الْمُنِیْرُ فَقَضَیْنَاهَا لَیْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا اِلٰی اَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا وَکَمُلَ سُعُوْدُهَا اِلٰی اَنِ انْفَطَرَ عُوْدُهَا وَلَمَّا ذَرَّ قَرْنُ الْغَزَالَةِ طَمَرَ طُمُوْرَ الْغَزَالَةِ وَقَالَ انْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصِّلَاتِ وَنَسْتَنِضَّ الْاِحَالَاتِ فَقَدِ اسْتَطَارَتْ صُدُوْعُ کَبِدِیْ مِنَ الْحَنِیْنِ اِلٰی وَلَدِیْ فَوَصَلْتُ جَنَاحَهٗ حَتّٰی سَنَّیْتُ نَجَاحَهٗ فَحِیْنَ اَحْرَزَ الْعَیْنَ فِیْ صُرَّتِهٖ بَرَقَتْ اَسَارِیْرُ مَسَرَّتِهٖ وَقَالَ لِیْ جُزِیْتَ خَیْرًا عَنْ خُطَا قَدَمَیْکَ وَاللّٰهُ خَلِیْفَتِیْ عَلَیْکَ

فَقُلْتُ اُرِیْدُ اَنْ اَتْبَعَکَ لِاُشَاهِدَ وَلَدَکَ النَّجِیْبَ وَاُنَافِثَهٗ لِکَیْ یُجِیْبَ فَنَظَرَ اِلَیَّ نَظْرَةَ الْخَادِعِ اِلَی الْمَخْدُوْعِ وَضَحِکَ حَتّٰی تَغَرْغَرَتْ مُقْلَتَاهُ بِالدُّمُوْعِ ثُمَّ اَنْشَدَ

ترجمہ:۔ کہا راوی (حارث بن ہمام) نے پس لازم کیا ہم میں سے ہر ایک نے ایک حصہ اور لکھی اس (سروجی) کیلئے اس حصے کے ساتھ دستاویز۔ پس شکر کر رہا تھا وہ اس فعل کے وقت اور خرچ کر ڈالا اس نے تعریف میں اپنی پوری طاقت کو حتی کہ لمبا سمجھا ہم نے قول (تعریف) کو اور کم سمجھا ہم نے عطیے کو پھر تحقیق پھیلایا اس نے اپنی مزین قصہ گوئی سے (ایسی قصہ گوئی) جو عیب لگاتی تھی

یمنی چادروں کو یہاں تک کہ ہوگئی روشنی اور طلوع ہوگئی صبح روشن کرنے والی پس پورا کیا ہم نے اس رات کو کہ غائب ہوگئے اس کے حوادثات یہاں تک کہ سفید ہوگئے اس کے سیاہ بال اور پوری ہوگئی اس کی سعادت یہاں تک کہ پھوٹ پڑی اس کی لکڑی۔ اور جب طلوع ہوگئیں سورج کی کرنیں کو دامثل کودنے ھرنی کے اور کہا اٹھ ہمارے ساتھ تاکہ وصول کریں ہم عطیوں کو اور تاکہ نقد وصول کریں حوالہ جات کو پس تحقیق اڑ رہے ہیں میرے دل کے ٹکڑے محبت وشوق سے میرے بچے کی طرف، پس ملا میں اس کے بازو کے ساتھ حتی کہ آسان بنادیا میں نے اسکی کامیابی کو پس جب جمع کرلیا اس نے نقدی مال کو اپنی ھمیانی میں تو چمک رہی تھیں اسکی خوشی کی لکیریں۔ اور کہا مجھے تو بدلہ دیا جائے بہتر اپنے قدموں کی مسافت سے اور اللہ تعالی خلیفہ ہے میرا تجھ پر۔

پس میں نے کہا (حارث نے) کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ چلوں میں تیرے ساتھ تاکہ دیکھوں میں تیرے لڑکے کو جو کہ شریف ہے اور گفتگو کروں میں اس سے تاکہ وہ جواب دے پس دیکھا اس نے میری طرف مثل دیکھنے دھوکہ دینے والے کے دھوکہ دیئے ہوئے کی طرف اور یہاں تک کہ بھر گئیں اسکی آنکھیں آنسوؤں کے ساتھ پھر شعر کہا

تشریح: قولہ قسطا: ۔بمعنی حصہ آرزو، انصاف جیسے اَقِیْمُو الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ۔ جمع اَقْسَاط آتی ہے ﴿ضرب﴾ حصہ لینا اِقْسَاطًا ﴿افعال﴾ حصہ دینا تَقْسِیْطًا ﴿تفعیل﴾ تقسیم کرنا۔

قولہ قطا: ۔جمع قُطُوْط بمعنی چیک ﴿نصر﴾ عرض میں کاٹنا۔

قولہ واستنفد: ۔﴿سمع﴾ خرچ کرنا۔

قولہ بالحبر: بمعنی یمنی چادر اسکی جمع احبار آتی ہے بمعنی بڑا عالم جیسے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَبْرًا ﴿نصر﴾ خوش کرنا۔

قولہ ذوائبھا: ۔یہ ذَوَابَۃ کی جمع ہے بمعنی گیسو ذَأْبًا ﴿فتح﴾ جمع کرنا شکار کرنا اسی

سے ذئب بمعنی بھیڑیا ہے جیسے فاکلہ الذئب تذأبا ﴿تفعل﴾ خباثت میں بھیڑیے جیسا ہونا۔

قولہ ذر:۔ ذرا ﴿نصر﴾ چھڑکنا۔ قولہ طمر:۔ طمرا ﴿ضرب﴾ کودنا۔

قولہ الصلات:۔ یہ صلۃ کی جمع ہے بمعنی عطیہ۔

قولہ لنستنض:۔ استنضاضا ﴿استفعال﴾ وصول کرنا۔

قولہ انافثہ:۔ منافثۃ ﴿مفاعلہ﴾ آپس میں بحث کرنا۔ نفثا ﴿نصر﴾ تھوتھو کرنا۔ نفاثۃ بمعنی تھوک نفث بمعنی بلغم۔

قولہ تغرغرت:۔ ﴿تفعلل﴾ بھرنا۔

قولہ مقلتاہ:۔ یہ مقلۃ کا تثنیہ ہے بمعنی آنکھ مقلا ﴿نصر﴾ دیکھنا اگر صلہ فی ہو تو بمعنی غوطہ لگانا۔

یَا مَنْ تَظَنِّی السَّرَابَ مَاءً	لَمَّا رَوَیْتُ الَّذِیْ رَوَیْتُ
مَا خِلْتُ اَنْ یَّسْتَسِرَّ مَکْرِیْ	وَاَنْ یُّخِیْلَ الَّذِیْ عَنَیْتُ
وَاللّٰہِ مَا بَرَّۃٌ بِعِرْسِیْ	وَلَا لِیَ ابْنٌ بِہٖ اکْتَنَیْتُ
وَاِنَّمَا لِیْ فُنُوْنُ سِحْرٍ	اَبْدَعْتُ فِیْھَا وَمَا اقْتَدَیْتُ
لَمْ یَحْکِھَا الْاَصْمَعِیُّ فِیْمَا	حَکٰی وَلَا حَاکَھَا الْکُمَیْتُ
تَخِذْتُھَا وُصْلَۃً اِلٰی مَا	تَجْنِیْہِ کَفِّی مَتٰی اشْتَھَیْتُ
وَلَوْ تَعَافَیْتُھَا لَحَالَتْ	حَالِیْ وَلَمْ اَحْوِ مَا حَوَیْتُ
فَمَهِّدِ الْعُذْرَ اَوْ فَسَامِحْ	اِنْ کُنْتُ اَجْرَمْتُ اَوْ جَنَیْتُ

ثُمَّ اِنَّہٗ وَدَّعَنِیْ وَمَضٰی وَاَوْدَعَ قَلْبِیْ جَمْرَ الْغَضَا۔

ترجمہ:۔اے وہ شخص کہ گمان کیا تو نے ریت کو پانی ☆ جب روایت کیا میں نے وہ جو روایت کیا ☆ نہیں خیال کیا تھا میں نے کہ چھپ جائے گا میرا مکر ☆ اور یہ کہ مشتبہ ہوجائیگی وہ چیز جسکا میں نے ارادہ کیا ☆ اللہ کی قسم نہیں ہے کوئی برہ میری بیوی ☆ اور نہیں ہے میرا کوئی بیٹا کہ جس کے ساتھ میں نے کنیت رکھی ☆ اور سوا اس کے نہیں کہ میرے پاس طرح طرح کے جادو ہیں (مختلف قسم کے طریقے) ☆ خود ایجاد کیا ہے میں نے انکو اور میں نے کسی کی اقتداء نہیں کی ☆ نہیں حکایت کیا انکو اصمعی شاعر نے اس کتاب میں ☆ جس میں وہ حکایت کرتا ہے اور نہیں بنایا ان طریقوں کو کمیت نے ☆ بناتا ہوں میں انکو ذریعہ اس چیز کی طرف (مال) ☆ کہ کماتی ہے اسکو میری ہتھیلی جب میں چاہتا ہوں ☆ اور اگر چھوڑ دیتا میں ان طریقوں کو البتہ بدل جاتی ☆ میری حالت اور میں جمع نہ کرسکتا جو میں جمع کر چکا ہوں ☆ پس قبول کر تو عذر کو یا معاف کر ☆ اگر میں نے جرم کیا ہو یا جنایت کی ہو ☆

پھر اس نے الوداع کہا مجھے اور چل پڑا اور ودیعت رکھی اس نے میرے دل میں غصے کی چنگاری۔

تشریح: قولہ فنون:۔ یہ فن کی جمع ہے۔ فنًا ﴿نصر﴾ مزین کرنا۔

قولہ الاصمعی:۔ یہ اصمع سے مشتق ہے بمعنی زیادہ ذکی و پختہ رائے انکا نام ابو سعید عبد الملک بن قریب بن علی بن اصمع ہے یہ عالم متبحر نہایت عقل مند اور صاحب فہم تھے خصوصا ان کو اشعار عرب کثیر تعداد میں یاد تھے اور شعراء کے نام بھی ازبر تھے اور انکی عادت تھی کہ عربی اصطلاحات اور خالص زبان کی تلاش میں جنگلوں میں مارے مارے پھرتے تھے اور اہل بادیہ سے لطف زبان حاصل کیا کرتے تھے۔ یہ لغت میں امام مسلمؒ کے استاذ تھے اور انکے بارہ میں یہ بھی مشہور ہے کہ ان کو چالیس ہزار نوادر قطعات یاد تھے اور یہ خلیفہ ہارون رشید عباسی کے خاص مصاحب اور مقرب بارگاہ تھے۔

قولہ الکمیت:۔ کمیت بن زید نہایت نازک خیال اور کثیر الاشعار شاعر گزرا ہے اس کی

نظمیں بہت طویل اور قصائد بہت اچھے ہوتے ہیں ان کے باپ زید حضور ﷺ کے مداح تھے

قولہ فمهد:۔ مَهْدًا ﴿فتح﴾ بچھانا مَهْد بمعنی گہوارہ جیسے كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا مِهَاد بمعنی بچھونا جیسے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پانچواں مقامہ ایک نظر میں

مقامات کی بردھائی کا پانچواں مقامہ ہزلیہ ہے قصہ تو آپ سارا پڑھ چکے ابوزید سروجی کا رات کو آنا حارث بن ہمام کا خیر مقدم ابوزید سروجی کا بصورت انکار کھانا طلب کرنا کھانا لانے پر میزبان کی تکلیف کا احساس ان کی جیب کے نقصان سے عدم احساس کتنے زبردست مزاحیہ پارٹ ہیں۔

ویمیل الرفیق الیه ولا یمیل عنه

طباق سلب

فان یکن افل قمر الشعری فقد تبلج بدر النثر

طباق ایجاب اور

وحرمة الشیخ الذی سن القری

واسس المحجوج فی ام القری

متجانسین محرف کی کیا عمدہ مثالیں ہیں۔ مصنف یہ کہانی بیان کر کے طلباء کو کہنا چاہتے ہیں کہ

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی۔

المقامۃ السادسۃ المراغیۃ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ آذربائیجان کے مشہور شہر مراغہ کی طرف منسوب ہے چونکہ علامہ حریری نے اس میں علم وادب کی ایک صنعت خیفا استعمال کی ہے۔ (کہ ایک جملہ مکمل منقوط اور دوسرا جملہ نقاط سے بالکل معری) اس لئے اسے خیفا بھی کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک دفعہ حارث بن ہمام اور چند دیگر شعراء مراغہ شہر میں جمع ہوئے اور ادباء کی کمیابی پر کف افسوس ملنے لگے سب اپنی اپنی معلومات کے مدنظر فیصلہ کر چکے تھے کہ اب کوئی جدۃ الطبع ادیب نہیں رہا تو اچانک مجلس کے کنارے بیٹھے ہوئے ایک خستہ حالت اور ادھیڑ عمر شخص نے ایک درویشانہ صدا

نئی بنا لیں گے ساغر تصویر شوق ہم ☆ تخیل کے مجدد تصور کے امام

لگا کر ان کی آنکھیں خیرہ کر دیں سب اہل مجلس اس مست درویش کے درپے ہوئے اس نے بھی اپنے تئیں امتحان کے لئے پیش کر دیا انہوں نے کہا کہ ایک ایسا رسالہ لکھئے کہ اس کا ایک جملہ تو مکمل منقوط اور دوسرا انقاط سے بالکل معری ہو اس درویش نے یہ فرمائش پوری کر کے ممتحنین کی عقلیں دنگ کر دیں تو اہل مجلس متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے حتی کہ بادشاہ نے بھی مصاحبت کی پیش کش کی جسے اس درویش نے ٹھکرا دیا اس پر لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

حارث ابن ہمام فرط محبت میں آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ یہ تو ہمارے پرانے کرم فرما ابوزید سروجی ہیں۔ مصاحبت ٹھکرانیکی وجہ پوچھی تو کہنے لگا بادشاہ کی مصاحبت تو محض ایک سراب ہے اس سے گداگری بدرجہا بہتر ہے جیسا کہ موجودہ دور کے بھکاریوں کے حالات (جو وقتاً فوقتاً اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں) اس پر شاہد ہیں۔

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظْرِ بِالْمَرَاغَةِ وَقَدْ جَرَىٰ ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ فَاَجْمَعَ مَنْ حَضَرَ مِنْ فُرْسَانِ الْيَرَاعَةِ وَاَرْبَابِ الْبَرَاعَةِ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مَنْ يُّنْقِحُ الْاِنْشَاءَ وَيَتَصَرَّفُ فِيْهِ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَا خَلَفَ بَعْدَ السَّلَفِ مَنْ يَّبْتَدِعُ طَرِيْقَةً غَرَّاءَ اَوْ يَفْتَرِعُ رِسَالَةً عَذْرَاءَ وَاَنَّ الْمُفْلِقَ مِنْ كُتَّابِ هٰذَا الْاَوَانِ الْمُتَمَكِّنَ مِنْ اَزِمَّةِ الْبَيَانِ كَالْعِيَالِ عَلَى الْاَوَائِلِ وَلَوْ مَلَكَ فَصَاحَةَ سَحْبَانَ بْنَ وَائِلٍ وَكَانَ بِالْمَجْلِسِ كَهْلٌ جَالِسٌ فِي الْحَاشِيَةِ عِنْدَ مَوَاقِفِ الْحَاشِيَةِ فَكَانَ كُلَّمَا شَطَّ الْقَوْمُ فِيْ شَوْطِهِمْ وَنَثَرُوا الْعَجْوَةَ وَالنَّجْوَةَ مِنْ نَوْطِهِمْ يُنْبِئُ تَخَازُرُ طَرْفِهٖ وَتَشَامُخُ اَنْفِهٖ اَنَّهٗ مُخْرَنْبِقٌ لِيَنْبَاعَ وَمُجْرَمِّزٌ سَيَمُدُّ الْبَاعَ وَنَابِضٌ يَبْرِي النِّبَالَ وَرَابِضٌ يَبْغِي النِّضَالَ فَلَمَّا نُثِلَتِ الْكَنَائِنُ وَفَائَتِ السَّكَائِنُ وَرَكَدَتِ الزَّعَازِعُ وَكَفَّ الْمُنَازِعُ وَسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ وَسَكَتَ الْمَزْجُوْرُ وَالزَّاجِرُ اَقْبَلَ عَلَى الْجَمَاعَةِ

ترجمہ:۔ روایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے حاضر ہوا میں مناظرہ کی مجلس میں مراغہ شہر میں اور تحقیق جاری تھا بلاغت کا ذکر پس اجماع کیا ان لوگوں نے جو حاضر تھے قلم کے شہسواروں میں سے اور کمال وفضیلت کے مالکوں میں سے (اجماع کیا) اس بات پر کہ تحقیق نہیں باقی رہا کوئی شخص جو صلاحیت رکھتا ہو انشاء کی اور تصرف کر سکے اس میں جیسے چاہے اور نہیں پیچھے آیا اسلاف کے بعد کوئی شخص کہ جو ایجاد کرے کوئی واضح طریقہ یا لکھے کوئی جدید رسالہ (اور اجماع کیا اسی طرح) اس بات پر کہ تحقیق ماہر عالم اس زمانہ کے لکھنے والوں میں سے جو قادر ہو فصاحت وبلاغت کی لگاموں پر مثل عیال کے ہے اوائل پر (پہلے لوگوں پر) اگر چہ وہ مالک ہو جائے سحبان بن وائل کی فصاحت وبلاغت کا اور تھا مجلس میں ایک بوڑھا جو بیٹھا ہوا تھا کنارے پر خادموں کے بیٹھنے کی جگہ کے پاس پس جب دور نکل گئی قوم اپنے چکروں میں اور پھیلایا انہوں نے جید

اور ردی کھجوروں کو اپنے ٹوکرے سے خبر دیتا تھا اس کا آنکھ کے کنارے سے دیکھنا اور اس کی ناک کا چڑھانا تحقیق وہ سر جھکانے والا ہے تا کہ حملہ کرے اور سکڑنے والا ہے تا کہ پھیلائے ہاتھ کو اور تیار ہونے والا ہے تا کہ تراشے تیروں کو اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے والا ہے تا کہ طلب کرے تیر اندازی کو پس جب جھاڑ دی گئیں ترکشیں اور لوٹ آیا سکون اور رک گئیں تیز آندھیاں اور رک گئے جھگڑا کرنیوالے اور ٹھہر گئیں آوازیں اور خاموش ہو گئے ڈانٹے ہوئے اور ڈانٹنے والے متوجہ ہوا وہ بوڑھا جماعت پر۔

وَقَالَ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا وَجُزْتُمْ عَنِ الْقَصْدِ جِدًّا وَ عَظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتِ وَافْتَنُّمْ فِي الْمَيْلِ اِلٰى مَنْ فَاتَ وَغَمَصْتُمْ جِيْلَكُمُ الَّذِيْنَ فِيْهِمْ لَكُمُ اللِّدَاتُ وَمَعَهُمْ انْعَقَدَتِ الْمَوَدَّاتُ اَنَسِيْتُمْ يَا جَهَابِذَةَ النَّقْدِ وَمَوَابِذَةَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ مَا اَبْرَزَتْهُ طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ وَبَرَّزَ فِيْهِ الْجَذَعُ عَلَى الْقَارِحِ مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمُهَذَّبَةِ وَالْاِسْتِعَارَاتِ الْمُسْتَعْذَبَةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُوَشَّحَةِ وَالْاَسَاجِيْعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ وَهَلْ لِلْقُدَمَاءِ اِذَا اُنْعِمَ النَّظَرُ مَنْ حَضَرَ غَيْرُ الْمَعَانِي الْمَطْرُوْقَةِ الْمَوَارِدِ الْمَعْقُوْلَةِ وَهَلِ الشَّوَارِدِ الْمَاثُوْرَةِ عَنْهُمْ لِتَقَادُمِ الْمَوَالِدِ لَا لِتَقَدُّمِ الصَّادِرِ عَلَى الْوَارِدِ وَاِنِّيْ لَاَعْرِفُ الْآنَ مَنْ اِذَا اَنْشَأَ وَشّٰى وَاِذَا عَبَّرَ حَبَّرَ وَاِنْ اَسْهَبَ اَذْهَبَ وَاِذَا اَوْجَزَ اَعْجَزَ وَاِنْ بَدَهَ شَدَهَ وَمَتٰى اِخْتَرَعَ خَرَعَ فَقَالَ لَهٗ نَاظُوْرَةُ الدِّيْوَانِ وَعَيْنُ اُولٰئِكَ الْاَعْيَانِ مَنْ قَارِعُ هٰذِي الصِّفَاتِ وَقَرِيْعُ هٰذِهِ الصِّفَاتِ فَقَالَ اِنَّهٗ قِرْنُ مَجَالِكَ وَقَرِيْنُ جِدَالِكَ وَاِذَا شِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ نَجِيْبًا وَادْعُ مُجِيْبًا لِتَرٰى عَجِيْبًا۔

ترجمہ:۔ اور کہنے لگا البتہ تحقیق لائے ہو تم ایک عجیب امر اور تجاوز کیا ہے تم نے اعتدال سے یقینی طور پر اور بڑا سمجھا ہے تم نے بوسیدہ ہڈیوں کو اور تجاوز کیا ہے تم نے مائل ہونے میں ان لوگوں کی طرف جو فوت ہو چکے ہیں اور حقیر سمجھا ہے تم نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو وہ لوگ کہ ان میں تمہارے ہم عمر بھی ہیں اور ان کے ساتھ منعقد ہوتی ہیں دوستیاں بھلا دیا ہے تم نے اے پرکھنے والے ماہر و اور اے حل وعقد کے حاکمو اس چیز کو کہ ایجاد کیا ہے اس کو نئی طبعیتوں نے اور بازی لے گیا ہے اس میں بکری کا بچہ ببر شیر پر صاف ستھری عبارتوں سے اور پاکیزہ استعاروں سے اور مزین مضامین سے اور نمکین پہیلیوں سے اور نہیں ہے پہلے لوگوں کے لئے جب گہرا کریں نظر کو وہ لوگ کو وہ لوگ جو حاضر ہیں سوائے ان معانی کے جو پھینکے ہوئے ہیں تالابوں میں اور باندھے ہوئے بدکنے والے کے نقل کئے گئے ہیں ان سے بوجہ چند دن مقدم ہونے کے پیدائش میں نہ بوجہ مقدم ہونے صادر (وہ شخص جو پانی بھر کر لا رہا ہو) کے وارد (وہ شخص جو پانی بھرنے کے لئے جا رہا ہو) پر اور تحقیق میں جانتا ہوں اس وقت اس شخص کو کہ جب وہ لکھتا ہے (انشاء پردازی کرتا ہے) تو مزین کرتا ہے اور جب وہ تکلم کرتا ہے کلام کو حسین بناتا ہے اور جب وہ لمبی کلام کرتا ہے تو سونا بنا دیتا ہے اور جب مختصر کلام کرتا ہے تو عاجز کر دیتا ہے اور جب وہ فی البدیہی کلام کرتا ہے تو حیران کر دیتا ہے اور جب وہ ایجاد کرتا ہے تو سینے پھاڑ دیتا ہے۔ کہا اس کو مجلس کے صدر نے اور ان موجودہ لوگوں کے سردار نے کون ہے کھٹکھٹانے والا اس بڑی چٹان کو۔ اور کون مالک ہے ان صفات کا پس کہا سروجی نے تحقیق وہ تیری مجلس کا ساتھی ہے اور تیرے جھگڑے کا رفیق ہے اور جب چاہے تو یہ بات (مجھ کو آزمانا چاہے) پس دوڑا تو تیز رو گھوڑے اور بلا تو اس حال میں کہ وہ جواب دینے والا ہوتا کہ دیکھے تو عجیب شے کو۔

فَقَالَ لَهُ یَا هٰذَا اِنَّ الۡبُغَاثَ بِاَرۡضِنَا لَا یَسۡتَنۡسِرُ وَالتَّمۡیِیۡزُ عِنۡدَنَا بَیۡنَ الۡفِضَّةِ وَالۡقَضَّةِ مُتَیَسِّرٌ وَقَلَّ مَنِ اسۡتَهۡدَفَ لِلنِّضَالِ فَخَلَصَ مِنَ الدَّاءِ

الْعُضَالِ اَوْ اِسْتَثَارَ نَقْعَ الْاِمْتِحَانِ فَلَمْ یُقْذَ بِالْاِمْتِهَانِ فَلَا تُعْرِضْ عِرْضَکَ لِلْمَفَاضِحِ وَلَا تُعْرِضْ عَنْ نَصَاحَةِ النَّاصِحِ فَقَالَ کُلُّ امْرِئٍ اَعْرَفُ بِوَسْمِ قِدْحِهٖ وَسَیَفْرِی الَّیْلُ عَنْ صُبْحِهٖ فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِیْمَا یُسْبَرُ بِهٖ قَلِیْبُهٗ وَیُعْمَدُ فِیْهِ تَقْلِیْبُهٗ فَقَالَ اَحَدُهُمْ ذَرُوْهُ فِیْ حِصَّتِیْ لِاَرْمِیَهٗ بِحَجَرِ قِصَّتِیْ فَاِنَّهَا عُضْلَةُ الْعُقَدِ وَمِحَکُّ الْمُنْتَقِدِ فَقَلَّدُوْهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ الزَّعَامَةَ تَقْلِیْدَ الْخَوَارِجِ اَبَا نُعَامَةَ

ترجمہ:۔ پس کہا اس نے (سردار) ابوزید سروجی کو اے کمینے تحقیق چھوٹا سا پرندہ ہماری زمین میں گدھ نہیں بن سکتا۔ اور تمیز (فرق) کرنا ہمارے ہاں چاندی اور ٹھیکری کے درمیان آسان ہے اور بہت کم مرد ہیں کہ جنہوں نے پیش کیا ہو (اپنے آپ کو) تیر اندازی کے لئے پس اس نے چھٹکارا پایا ہوا علاج بیماری سے۔ اور بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے اڑایا ہو امتحان کے غبار کو پس نہ ڈال دیا گیا ہو وہ ذلت و رسوائی میں۔ پس نہ پیش کر تو اپنی عزت کو رسوائی کے لئے اور نہ اعراض کر تو نصیحت کرنے والے کی نصیحت سے پس کہا ابوزید سروجی نے ہر شخص خوب جانتا ہے اپنے تیر کی تیزی کو۔ اور عنقریب واضح ہو جائے گی رات اپنی صبح سے پس سرگوشی کی جماعت نے اس چیز کے بارے میں کہ امتحان لیا جائے اس کے ساتھ اس کے کنویں کی گہرائی کا اور ارادہ کیا جائے اس میں اس کے گھمانے کا پس کہا ان میں سے ایک نے چھوڑ دو تم اس کو میرے حصے میں تاکہ ماروں میں اس کو پتھر اپنے قصے کا پس بے شک وہ (قصہ) سخت گرہ والا اور پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ پس قلادہ پہنایا انہوں نے اس کو اس امر میں سرداری (سردار بنایا) مثل قلادہ پہنانے خوارج کے ابونعامہ کو۔

قولہ الخوارج: یہ جمع خارجی کی ہے بمعنی بادشاہ کا باغی ہونا جماعت کا مخالف ہونا اور مذہب خوارج کا معتقد ہونا یہاں پر مراد امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے باغی ہیں

اور انہوں نے ابونعامہ بن فجاءۃ قطری کو اپنا سردار بنایا تھا۔

تعارف ابو نعامہ

ابونعامہ بن فجاءۃ قطری یہ منسوب ہے قطر کی طرف تمیمی اور خارجی بھی مشہور ہے نہایت فصیح و بلیغ لیکچرار تھا شاعر عدیم النظیر تھا بہادر شاہ سوار تھا ذم الدنیا میں اس کا نہایت فصیح و بلیغ خطبہ مشہور ہے جس کی ابتداء یوں ہے فانی احذر کم الدنیا فانها حلوة خضرة حفت بالشهوات ۔خارجیوں نے اس کو بیس سال تک امیر المومنین کہہ کر سلام کیا ہے۔

قوله تقليد الخوارج ابا نعامة :۔اس کی اصل یہ ہے کہ خوارج نے زبیر بن علی کے قتل کے بعد عبید بن ہلال یشکری کو امام بنانا چاہا تو اس نے کہا کہ میں تم لوگوں کو ہر حیثیت سے اپنے سے بہتر شخص بتلائے دیتا ہوں یعنی قطری بن فجاءۃ مازنی چنانچہ خاجیوں نے اس سے بیعت کر لی۔

فَاَقْبَلَ عَلَى الْكَهْلِ وَقَالَ اِعْلَمْ اَنِّىْ اُوَالِىْ هٰذَا الْوَالِىْ وَاُرَقِّحُ حَالِىْ بِالْبَيَانِ الْحَالِىْ وَكُنْتُ اَسْتَعِيْنُ عَلٰى تَقْوِيْمِ اَوَدِىْ فِىْ بَلَدِىْ بِسَعَةِ ذَاتِ يَدِىْ مَعَ قِلَّةِ عَدَدِىْ فَلَمَّا ثَقُلَ حَاذِىْ وَنَفِدَ رَذَاذِىْ اَمَّمْتُهُ مِنْ اَرْجَائِىْ بِرَجَائِىْ وَدَعَوْتُهُ لِاِعَادَةِ رُوَائِىْ وَاِرْوَائِىْ فَهَشَّ لِلْوِفَادَةِ وَرَاحَ وَغَدَا بِالْاِفَادَةِ وَرَاحَ فَلَمَّا اِسْتَأْذَنْتُهُ فِى الْمَرَاحِ اِلَى الْمُرَاحِ عَلٰى كَاهِلِ الْمِرَاحِ قَالَ قَدْ اَزْمَعْتُ اَلَّا اُزَوِّدَكَ بَتَاتًا وَلَا اَجْمَعُ لَكَ شَتَاتًا اَوْ تُنْشِئَ لِىْ اَمَامَ اِرْتِحَالِكَ رِسَالَةً تُوْدِعُهَا شَرْحَ حَالِكَ حُرُوْفُ اِحْدٰى كَلِمَتَيْهَا يَعُمُّهَا النُّقَطُ وَحُرُوْفُ الْاُخْرٰى لَمْ يُعْجَمْنَ قَطُّ وَقَدْ اِسْتَانَيْتُ بَيَانِىْ حَوْلًا فَمَا اَحَارَ قَوْلًا وَنَبَّهْتُ فِكْرِىْ سَنَةً فَمَا اِزْدَادَ اِلَّا سِنَةً وَاسْتَعَنْتُ بِقَاطِبَةِ الْكُتَّابِ

فَکُلٌّ مِّنْهُمْ قَطَّبَ وَتَابَ فَاِنْ کُنْتَ صَدَعْتَ عَنْ وَصْفِکَ بِالْیَقِیْنِ

ترجمہ:۔ پس متوجہ ہوا وہ بوڑھے پر اور کہا جان لے تو تحقیق میں دوست رکھتا ہوا اس حاکم کو اور سنوارتا ہوں میں اپنا حال حزین بیان کے ساتھ اور (لیکن) میں مدد چاہتا ہوں اپنے ٹیڑھے پن سے سیدھا کرنے پر اپنے شہر میں کثرت مال کے ساتھ اپنے اہل وعیال کے کم ہونے کے باوجود پس جب بوجھل ہوگئی میری پیٹھ اور ختم ہوگیا میرا مال ارادہ کیا میں نے اس کا اپنے چاروں طرف سے اور بلایا میں نے اس کو اپنی حالت کے لوٹانے کی طرف اور اپنی پیاس کے بجھانے کے لئے۔ پس خوش ہوگیا میرے آنے پر اور راحت پائی اور صبح کی فائدہ پہنچانے کے ساتھ اور شام کی جب اجازت چاہی میں نے اس سے واپس لوٹنے کے بارے میں اپنے وطن کی طرف خوشی کے کندھے پر کہا اس نے تحقیق میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں یہ کہ نہیں زادراہ دوں گا میں تجھ کو کچھ بھی اور نہیں جمع کروں گا میں تیرے مختلف حالات کو یہاں تک کہ لکھے تو میرے لئے اپنے کوچ کرنے سے پہلے ایک رسالہ (ایسا رسالہ) کہ ودیعت رکھے تو اس میں اپنے مختلف حالات کی تفصیل اس کے دو کلموں میں ایک کلمہ کے تمام حروف نقطوں پر مشتمل ہوں اور دوسرے کلمہ کے حروف پر کوئی نقطہ نہ ہو اور تحقیق اجازت چاہی میں نے اپنے بیان کی ایک سال پس نہیں جواب دیا میرے بیان نے ایک لفظ کا اور بیدار کرتا رہا میں اپنی فکر کو ایک سال پس نہیں زیادہ کیا اس نے مکر او لکھنے کو اور مدد چاہی میں نے بڑے بڑے کاتبوں سے پس ان میں سے ہر ایک نے کانوں کو ہاتھ لگائے اور توبہ کی پس اگر تو کھولنا چاہتا ہے اپنی صفت کو یقین کے ساتھ۔

فَأْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ فَقَالَ لَهٗ لَقَدْ اِسْتَسْعَیْتَ یَعْبُوْبًا وَاسْتَسْقَیْتَ اُسْکُوْبًا وَاَعْطَیْتَ الْقَوْسَ بَارِیْهَا . وَاَنْزَلْتَ الدَّارَ بَانِیْهَا ثُمَّ فَکَّرَ رَیْثَمَا اسْتَجَمَّ قَرِیْحَتَهٗ وَاسْتَدَرَّ لِقْحَتَهٗ وَاَلِقْ دَوَاتَکَ وَاقْرُبْ وَخُذْ اَدَاتَکَ وَاکْتُبْ

اَلْكَرَمُ ثَبَّتَ اللهُ جَيْشَ سُعُوْدِكَ يَزِيْنُ وَاللُّوْمُ غَضَّ الدَّهْرُ جَفْنَ حَسُوْدِكَ يَشِيْنُ وَالْاَرْوَعُ يُثِيْبُ وَالْمُعْوِرُ يُخِيْبُ وَالْحُلَاحِلُ يُضِيْفُ وَالْمَاحِلُ يُخِيْفُ وَالسَّمْحُ يُغْذِيْ وَالْمَحِكُ يُقْذِيْ وَالْعَطَاءُ يُنْجِيْ وَالْمِطَالُ يُشْجِيْ وَالدُّعَاءُ يَقِيْ وَالْمَدْحُ يُنْقِيْ وَالْحُرُّ يَجْزِيْ وَالْاِلْطَاطُ يُخْزِيْ وَاطِّرَاحُ ذِي الْحُرْمَةِ غَيٌّ وَمَحْرَمَةُ بَنِي الْاٰمَالِ بَغْيٌ وَمَا ضَنَّ اِلَّا غَبِيْنٌ وَلَا غُبِنَ اِلَّا ضَنِيْنٌ وَلَا خَزَنَ اِلَّا شَقِيٌّ وَلَا قَبَضَ رَاحَهٗ تَقِيٌّ وَمَا فَتِئَ وَعْدُكَ يَفِيْ

ترجمہ:۔ پس لے آ تو کوئی نشانی اگر تو سچوں میں سے ہے پس کہا ابوزید سروجی نے اس کو البتہ تحقیق سعی طلب کی ہے تو نے تیز رو گھوڑے سے اور پانی طلب کیا ہے تو نے موسلا دھار بارش سے اور دی ہے تو نے کمان اس کے بنانے والے کو اور تو نے اتارا ہے گھر میں اس کے بنانے والے کو پھر سوچا اس نے اتنی دیر کہ جم جائے اس کی طبیعت اور دودھ طلب کیا اپنی اونٹنی کا۔

اور (کہا اس نے) سیاہی ڈالو اپنی دواتوں میں (اپنی دواتیں سنبھال لو) اور قریب ہو جاؤ اور لے لو لکھنے کے آلے (قلمیں) اور لکھو۔

شرافت ثابت رکھے اللہ تعالیٰ تیری نیک بختیوں کے لشکر (شرافت جو مزین کرتی ہے اور کمینگی پست کرے زمانہ تیرے حاسدوں کی پلکوں کو (کمینگی) جو عیب دار کرتی ہے اور پرہیز گار بدلہ دیتا ہے۔ اور عیب لگانے والا محروم کرتا ہے اور مہمان نواز مہمانی کرتا ہے اور بخیل آدمی ڈراتا ہے اور سخی غذا دیتا ہے اور بخیل آدمی پریشان کرتا ہے اور عطیہ دینا نجات دیتا ہے اور ٹال مٹول کرنا غمگین کرتا ہے اور دعا حفاظت کرتی ہے اور تعریف کرنا عیب کو دھو دیتا ہے اور شریف آدمی بدلہ دیتا ہے اور حق سے انکار کرنا رسوا کرتا ہے اور عزت والے کو (اس کے مرتبہ سے) گرانا گمراہی ہے (عزت والے کا احترام نہ کرنا گمراہی ہے) اور امید والوں کو محروم کرنا ظلم ہے

اور نہیں بخل کرتا مگر ناقص العقل اور نہیں نقصان پہنچایا جاتا مگر بخیل آدمی اور نہیں خزانہ جمع کرتا مگر بد بخت اور نہیں روکتا اپنی ہتھیلی کو پرہیز گار اور ہمیشہ رہے تیرا وعدہ پورا ہوتا۔

وَ اَرَاؤُکَ تَشْفِیْ وَ ھِلَالُکَ یُضِیْءُ وَ حِلْمُکَ یُغْضِیْ وَ آلَاؤُکَ تُغْنِیْ وَ اَعْدَاؤُکَ تُثْنِیْ وَ حُسَامُکَ یُغْنِیْ وَ سُؤْدَدُکَ یُقْنِیْ وَ مُوَاصِلُکَ یَجْتَنِیْ وَ مَا دِحُکَ یَقْتَنِیْ وَ سَمَاحُکَ یَغِیْثُ وَ سَمَاؤُکَ تَغِیْثُ وَ دَرُّکَ یَفِیْضُ وَ رَدُّکَ یَغِیْضُ وَ مُؤَمِّلُکَ شَیْخٌ حَکَاہُ فَیْءٌ وَ لَمْ یَبْقَ لَہٗ شَیْءٌ اَمَّکَ بِظَنٍّ حِرْصُہٗ یَشِبُّ وَ مَدَحَکَ بِنُخَبٍ مُھُوْرُھَا تَجِبُ وَ مَرَامُہٗ یَخِفُّ وَ اَوَاصِرُہٗ تَشِفُّ وَ اِطْرَاؤُہٗ یُجْتَذَبُ وَ مَلَامُہٗ یُجْتَنَبُ وَ وَرَائَہٗ ضَفَفٌ مَسَّھُمْ شَظَفٌ وَ حَصَّھُمْ جَنَفٌ وَ عَمَّھُمْ قَشَفٌ وَ ھُوَ فِیْ دَمْعٍ یُجِیْبُ وَ وَلَہٍ یُذِیْبُ وَ ھَمٍّ تَضَیَّفَ وَ کَمَدٍ نَیَّفَ لِمَاْمُوْلٍ خَیَّبَ وَ اِھْمَالٍ شَیَّبَ وَ عَدُوٍّ نَیَّبَ وَ ھُدُوٍّ تَغَیَّبَ وَ لَمْ یَزِغْ وُدُّہٗ فَیُغْضَبَ وَ لَا خَبُثَ عُوْدُہٗ فَیُقْضَبَ وَ لَا نَفَثَ صَدْرُہٗ فَیُنْفَضَ وَ لَا نَشَزَ وَصْلُہٗ فَیُبْغَضَ وَ مَا یَقْتَضِیْ کَرَمُکَ نَبْذَ حُرَمِہٖ فَبَیِّضْ اَمَلَہٗ بِتَخْفِیْفِ اَلَمِہٖ یُنْثَ حَمْدُکَ بَیْنَ عَالَمِہٖ

ترجمہ:۔ اور ہمیشہ رہیں تیرے خیالات شفا دیتے اور ہمیشہ رہے تیرا چاند چمکتا اور ہمیشہ رہے تیرا حوصلہ چشم پوشی کرتا اور ہمیشہ رہیں تیری نعمتیں غنی بناتیں اور ہمیشہ رہیں تیرے دشمن تعریف کرتے اور تیری تلوار فنا کرتی اور تیری شرافت بلند ہوتی اور ہمیشہ رہے تجھ سے ملنے والا پھل چنتا اور ہمیشہ رہے تیری تعریف کرنے والا کمائی کرتا اور ہمیشہ رہے تیری سخاوت غموں کو دور کرتی اور تیرا بادل برستا اور ہمیشہ رہے تیری بھلائی بہتی اور تیرا رد کرنا نقصان میں ڈالتا اور تیری امید کرنے والا ایک بوڑھا ہے اس کی مثال سایہ ہے اور نہیں باقی اس کے پاس کوئی چیز ارادہ کیا ہے اس نے تیرا ایسے گمان کے ساتھ کہ اس کا حرص کو در یا ہے اور تعریف کی ہے اس نے تیری

منتخب اشعار کے ساتھ ان کا مہر واجب ہے اور اسکا مقصود ہلکا پھلکا ہے اور اس کے وسائل زیادہ ہیں اور اس کا تعریف کرنا جذب کیا جاتا ہے اور اس کی علامت سے بچا جاتا ہے اور اس کے پیچھے بہت سارے بچے ہیں چھوا ہے ان کو بدحالی نے اور توڑ دیا ہے ان کو ظلم نے اور شامل ہے ان کو بدحالی اور وہ آنسو بہاتے ہوئے جواب دے رہا ہے۔ اور غم میں پگھل رہا ہے اور غم میں جومہمان بنا ہوا ہے اور غم (بے چینی) میں جودم بدم بڑھ رہے ہیں بسبب ☆ ایسی امید کے جس نے اس کو محروم کردیا ہے اور نکارہ پھرنے نے بوڑھا کردیا ہے اور دشمن دانت پیس رہے ہیں اور آرام وسکون ختم ہوگیا ہے اور نہیں ٹیڑھی اس کی محبت پس اس سے غصہ کیا جاوے اور نہیں خراب ہوئی اس کی لکڑی پس کاٹ دی ہے جائے اور نہیں بری بات تکلم کیا اس کے بیٹے نے پس جھاڑا جائے اور نہیں نافرمانی کی اس کے ملاپ نے پس اس سے بغض کیا جائے اور نہیں تقاضا کرتا تیرا کرم اس (بوڑھے) کی آبروریزی کرنے کا پس اچھا کر اس کی امید کو اس کے غموں کو ہلکا کرنے کے ساتھ پھیلائے گا

تیری تعریف کو جہان والوں میں

بَقِيْتَ لِإِمَاطَةِ شَجَبٍ وَاَعْطَاءِ نَشَبٍ وَمُدَاوَاةِ شَجَنٍ وَ مُرَاعَاةِ يَفَنٍ مَوْصُوْلًا بِخَفْضٍ وَسُرُوْرٍ غَضَّ مَا غُشِيَ مَعْهَدُ غَنِيٍّ اَوْ خُشِيَ وَهْمُ غَبِيٍّ وَالسَّلَامُ

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ اِمْلَاءِ رِسَالَتِهٖ وَجَلّٰى فِيْ هَيْجَاءِ الْبَلَاغَةِ عَنْ بَسَالَتِهٖ اَرْضَتْهُ الْجَمَاعَةُ فِعْلًا وَقَوْلًا وَاَوْسَعَتْهُ حَفَاوَةً وَطَوْلًا ثُمَّ سُئِلَ مِنْ اَيِّ الشُّعُوْبِ نِجَارُهٗ وَفِيْ اَيِّ الشِّعَابِ وِجَارُهٗ فَقَالَ

غَسَّانُ اُسْرَتِيَ الصَّمِيْمَهْ ... وَسُرُوْجُ تُرْبَتِيَ الْقَدِيْمَهْ

فَالْبَيْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ اِشْ ... رَاقًا وَمَنْزِلَةً جَسِيْمَهْ

وَالـرَّبْعُ كَـالْفِـرْدَوْسِ مَطْ	يَبَةً وَمُـنْـزَهَةً وَقِيْـمَـهُ
وَاهًـا لِـعَيْـشٍ كَـانَ لِيْ	فِيْهَـا وَلَـذَّاتٍ عَـمِـيْـمَـهُ
اَيَّـامَ اَسْـحَـبُ مُـطْـرَفِيْ	فِـيْ رَوْضِهَـا مَاضِي الْعَزِيْمَهُ
اَخْتَـالُ فِـيْ بُـرْدِ الشَّبَـا	بِ وَاَجْتَلِي النِّعَمَ الْوَسِيْمَهُ
لَا اَتَّـقِـيْ نُـوَبَ الـزَّمَـا	نِ وَلَا حَـوَادِثَـهُ الْـمُـلِـيْـمَـهُ
فَـلَـوْ اَنَّ كَـرْبًـا مُـتْـلِفٌ	لَتَلِفْتُ مِنْ كُرَبِيَ الْمُقِيْمَهُ

ترجمہ:۔ باقی رکھا جائے تو غموں کو زائل کرنے کیلئے اور کثیر مال عطا کرنے کے لئے اور زخموں کا علاج کرنے کے لئے اور بوڑھے کی رعایت کرنے کے لئے (باقی رکھا جائے تو) اس حال میں کہ ملا ہوا ہو نرمی کے ساتھ اور تر و تازہ خوشیوں کے ساتھ جب تک کہ ڈھانپا جائے غنی کی مجلس کو یا خوف کھایا جائے غبی کے وہم سے۔ والسلام

پس جب فارغ ہو گیا وہ اپنا رسالہ لکھوانے سے اور ظاہر کیا اس نے بلاغت کے میدان میں اپنی شجاعت کو۔ خوش کیا اس کو جماعت نے فعل (عطیوں) کے ساتھ اور قول (تعریف) کے ساتھ اور کثرت کی جماعت نے اس کے لئے اکرام واعزاز میں پھر سوال کیا گیا کہ کونسے قبیلہ سے ہے اس کی جڑ اور کونسی وادی میں ہے اس کا گھر پس کہا اس (ابوزید سروجی) نے۔شعر ۔

غسان میرا خالص قبیلہ ہے اور سروج میری پرانی مٹی (جائے پیدائش) ہے ☆ پس گھر مثل سورج کے ہے از روئے چمکنے کے اور بلند مرتبہ ہونے کے ☆ اور گھر مثل جنت الفردوس کے ہے نفس کو اچھا لگنے اور صاف ستھرا ہونے اور بلند مرتبہ ہونے (قیمت) کے اعتبار سے ☆ واہ وہ زندگی جو تھی میرے لئے سروج شہر میں اور وہ لذتیں جو عام تھیں (چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں) ☆ (واہ) وہ ایام کہ جس میں کھینچتا تھا میں اپنی منقش چادر کو اپنے باغ میں پختہ ارادہ

کے ساتھ تکبر کرتا تھا میں جوانی کی چادر میں اور ظاہر ہوتا تھا میں خوبصورت نعمتوں میں ۔☆ نہیں ڈرتا تھا میں زمانہ کی مصیبتوں سے اور نہ اس کے حوادثات سے جو دردناک ہیں (ہلاک کرے والے) ☆ پس اگر غم ہلاک کرنے والے ہوتے البتہ ہلاک ہو چکا ہوتا میں اپنے غموں کی وجہ سے جو واقع ہو چکے ہیں۔

اَوْ یُفْتَدٰی عَیْشٌ مَضٰی   لَفَدَیْتُہٗ مُھْجَتِی الْکَرِیْمَہْ

فَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِلْفَتٰی   مِنْ عَیْشِہٖ عَیْشَ الْبَھِیْمَہْ

تَقْتَادُہٗ بُرَۃُ الصَّغَا   رِ اِلَی الْعَظِیْمَۃِ وَالْھَضِیْمَہْ

وَتَرَی السِّبَاعَ تَنُوْشُھَا   اَیْدِی الضِّبَاعِ الْمُسْتَضِیْمَہْ

وَالذَّنْبُ لِلْاَیَّامِ لَوْ   لَا شُؤْمُھَا لَمْ تَنْبُ شِیْمَہْ

وَلَوِ اسْتَقَامَتْ کَانَتِ الْ   اَحْوَالُ فِیْھَا مُسْتَقِیْمَہْ

ثُمَّ اِنَّ خَبَرَہٗ نَمَا اِلَی الْوَالِیْ فَمَلَا فَاہُ بِاللَّاٰلِیْ وَسَامَہٗ اَنْ یَّنْضَوِیَ اِلٰی اَحْشَائِہٖ وَیَلِیَ دِیْوَانَ اِنْشَائِہٖ فَاَحْسَبَہُ الْحِبَاءُ وَظَلَفَہٗ عَنِ الْوِلَایَۃِ الْاِبَاءُ قَالَ الرَّاوِیْ وَکُنْتُ عَرَفْتُ عُوْدَ شَجَرَتِہٖ قَبْلَ اِیْنَاعِ ثَمَرَتِہٖ وَکِدْتُّ اُنَبِّہُ عَلٰی عُلُوِّقَدْرِہٖ قَبْلَ اِسْتِنَارَۃِ بَدْرِہٖ فَاَوْحٰی اِلَیَّ بِاِیْمَاضِ جَفْنِہٖ اَنْ لَّا اُجَرِّدَ عَضْبَہٗ مِنْ جَفْنِہٖ فَلَمَّا خَرَجَ بِطِیْنَ الْخُرْجِ وَفَصَلَ فَائِزًا بِالْفُلْجِ شَیَّعْتُہٗ قَاضِیًا حَقَّ الرِّعَایَۃِ وَلَاحِیًا لَہٗ عَلٰی رَفْضِ الْوِلَایَۃِ فَاَعْرَضَ مُتَبَسِّمًا وَاَنْشَدَ مُتَرَنِّمًا

ترجمہ:۔ یا اگر فدیہ دیا جاتا گزشتہ زندگی کا البتہ فدیہ دیتا میں اس کو اپنی پیاری زندگی کا ☆ پس موت بہتر ہے اس جوان کے لئے کہ اس کی زندگی جانوروں کی زندگی کی طرح ہو ☆ کھینچتی ہے

اس کو ذلت کی تکمیل بڑی بڑی مشقت کی طرف اور ظلم کی طرف ☆ اور دیکھتا ہے درندوں کو کھاتے ہیں ان کو ظالم بجو کے ہاتھ ☆ اور قصور زمانے کا ہے اگر نہ ہوتی اس زمانہ کی نحوست نہ مختلف ہوتیں طبیعتیں ☆ اور اگر صحیح ہو جائے زمانہ۔ ہو جائیں گے اب بھی احوال اس میں درست ☆

پھر تحقیق اس کی خبر پہنچ گئی حاکم کی طرف پس بھر دیا اس نے (حاکم) اس کے منہ کو موتیوں کے ساتھ اور تکلیف دی اس نے سروجی کو کہ وہ مل جائے اس کے خواص لوگوں کی طرف اور یہ کہ متولی بن جائے اس کی دار الکتابت کا پس کافی ہو چکے تھے اس کو عطیے اور روک دیا اس کو متولی بننے سے انکار نے۔ کہا راوی (حارث بن ہمام) نے پہچان چکا تھا میں اس کے درخت کی لکڑی کو اس کے پھل پکنے سے پہلے اور میں متنبہ ہو چکا تھا اس کے بلند مرتبہ پر اس کے چاند چمکنے سے پہلے پس اشارہ کیا اس نے میری طرف اپنی آنکھ کی پلکوں کے ساتھ یہ کہ نہ کھینچوں میں اس کی تلوار اس کی نیام سے پس جب نکلا وہ اس حال میں کہ خرجین بھری ہوئی تھی اور جدا ہوا اس حال میں کہ کامیاب ہونے والا تھا مقصد کے ساتھ نکلا میں اس کے ساتھ اس حال میں کہ پورا کرنے والا تھا رعایت کے حق کو اور ملامت کرنے والا تھا اس کو ولایت کے چھوڑنے پر پس منہ موڑا اس نے اس حال میں کہ ہنس رہا تھا اور شعر کہنے لگا اس حال میں کہ گا رہا تھا۔

لَجَوْبُ الْبِلَادِ مَعَ الْمُتْرَبَهْ ... اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْمَرْتَبَهْ

لِاَنَّ الْوُلَاةَ لَهُمْ نَبْوَةٌ ... وَمَعْتَبَةٌ يَالَهَا مَعْتَبَهْ

وَمَا فِيْهِمْ مَنْ يُرَبُّ الصَّنِيْعَ ... وَلَا مَنْ يُشَيِّدُ مَا رَتَّبَهْ

فَلَا يَخْدَعَنْکَ لُمُوْعُ السَّرَابِ ... وَلَا تَأْتِ اَمْرًا اِذَا مَا اشْتَبَهْ

فَکَمْ حَالِمٍ سَرَّهُ حِلْمُهُ ... وَاَدْرَکَهُ الرَّوْعُ لَمَّا انْتَبَهْ

ترجمہ:۔ شعر شہروں کا چکر لگانا فقیر بن کر زیادہ محبوب ہے مجھے عالی مرتبہ سے ☆ اس لئے کہ حاکم ان کے لئے عدم استقامت ہوتی ہے اور ڈانٹنا ہوتا ہے۔ اے لوگوں تعجب کرو اس عتاب پر

☆ اور نہیں ہوتا ان بادشاہوں میں کوئی جو تربیت کرے کاریگر کی ☆ اور نہ کوئی ایسا شخص کہ جو قائم ومضبوط رہے ان کاموں پر جن کو اس نے مرتب کیا ☆ پس نہ دھوکہ دے تجھے ریت کی چمک اور نہ آ تو کسی امر کی طرف جس وقت وہ مشتبہ ہو ☆ پس کتنے خواب دیکھنے والے ہیں کہ خوش کر دیتا ہے ان کو ان کا خواب اور پالیتی ہے اس کو گھبراہٹ جب وہ بیدار ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چھٹا مقامہ ایک نظر میں

مقامات کی ہر دہائی کا چھٹا مقامہ ادبیہ ہے چنانچہ مصنف نے اس چھٹے مقامے میں ادب کی ایک نادر صنعت حیفا (ایک لفظ مکمل منقوط اور دوسرا انقاط سے بالکل معری) استعمال کی ہے جیسا کہ سولہویں میں قلب۔

اور قصہ سے طلباء کو اخلاقی درس یہ دینا چاہتے ہیں کہ کسی شخص کی ظاہری صورت دیکھ کر اس کی تحقیر نہ کرو نیز یہ بھی کہ علماء طلباء کو صحبت امراء سے اجتناب برتنا چاہئے۔

المقامة السابعة البرقعیدیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ موصل عراق سے بیس فرسخ کے فاصلہ پر واقع برقعید یہ شہر کی طرف منسوب ہے یاقوت حموی کی تحقیق ہے کہ تیسری صدی ہجری سے قبل یہ نہایت پر رونق شہر تھا لیکن اب یہ چھوٹی سی آبادی ہے برقعید یہ کے لوگ چوری میں ضرب المثل تھے شاید اس لئے یہاں پہنچ کر ابو زید سروجی نے ایک انوکھا طریقہ استعمال کیا مگر اس شہر کے باسی تو خود لٹیرے تھے چنانچہ یہ واحد شہر ہے جہاں ابوزید سروجی اپنے شکار میں کامیاب نہ ہو سکے مگر حارث بن ہمام نے کھانا وغیرہ کھلایا (چلو بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

برقعید یہ شہر کی عیدگاہ میں عید کے روز ایک خستہ حالت بوڑھا آیا ایک بھوتنی نما بوڑھی بھی اس کے ہمراہ تھی اس بوڑھی نے مجمع میں کارڈ تقسیم کئے جن میں عمدہ اور فصیح اشعار کے ذریعے بھیک مانگی گئی تھی۔ (جیسا کہ ہمارے ہاں بھی گاڑیوں، اسٹیشنوں وغیرہ پر اس کا رواج ہے شاید اس کی ایجاد کا سہرا بھی شیخ سروجی ہی کے سر ہے) مگر آج کا طریقہ کارگر نہ ہوا بلکہ بوڑھی سے ایک کارڈ بھی گم ہو گیا جس کی بوڑھے نے خوب خبر لی اور کہا کہ بد بخت شکار بھی نہیں لائی اور جال بھی کھو دیا اتفاقاً وہ کارڈ حارث بن ہمام کے ہاتھ لگا تھا وہ پڑھتے ہی خوشی سے اچھلنے لگا (کہ اس کی عید ہی اب آئی تھی) اور خیال کیا کہ یہ اشعار میرے شیخ سروجی کے ہی ہو سکتے ہیں یہ خیال کر کے شیخ سے ملاقات اور کچھ دینے کی تمنا اس کے دل میں اچھلنے لگی

قدر زر زرگر بداند قدرے جوہر جوہری

چنانچہ ان کا گمان درست ثابت ہوا چونکہ طبعاً مہمان نواز تھے گھر لائے اور کھانا کھلایا شیخ کھانا کھا چکنے کے بعد حارث کو کہنے لگے صابن تولیہ لائیے غسل کرنا چاہتا ہوں حارث بن ہمام ادھر گئے شیخ اپنی عادت کے مطابق چلتے بنے جیسا کہ خود ایک موقع پر انہوں نے فرمایا تھا

ولا کننی مذ لم ازل ممن اذا طعم انتشر

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ اَزْمَعْتُ الشُّخُوْصَ مِنْ بَرْقَعِيْدَ وَقَدْ شِمْتُ بَرْقَ عِيْدٍ فَكَرِهْتُ الرِّحْلَةَ عَنْ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ اَوْ اَشْهَدَ بِهَا يَوْمَ الزِّيْنَةِ فَلَمَّا اَظَلَّ بِفَرْضِهِ وَنَفْلِهِ وَاَجْلَبَ بِخَيْلِهِ وَرَجْلِهِ اِتَّبَعْتُ السُّنَّةَ فِيْ لُبْسِ الْجَدِيْدِ وَبَرَزْتُ مَعَ مَنْ بَرَزَ لِلتَّعْيِيْدِ وَحِيْنَ الْتَأَمَ جَمْعُ الْمُصَلّٰى وَانْتَظَمَ وَاَخَذَ الزِّحَامُ بِالْكَظَمِ طَلَعَ شَيْخٌ فِيْ شَمْلَتَيْنِ مَحْجُوْبُ الْمُقْلَتَيْنِ وَقَدِ اعْتَضَدَ شِبْهَ الْمِخْلَاةِ وَاسْتَقَادَ لِعَجُوْزٍ كَالسِّعْلَاةِ فَوَقَفَ وَقْفَةَ مُتَهَافِتٍ وَحَيّٰ تَحِيَّةَ خَافِتٍ وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهٖ اَجَالَ خَمْسَهٗ فِيْ وِعَائِهٖ فَاَبْرَزَ مِنْهُ رِقَاعًا قَدْ كُتِبْنَ بِاَلْوَانِ الْاَصْبَاغِ فِيْ اَوَانِ الْفَرَاغِ فَنَاوَلَهُنَّ عَجُوْزَةَ الْحَيْزَبُوْنَ وَاَمَرَهَا بِاَنْ تَتَوَسَّمَ الزَّبُوْنَ فَمَنْ اٰنَسَتْ نَدٰى يَدَيْهِ اَلْقَتْ وَرَقَةً مِنْهُنَّ لَدَيْهِ فَاَتَاحَ لِيَ الْقَدَرُ الْمَعْتُوْبُ رُقْعَةً فِيْهَا مَكْتُوْبٌ فَقَالَ

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے ارادہ کیا میں کوچ کرنے کا برقعید شہر سے اور تحقیق دیکھ لیا تھا میں نے عید کا چاند پس مکروہ سمجھا میں نے کوچ کرنے کو اس شہر سے یہاں تک کہ دیکھ لوں میں اس شہر میں عید کا دن۔ پس جب متوجہ ہوا (آیا عید کا دن) اپنے فرائض اور نوافل کے ساتھ اور کھینچا اس نے اپنے گھوڑ سوار اور پیادہ کو اتباع کی میں نے سنت کی نیا لباس پہننے میں اور نکلا میں ان لوگوں کے ساتھ جو نکلے عید منانے کے لئے اور جس وقت مل گئیں جماعتیں عید گاہ میں اور صفیں درست ہو گئیں اور پکڑ لیا بھیڑ نے سانس کے گھٹنے کو ظاہر ہوا ایک بوڑھا دو چادروں میں دونوں آنکھیں بند کئے ہوئے اور تحقیق وہ بغل میں لئے ہوئے تھا توبڑے جیسی چیز اور کھینچ رہی تھی اس کو ایک بوڑھی عورت جو مثل بھوتنی کے تھی پس کھڑا ہوا وہ مثل کھڑا ہونے گرنے والے کے اور سلام کیا آہستہ سے سلام کرنا۔ پس جب فارغ ہو گیا اپنی دعا سے گھمایا اپنی پانچوں انگلیوں (ہاتھ) کو اپنے برتن میں پس نکالیں اس نے اس سے پرچیاں جو

لکھی گئیں تھیں مختلف رنگوں کیساتھ فارغ اوقات میں پس دے دیں وہ پرچیاں بوڑھی کو جو مکارہ تھی اور حکم دیا اس کو اس بات کا کہ علامت لگائے وہ بے وقوف مالدار کو۔ پس جو شخص کہ محسوس کرے اس کے ہاتھ کی سخاوت کو تو ڈال دے ان میں سے ایک پرچی اس کے سامنے پس مقدر کیا میرے لئے تقدیر نے جو عتاب کی گئی ہے۔ ایک رقعہ کو اس میں لکھا ہوا تھا پس کہا۔

لَقَدْ اَصْبَحْتُ مَوْقُوْذًا ۔۔۔ بِاَوْجَاعٍ وَاَوْجَالِ

وَمَمْنُوًّا بِمُخْتَالِ ۔۔۔ وَمُحْتَالٍ وَمُغْتَالِ

وَخَوَّانٍ مِنَ الْاَخْوَا ۔۔۔ نِ قَالٍ لِیْ لِاِقْلَالِیْ

وَاِعْمَالٍ مِنَ الْعُمَّا ۔۔۔ لِ فِیْ تَضْلِیْعِ اَعْمَالِیْ

فَکَمْ اُصْلٰی بِاَذْحَالِ ۔۔۔ وَاَمْحَالٍ وَتَرْحَالِ

وَکَمْ اَخْطِرُ فِیْ بَالٍ ۔۔۔ وَلَا اَخْطُرُ فِیْ بَالِ

فَلَیْتَ الدَّهْرَ لَمَّا جَا ۔۔۔ رَاَطْفَالِیْ اَطْفَالِیْ

فَلَوْلَا اَنَّ اَشْبَالِیْ ۔۔۔ اَغْلَالِیْ وَاَغْلَالِیْ

لَمَّا جَهَّزْتُ اٰمَالِیْ ۔۔۔ اِلٰی اٰلٍ وَّلَا وَالِیْ

وَلَا جَرَّرْتُ اَذْیَالِیْ ۔۔۔ عَلٰی مَسْحَبِ اِذْلَالِیْ

فَمِحْرَابِیْ اَحْرٰی بِیْ ۔۔۔ وَاَسْمَالِیْ اَسْمَالِیْ

فَهَلْ حُرٌّ یَرٰی تَخْفِیْ ۔۔۔ فَ اَثْقَالِیْ بِمِثْقَالِیْ

وَیُطْفِیْ حَرَّ بَلْبَالِیْ ۔۔۔ بِسِرْبَالٍ وَسِرْوَالِ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا اِسْتَعْرَضْتُ حُلَّةَ الْاَبْیَاتِ تُقْتُ اِلٰی مَعْرِفَةِ مُلْحِمِهَا وَرَاقِمِ عَلَمِهَا فَنَاجَانِیْ الْفِکْرُ بِاَنَّ الْوُصْلَةَ اِلَیْهِ الْعَجُوْزُ

وَاَفْتَانِیْ بِاَنَّ حُلْوَانَ الْمُعَرِّفِ یَجُوْزُ فَرَصَدْتُھَا وَھِیَ تَسْتَقْرِی الصُّفُوْفَ صَفًّا صَفًّا وَتَسْتَوْکِفُ الْاَکُفَّ کَفًّا کَفًّا وَمَا اِنْ یَنْجَحُ لَھَا عَنَاءٌ

ترجمہ:۔ البتہ تحقیق میں ہو چکا ہوں کوٹا ہوا ☆ دردوں کیساتھ اور خوفوں کے ساتھ ☆ اور (ہو چکا ہوں میں) آزمایا ہوا متکبر کیساتھ اور حیلہ باز کے ساتھ اور اچانک ہلاک کرنے والے کے ساتھ ☆ اور (میں آزمایا گیا ہوں) خائن بھائیوں کیساتھ جو بغض رکھنے والے ہیں میرے ساتھ میرے فقر کی وجہ سے ☆ اور (میں آزمایا گیا ہوں) کوششوں کیساتھ عاملوں کی جانب سے ☆ میرے اعمال کو ٹیڑھا کرنے کے بارے میں ☆ پس کب تک جلتا رہونگا میں حیلوں اور مکروں اور سفروں کیساتھ ☆ اور کب تک جلتا رہونگا میں پرانے کپڑوں میں اور نہیں میں کھٹکتا کسی کے دل میں ☆ پس کاش کہ زمانہ نے جب ظلم کیا میرے بچوں پر بجھا دیتا میرے لئے بچوں کو ☆ پس اگر نہ ہوتے میرے بچے میرا طوق اور میرا چیچڑ ☆ البتہ نہ تیار کرتا میں اپنی امیدوں کو کسی بخیل خاندان کی طرف اور نہ کسی بادشاہ کی طرف ☆ اور نہ کھینچتا میں اپنے دامن کو ذلت کی راستے پر ☆ پس میرا محراب زیادہ لائق ہوتا میرے ساتھ اور میرے پرانے کپڑے زیادہ مرتبہ والے ہوتے میں لئے پس کیا ہے کوئی شریف آدمی جو دیکھے ہلکا کرنا میرے بوجھوں کو ایک مثقال کے ساتھ ☆ اور بجھادے میرے غموں کی گرمی کو ایک قمیص اور ایک شلوار کے ساتھ ☆

پس کہا حارث بن ہمام نے پس جب جوڑا سمجھا میں نے بیتوں کی پوشاک کو تو مشتاق ہوا میں ان بیتوں کے بنانے والے کی معرفت کی طرف اور ان بیتوں کے خط کے نقاش (لکھنے والے) کیطرف پس سرگوشی کی میرے لئے فکر نے کہ ذریعہ (وسیلہ) اس کی طرف بوڑھی ہے اور فتوی دیا مجھے کہ پہچان کرانے والے کی اجرت جائز ہے پس انتظار کی میں نے بڑھیا کی اور وہ طلب کر رہی تھی صفوں کو صف بصف اور طلب کر رہی تھی ہتھیلیوں کو ہتھیلی بہ ہتھیلی ۔ اور نہیں کامیاب ہوئی اس کیلئے مشقت ۔

وَلَا یَرْشَحُ عَلٰی یَدِھَا اِنَاءُ فَلَمَّا اَکْدٰی اِسْتِعْطَافُھَا وَ کَدَّھَا مَطَافُھَا عَازَتْ بِالْاِسْتِرْجَاعِ وَمَالَتْ اِلٰی اِرْجَاعِ الرِّقَاعِ وَاَنْسَاھَا الشَّیْطَانُ ذِکْرَ رُقْعَتِیْ فَلَمْ تَعُجْ اِلٰی بُقْعَتِیْ وَاٰبَتْ اِلَی الشَّیْخِ بَاکِیَةً لِلْحِرْمَانِ شَاکِیَةً تَحَامُلَ الزَّمَانِ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ اَنْشَدَ

لَمْ یَبْقَ صَافٍ وَلَا مُصَافٍ ... وَلَا مَعِیْنٌ وَلَا مُعِیْنٌ
وَفِی الْمَسَاوِیْ بَدَا التَّسَاوِیْ ... فَلَا اَمِیْنٌ وَلَا ثَمِیْنٌ

ثُمَّ قَالَ مَنِّی النَّفْسَ وَعِدِیْھَا وَاجْمَعِی الرِّقَاعَ وَعُدِّیْھَا فَقَالَتْ لَقَدْ عَدَدْتُّھَا لَمَّا اسْتَعَدْتُّھَا فَوَجَدْتُ یَدَ الضِّیَاعِ قَدْ غَالَتْ اِحْدَی الرِّقَاعِ فَقَالَ تَعْسًا لَکِ یَا لَکَاعِ اَنُحْرَمُ وَیْحَکِ الْقَنَصَ وَالْحِبَالَةَ وَالْقَبَسَ وَالذُّبَالَةَ اِنَّھَا لَضِغْثٌ عَلٰی اِبَّالَةٍ فَانْصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَدْرَجَھَا وَتَنْشُدُ مُدْرَجَھَا فَلَمَّا دَانَتْنِیْ قَرَنْتُ بِالرُّقْعَةِ دِرْھَمًا وَقِطْعَةً وَقُلْتُ لَھَا اِنْ رَغِبْتِ فِی الْمَشُوْفِ الْمُعْلَمِ وَاَشَرْتُ اِلَی الدِّرْھَمِ فَبُوْحِیْ بِالسِّرِّ الْمُبْھَمِ وَاِنْ اَبَیْتِ اَنْ تَشْرَحِیْ فَخُذِ الْقِطْعَةَ وَاسْرَحِیْ فَمَالَتْ اِلٰی اِسْتِخْلَاصِ الْبَدْرِ التَّمِّ وَالْاَبْلَجِ الْھَمِّ وَقَالَتْ دَعْ جِدَالَکَ

ترجمہ:۔ اور نہیں ٹپکا اس کے ہاتھ ہو کوئی برتن پس جب منقطع ہو گیا اس بڑھیا کا مہربانی چاہنا اور تھکا دیا اس کو اس کے چکروں نے پناہ مانگی اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے ساتھ اور مائل ہوئی رقعوں کے لوٹانے کی طرف اور بھلا دیا اس کو شیطان نے میرے رقعہ کا ذکر پس نہیں لوٹی میری جگہ کی طرف اور لوٹی وہ شیخ کیطرف روتی ہوئی محرومی کی وجہ سے شکایت کرتی ہوئی زمانے

کے ظلم کی پس کہا سروجی صاحب نے انا للہ وانا الیہ راجعون اور سپرد کرتا ہوں میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ولاحول ولاقوۃ الا باللہ (نہیں ہے پھرنا اور نہیں ہے قوت مگر اللہ تعالیٰ کیساتھ) پھر شعر پڑھا

نہیں باقی رہا کوئی خاص دوست اور نہ کوئی مخلص دوست ☆ نہ کوئی جاری چشمہ اور نہ کوئی مددگار ☆ اور برائی میں ظاہر ہوچکی ہے برابری ☆ پس نہ کوئی امین ہے اور نہ کوئی قیمتی آدمی

پھر کہا اس نے (بڑھیا کو) آرزو دلا اپنے نفس کو اور وعدہ کر تو اس سے اور جمع کر تو پرچیوں کو اور شمار کر ان کو پس کہا اس نے البتہ تحقیق شمار کرلیا تھا میں نے ان کو جب واپس لوٹایا تھا میں نے ان کو پس پایا میں نے ضائع ہونے کے ہاتھ کو کہ تحقیق ہلاک ہوچکی ہے پرچیوں میں سے ایک پس کہا بوڑھے نے ہلاکت ہو تیرے لئے اے کمینی کیا ہم محروم کردیئے گئے ہیں ہلاکت ہو تیری شکار سے اور اس کے جال سے اور شعلہ سے اور بتی سے۔ تحقیق یہ پرچیاں البتہ گھاس کی گٹھڑی ہے لکڑیوں کی گٹھڑی پر پس وہ پھری اس حال میں کہ ڈھونڈ رہی تھی اپنے راستے کو اور تلاش کررہی تھی اپنی کھوئی ہوئی چیز کو پس جب وہ میرے قریب پہنچی ملایا میں نے رقعہ کے ساتھ ایک درہم اور نصف درہم اور کہا میں نے اس کو اگر تو رغبت کرتی ہے صاف شفاف درہم میں اور اشارہ کیا میں نے درہم کی طرف پس ظاہر کر تو پوشیدہ راز کو اور اگر تو نے انکار کیا وضاحت کرنے سے تو پس لے لے یہ ٹکڑا اور چلی جا پس مائل ہوئی پورے چاند کو چھڑانے کی طرف اور چوڑی پیشانی والے بوڑھے (روشن درہم) کی طرف اور کہا مجھے چھوڑ تو اپنے جھگڑے کو

وَسَلْ عَمَّا بَدَالَکَ فَاسْتَطْلَعْتُهَا طِلْعَ الشَّيْخِ وَبَلْدَتِهِ وَالشِّعْرِ وَنَاسِجِ بُرْدَتِهِ فَقَالَتْ اِنَّ الشَّيْخَ مِنْ اَهْلِ سُرُوجَ وَهُوَ الَّذِیْ وَشَّی الشِّعْرَ الْمَنْسُوْجَ ثُمَّ خَطِفَتِ الدِّرْهَمَ خَطْفَةَ الْبَاشِقِ وَمَرَقَتْ مُرُوْقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ فَخَالَجَ قَلْبِیْ اَنَّ اَبَا زَيْدٍ هُوَ الْمُشَارُ اِلَيْهِ وَتَاَجَّجَ كَرْبِیْ لِمُصَابِهِ

بِنَاظِرَیْهِ وَاٰثَرْتُ اَنْ اُفَاجِیَهٗ وَاُنَاجِیَهٖ لِاَعْجُمَ عُوْدَ فِرَاسَتِیْ فِیْهِ وَمَا کُنْتُ لَاصِلَ اِلَیْهِ اِلَّا بِتَخَطِّیْ رِقَابِ الْجَمْعِ الْمَنْهِیْ عَنْهُ فِی الشَّرْعِ وَعِفْتُ اَنْ یَّتَاَذّٰی بِیْ قَوْمٌ اَوْ یَسْرِیْ اِلَیَّ لَوْمٌ فَسَدِکْتُ بِمَکَانِیْ وَجَعَلْتُ شَخْصَهٗ قَیْدَ عَیَانِیْ اِلٰی اَنِ انْقَضَتِ الْخُطْبَةُ وَحَقَّتِ الْوُثْبَةُ فَخَفَفْتُ اِلَیْهِ وَتَوَسَّمْتُ عَلَی الْتِحَامِ جَفْنَیْهِ فَاِذَا لِمَعِیَّتِیْ الْمَعِیَّةُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِرَاسَتِیْ فِرَاسَةُ اَیَاسٍ

ترجمہ:۔ اور سوال کر تو اس چیز کے بارے میں جو ظاہر ہو تیرے لئے (یعنی سوال کر جو تو چاہتا ہے) پس سوال کیا میں نے اس نے شیخ کے نام کے بارے میں۔ اور اس کے شہر کے بارے میں اور شعر کے بارے میں اور اس شعر کی چادر بننے والے کے بارے میں۔ پس کہا اس نے تحقیق شیخ سروج والوں میں سے ہے اور یہ وہی ہے جس نے مزین کیا ہے بنے ہوئے شعروں کو پھر اچک لیا اس نے درہم مثل اچک لینے باز کے اور نکلی جلدی سے مثل نکلنے سیدھے تیر کے پس کھٹکی میرے دل میں یہ بات کہ ابوزید سروجی وہی ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بھڑکا میرا غم بوجہ اس مصیبت کے جو پہنچی اس کی دونوں آنکھوں کو اور ترجیح دی میں نے اس بات کو کہ جلدی (اچانک) پہنچوں (ملوں) میں اس کے پاس اور گفتگو کروں میں اس تاکہ آزماؤں میں اپنی فراست کی لکڑی کو اس بارے میں اور میں نہیں پہنچ سکتا تھا اس بوڑھے کی طرف مگر لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کے ساتھ جو کہ منہی عنہ ہے شریعت میں اور مکروہ سمجھا میں نے یہ کہ تکلیف پہنچے میری وجہ سے قوم کو اور سرایت کرے میری طرف ملامت پس لازم پکڑا میں اپنی جگہ کو اور (لیکن) بنایا میں نے اس (سروجی) کے جسم کو اپنی آنکھوں کی قید (نشانہ) یہاں تک کہ ختم ہو گیا خطبہ اور واجب ہو گیا کودنا پس دوڑا میں اس کی طرف اور پہچان لیا میں اس (ابوزید سروجی) کو اس کی آنکھوں کے بند ہونے کے باوجود پس اس وقت میری ذکاوت ابن عباس جیسی تھی اور میری فراست ایاس جیسی تھی۔

فائدہ (۱):۔حضرت عباس کے بیٹے بہت ہیں مگر جب ابن عباس بولا جائے بغیر تصریح نام کے تو مراد حضرت عبداللہ بن عباس ہوتی ہیں دوسرے لڑکے مراد نہیں ہوتے۔

فائدہ (۲):۔تعارف ابن عباس اصل نام حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی الہاشمی۔حضرت ابن عباس فقیہ عالم تھے اور ذکاوۃ میں مشہور تھے آپ کے لئے حضرت نبی اکرم ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی ہے **اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ الحکمۃ وتاویل القرآن** اس وجہ سے آپ صرف مفسر نہیں بلکہ رئیس المفسرین بنے۔آپ حضور اقدس ﷺ کے چچازاد بھائی تھے ہجرت نبوی سے تین سال قبل پیدا ہوئے حضرت عمر فرماتے ہیں ابن عباسؓ **فتی الکھول لہ لسان سیور وقلب عقول** نیز حضرت عمر بڑے صحابہ کرام کے موجود ہونے کے باوجود ابن عباس سے مشورہ لیتے تھے آپ کی ذکاوت ضرب المثل تھی آپ کی وفات مقام طائف ۶۸ھ میں ہوئی۔

فائدہ (۳):۔

تعارف ایاس

اصلی نام ابو واثلہ ابن معاویہ ابن قرۃ ابن ایاس ابن ہلال بن زباب قرنی۔یہ فراست میں مشہور تھے بلکہ ان کی فراست وذکاوت پر ایک مستقل کتاب لکھی گئی جس کا نام رکن ایاس آپ حضرت عمر بن عبدالعزیز (المشہور عمر ثانی) کے دور حکومت میں بصرہ کے قاضی رہے ہیں اور یہ شافعی المسلک تھے آپ کی فراست کے بہت سے واقعات ہیں۔ان میں سے صرف دو واقعے آپ کیسامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

پہلا واقعہ:۔ایک دفعہ کتے کی آواز سن کر فرمایا کہ یہ کنوئیں کے منہ پر بھونک رہا ہے حالانکہ کتے کو دیکھا نہیں تھا تو لوگوں نے جا کر دیکھا تو ایسا ہی پایا آپ سے سوال کیا گیا تو جواب میں فرمایا اس کی بھونک کے بعد فوراً آواز بازگشت آتی تھی جس سے میں سمجھ گیا کہ یہ آواز کنویں سے آرہی ہے۔

دوسرا واقعہ:۔ ایک دفعہ دو شخص مع دو شالوں کے (ایک کی اون سبز رنگ اور دوسرے کی سرخ رنگ تھی) کے متعلق جھگڑا کرتے ہوئے آپ کے پاس آئے ان میں سے ایک نے یہ بیان کیا میں حوض میں نہانے کے واسطے اترا اور میں نے اپنی شال باہر اتار کر رکھ دی۔ اس کے بعد یہ شخص بھی میری شال کے برابر اپنی شال رکھ کر غسل کرنے کے واسطے گئے لیکن نہا کر یہ مجھ سے پہلے نکلے اور یہ میری شال کر روانہ ہو گئے۔ تو میں ان کے پیچھے دوڑا اور میں نے ان سے کہا یہ شال تو میری ہے۔ لیکن وہ یہ کہتے رہے کہ یہ شال تو میری یہ دونوں ایاس کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی گواہ ہو تو لاؤ تو انہوں نے جواب دیا ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا تم کنگھا لاؤ تو آپ نے ایک کے سر میں کنگھی کرائی اور پھر دوسرے کے سر میں کنگھی کروائی تو ایک کے سر میں سے سرخ ڈورے نکلے اور دوسرے کے سر میں سے سبز ڈورے نکلے تو اس کے مطابق آپ نے فیصلہ فرمایا کہ سرخ ڈورے والے کو سرخ شال اور سبز ڈورے والے کو سبز شال دے دی اور آپ کا انتقال ۱۲۲ھ میں ہوا۔

فَعَرَّفْتُهُ حِيْنَئِذٍ شَخْصِيْ وَ آثَرْتُهُ بِاَحَدِ قُمْصِيْ وَاَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى قُرْصِيْ فَهَشَّ لِعَارِفَتِيْ وَعِرْفَانِيْ وَلَبّٰى دَعْوَةَ رُغْفَانِيْ وَانْطَلَقَ وَيَدِيْ زِمَامُهٗ وَظِلِّيْ اِمَامُهٗ وَالْعَجُوْزُ ثَالِثَةُ الْاَثَافِيْ وَالرَّقِيْبُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيْ فَلَمَّا اسْتَحْلَسَ وُكُنَتِيْ وَاَحْضَرْتُهٗ عُجَالَةَ مُكْنَتِيْ قَالَ لِيْ يَا حَارِثُ اَمَعَنَا ثَالِثٌ فَقُلْتُ لَيْسَ اِلَّا الْعَجُوْزُ قَالَ مَادُوْنَهَا سِرٌّ مَحْجُوْزٌ ثُمَّ فَتَحَ كَرِيْمَتَيْهِ وَرَأْرَأَ بِتَوْاَمَتَيْهِ فَاِذَا سِرَاجَا وَجْهِهٖ يَقِدَانِ كَاَنَّهُمَا الْفَرْقَدَانِ فَابْتَهَجْتُ بِسَلَامَةِ بَصَرِهٖ وَعَجِبْتُ مِنْ غَرَائِبِ سِيَرِهٖ وَلَمْ يَلْقَنِيْ قَرَارٌ وَلَا طَاوَعَنِيْ اِصْطِبَارٌ حَتّٰى سَاَلْتُهٗ مَادَعَاكَ اِلَى التَّعَامِيْ مَعَ سَيْرِكَ فِي الْمَعَامِيْ وَجَوْبِكَ الْمَوَامِيْ وَاِيْغَالِكَ فِي الْمَرَامِيْ فَتَظَاهَرَ بِاللُّكْنَةِ وَتَشَاغَلَ

بِاللُّهْنَةِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى وَطَرَهٗ اَتَارَ اِلَيَّ نَظْرَهٗ وَاَنْشَدَ

وَلَمَّا تَعَامَى الدَّهْرُ وَهُوَ اَبُوالْوَرٰى عَنِ الرُّشْدِ فِيْ اَنْحَائِهٖ وَمَقَاصِدِهٖ

تَعَامَيْتُ حَتّٰى قِيْلَ اِنِّيْ اَخُوْعَمًى وَلَا غَرْوَانْ يَحْذُوْ الْفَتٰى حَذْوَ وَالِدِهٖ

ترجمہ:۔ پس تعارف کرایا میں نے اس وقت ابوزید کو اپنی شخصیت کا اور ترجیح دی میں نے اس کو اپنے کرتوں میں سے ایک کے ساتھ اور دعوت دی میں نے اس کو اپنی روٹی کی طرف پس خوش ہو گیا۔ وہ میرے عطیے کی وجہ سے اور میرے تعارف کی وجہ سے اور قبول کر لیا میری دعوت (روٹی) کو اور چلا وہ اس حال میں کہ میرا ہاتھ اس کی لگام تھا اور میرا سایہ اس کا امام تھا۔ اور بڑھیا چولہے کے تین پتھروں میں سے تیسرا پتھر تھی اور (چوتھا ایسا) رقیب کہ نہیں مخفی اس پر کوئی چھپنے والی چیز (یعنی اللہ تبارک وتعالی کی ذات) پس جب وہ چٹائی پر بیٹھ گیا میرے گھر میں اور حاضر کیا میں نے اس کے پاس (کھانا) جلدی سے اپنی طاقت کے مطابق کہا اس نے مجھے اے حارث کیا ہمارے ساتھ تیسرا آدمی ہے پس کہا میں نے نہیں مگر بڑھیا کہا اس نے نہیں ہے اس کے آگے کوئی راز پوشیدہ پھر کھولا اپنی آنکھوں کو اور متوجہ ہوا اپنی دونوں آنکھوں کے ساتھ پس اس وقت کے چہرے کے دو چراغ چمک رہے تھے گویا کہ وہ دونوں ستارے ہیں (کہا حارث نے) پس خوش ہوا میں اس کی بینائی کی سلامتی کی وجہ سے اور تعجب کیا میں نے اس کی عجیب عادتوں میں سے اس عادت پر اور نہیں باقی رہا میرے لئے قرار (ٹھہرنا) اور نہیں طاقت ہوئی مجھے صبر کی حتی کہ سوال کیا میں نے اس سے کس چیز نے دعوت دی تجھے تکلفا اندھا بننے میں باوجود اس کے کہ تیرا چلنا گم نام راستوں میں ہے۔ اور تیرا کاٹنا چٹیل میدانوں کو ہے اور تیرا جلدی داخل ہونا مقاصد میں پس مدد لی اس نے لکنت کے ساتھ اور مشغول ہو گیا ناشتہ کرنے کے ساتھ حتی کہ جب پورا کر لیا اس نے اپنی حاجت کو گھمایا میری طرف اپنی نظر کو اور شعر کہا۔

اور جب اندھا بن گیا زمانہ حالانکہ وہ ابوالوری (تمام مخلوق کا باپ) ہے☆ سیدھا چلنے سے اپنے

راستوں میں اور اپنے مقاصد میں ☆ تو اندھا بنا میں یہاں تک کہ کہا گیا تحقیق میں اندھے (ساتھی) کا بھائی ہوں ☆ اور کوئی تعجب نہیں اس بات میں کہ اقتدا کرے نوجوان اپنے والد کی اقتداء ☆

قولہ ابوالوری:۔ یہ زمانہ کی کنیت ہے اس لئے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ مؤثر ہے۔ اور یا اس لئے کہ زمانہ غالب ہے۔

ثُمَّ قَالَ اِنْهَضْ اِلَى الْمِخْدَعِ فَأْتِنِىْ بِغَسُوْلٍ يَرُوْقُ الطَّرْفَ وَيُنْقِى الْكَفَّ وَيُنَعِّمُ الْبَشَرَةَ وَيُعَطِّرُ النَّكْهَةَ وَيَشُدُّ اللِّثَةَ وَيُقَوِّى الْمِعْدَةَ وَلْيَكُنْ نَظِيْفَ الظَّرْفِ اَرِيْجَ الْعَرْفِ فَتِىَّ الدَّقِّ نَاعِمَ السَّحْقِ يَحْسِبُهُ اللَّامِسُ ذَرُوْرًا وَيَخَالُهُ النَّاشِقُ كَافُوْرًا وَاقْرُنْ بِهٖ خِلَالَةً نَقِيَّةَ الْاَصْلِ مَحْبُوْبَةَ الْوَصْلِ اَنِيْقَةَ الشَّكْلِ مَدْعَاةً اِلَى الْاَكْلِ لَهَا نَحَافَةُ الصَّبِّ وَصَقَالَةُ الْعَضْبِ وَاٰلَةُ الْحَرْبِ وَلُدُوْنَةُ الْغُصْنِ الرَّطْبِ قَالَ فَنَهَضْتُ فِيْمَا اَمَرَ لِاَدْرَأَ عَنْهُ الْغَمَرَ وَلَمْ اَهِمْ اِلٰى اَنَّهٗ قَصَدَ اَنْ يَّخْدَعَ بِاِدْخَالِى الْمِخْدَعَ وَلَا تَظَنَّيْتُ اَنَّهٗ سَخِرَ مِنَ الرَّسُوْلِ فِىْ اِسْتِدْعَاءِ الْخِلَالَةِ وَالْغَسُوْلِ فَلَمَّا عُدْتُ بِالْمُلْتَمَسِ فِىْ اَقْرَبَ مِنْ رَجْعِ النَّفَسِ وَجَدْتُ الْجَوَّ قَدْ خَلَا وَالشَّيْخَ وَالشَّيْخَةَ قَدْ اَجْفَلَا فَاسْتَشَطْتُ مِنْ مَكْرِهٖ غَضَبًا وَاَوْغَلْتُ فِىْ اَثَرِهٖ طَلَبًا فَكَانَ كَمَنْ غُمِسَ فِى الْمَاءِ اَوْ عُرِجَ بِهٖ اِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ

ترجمہ:۔ پھر کہا اس نے اٹھ (اور جا) چھوٹے کمرے کی طرف پس لے آ میرے پاس صابن جو چمکا دے آنکھ کو اور صاف کر دے ہتھیلی کو اور نرم کر دے چمڑے کو اور معطر کر دے منہ کو۔ اور مضبوط کر دے مسوڑھوں کو اور قوت دے معدے کو اور چاہیے کہ اچھا برتن ہو اس میں پاکیزہ

خوشبو ہو تازہ کوٹی (رگڑی) ہوئی ہو۔ باریک پسی ہوئی ہو گمان کرے اس کو لگانے والا سفوف اور خیال کرے اس کو سونگھنے والا کافور اور ملا تو اس کے ساتھ خلالہ (مسواک) جو اچھی جڑ والا ہو ملے محبوبہ کی طرح اچھی شکل والا ہو بلانے والا ہو کھانے کی طرف اس کے لئے کمزوری ہو مثل عاشق کے اور اس کے لئے صفائی ہو (چمک ہو) مثل تیز تلوار کے اور لڑائی کا آلہ ہو اور اس کے لئے لچک ہو مثل تر ٹہنی کے۔ کہا حارث بن ہمام نے پس اٹھا میں (کھڑا ہوا میں) بیچ اس کے جو اس نے حکم دیا تا کہ دفع کروں میں اس (کے منہ) سے چکناہٹ کو اور نہیں گمان کیا میں نے اس بات کی طرف کہ تحقیق ارادہ کیا ہے اس نے یہ کہ دھوکہ دے مجھے چھوٹے کمرے میں داخل کرنے کے ساتھ۔ اور نہیں گمان کیا میں نے تحقیق وہ مذاق کر رہا ہے قاصد کے ساتھ بیچ چاہنے خلالہ کے اور صابون کے پس جب لوٹا میں سوال کی ہوئی چیز کے ساتھ سانس کے لوٹنے سے زیادہ قریب (زیادہ جلدی) پایا میں نے فضاء کو خالی اور شیخ و شیخہ تحقیق بھاگ گئے تھے۔ پس بھڑک اٹھا میں اس کے مکر سے غصہ کی وجہ سے اور جلدی لوٹا میں اس کے نشان پر ڈھونڈتے ہوئے پس وہ ہو گیا مثل اس شخص کے جو ڈبو دیا گیا ہو پانی میں یا اٹھا لیا گیا ہو آسمان کی بلندی کی طرف۔

ساتواں مقامہ ایک نظر میں

یہ مقامہ بھی محاورات عربیہ اور صنعات بدیعیہ کا حسین مرقع اور طلباء عربی ادب کے لئے اسباق کا عظیم اندوختہ ہے چنانچہ مصنف نے اجلب بخیلہ ورجلہ انا للہ وافوض امری الی للہ یوم الزینۃ سل عما بدالک کتاب وسنت کے کتنے حسین اقتباسات لے کر طلباء کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ قرآن وحدیث سے مقتبس جملے انہیں اپنی روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کرنے چاہئیں اس سے مقصود کلام کے حصول کے ساتھ ساتھ کتاب وسنت کے ساتھ گہرا ربط پیدا ہوگا۔

مقامہ کا آخری جملہ کمن قمس فی الماء او عرج بہ الی عنان السماء پڑھکر معا مجھے جناب عمران فرید زیدہ مجدہ کی بات یاد آئی کہ اس وقت کے تمام ترقی یافتہ ادب عربی ہی کے خوشہ چین ہیں (اگر چہ ادبیات اقوام عالم کی مشترکہ تھیوری ہے تاہم اصل وماخذ کی حیثیت ادب عربی کی ہے) چنانچہ اردو کے نامور شاعر فیض کا شعر پڑھئیے

؎ صبح پھوٹی تو روئے عالم پہ تیرے رنگ رخسار کی پھوہار گری
رات جب چھائی تو آسمان پہ تیری زلف کی آبشار گری

جو عربی کے اس شعر کا بعینہ ترجمہ ہے

الصبح بدامن طلعتہ والليل دجی من وفرتہ

لیکن ان دونوں شعروں کے پڑھنے والے کو ادبی چاشنی عربی شعر میں ہی نظر آئے گی۔ کہ وہ استعارہ میں ہے اور فیض صاحب نے تشبیہ اختیار کی ہے نیز عربی کی جامعیت بھی اس پر واضح ہوجائے گی کہ مضمون کتنے مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ شاعر مشرق کی کلام میں بھی عربی شاعری کے اقتباسات ملتے ہیں مثلاً جاوید نامہ کا یہ شعر پڑھیے

؎ اے ترا اندر دو چشم ماوثاق مہکتے ان کنت ازمعت الفراق

المقامة الثامنة المعرية

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ جبل نعمان کے قریب واقع معری شہر کی طرف منسوب ہے اسی شہر کے قریب حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ، یوشع بن نون علیہ السلام اور حضرت عمر بن عبد العزیز کے مقبرے ہیں ۔ عربی کا مشہور فلسفی شاعر ابو العلی معری (جس کا تذکرہ اقبال نے بال جبریل میں کیا ہے) بھی اسی معری سے معری کہلاتا ہے شاید اسی مناسبت سے اس شہر میں پہنچ کر ابو زید سروجی نے فلسفیانہ اور تشبیہات سے بھرپور بھیک مانگنے کا ڈھنگ اختیار کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جبل نعمان کے دامن میں واقع معری شہر کے قاضی کے سامنے ایک اندھے بوڑھے اور ایک نوجوان نے اپنا جھگڑا پیش کیا بوڑھا کہنے لگا کہ میری ایک عمدہ قد اور نرم رخسار لونڈی تھی ،دوڑنے میں تیز روگھوڑے کی مانند تھی ،سخت گرمی کے موسم میں بھی سے چھونے والا ٹھنڈک ہی محسوس کرتا وسیع میدانوں میں بھی مٹک مٹک کر (ناز و نخرے سے) چلتی تھی ،نہایت خدمت گزار مگر کبھی کبھار جنایت بھی کر لیتی تھی جو اس نوجوان نے صحیح وسالم مجھ سے عاریۃ لی جب واپس کی تو مفضاۃ تھی ۔نوجوان نے بھی بوڑھے کی تصدیق کی اور اپنا مدعا بیان کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے چٹی میں ایک غلام رہن رکھا ہے جس کے دونوں کنارے برابر اور حداد کی طرف منسوب ہے ۔ بے عیب اور میل کچیل سے صاف ہے اس کی محبت آنکھوں کی ٹھنڈک اور صفائی کا باعث ہے اور عدم موجودگی آنکھوں کی گندگی کا موجب ہے ۔

قاضی صاحب ان کی استعاروں سے بھرپور گفتگو نہ سمجھ سکے اور انہیں صاف صاف بیان کرنے کو کہا اس پر نوجوان نے بتایا اس سے میں نے عاریۃ سوئی لی تھی اس کا نکا مجھ سے ٹوٹ گیا اور رہن میں میں نے ایک سلائی رکھی ہے جیسے ایک شخص نے کہیں رشتہ کی بات کی کاروبار کی بابت بتلایا کہ فرنیچر کا کاروبار کرتا ہوں سینکڑوں گاہک روزانہ کے ہیں تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ صاحب جامع مسجد کے سامنے مسواک بیچتے ہیں جب یہ حربہ بوڑھے نے ناکام ہوتے دیکھا تو فورا بولا کہ بات تو ایسے ہی ہے مگر ہم بہت ہی تنگدست اور حوادث زمانہ سے مجبور ہیں نوجوان بدبختی کی وجہ سے لے نہیں سکتا اور میں تنگ دستی کی وجہ سے دے نہیں سکتا۔

قاضی صاحب نے ایک دینار تھمایا اور کہا کہ اسے تقسیم کر لو بوڑھے نے جھپٹ کر اس پر قبضہ کر لیا تو قاضی نے چند درہم لڑکے کو بھی دے دیئے ۔مقصد پورا ہونے پر دونوں چلے گئے ان کے جانے کے بعد قاضی کف افسوس ملنے لگا اتفاقا وہاں حارث بن ہمام بھی موجود تھ ۔ان

کے مشورہ پر انہیں واپس بلایا گیا قاضی نے کہا صحیح صحیح قصہ سناؤ سزا نہیں دی جائے گی نوجوان تو معافی مانگنے لگا مگر بوڑھے نے آگے بڑھ کر کہا۔

میں ابو زید شیخ سروج حوادث زمانہ سے ہوں مجبور
بھیک مانگنا میرا پیشہ اور مقصود بخوشی دینے والے کا ہوں مشکور
ورنہ مکروفریب میں تو ہوں مشہور آخر یہ لڑکا بھی تو ہے مجھ ہی سے منسوب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اَخبَـرَ الـحَارِثُ بنُ هَمَّامٍ قَالَ رَأَيتُ مِن اَعَاجِيبِ الزَّمَانِ اَن تَقَدَّمَ خَصمَانِ اِلٰى قَاضِیْ مَعَرَّةِ النُّعمَانِ اَحَدُهُمَا قَد ذَهَبَ مِنهُ الاَطيَبَانِ وَالاٰخَرُ كَـاَنَّهٗ قَضِيبُ البَانِ فَقَالَ الشَّيخُ اَيَّدَ اللّٰهُ القَاضِیَ كَمَا اَيَّدَ بِهِ المُتَقَاضِیْ اَنَّهٗ كَانَت لِیْ مَملُوكَةٌ رَشِيقَةُ القَدِّ اَسِيلَةُ الخَدِّ صَبُورٌ عَلَى الكَدِّ تَخُبُّ اَحيَانًا كَـالنَّهدِ وَتَـرقُـدُ اَطوَارًافِی المَهدِ وَتَجِدُ فِیْ تَمُوزَ مَسَّ البَردِ ذَاتُ عَقلٍ وَعِنَـانٍ وَحَـدٍّ وَسِنَـانٍ وَكَفٍّ بِبَنَانٍ وَفَمٍ بِلَااَسنَانٍ تَلدَغُ بِلِسَانٍ نَضنَاضٍ وَتَرفُلُ فِیْ ذَيلٍ فَضفَاضٍ وَتُجلٰى فِیْ سَوَادٍ وَبَيَاضٍ وَتُسقٰى وَلٰكِن مِن غَيرِ حِيَاضٍ نَـاصِحَةٌ خُدَعَةٌ خُبَاءَةٌ طُلَعَةٌ مَطبُوعَةٌ عَلَى المَنفَعَةِ وَمَطوَاعَةٌ فِی الضِّيقِ وَالسَّعَةِ اِذَا قَطَعتَ وَصَلَت وَمَتٰى فَصَلتَهَا عَنكَ اِنفَصَلَت وَطَالَمَا خَدَمَتكَ فَجَمَّلَت وَرُبَمَا جَنَت عَلَيكَ فَاَلَمَت وَمَلمَلَت وَاِنَّ هٰذَا الفَتٰى اِستَـخـدَمَنِيهَا لِغَرضٍ فَاَخدَمتُهٗ اِيَّاهَا بِلَا عِوَضٍ عَلٰى اَن يَّجتَنِیَ نَفعَهَا وَلَا يُكَلِّفَهَا اِلَّا وُسعَهَا فَاَولَجَ فِيهَا مَتَاعَهٗ وَاَطَالَ بِهَا اِستِمتَاعَهٗ

ترجمہ:۔ خبر دی حارث بن ہمام نے کہا دیکھا میں نے زمانے کے عجائبات میں سے یہ کہ جھگڑا پیش کیا دو جھگڑا کرنے والوں نے قاضی کی طرف معرۃ شہر میں جو کہ نعمان پہاڑ کے دامن میں ہے ان میں سے ایک تحقیق چلی گئیں تھی۔ اس سے دو اچھی چیز اور دوسرا گویا کہ وہ بان لکڑی کی شاخ ہے پس کہا شیخ نے تقویت دے اللہ تعالیٰ قاضی کو جیسے تقویت حاصل کرتا ہے اس کے ساتھ متقاضی تحقیق تھی میرے لئے ایک مملوکہ عمدہ قد والی نرم رخسار والی سختی پر صبر کرنے والی دوڑتی تھی کبھی کبھی مثل تیز رو گھوڑے کے اور سوتی تھی کبھی کبھی پنگھوڑے میں اور پائے گا تو سخت گرم مہینے میں ٹھنڈک کو چھونے والا عقل والی اور لگام والی اور تیزی والی اور دانتوں والی اور ہتھیلی

والی پوروں کے ساتھ اور ایسے منہ والی جو بغیر دانتوں کے ہے اور ڈستی ہے حرکت والی زبان کے ساتھ اور مٹک مٹک کے چلتی تھی وسیع دامن میں۔ اور ظاہر کی جاتی تھی سیاہی اور سفیدی میں اور پانی پلائی جاتی ہے اور لیکن حوض سے نہیں (بلکہ بغیر حوض کے) خیر خواہ ہے دھوکہ باز ہے چھپنے والی ظاہر ہونے والی بنائی گئی ہے۔ منفعت پر۔ تابع داری کرنے والی ہے۔ تنگی میں اور وسعت میں جب کاٹ دے تو (کپڑے کو) تو یہ ملا دیتی ہے اور جب تو جدا کرنا چاہے اپنے آپ سے تو آسانی سے جدا ہو جاتی ہے اور بسا اوقات خدمت کرتی ہے تیری پس خوب خدمت کرتی ہے۔ اور بسا اوقات جنایت کرتی ہے تجھ پر پس تکلیف پہنچاتی ہے اور بے قرار کر دیتی ہے اور تحقیق اس جوان نے عاریۃ لی مجھ سے۔ کسی حاجت کی وجہ سے پس عاریۃ دے دی میں نے وہ اس کو بغیر عوض کے اس شرط پر کہ حاصل کرے گا وہ اس کے نفع کو اور نہیں تکلیف دے گا اس کو مگر اس کی طاقت کے مطابق پس داخل کر دیا اس نے اس میں اپنا پورا سامان اور لمبا کیا اس کے ساتھ اپنے نفع اٹھانے کو۔

ثُمَّ اَعَادَ هَا اِلَيَّ وَقَدْ اَفْضَاهَا وَبَذَلَ عَنْهَا قِيمَةً لَا اَرْضَاهَا فَقَالَ الْحَدَثُ اَمَّا الشَّيْخُ فَاَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا وَاَمَّا الْاِفْضَاءُ فَفَرَطٌ عَنْ خَطَا وَقَدْ رَهَنْتُهُ عَنْ اَرْشِ مَا اَوْهَنْتُهُ مَمْلُوكًا لِيْ مُتَنَاسِبَ الطَّرَفَيْنِ مُنْتَسِبًا اِلَى الْقَيْنِ نَقِيًّا مِنَ الدَّرَنِ وَالشَّيْنِ يُقَارِنُ مَحَلُّهُ سَوَادَ الْعَيْنِ يُفْشِي الْاِحْسَانَ يُنْشِئُ الْاِسْتِحْسَانَ يُغْذِى الْاَنْسَانَ وَيَتَحَامَى اللِّسَانَ اِنْ سُوِّدَ جَادَ وَاِنْ وَسَمَ اَجَادَ وَاِذَا زُوِّدَ وَهَبَ الزَّادَ وَمَتٰى اسْتُزِيْدَ زَادَ لَا يَسْتَقِرُّ بِمَغْنٰى وَقَلَّ مَا يَنْكِحُ اِلَّا مَثْنٰى يَسْخُوْ بِمَوْجُوْدِهٖ وَيَسْمُوْ عِنْدَ جُوْدِهٖ وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِيْنَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنْ طِيْنَتِهٖ وَيَسْتَمْتِعُ بِزِيْنَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ يُطْمَعُ فِيْ لِيْنَتِهٖ فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِيْ اِمَّا اَنْ تُبِيْنَا وَاِلَّا فَبِيْنَا فَابْتَدَرَ الْغُلَامُ وَقَالَ

اَعَـارَنِـيُ اِبُـرَـةً لِاَرُفُـوَاطُ مَـارًا عَـفَـاهَـا الُبِلٰـی وَسَـوَّدَهَـا

فَـانُـخَـرَمَـتُ فِیُ یَدِیُ عَلٰی خَطَاءٍ مِنِّیُ لَـمَّـا جَـذَبُـتُ مِقُوَدَهَـا

فَلَـمُ یَـرَ الشَّیُـخُ اَنُ یُّسَـامِحَنِـیُ بَـارُشِهَـا اِذُرَاٰی تَـاَوُّدَهَـا

ترجمہ:۔ پھر لوٹایا اس کو میری طرف اس حال میں کہ تحقیق وہ مفصاۃ ہو چکی تھی (دونوں راستے ایک ہو چکے تھے) اور خرچ کیا اس کے پورا کرنے میں قیمت کو نہیں ہو میں راضی اس پر پس کہا جوان نے لیکن شیخ پس سچا ہے قطا پرندے سے۔ اور لیکن افضاء پس زیادتی ہوگئی ہے غلطی سے۔ اور تحقیق میں نے رہن رکھا ہے اس (بوڑھے) کے پاس اس چیز کی چٹی کے بدلے میں جس کو میں نے نقصان پہنچایا ہے (رہن رکھا ہے) ایک مملوک جو میرا تھا ایسا مملوک جس کی دونوں آنکھیں (کنارے) برابر تھیں۔ منسوب تھا حداد یعنی لوہار کی طرف جو صاف تھا میل سے اور عیب سے اور ملتا تھا اس کا محل آنکھ کی سیاہی کو اور پھیلاتا تھا اچھائی کو اور پیدا کرتا تھا خوبی کو اور غذا دیتا تھا انسان (آنکھ کی پتلی) کو اور بچتا رہتا ہے زبان سے۔ اگر امیر بنایا جائے تو سخاوت کرتا اور اگر علامت لگائے تو اچھی لگاتا اور جب زاد راہ طلب کیا جائے تو زاد راہ ہبہ کرتا ہے اور جب زیادہ طلب کیا جائے تو زیادہ دیتا اور نہیں قرار پکڑتا کسی ایک گھر میں۔ اور بہت کم ہے کہ وہ نہیں نکاح کرتا مگر دو کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اپنی موجود چیز کے ساتھ اور بلند ہوتا ہے اپنی سخاوت کے وقت اور تابعداری کرتا ہے اپنی بیوی کی اگرچہ نہیں ہے اس کی جنس سے۔ اور نفع اٹھایا جاتا ہے اس کی زینت کے ساتھ اگرچہ نہیں امید کی گئی اس کی نرمی میں پس کہا ان دونوں کو قاضی نے یا صاف صاف بات بیان کرو ورنہ دفع ہو جاؤ پس جلدی کی لڑکے نے اور کہا اس نے۔

عاریۃً دی مجھے ایک سوئی تاکہ اصلاح کروں میں پرانی چادر کی ☆ جس کو مٹا دیا تھا بوسیدگی نے اور سیاہ کر دیا تھا اس کو ☆ پس ٹوٹ گئی میرے ہاتھ سے غلطی کی وجہ سے ☆ جو مجھ سے ہوئی جب کھینچا میں نے دھاگے کو ☆ پس نہیں خیال کیا شیخ نے یہ کہ چشم پوشی کرے مجھ سے

اس کی چٹی کے ساتھ جب دیکھا اس نے سوئی کے ٹوٹنے کو۔

قولہ اصدق من القطا :۔قطا ایک پرندہ ہے جو سچائی میں ضرب المثل ہے اس کے اصدق ہونے کی تین وجہیں ہیں

(۱) جب وہ بولتا ہے تو اس کی آواز قطا قطا ہوتی ہے گویا کہ وہ یوں کہتا ہے انا قطا انا قطا پس اُس آواز میں وہ سچا ہوتا ہے پس وہ سچائی میں ضرب المثل ہو گیا ہے۔

(۲) جہاں پانی ہوتا ہے۔وہاں جا کر بولتا ہے گویا کہ کہہ رہا ہے یہاں آؤ یہاں آؤ یہاں پانی ہے اور اس میں وہ سچا ہوتا ہے پانی کا طلب گار آواز سن کر وہاں چلا جاتا ہے۔

(۳) وجہ یہ ہے قطا قطا اس کی صرف ایک بولی کبھی وہ اس میں تبدیلی نہیں کرتا معلوم ہوا وہ سچا ہے ورنہ جھوٹ کو بدلتا رہتا ہے۔

وجہ تسمیہ:۔قطا یقطو (نصر) چلنے میں ثقل کا ہونا۔ چونکہ اس پرندے کے چلنے میں ثقل ہے اس وجہ سے اس پرندے کو قطا کہتے ہیں۔

بَلْ قَالَ هَاتِ اِبْرَةً تُمَاثِلُهَا ۔۔۔ اَوْقِيْمَةً بَعْدَ اَنْ تُجَوِّدَهَا

وَاعْتَاقَ مِيْلِيْ رَهْنًا لَدَيْهِ وَنَا ۔۔۔ هِيْكَ بِهَا سُبَّةً تَذَوَّدَهَا

فَالْعَيْنُ مَرْهِيْ لِرِهْنِهٖ وَيَدِيْ ۔۔۔ تَقْصُرُ عَنْ اَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَهَا

فَاسْبُرْ بِذَا الشَّرْحِ غَوْرَ مَسْكَنَتِيْ ۔۔۔ وَارْثِ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا

فَاَقْبَلَ الْقَاضِيْ عَلَى الشَّيْخِ وَقَالَ اِيْهٍ بِغَيْرِ تَمْوِيْهٍ فَقَالَ

اُقْسِمُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ ۔۔۔ ضَمَّ مِنَ النَّاسِكِيْنَ خَيْفُ مِنًى

لَوْ سَاعَفَتْنِي الْاَيَّامُ لَمْ تَرَنِيْ ۔۔۔ مُرْتَهِنًا مِيْلَهُ الَّذِيْ رَهَنَا

وَلَا تَصَدَّيْتُ اَبْتَغِيْ بَدَلًا ۔۔۔ مِنْ اِبْرَةٍ غَالَهَا وَلَا ثَمَنَا

لٰكِنْ قَوْسَ الْخُطُوْبِ تَرْشُقُنِيْ ۔۔۔ بِمُصْمِيَاتٍ مِنْ هٰهُنَا وَهُنَا

وَخَبَرُ حَالِیْ کَخُبْرِ حَالَتِهٖ ضُرًّا وَبُؤْسًا وَغُربَةً وَضَنیٰ

قَدْ عَدَلَ الدَّهرُ بَیْنَنَا فَاَنَا نَظِیرُهٗ فِی الشَّقَاءِ وَهوَ اَنَا

لَا هُوَ یَسْطِیعُ فَکَّ مِرْوَدِهٖ لَمَّا غَدَا فِیْ یَدَیَّ مُرتَهِنَا

وَلَا مَجَالِیْ لِضَیْقِ ذَاتِ یَدِیْ فِیْهِ اِتِّسَاعٌ لِلْعَفْوِ حِیْنَ جَنیٰ

فَهٰذِهٖ قِصَّتِیْ وَقِصَّتُهٗ فَانْظُرْ اِلَیْنَا وَبَیْنَنَا وَلَنَا

ترجمہ:۔ بلکہ کہالے آ سوئی جو اس کی مثل ہو☆ یا قیمت بعد اس کے کہ ٹھیک کرے تو اس کو☆ اور روک رکھا ہے میری سلائی (سرمچو) کو رہن کے طور پر اپنے پاس اور☆ کافی ہے تجھ کو وہ گندی خصلت (بیان کرنا) جسے اس نے اختیار کیا☆ پس آنکھ میری خراب ہو چکی ہے اس کے رہن کی وجہ سے اور میرا ہاتھ☆ قاصر ہے اس بات سے کہ چھڑائے وہ سرمچو کو☆ پس آزما تو اس شرح کے ساتھ میری عاجزی کی گہرائی کو☆ اور رحم کر اس شخص پر جبکہ وہ فقر و فاقہ کا عادی نہیں☆ پس متوجہ ہوا قاضی شیخ (بوڑھے) پر اور کہا بیان کر بغیر ملمع سازی کے پس کہا بوڑھے نے ☆قسم کھاتا ہوں میں مشعر حرام (مزدلفہ) کی اور ان لوگوں کی☆ جن کو جمع کیا حج کرنے والوں میں مسجد خیف نے جو منٰی میں ہے☆ اگر نہ مجبور کرتا زمانہ مجھے نہ دیکھتا تو مجھے☆ رہن رکھنے والا سلائی کو جس کو میں نے رہن رکھا☆ اور نہ درپے ہوتا میں کہ تلاش کرتا عوض کو☆ سوئی سے جس کو ہلاک کیا ہے اس نے اور نہ ثمن کو☆ لیکن حوادثات کی کمان نے پھینکا ہے مجھے☆ تیروں کے ساتھ یہاں سے اور وہاں سے☆ اور میرے حال کا باطن اس کے حال کے باطن کی طرف ہے ☆ تکلیف کے اعتبار سے تنگی کے اعتبار سے غربت کے اعتبار سے اور کمزوری میں☆ تحقیق برابری کی زمانے نے ہمارے درمیان پس میں☆ اس کی مثل ہوں بدبختی میں اور ہو میری مثل نہ وہ طاقت رکھتا ہے اپنے سرمچو کو چھڑانے کی☆ جبکہ ہو چکا ہے میرے قبضے میں مرہون اور نہ مجھے طاقت ہے اپنے ہاتھ تنگی کی وجہ سے☆ اس میں وسعت رکھنے کی معافی کے لئے جب

اس نے جنایت کی ☆ پس یہ میرا قصہ ہے اور اس کا قصہ ☆ پس دیکھو ہماری طرف اور ہمارے درمیان (فیصلہ کر) اور ہمارے لئے (یعنی ہم پر عطیہ کر) ☆

فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِىْ قِصَصَهُمَا وَتَبَيَّنَ خَصَاصَتَهُمَا وَتَخَصُّصَهُمَا اَبْرَزَ لَهُمَا دِيْنَارًا مِنْ تَحْتِ مُصَلَّاهُ وَقَالَ اِقْطَعَا بِهِ الْخِصَامَ وَافْصِلَاهُ فَتَلَقَّفَهُ الشَّيْخُ دُوْنَ الْحَدَثِ وَاسْتَخْلَصَهُ عَلٰى وَجْهِ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ وَقَالَ لِلْحَدَثِ نِصْفُهٗ لِىْ بِسَهْمِ مَبَرَّتِىْ وَسَهْمُكَ لِىْ عَنْ اِرْشِ اِبْرَتِىْ وَلَسْتُ عَنِ الْحَقِّ اَمِيْلُ فَقُمْ وَخُذِ الْمِيْلَ فَعَرَا الْحَدَثَ لِمَا حَدَثَ اِكْتِئَابٌ وَاكْفَهَرَّ عَلٰى سَمَائِهٖ سَحَابٌ وَجَمَ لَهُ الْقَاضِىْ وَهَيَّجَ اَسَفَهٗ عَلَى الدِّيْنَارِ الْمَاضِىْ اِلَّا اَنَّهٗ جَبَرَ بَالَ الْفَتٰى وَبِلْبَالَهٗ بِدُرَيْهِمَاتٍ رَضَخَ بِهَا لَهٗ

وَقَالَ لَهُمَا اجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ وَادْرَا الْمُخَاصَمَاتِ وَلَا تَحْضُرَانِىْ فِى الْمُحَاكَمَاتِ فَمَا عِنْدِىْ كِيْسُ الْغَرَامَاتِ فَنَهَضَا مِنْ عِنْدِهٖ فَرِحَيْنِ بِرِفْدِهٖ مُفْصِحَيْنِ بِحَمْدِهٖ وَالْقَاضِىْ مَا يَخْبُوْ ضَجَرُهٗ مُذْبَضَّ حَجَرُهٗ وَلَا يَنْصُلُ كَمَدُهٗ مُذْ رَشَحَ جَلْمَدُهٗ حَتّٰى اِذَا اَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهٖ اَقْبَلَ عَلٰى غَاشِيَتِهٖ وَقَالَ قَدْ اُشْرِبَ حِسِّىْ وَنَبَّانِىْ حَدْسِىْ اَنَّهُمَا صَاحِبَا دَهَاءٍ لَا خَصْمَا ادِّعَاءٍ فَكَيْفَ السَّبِيْلُ اِلٰى سَبْرِهِمَا وَاسْتِنْبَاطِ سِرِّهِمَا فَقَالَ لَهٗ نَحْرِيْرُ زُمْرَتِهٖ وَشَرَارَةُ جَمْرَتِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَتِمَّ اِسْتِخْرَاجُ خَبْئِهِمَا اِلَّا بِهِمَا فَقَفَّاهُمَا عَوْنًا يُرْجِعُهُمَا اِلَيْهِ

ترجمہ:۔ پس جب خوب یاد کر لیا قاضی نے ان دونوں کے قصے کو اور جان لیا ان کے فقر فاقہ کو اور ان کی خصوصیات کو (علم ادب میں) ظاہر کیا ان دونوں کے لئے ایک دینار اپنے مصلی کے

نیچے سے اور کہا ختم کرو اس کے ساتھ جھگڑے کو۔ اور تقسیم کرلو تم اس کو پس اچک لیا اس کو شیخ نے سوائے جوان کے۔ اور خالص کرلیا اس نے اس دینار کو (اپنے لئے) یقینی طور پر نہ مذاق کے طور کے پر اور کہا جوان کو اس کا نصف میرے لئے میرے احسان کے حصے کیساتھ۔ اور تیرا حصہ میرے لئے ہے میری سوئی کی چٹی کے بدلے میں۔ اور نہیں ہوں میں حق سے اعراض کرنے والا پس کھڑا ہو اور لے لے سرمچو (اور بھاگ جا) پس پیش آیا جوان کو بوجہ اس کے کہ جو نیا واقعہ پیش آیا (پس پیش آیا جون کو) غم اور چھا گیا اس کی امیدوں کے آسمان پر بادل اور غم کیا قاضی نے اس کے لئے اور بھڑکایا اس کے غم کو گذشتہ دینار پر مگر تحقیق قاضی نے جوڑا جوان کے دل کو اور اس کے غم کو چند درہموں کے ساتھ۔

اور کہا ان کو دونوں کو قاضی نے بچو تم معاملات سے اور دفع کرو تم جھگڑوں کو۔ اور نہ حاضر ہونا میرے پاس فیصلے لے کر پس نہیں ہے میرے پاس چٹیوں کی تھیلی۔ پس کھڑے ہوئے وہ دونوں قاضی کے پاس سے اس حال میں کہ خوش ہو رہے تھے اس کے عطیے کے ساتھ اور واضح کرنے والے تھے اس کی تعریف کو۔ اور قاضی نہیں سمجھ سکی اس کی عقل جب ٹپکا اس کا پتھر اور نہیں دور ہوئی اس کی بے قراری جب کہ بہہ پڑا اس کا پتھر۔ حتی کہ جب افاقہ ہوا اس کو بے ہوشی سے تو متوجہ ہوا اپنے خادموں پر اور کہا تحقیق پلائی گئی تھی میری عقل اور خبر دی ہے میری سمجھ نے تحقیق وہ دونوں حیلے کے ساتھی تھے (دھوکہ باز تھے) نہیں تھے جھگڑا کرنے والے دعوی میں پس کیسے راستہ ہے ان کے آزمانے کی طرف اور ان کے راز کو کھولنے کی طرف پس کہا اس کو اس کی جماعت میں سے ایک ذہین آدمی نے اور اس کی آگ کی چنگاریوں میں سے ایک چنگاری نے تحقیق نہیں پورا ہوسکتا ان کے راز کا کھولنا مگر انہی دو کے ساتھ پس پیچھے لگا یا ان دو کے قاضی نے ایک جوان (سپاہی) کو۔ جو لوٹائے ان دونوں کو قاضی کی طرف۔

فَلَمَّا مَثَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهُمَا أُصْدُقَانِي سِنَّ بَكْرِ كُمَا وَلَكُمَا الْأَمَانُ مِنْ تَبِعَةِ مَكْرِ كُمَا فَاحْجَمَ الْحَدَثُ وَاسْتَقَالَ وَأَقْدَمَ الشَّيْخُ وَقَالَ

اَنَـا السُّـرُوْجِـیْ وَهـٰذَا وَلَـدِیْ وَالشِّبْـلُ فِـی الْـمَـخْبَرِ مِثْلُ الْاَسَدِ
وَمَـا تَـعَـدَّتْ یَـدُهٗ وَلَا یَـدِیْ فِـیْ اِبْـرَةٍ یَوْمًـا وَلَا فِـیْ مِـرْوَدِ
وَاِنَّـمَا الـدَّهْـرُ الْمُسِیْٔ الْمُعْتَدِیْ مَـالَ بِـنَـا حَتّٰـی غَدَوْنَـا نَجْتَدِیْ
کُلُّ نَدِیْ الـرَّاحَةِ عَـذْبِ الْمَوْرِدِ وَکُـلَّ جَـعْـدِ الْـکَفِّ مَغْلُوْلِ الْیَدِ
بِـکُـلِّ فَـنٍّ وَبِـکُـلِّ مَـقْـصَدِ بِـالْـجِدِّ اَنْ اَجْـدٰی وَاِلَّا بِـالدَّدِ
لِـنَجْلِبَ الرَّشْحَ اِلَی الْحَظِّ الصَّدِیْ وَنُـنْـفِـدَ الْـعُـمُـرَ بِـعَیْـشٍ اَنْکَدِ
وَالْـمَـوْتُ مِـنْ بَـعْدُ لَنَا بِالْمَرْصَدِ اِنْ لَّـمْ یُـفَـاجِ الْیَـوْمَ فَاَجِی فِیْ غَدِ

فَـقَـالَ لَـهُ الْـقَـاضِیْ لِلّٰهِ دَرُّکَ فَمَا اَعْذَبَ نَفَثَاتِ فِیْکَ وَرَاهًا لَکَ لَـوْلَاَ خِـدَاعٌ فِیْکَ وَاِنِّـیْ لَکَ لَـمِـنَ الْـمُـنْـذِرِیْـنَ وعَـلَیْـکَ مِـنَ الْـحـٰذِرِیْنَ فَلَا تُمَاکِرْ بَعْدَهَا الْحَاکِمِیْنَ وَاتَّقِ سَطْوَةَ الْمُتَحَکِّمِیْنَ فَمَا کُلُّ مُسَیْـطِرٍ یُـقِیْـلُ وَلَا کَـلَّ اَوَانٍ یُـسْـمَـعُ الْـقِیْـلُ فَعَاهَدَهُ الشَّیْخُ عَلٰی اِتِّبَاعِ مَشُـوْرَتِـهٖ وَالْاِرْتِـدَاعِ عَـنْ تَلْبِیْسِ صُوْرَتِهٖ وَفَصَلَ عَنْ جِهَتِهٖ وَالْخَتَرُ یَلْمَعُ مِـنْ جَبْهَتِـهٖ قَـالَ الْـحَـارِثُ بْـنُ هَـمَّـامٍ فَـلَـمْ اَرَ اَعْجَبَ مِنْهَا فِیْ تَصَارِیْفِ الْاَسْفَارِ وَلَا قَرَاْتُ مِثْلَهَا فِیْ تَصَانِیْفِ الْاَسْفَارِ

ترجمہ:۔ پس جب کھڑے ہوئے گئے وہ دونوں قاضی کے سامنے کہا قاضی نے ان دونوں کو سچ بولوتم دونوں میرے سامنے جو کہ حق ہے سچ بولنے کا اورتم دونوں کے لئے امان ہے تمہارے مکر کے گناہ سے پس گھبرا گیا جوان اور معافی مانگنے لگا۔ اور آگے بڑھا شیخ اور کہا۔

میں سروجی ہوں اور یہ میرا بیٹا ہے☆ اور شیر کا بچہ امتحان کے وقت مثل شیر کے ہوتا ہے☆ اور نہیں ظلم کیا اس کے ہاتھ نے اور نہ میرے ہاتھ نے سوئی کے بارے میں ایک دن بھی

اور نہ سر کچھو کے بارے میں اور تحقیق زمانہ برا ہے ☆ ظلم کیا ہے اس نے ہمارے ساتھ یہاں تک کہ ہو گئے ہیں ہم بھیک مانگنے والے ☆ ہر تر ہتھیلی سے میٹھے چشمے سے ☆ اور ہر سخت ہتھیلی بند کئے ہوئے ہاتھ سے ☆ ہر حیلے کے ساتھ اور ہر مقصد کے لئے ☆ یقین کیسا تھ اگر دے دے (تو فبہا) وگرنہ دھوکیکے ساتھ تا کہ حاصل کریں ہم ایک قطرے کو سخت پیاسے کے حصے کی طرف ☆ اور ختم کریں ہم عمر کو جو تنگ زندگی کے ساتھ ہے (ختم کریں ہم منحوس زندگی کو) ☆ اور موت اس کے بعد ہمارے لئے انتظار کی جگہ ہے ☆ پس اگر نہیں دبوچے گی آج تو دبوچ لے گی کل کو ☆

پس کہا اس کو قاضی نے اللہ کے لئہ ہو تیری بھلائی پس کتنی میٹھی ہے تیرے منہ کی بات (کہا قاضی نے) اور تعجب ہے افسوس ہے تیرے لئے اگر نہ ہوتا دھوکہ تجھ میں (تو سونے پر سہاگہ ہوتا) اور بیشک میں تیرے لئے ڈرانے والوں میں سے ہوں اور تجھ پر خوف کھانے والوں میں سے ہوں اور نہ مکر کرنا اس کے بعد حاکموں کے ہاں اور ڈرتے رہنا حاکموں کی پکڑ سے۔ پس نہیں ہر حاکم معاف کرتا۔ اور نہ ہر وقت سنی جاتی ہے قیل وقال پس معاہدہ کیا شیخ نے اس کے مشورے کی اتباع کرنے پر اور رک جانے پر اپنی صورت کے بدلنے سے اور جدا ہوا اپنی جگہ سے اور دھوکہ چمک رہا تھا اس کی پیشانی سے کہا حارث بن ہمام نے پس نہیں دیکھا میں نے کوئی زیادہ عجیب واقعہ اس واقعہ سے سفروں کی گردشوں میں۔ اور نہیں پڑھا میں نے اس کی مثل سفر ناموں میں۔

آٹھواں مقامی ایک نظر میں

اس مقامہ میں مصنف ایک خاص ادبی صنف اپناتے ہوئے ذوجہین جملے لائے ہیں جن کا مصداق باندی اور غلام بھی بن سکتے ہیں سوئی اور سلائی بھی ذرا مقامہ کے ان جملوں پر دوبارہ نظر ڈالیے۔ ذات عقل وعنان باندی کی عقل وانش کس خوبی سے بیان کی ہے اگر موصوف

سوئی ہوتو سوئی کی گرہ لگانے کی صفت مراد ہوئی۔ فم بلا اسنان باندی مراد لیں تو اس کی شرافت کس عمدہ انداز میں بیان کی گئی ہے اگر سوئی ہو تو ناکہ مراد ہوگا۔

ان سود جاد اووسم اجاد واذا ذود وهب الزاد ومتى استزيد زاد

غلام مراد ہوتو کیا عمدہ پیرائے میں اس کی صفات بیان کی گئی ہیں اگر سوئی ہوتو کس قدر یہ صفات واقع کے مطابق ہیں مزید برآں قاضی کے کہنے پر جب صاف صاف بات کی تو بھی ابو زید سروجی نے علم بدیع کو کتنا ملحوظ رکھا ہے مثلا

قد عدل الدهر الخ جمع کی فعرا الحدث لما حدث جناس مفروق وخبر حالي الخ لف ونشر مرتب کی کتنی بہترین مثالیں ہیں۔ قاضی کی کلام بھی دیکھو وہ بھی صنعات بدیع سے کس قدر مزین ہے مثلا فما كل مصيطر يقيل ولا كل اوان يسمع القيل ملحق بجناس کی کیا عمدہ نظیر ہے یعنی حریری کی محفل میں جو بھی جس انداز اور جس درجہ میں شریک ہے ادبی لحاظ سے اوج کمال کو پہنچا ہوا ہے۔

مصنف اس مقامے میں طلبا کو مختلف اندازوں سے کلام کرنا سکھانا چاہتے ہیں کہ سادہ کلام کو بھی ادبی چاشنی سے بھرپور کیا جاسکتا ہے۔

المقامہ التاسعہ الاسکندرانیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ مصر کے قدیم شہر اسکندریہ کی طرف منسوب ہے جسے سکندر ذوالقرنین نے دریائے نیل کے ساحل پر بسایا تھا۔اور سکندر نے اسکندریہ نام کے تیرہ شہر بسائے مگر مرور زمانہ کی وجہ سے اسکندریہ مصر کے علاوہ باقی سب کے نام تبدیل ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں حضرت عمرو بن العاص نے اسلام کے زیر نگیں کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معلوم ہوتا ہے کہ ابوزید سروجی نہ صرف یہ کہ ایک کامیاب پتنگ ماسٹر تھے بلکہ گدا گری کے تمام تر طریقوں کی ایجاد کا سہرا انہیں کے سر ہے مساجد میں بازاروں میں اور بس سٹاپ پہ عورتیں پھرتی ہوتی ہیں ہمارا خاوند بیمار ہے زیر علاج ہے نشہ پر لگ گیا بچے یتیم ہو گئے بعینہ اسی طرح کی ایک کہانی اس مقامہ میں بیان کی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قاضی اسکندریہ کے سامنے ایک عورت نے خاوند پر کیس کیا کہ وہ دھوکہ میں اس کے ساتھ بیاہی گئی ہے کہ اس نے میرے والدین کو بڑے بڑے کاروباروں کا دھوکہ دیا کہ ایسے عمدہ موتی پروتا ہے کہ لعل و گوہر کے کیعوض بکتے ہیں یہ تو بالکل اناڑی ہے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔

قاضی خاوند کی طرف متوجہ ہوا تو بڑی متانت کے ساتھ کہنے لگا سر میں موتی نہیں بلکہ لفظ پروتا تھا قدردان اسے ہیروں کی طرح لیتے مگر فی زمانہ ادب کی کساد بازاری ہے قاضی متاثر ہوا کچھ انعام دیا اور عورت کو راضی بقضاء رہنے کا مشورہ دیا فی الحال ان کے مابین صلح کرا کے روانہ کر دیا۔

اتفاقاً حارث بن ہمام وہاں موجود اس نے سارا پردہ کھول دیا قاضی نے حقیقت حال معلوم کرنے کو ایک آدمی دوڑایا اس نے آ کر خبر دی کہ وہ مست و رقصاں کہتا جا رہا ہے کہ قاضی اسکندریہ نہ ہوتے تو آج مجھے قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑتا اس نے دوبارہ اسے دوڑایا کہ اسے بلا لائے تا کہ اسے مزید انعام و اکرام سے نوازا جائے۔

؎ کسبِ کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

القصہ حارث بن ہمام کے ہاتھ سوائے شرمندگی کے کچھ نہ آیا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ طَحَابِیْ مَرَحُ الشَّبَابِ وَهَوَی الْاِکْتِسَابِ اِلٰی اَنْ جُبْتُ مَا بَیْنَ فَرْغَانَۃَ وَغَانَۃَ اَخُوْضُ الْغِمَارَ لِاَجْنِیَ الثِّمَارَ وَاَقْتَحِمُ الْاَخْطَارَ لِکَیْ اُدْرِکَ الْاَوْطَارَ وَکُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ اَفْوَاہِ الْعُلَمَاءِ وَثَقِفْتُ مِنْ وَصَایَا الْحُکَمَاءِ اَنَّہٗ یَلْزَمُ الْاَدِیْبَ الْاَرِیْبَ اِذَا دَخَلَ الْبَلَدَ الْغَرِیْبَ اَنْ یَّسْتَمِیْلَ قَاضِیَہٗ وَ یَسْتَخْلِصَ مَرَاضِیَہٗ لِیَشْتَدَّ ظَھْرُہٗ عِنْدَ الْخِصَامِ وَیَاْمَنُ فِی الْغُرْبَۃِ جَوْرَ الْحُکَّامِ فَاتَّخَذْتُ ھٰذَا الْاَدَبَ اِمَامًا وَجَعَلْتُہٗ لِمَصَالِحِیْ زِمَامًا فَمَا دَخَلْتُ مَدِیْنَۃً وَلَا وَلَجْتُ عَرِیْنَۃً اِلَّا وَامْتَزَجْتُ بِحَاکِمِھَا امْتِزَاجَ الْمَاءِ بِالرَّاحِ وَتَقَوَّیْتُ بِعِنَایَتِہٖ تَقْوِی الْاَجْسَادِ بِالْاَرْوَاحِ فَبَیْنَمَا اَنَا عِنْدَ حَاکِمِ الْاَسْکَنْدَرِیَّۃِ فِیْ عَشِیَّۃٍ عَرِیَّۃٍ وَقَدْ اَحْضَرَ مَالَ الصَّدَقَاتِ لِیُفِضَّہٗ عَلٰی ذَوِی الْفَاقَاتِ اِذْ دَخَلَ شَیْخٌ عِفْرِیَّۃٌ تَعْتِلُہٗ اِمْرَاَۃٌ مُصْبِیَۃٌ فَقَالَتْ اَیَّدَ اللّٰہُ الْقَاضِیَ وَاَدَامَ بِہِ التَّرَاضِیَ اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ مِنْ اَکْرَمِ جُرْثُوْمَۃٍ وَاَطْھَرِ اَرُوْمَۃٍ وَاَشْرَفِ خُوْلَۃٍ وَعُمُوْمَۃٍ مِیْسَمِیَ الصَّوْنُ وَشِیْمَتِیَ الْھَوْنُ وَخُلُقِیْ نِعْمَ الْعَوْنُ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ جَارَاتِیْ بَوْنٌ ۔

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے لے گئی مجھے جوانی کی خوشی اور کمانے کی خواہش اس بات کی طرف کہ طے کروں میں وہ سفر جو فرغانہ اور غانہ (یہ دوشہروں کے نام ہیں) شہروں کے درمیان ہے غوطہ لگاؤں میں کثیر پانی میں تا کہ حاصل کروں میں پھلوں کو اور گھس جاؤں میں خطروں میں تا کہ حاصل کروں میں اپنی حاجتوں کو اور میں نے لیا تھا (سن چکا تھا) علمائے کے منہ سے اور میں نے پایا تھا حکما کی وصیتوں سے اس بات کو کہ لازم ہے ادیب پر جس وقت داخل ہوا جنبی شہر میں یہ کہ مائل کرے (اپنی طرف) اس شہر کے قاضی کو اور خالص کر لے (اپنے لئے) اس کی رضا

مندی کو تا کہ مضبوط ہو جائے اس کی پیٹھ جھگڑے کے وقت اور محفوظ ہو جائے مسافرت میں حکام کے ظلم سے پس بنایا میں نے اس ادب کو امام اور بنایا میں اس ادب کو اپنی مصلحت کے لئے لگام پس نہیں داخل ہوا میں کسی شہر میں اور نہیں داخل ہوا میں کسی کمین گاہ میں مگر اس حال میں کہ گھل مل جاتا تھا اس شہر کے حاکم کے ساتھ مثل مل جانے پانی کے شراب کیساتھ اور قوت حاصل کرتا تھا میں حاکم کی مہربانیوں کیساتھ مثل قوت حاصل کرنے جسموں کے روحوں کے ساتھ۔ پس اسی اثناء میں میں اسکندریہ کے حاکم کے پاس تھا ایسی رات میں کہ جو ٹھنڈی ہوا والی تھی اور تحقیق حاجر ہوا صدقہ کا مال تا کہ تقسیم کردے قاضی اس کو فقراء اور حاجت مندوں پر اچانک داخل ہوا ایک بوڑھا خبیث ہانک رہی تھی اس کو ایک بچوں والی عورت پس کہا اس عورت نے تائید کرے اللہ تعالی قاضی کی اور ہمیشہ رہے اس کے ساتھ رضا مندی۔ تحقیق میں ایک عورت ہوں زیادہ باعزت از روئے قبیلہ اور زیادہ پاکیزہ از روئے نسب کے اور زیادہ شریف از روئے ننھیال اور ددھیال کے۔ میری علامت بچنا (یعنی پاک دامنی) ہے اور میری عادت نرمی ہے اور میرا اخلق بہترین مدد گار ہے اور میرے اور میرے پڑوسیوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔

وَكَانَ اَبِىْ اِذَا خَطَبَنِىْ بُنَاةُ الْمَجْدِ وَاَرْبَابُ الْجَدِّ سَكَّتَهُمْ وَبَكَّتَهُمْ وَعَافَ وُصْلَتَهُمْ وَصِلَتَهُمْ وَاحْتَجَّ بِاَنَّهٗ عَاهَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِحَلْفَةٍ اَنْ لَّا يُصَاهِرَ غَيْرَ ذِىْ حِرْفَةٍ فَقَيَّضَ الْقَدَرُ لِنَصَبِىْ وَوَصَبِىْ اَنْ حَضَرَ هٰذَا الْخُدَعَةُ نَادِىَ اَبِىْ فَاَقْسَمَ بَيْنَ رَهْطِهٖ اَنَّهٗ وَفَقَ شَرْطِهٖ وَادَّعٰى اَنَّهٗ طَالَمَا نَظَمَ دُرَّةً اِلٰى دُرَّةٍ فَبَاعَهُمَا بِبَدْرَةٍ فَاغْتَرَّ اَبِىْ بِزُخْرُفَةِ مُحَالِهٖ وَزَوَّجَنِيْهِ قَبْلَ اِخْتِبَارِ حَالِهٖ فَلَمَّا سْتَخْرَجَنِىْ مِنْ كِنَاسِىْ وَرَحَّلَنِىْ مِنْ اُنَاسِىْ وَنَقَلَنِىْ اِلٰى كَسْرِهٖ وَحَصَلَنِىْ تَحْتَ اَسْرِهٖ وَجَدْتُهٗ قُعَدَةً جُثَمَةً وَاَلْفَيْتُهٗ ضُجَعَةً نُوَمَةً وَكُنْتُ صَحِبْتُهٗ بِرِيَاشٍ وَزِىٍّ وَاَثَاثٍ وَرِىٍّ فَمَابَرِحَ يَبِيْعُهٗ فِىْ سُوْقِ الْهَضْمِ وَيُتْلِفُ ثَمَنَهٗ فِىْ

الْخَضْمِ وَالْقَضْمِ اِلٰی اَنْ مَزَّقَ مَالِیْ بَاَسْرِہٖ وَاَنْفَقَ مَالِیْ فِیْ عُسْرِہٖ فَلَمَّا
اَنْسَانِیْ طَعْمَ الرَّاحَۃِ وَغَادَرَ بَیْتِیْ اَنْقٰی مِنَ الرَّاحَۃِ فَقُلْتُ لَہٗ یَا ھٰذَا اَنَّہٗ لَا
مَخْبَأَ بَعْدَ بُوْسٍ وَلَا عِطْرَ بَعْدَ عُرُوْسٍ فَانْھَضْ لِلْاِکْتِسَابِ بِصَنَاعَتِکَ
وَاجْتَنِ ثَمْرَۃَ بَرَاعَتِکَ فَزَعَمَ اَنَّ صَنَاعَتَہٗ قَدْرُمِیَتْ بِالْکَسَادِ لِمَا ظَھَرَ فِی
الْاَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ وَلِیْ مِنْہُ سَلَالَۃٌ کَاَنَّہٗ خِلَالَۃٌ وَ کِلَانَا مَایَنَالُ مَعَہٗ شُبْعَۃٌ
وَلَا تَرْقَالَہٗ مِنَ الطَّوٰی دَمْعَۃٌ وَقَدْ قُدْتُہٗ اِلَیْکَ

ترجمہ:۔ اور تھا میرا باپ جب خطبہ دیتے میرے بارے میں بزرگی والے لوگ اور سرمایہ دار۔ تو خاموش کرادیتا تھا وہ (میرا باپ) ان کو اور غالب آجاتا تھا ان پر (حجت کیساتھ) اور مکروہ سمجھتا تھا ان کے میل ملاپ کو اور ان کے عطیوں کو اور دلیل پکڑتا تھا بایں طور کہ اس نے معاہدہ کیا ہے اللہ تعالی کیساتھ کہ وہ نہیں داماد بنائے گا سوائے ہنر مند کے پس مقدر کیا تقدیر نے میرے تھکنے کی وجہ سے اور میری مرض کی وجہ سے کہ حاضر ہوا یہ دھوکے باز میرے باپ کی مجلس میں پس قسم کھائی پوری جماعت کے بیچ میں تحقیق وہ اس کی شرط کے موافق ہے (ہنر مند ہے) اور دعوی کیا اس نے کہ تحقیق بہت دفعہ پرویا ہے اس نے موتیوں کو موتیوں کی طرف پس بیچا ہے ان کو درہم کی تھیلی کے بدلہ میں پس دھوکہ کھایا میرے باپ نے اس کے جھوٹ کی ملمع سازی کے ساتھ اور نکاح کر دیا میرا اس کے ساتھ اس کے حال کو آزمانے سے پہلے پس جب نکالا اس نے مجھے میرے گھر سے اور کوچ کروایا مجھے میرے قبیلے سے۔ اور منتقل کیا مجھے اپنی جھونپڑی کی طرف اور داخل کر لیا مجھے اپنی قید میں۔ پایا میں نے اس کو گھٹنے کے بل بیٹھنے والا اور پایا میں نے اس کو کروٹ کے بل لیٹنے والا اور میں آئی تھی اس کی صحت میں پوشاکوں کے ساتھ اور اچھی حالت کیساتھ اور بہت سارے سامان کے ساتھ اور زینت کیساتھ اور زینت والی چیزوں کیساتھ پس یہ ہمیشہ اس کو بیچتا رہا نقصان اور خسارے کے بازار میں اور ختم کرتا رہا یہ اس کے ثمن کو زیادہ کھانے میں اور اڑانے میں یہاں

تک کہ ٹکڑے ٹکڑے کردیا میرے پورے مال کو اور خرچ کردیا میرے پورے مال کو اپنی تنگی میں پس جب بھلا دیا مجھے راحت کا مزہ اور چھوڑا میرے گھر کو راحت سے خالی پس کہا میں نے اس کو اے کمینے تحقیق نہیں ہے چھپنا تنگی کے بعد اور نہیں عطر ہوتا دلھن کے بعد پس کھڑا ہو کمانے کے لئے اپنے ہنر کے ساتھ اور چن تو اپنے علم کے پھل کو پس گمان کیا اس نے تحقیق اس کا ہنر پھینک دیا گیا ہے خسارے کے بازار میں بوجہ ظاہر ہو جانے زمین فساد کے اور میرے لئے اس بوڑھے سے ایک بچہ ہے گویا کہ وہ (کمزوری میں) مثل خلالہ کے ہے اور ہم دونوں نہیں پاتے اس کے ساتھ پیٹ بھرنے کو اور نہیں رکتے اس بچہ کے بھوک کی وجہ آنسو اور تحقیق کھینچ کے لائی ہوں میں اس کو تیری طرف۔

وَاَحضَرْتُهُ لَدَیکَ لِتعجُمَ عُودَ دَعوَاهُ وَتحکُمَ بَینَنَا بِمَا اَرَاکَ اللّٰهُ فَاَقبَلَ القَاضِیْ عَلَیهِ وَقَالَهٗ قَدْ وَعَیتَ قَصَصَ عِرسِکَ فَبَرهِنِ الْاٰنَ عَنْ نَفسِکَ وَاِلَّا کَشَفتَ عَنْ لَبسِکَ وَاَمَرتُ بِحَبسِکَ فَاطرَقَ اِطرَاقَ الْاُفعُوَانِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَربِ الْعَوَانِ وَقَالَ۔

اِسمَعْ حَدِیثِیْ فَاِنَّهٗ عَجَبٌ ۔۔۔ یُضحِکُ مِنْ شَرحِهٖ وَیُنتَحَبُ

اَنَا امرُؤٌ لَیسَ فِیْ خَصَائِصِهٖ ۔۔۔ عَیبٌ وَلَا فِیْ فَخَارِهٖ رَیبٌ

سُرُوْجُ دَارِیَ الَّتِیْ وَلَدتُ بِهَا ۔۔۔ وَالْاَصلُ غَسَّانُ حِینَ انتَسِبُ

وَشُغلِیَ الدَّرسُ وَالتَّبَحُّرُ فِیْ الْ ۔۔۔ عِلمِ طِلَابِیْ وَحَبَّذَا الطَّلَبُ

وَرَاسُ مَالِیْ سِحرُ الْکَلَامِ الَّذِیْ ۔۔۔ مِنهُ یُصَاغُ الْقَرِیضُ مِنهَا وَالْخُطَبُ

اَغُوصُ فِیْ لُجَّةِ الْبَیَانِ فَاَختَ ۔۔۔ ارُ اللَّالِیْ مِنهَا وَاَنتَخِبُ

وَاَجتَنِیْ الْیَانِعَ الْجَنِیَّ مِنَ الْ ۔۔۔ قَولِ وَغَیرِیْ لِلْعُودِ یَحتَطِبُ

وَاٰخُذُ اللَّفظَ فِضَّةً فَاِذَا ۔۔۔ مَا صَنَعتُهٗ قِیلَ اَنَّهٗ ذَهَبٌ

وَكُنْتُ مِنْ قَبْلُ اَمْتَرِيْ نَشْأً بِالْاَدَبِ الْمُقْتَنٰي وَاجْتَلِبُ

وَيَمْتَطِيْ اَخْمُصِيْ لِحُرْمَتِهٖ مَرَاتِبًا لَيْسَ فَوْقَهَا رُتَبُ

وَطَالَمَا زُفَّتِ الصِّلَاتُ اِلٰي رَبْعِيْ فَلَمْ اَرْضَ كُلَّ مَنْ يَّهَبُ

ترجمہ:۔ اور حاضر کر دیا ہے میں نے اس کو تیرے سامنے تا کہ آزمائے تو اس کے دعوے کی لکڑی کو اور فیصلہ کرے تو ہمارے درمیان ساتھ اس چیز کے جو انعام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تجھ پر پس متوجہ ہوا قاضی اس پر اور کہا اس کو تحقیق میں نے خوب یاد کر لیا ہے تیری بیوی کے قصے کو پس دلیل قائم کر تو اپنے نفس پر و گرنہ کھول دونگا میں تیرے راز کو اور حکم دونگا میں تجھ کو قید کرنے کا پس گردن جھکائی اس نے مثل گردن جھکانے سانپ کے پھر تیار ہوا بہت بڑی لڑائی کیلئے اور کہا اس نے

سن تو میرے بات کو تحقیق وہ عجیب ہے ☆ ہنسا جاتا ہے اس کی شرح سے اور رویا جاتا ہے ☆ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ نہیں ہے اس کے فضائل میں ☆ کوئی عیب اور نہیں ہے اُس کے فخروں میں کوئی شک ☆ سروج میرا گھر ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں ☆ اور میرا قبیلہ غسان ہے جس کیطرف میری نسبت کی جاتی ہے۔ ☆ اور میرا شغل پڑھنا ہے اور غوطہ لگانا سمندر میں ☆ میرا مطلوب ہے اور کیا ہی خوب ہے مطلوب ☆ اور میرا راس لمال کلام کا جادو ہے (ایسی کلام) ☆ کہ اس سے ڈھانپے جاتے ہیں شعر اور خطبے غوطہ لگاتا ہوں میں بیانکی گہرائی میں پس پسند کرتا ہوں میں ☆ موتیوں کو اس سے اور میں منتخب کرتا ہوں ☆ اور چنتا ہوں میں پکے اور تازہ پھلوں کو قول سے اور میرے علاوہ لکڑیوں کو جمع کرتے ہیں اور لیتا ہوں میں لفظ کو از روئے چاندی کے پس ☆ ڈھالتا ہوں اس کو کہا جاتا ہے تحقیق وہ سونا ہے ☆ اور میں اسے پہلے ، حاصل کرتا تھا مال کو ☆ ادب کے ساتھ (ایسا ادب) جو اکتساب کیا جاتا ہے اور میں کھینچتا تھا ☆ اور سوار ہوتی ہیں میرے پاؤں کی تلیاں اس (ادب) کی عزت کی وجہ سے ☆ ایسے مراتب پر کہ نہیں ہے ان کے اوپر کوئی مرتبہ ☆ اور بہت دفعہ مزین کئے گئے (لائے گئے) عطیے طرف ☆ میرے گھر کے پس

نہیں راضی ہوتا میں ہر اس شخص سے جو عطیہ دے ☆

فَالْيَوْمُ مَنْ يَّعْلِقُ الرَّجَاءَ بِهٖ ... اَكْسَدُ شَيْءٍ فِيْ سُوْقِهِ الْاَدَبُ

لَا عِرْضُ اَبْنَائِهٖ يُصَانُ وَلَا ... يُرْقَبُ فِيْهِمْ اِلٌّ وَلَا سَبَبُ

كَاَنَّهُمْ فِيْ عِرَاصِهِمْ جِيَفٌ ... يُبْعَدُ مِنْ نَتْنِهَا وَيُجْتَنَبُ

فَحَارَ لُبِّيْ لِمَا مُنِيْتُ بِهٖ ... مِنَ اللَّيَالِيْ وَصَرْفُهَا عَجَبُ

وَضَاقَ ذَرْعِيْ لِضِيْقِ ذَاتِ يَدِيْ ... وَسَاوَرَتْنِي الْهُمُوْمُ وَالْكُرَبُ

وَقَادَنِيْ دَهْرِيَ الْمُلِيْمُ اِلٰى ... سُلُوْكِ مَا يَسْتَشِيْنُهُ الْحَسَبُ

فَبِعْتُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لِيْ سَبَدٌ ... وَلَا بَتَاتٌ اِلَيْهِ اَنْقَلِبُ

وَادَّنْتُ حَتّٰى اَثْقَلْتُ سَالِفَتِيْ ... بِحَمْلِ دَيْنٍ مِنْ دُوْنِهِ الْعَطَبُ

ثُمَّ طَوَيْتُ الْحَشٰى عَلٰى سَغَبٍ ... خَمْسًا فَلَمَّا اَمَضَّنِيْ السَّغَبُ

لَمْ اَرَ اِلَّا جِهَازَهَا عَرَضًا ... اَجُوْلُ فِيْ بَيْعِهٖ وَاَضْطَرِبُ

فَجُلْتُ فِيْهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةٌ ... وَالْعَيْنُ عَبْرٰى وَالْقَلْبُ مُكْتَئِبُ

وَمَا تَجَاوَزْتُ اِذْ عَبَثْتُ بِهٖ ... حَدَّ التَّرَاضِيْ فَيَحْدُثُ الْغَضَبُ

فَاِنْ يَّكُنْ غَاظَهَا تَوَهُّمُهَا ... اَنَّ بَنَانِيْ بِالنَّظْمِ تَكْتَسِبُ

اَوْ اَنَّنِيْ اِذْ عَزَمْتُ خِطْبَتَهَا ... زَخْرَفْتُ قَوْلِيْ لِيَنْجَحَ الْاَرَبُ

فَوَالَّذِيْ سَارَتِ الرِّفَاقُ اِلٰى ... كَعْبَتِهٖ تَسْتَحِثُّهَا النُّجُبُ

مَا الْمَكْرُ بِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِيْ ... وَلَا شِعَارِي التَّمْوِيْهُ وَالْكَذِبُ

ترجمہ:۔ پس آج کے دن کون ہے جو معلق کرے ادب کے ساتھ امید کو ☆ سب سے زیادہ کھوٹی چیز اس بازار میں ادب ہے ☆ نہیں ہے عزت اس کے بیٹوں کی کہ محفوظ کیا جائے ذریعہ

اور نہیں ☆ رعایت کی جاتی ان میں کسی رشتے داری کی اور نہ نسب کی ☆ گویا کہ وہ اپنے صحنوں میں مردار ہیں ☆ دوری اختیار کی جاتی ہے اس کی بدبو سے اور بچا جاتا ہے ☆ پس حیران ہوئی میری عقل بوجہ اس چیز کے کہ آزمایا گیا میں اس کے ساتھ ☆ یعنی زمانہ کے حوادثات کے ساتھ راتوں سے اور اس زمانہ کی گردشیں عجیب ہیں ☆ اور تنگ ہو گیا میرا دل میرے ہاتھ کے تنگ ہونے کی وجہ سے ☆ اور غالب آ گئے مجھ پر غم اور گھبراہٹ ☆ اور چلایا مجھے میرے زمانے نے جو قابل ملامت ہے طرف ☆ داخل ہونے ایسی جگہ کے کہ عیب دار بنا دیتا ہے اس کو نسب ☆ پس بیچا میں نے یہاں تک کہ نہیں باقی رہا میرے پاس مال کچھ بھی ☆ اور نہ گھر کا سامان کہ جس کی طرف میں پھروں ☆ اور قرضہ لیا میں نے یہانتک کہ بوجھل کر دیا میں نے اپنے گردن کو ☆ بوجہ اٹھانے قرضہ کے کہ اس کے آگے ہلاکت ہے ☆ پھر لپیٹا میں نے انتڑیوں کو بھوک پر ☆ پانچ دن تک پس جب جلا دیا مجھ کو بھوک نے ☆ تو نہیں دیکھا میں نے مگر اس (بڑھیا) کے جہیز کو از روئے سامان کے ☆ گھوما (پھرا) میں اس کی بیع میں اور مضطرب ہوا ☆ پس گھوما (پھرا) میں اس میں دراں حالیکہ نفس مکروہ سمجھنے والا تھا ☆ اور آنکھ رونے والی تھی اور دل غم زدہ تھا ☆ اور نہیں تجاوز کیا میں نے جب کھیلا میں اس کے ساتھ (جب بیچا میں نے اس کو) ☆ رضامندی کی حد سے پس پیدا ہوا غصہ (اس بڑھیا کو) ☆ پس اگر غصہ میں ڈالتا ہے اس کو اس کا یہ تو ہم کہ تحقیق میرے پورے نظم کے ساتھ کماتے ہیں ☆ یا (اس کا غصہ اس تو ہم سے ہے) کہ تحقیق جب ارادہ کیا تھا میں اس کے خطبے کا ☆ تو ملمع سازی کی تھی میں اپنے قول میں (مزین کیا تھا میں نے اپنے قول کو) تا کہ کامیاب ہو جائے میرا مقصود (میری حاجت) ☆ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ساتھ چلتے ہیں رفیق (لوگ) طرف ☆ اس کے کعبہ لے کے چلتے ہیں ان کو عمدہ اونٹ ☆ نہیں ہے مکر کرنا پاک دامن عورتوں کیساتھ میری عادتوں میں سے ☆ اور نہیں ہے میرا اشعار (میرا طریقہ) ملمع سازی کرنا اور جھوٹ بولنا

وَلَا یَدِیْ مُذْنَشَأَتْ نِیْطَ بِهَا اِلَّا مَوَاضِی الْیَرَاعِ وَالْکُتُبُ

بَلْ فِكْرَتِي تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ لَا   كَفِّي وَشِعْرِي الْمَنْظُومُ لَا السُّخُبُ

فَهٰذِهِ الْحِرْفَةُ الْمُشَارُ اِلٰى   مَا كُنْتُ اَحْوِي بِهَا وَاَجْتَلِبُ

فَأْذَنْ لِشَرْحِيْ كَمَا اَذِنْتَ لَهَا   وَلَا تُرَاقِبْ وَاحْكُمْ بِمَا يَجِبُ

قَالَ فَلَمَّا اَحْكَمَ مَا شَادَهٗ وَاَكْمَلَ اِنْشَادَهٗ عَطَفَ الْقَاضِيُ اِلَى الْفَتَاةِ بَعْدَ اَنْ شُغِفَ بِالْاَبْيَاتِ وَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ جَمِيْعِ الْحُكَّامِ وَوُلَاةِ الْاَحْكَامِ اِنْقِرَاضُ جِيْلِ الْكِرَامِ وَمَيْلُ الْاَيَّامِ اِلَى اللِّئَامِ وَاِنِّيْ لَاَخَالُ بَعْلَكِ صَدُوْقًا فِي الْكَلَامِ بَرِيًّا مِنَ الْمَلَامِ وَهَا هُوَ قَدِ اعْتَرَفَ لَكِ بِالْقَرْضِ وَصَرَّحَ عَنِ الْمَحْضِ وَبَيَّنَ مِصْدَاقَ النَّظْمِ وَتَبَيَّنَ اَنَّهٗ مَعْرُوْقُ الْعَظْمِ وَاِعْنَاتُ الْمُعْذِرِ مَلَامَةٌ وَحَبْسُ الْمُعْسِرِ مَأْثَمَةٌ وَكِتْمَانُ الْفَقْرِ زَهَادَةٌ وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ فَارْجِعِيْ اِلٰى خِدْرِكِ وَاعْذُرِيْ اَبَا عُذْرِكِ وَ نَهْنِهِيْ عَنْ غَرْبِكِ وَسَلِّمِيْ لِقَضَاءِ رَبِّكِ ثُمَّ اَنَّهٗ فَرَضَ لَهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ حِصَّةً وَنَاوَلَهُمَا مِنْ دَرَاهِمِهَا قُبْضَةً وَقَالَ لَهُمَا تَعَلَّلَا بِهٰذِهِ الْعُلَالَةِ وَتَنَدَّيَا بِهٰذِهِ الْبُلَالَةِ

ترجمہ:۔ اور نہیں ہے میرا ہاتھ جب سے میں پیدا ہوا ہوں کہ چمٹائے گئے ہوں اس کے ساتھ ☆ مگر جاری ہونا قلموں کا اور کتابوں کا ☆ بلکہ میرا فکر پروتا ہے موتیوں کو نہ کہ ☆ میری ہتھیلی اور میرے شعر پروئے جاتے ہیں نہ کہ موتی ☆ پس یہ پیشہ ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا (طرف اس چیز کے) جس کے ساتھ میں جمع کرتا ہون اور کماتا ہوں ☆ پس خوب غور کے ساتھ سن میری وضاحت کو جیسا کہ سنا تو نے اس بڑھیا (کی بات) کو ☆ اور نہ رعایت کر تو اور فیصلہ کر جو واجب ہے ☆

(راوی) کہتا ہے پس جب مضبوط کرلیا شیخ نے اس چیز کو جس کو اس نے بلند کیا اور پورا کرلیا اپنے شعر پڑھنے کو مائل ہوا قاضی نوجوان عورت کی طرف بعد اس کے کہ عاشق بنا دیا گیا تھا بیتوں کے ساتھ اور کہا خبردار تحقیق ثابت ہو چکا ہے جمیع حکام کے ہاں اور احکام کے والیوں کے ہاں شریف جماعت کا ختم ہونا اور زمانے کا مائل ہونا کمینگی کیطرف اور تحقیق میں خیال کرتا ہوں تیرے خاوند کو کہ وہ سچا ہے کلام میں بری ہے ملامت سے اور سنو تحقیق اس نے اعتراف کرلیا ہے تیرے لئے قرضے کا اور تصریح کی ہے خالص بات کی اور بیان کیا ہے نظم کے مصداق کو اور ظاہر ہو چکا ہے تحقیق وہ چوسی ہوئی ہڈی (مفلوک الحال) ہے اور عذر کرنے والے کو مشقت میں ڈالنا ملامت ہے اور تنگ دست کو قید میں ڈالنا گناہ ہے اور فقر کا چھپانا زہد و تقوی ہے اور کشادگی کا انتظار کرنا صبر کے ساتھ عبادت ہے پس لوٹ جا تو اپنے پردہ (گھر) کی طرف اور عذر قبول کر تو اپنے پہلے خاوند کا اور رک تو اپنی تیزی سے اور تسلیم کر تو اپنے رب جل جلالہ کے فیصلے کو پھر تحقیق اس (قاضی) نے مقرر کیا ان دونوں کے لئے صدقات میں سے ایک حصہ اور دی ان دونوں کو صدقات کے دراہم میں سے ایک مٹھی بھر اور کہا ان دونوں کو دل بہلاؤ تم اس تھوڑے سے عطیے کے ساتھ اور سیرابی حاصل کر تم اس تھوڑی سی تری کے ساتھ۔

وَاصبِرَا عَلٰی کَیدِ الزَّمَانِ وَ کَدِّہٖ فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّأْتِیَ بِالْفَتحِ اَوْ اَمرٍ مِّنْ عِندِہٖ فَنَهَضَا وَلِلشَّیخِ فَرحَةُ الْمُطْلَقِ مِنَ الْاِسَارِ وَهِزَّةُ الْمُوْسِرِ بَعدِ الْاِعْسَارِ قَالَ الرَّاوِیْ وَکُنْتُ عَرَفْتُ اَنَّهٗ اَبُوْ زَیْدٍ سَاعَةَ بَزَغَتْ شَمْسُهٗ وَنَزَغَتْ عِرْسُهٗ وَکِدْتُ اُفْصِحُ عَنْ اِفْتِنَانِهٖ وَاِثْمَارِ اِفْنَانِهٖ ثُمَّ اشْفَقْتُ مِنْ عُثُوْرِ الْقَاضِیْ عَلٰی بُهْتَانِهٖ وَتَزْوِیْقِ لِسَانِهٖ فَلَا یُرٰی عِنْدَ عِرْفَانِهٖ اَنْ یُّرَشِّحَهٗ لِاِحْسَانِهٖ فَاحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ اِحْجَامَ الْمُرْتَابِ وَطَوَیْتُ ذِکْرَهٗ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکِتَابِ اِلَّا اَنِّیْ قُلْتُ بَعْدَ مَا فَصَلَ وَوَصَلَ اِلٰی مَا وَصَلَ لَوْ اَنَّ لَنَا

مَنْ يَّنْطَلِقُ فِيْ اَثَرِهٖ لَاَتَانَا بِفَصِّ خَبَرِهٖ وَبِمَا يُنْشَرُ مِنْ حِبَرِهٖ فَاَتْبَعَهُ الْقَاضِيْ اَحَدَ اُمْنَائِهٖ وَاَمَرَهٗ بِالتَّجَسُّسِ عَنْ اَنْبَائِهٖ فَمَا لَبِثَ اَنْ رَجَعَ مُتَدَهْدِهًا وَقَهْقَرَ مُقَهْقِهًا فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ مَهْيَمْ يَا اَبَا مَرْيَمَ فَقَالَ لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا وَسَمِعْتُ مَا اَنْشَأَ لِيْ طَرَبًا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا رَءَيْتَ وَمَا الَّذِيْ اَوْعَيْتَ قَالَ لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ مُذْ خَرَجَ يُصَفِّقُ بِيَدَيْهِ وَيُخَالِفُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَيُغَرِّدُ بِمِلَاءِ شِدْقَيْهِ وَيَقُوْلُ

كِدْتُ اُصْلٰى بِبَلِيَّهْ ۔۔۔ مِنْ وَقَاحٍ شَمَّرِيَّهْ

وَاَزُوْرُ السِّجْنَ لَوْلَا ۔۔۔ حَاكِمُ الْاِسْكَنْدَرِيَّهْ

ترجمہ:۔ اور صبر کرو تم زمانہ کے مکر پر اور اس کی مشقت پر پس قریب ہے کہ اللہ تعالی لائے فتح یا کوئی امر اپنی طرف سے پس وہ دونوں کھڑے ہوئی اور بوڑھے کے لئے خوشی تھی (مثل خوش ہونے) رہائے پانے والے کے قید سے (اور مثل) حرکت کے مالدار کی تنگی کے بعد۔ کہا راوی نے اور میں پہچان چکا تھا تحقیق وہ ابوزید سروجی ہے جس وقت چمکا اس کا سورج اور جھگڑ رہی تھی اس کی بیوی اور قریب تھا کہ میں ظاہر کردوں اس کے رنگ برنگ ہونے کو اور اس کی شاخوں کیے پھلوں کو۔ پھر ڈرا میں قاضی کے مطلع ہونے سے اس کے بہتان پر اور س کی زبان کی ملمع سازی پر ۔پس نہیں دیکھے گا قاضی اس کے پہچاننے کے وقت یہ کہ لائق سمجھے اس کو اپنے احسان کا پس موخر کی میں نے بات کو (مثل) موخر کرنے شک کرنے والے کے۔ اور لپیٹا میں نے اس سروجی کے ذکر کو (مثل) لپیٹنے سجل کے کتاب کو مگر تحقیق کہا میں نے بعد اس کے کہ وہ جدا ہوا اور پہنچ گیا جہاں تک پہنچا کاش کہ ہوتا ہمارے لئے کوئی شخص جو چلتا اس کے نشانات پر البتہ لاتا ہمارے پاس اس کی خبر کی حقیقت اور جس کے ساتھ پھیلایا جائے اس کی منقش چادر سے پس پیچھے بھیجا قاضی نے اپنے امینوں میں سے ایک شخص کو اور حکم دیا اس کو تفتیش کرنے کا اس کی خبروں سے پس نہیں ٹھہرا یہاں تک کہ لوٹا دراں حالیکہ وہ خوش تھا اور پیچھے لوٹا اس حال میں کہ وہ قہقہ لگانے والا تھا پس کہا

اس کو قاضی نے کیا بات ہے اے ابا مریم پس کہا اس نے دیکھا میں نے ایک عجیب چیز کو اور دیکھی میں نے وہ چیز جس نے پیدا کیا میرے لئے خوشی کو پس کہا قاضی نے اس کو کیا دیکھا تو نے اور کیا ہے وہ جس کو تو نے یاد کیا کہا اس نے ہمیشہ رہا شیخ جب سے نکلا تالیاں بجاتا اپنے ہاتھوں کیساتھ اور مخالفت کرر ہا تھا وہ اپنے پاؤں کے درمیان (رقص کرر ہا تھا) اور گار ہا تھا اپنے جبڑے بھر کر اور کہتا تھا۔

قریب تھا کہ میں جلا دیا جاتا مصیبت کی وجہ سے ☆ بے حیا بے باک عورت کی ... سے ☆ اور زیارت کرتا میں قید خانہ کی ☆ اگر حاکم اسکندریہ نہ ہوتا ☆

فَضَحِکَ الْقَاضِیُ حَتّٰی هَوَتْ دَنِیَّتُهٗ وَذَوَتْ سَکِیْنَتُهٗ فَلَمَّا فَاءَ اِلَی الْوَقَارِ وَعَقَّبَ الْاِسْتِغْرَابَ بِالْاِسْتِغْفَارِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ حَرِّمْ حَبْسِیْ عَلَی الْمُتَاَدِّبِیْنَ ثُمَّ قَالَ لِذَالِکَ الْاَمِیْنِ عَلَیَّ بِهٖ فَانْطَلَقَ مُجِدًّا فِیْ طَلَبِهٖ ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَاْیٍ مُخْبِرًا بِنَاْیِهٖ فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیُ اَمَا اَنَّهٗ لَوْ حَضَرَ لَکُفِیَ الْحَذَرَ ثُمَّ لَاَوْلَیْتُهٗ مَا هُوَ بِهٖ اَوْلٰی وَلَا رَیْتُهٗ اَنَّ الْاٰخِرَةَ خَیْرٌ لَهٗ مِنَ الْاُوْلٰی قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَاَیْتُ صَغْوَ الْقَاضِیْ اِلَیْهِ وَفَوْتَ ثَمْرَةِ التَّنْبِیْهِ عَلَیْهِ غَشِیَتْنِیْ نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ حِیْنَ اَبَانَ النَّوَارَ وَالْکُسَعِیِّ لَمَّا اِسْتَبَانَ النَّهَارُ

ترجمہ:۔ پس ہنسا قاضی یہانتک کہ گر گئی اس کی ٹوپی اور زائل ہو گیا اس کا وقار پس جب لوٹا وہ وقار کی طرف اور پیچھے کیا ہنسنے کیشدت کو استغفار کے ساتھ کہا اس نے اے اللہ اپنے مقرب بندوں کی حرمت کے وسیلہ سے حرام کر تو میری قید ادیبوں پر پھر کہا اس امین کو اس کو میرے پاس لے آ وپس چلا وہ کوشش کرر ہا تھا اس کی طلب میں پھر لوٹا کچھ دیر بعد دراں حالیکہ خبر دینے والا تھا اسکی دوری کی۔ پس کہا اس کو قاضی نے تحقیق اگر وہ حاضر ہو جاتا البتہ کفایت کیا جاتا خوف سے

پھر البتہ دیتا میں اس کو وہ چیز کہ وہ اس کے ساتھ زیادہ لائق تھا اور البتہ دیکھتا تو اس کو تحقیق اخری (دوسرا عطیہ) زیادہ بہتر ہے اس کے لئے اولی (پہلے) سے۔

کہا حارث بن ہمام نے پس جب دیکھا میں نے قاضی کے مائل ہونے کو اس کی طرف اور تنبیہ کے ثمر سے کے فوت ہونے کو اس پر تو ڈھانپ لیا مجھ کو فرزدق کی ندامت نے جب جدا کیا اس نے (اپنی بیوی) نوار کو (اور ڈھانپ لیا مجھ کو) کسعی کی ندامت نے جب جدا کیا اس نے (اپنی بیوی) نوار کو (اور ڈھانپ لیا مجھ کو) کسعی کی ندامت کو جب ظاہر ہوا دن۔

تعارف فرزدق

یہ بڑا شاعر تھا جس کا لقب تھا فرزدق۔ نام ہمام بن غالب تمیمی دارمی شرفاء تمیم میں سے ہیں یہ بہت کریہہ المنظر اور بدصورت تھا اس وجہ سے اس کا لقب فرزدق ہے۔ فرز کا معنی ظاہر اور دق کا معنی ہے روٹی کے ٹکڑے یا پیڑے جو تندور میں گرم ہو کر سیاہ ہو جائیں چونکہ یہ بھی سیاہ تھا اس وجہ اس کا لقب ہی فرزدق رکھ دیا گیا۔ یہ عربی النسل ہے عند البعض یہ عجمی ہے۔۔ ان کی شادی ان کی چچا زاد بہن مسماۃ نوار سے حضرت ابن زبیرؓ نے کردی تھی جو اپنے حسن و جمال میں یکتا تھی اور بہت زیادہ پاکیزہ سیرت تھی۔ فرزدق اس کے برعکس نہایت بدصورت تھا تو دونوں میں موافقت نہ ہونے کی وجہ سے مسماۃ نوار نے عبید کے ذریعہ طلاق مانگی۔ فرزدق نے حضرت حسینؓ کے سامنے تین طلاقیں دے دیں ایک دن راستے میں نوار فرزدق کو ملی اس کی نیت میں کچھ خلل آیا اور نوار پر دست اندازی کرنی چاہی تو نوار نے کہا کیا کرتا ہے تو مجھے طلاق دے چکا ہے۔ فرزدق نے طلاق سے انکار کیا اور پکڑ کر اس کا بوسہ لیا تو نوار نے کہا کہ دیکھ میں حضرت حسینؓ کو خبر کرتی ہوں وہ تجھ کو سزا دیں گے جس سے وہ نہایت شرمندہ اور خائف ہو کر کہنے لگا۔

ندمت ندامة الكسعي لما غدت مني مطلقة نوار

تعارف الکسعی

کسعی یہ منسوب ہے یمن کے ایک قبیلے کسع کی طرف ۔ یہ ایک شخص ہے جس کا نام محارب یا عامر بن قیس یا عامر بن حارث ہے ۔اس نے درخت تبعہ یا نسبہ (اس کی کمان نہایت عمدہ ہوتی ہے) کی خوب پرورش کی اوراس درخت سے ایک کمان اور پانچ تیر تیار کئے اور ایک گھاٹ پر بیٹھا جسوقت رات کو نیل گائے پانی پینے آئیں تو اس نے باری باری پانچوں کو تیر مارے ۔ پانچوں تیر چلا ڈالے ۔اور حقیقت میں تو تیر انہیں پھوڑ کر پتھر پر جا لگتے تھے اور آگ نکلتی تھی لیکن وہ سمجھتا رہا تیر نشانہ پر نہیں بیٹھتے چنانچہ اس غصہ میں آ کر کمان بھی توڑ ڈالی جب اجالا یعنی دن کی روشنی ہوئی تو پانچوں نیل گائیں تیر سے زخمی پڑی ملیں تو شرمندہ ہو کر کہنے لگا ۔

ندمت ندامة لو ان نفسی　　تطاوعنی اذا لقطعت خمسی

تبین لی سفاہ الرای منی　　لعمر ابیک حین کسرت قوسی

(پھر یہ دونوں ندامتہ میں ضرب المثل ہو گئے)

نواں مقامہ ایک نظر میں

حضرت موسی علیہا السلام کے متعلق مشہور ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں فرمایا کہ علم سفر اور مشقتوں میں ہے لوگ بے جا راحت وآرام میں تلاش کرتے ہیں شاید اسی کے پیش نظر مصنف نے یہ مقامہ بلکہ اکثر مقامے سفرناموں کی صورت میں ذکر کر کے طلباء کی توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے کہ حصول علم کے لئے سفر اور مشقتیں ضروری ہیں جیسا کہ قدیم ادب کی کتابوں کلیلہ ودمنہ گلستان سعدی وغیرہ میں بھی یہ اشارات ملتے ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے تو مقدمہ میں بڑا زور دے کر ثابت کیا ہے کہ حصول علم سفر اور مشقتوں کے بغیر ناممکن ہے۔

ما احسن قول الامام الشافعی رحمہ اللہ

تغرب عن الاوطان فی طلب العلی وسافر ففی الاسفار خمس فوائد

تفرج هم والكتاب معيشة وعلم وآداب وصحبة ماجد

اردو کے اس محاورہ سفر وسیلہ ظفر میں بھی یہی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

المقامۃ العاشر الرجبیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مصنف نے اس مقامے کو دریائے فرات کے کنارے بغداد سے سو فرسخ ورے واقع شہر رحبہ مالک بن طوق کی طرف منسوب کیا ہے ہارون الرشید ایک دفعہ اپنے درباریوں کے ہمراہ ساحل فرات کی سیر کو گیا۔ اس جگہ پر رحبہ بن مالک بن طوق نے ایک شہر بسانے کی اجازت چاہی۔ خلیفہ نے نہ صرف اجازت بلکہ افرادی اور مالی امداد بھی مہیا کی شہر جب تعمیر ہو چکا تو خلیفہ نے ٹیکس مانگا جس کے انکار پر خلیفہ اور رحبہ من مالک بن طوق کے درمیان ایک طویل جنگ چھڑ گئی خلیفہ نے اس شہر کی تعمیر پر ٹیکس مانگا تھا شاید اسی مناسبت سے ابوزید سروجی نے اس قاضی سے بچہ دیکھنے کا بھاری ٹیکس وصول کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس مقامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوزید سروجی فطرۃ ایک عظیم شکاری تھا فراڈ اور دھوکہ بازی اس کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔ جہاں بھی اس نے جال لگایا کامیاب و بامراد ہی لوٹا حارث بن ہمام سے تو شاید اس نے وعدہ کیا ہوا تھا

؎ دکھاؤں گا تماشے دی اجازت کردے زمانہ

رحبہ شہر کا قاضی غیر فطری عمل میں مشہور تھا ابوزید سروجی نے اس کے مطابق ایک جال بنا کر ایک دن بڑھاپے کے روپ ایک خوبرو لڑکے کو لئے روتا پیٹتا قاضی کی عدالت میں آموجود ہوا اور کہنے لگا کہ اس نے میرا جوان لڑکا قتل کر دیا ہے جو اس بڑھاپے میں میرا واحد سہارا تھا

قاضی نے کہا کہ گواہ لاؤ یا لڑکے سے قسم لے لو چنانچہ اس کے پاس گواہ تو تھے نہیں قسم لینے پر آمادہ ہو گیا البتہ یہ شرط لگا دی کہ لڑکا اسی کے الفاظ میں قسم اٹھانے کا پابند ہوگا اور قسم کے الفاظ میں لڑکے کے حسن کو اس انداز سے بیان کیا کہ قاضی صاحب دل دے بیٹھے لڑکا بھی ابوزید سروجی کی صحبت میں رہتا تھا اس نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا قاضی کی ہوس بڑھی کہنے لگا سو مثقال کے عوض اسے چھوڑ دیجئے گا ۔ کچھ رقم نقد دی اور بقیہ کو کل پر رکھا بوڑھا نقد وصول کر کے کہنے لگا کہ رقم کی مکمل ادائیگی تک لڑکا میرے ہی قبضہ میں رہے گا ۔

حارث بن ہمام فرصت دیکھ کر رات کو شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دونوں کی خوب گپ شپ ہوئی صبح کے تڑکے حارث بن ہمام کو شیخ نے ایک رقعہ دیا جس میں ،، میں نے تیرا مال اور لڑکے نے تیری عقل چھین لی ،، اس طرح کی طنزیں لکھیں آخر میں دلجوئی کے لئے لکھا زیادہ غم ہو تو غم حسینؓ کو یاد کر لینا اور شکار کو جال سمیت لے اڑا ۔

حَکی الحارِثُ بنُ ھَمَّامٍ قَالَ ھَتَفَ بِیْ دَاعِی الشَّوْقِ اِلٰی رَحْبَۃِ مَالِکِ بْنِ طَوْقٍ فَلَبَّیْتُہٗ مُمْتَطِیًا شِمِلَّۃً وَمُنْتَضِیًا عَزْمَۃً مُشْمَعِلَّۃً فَلَمَّا اَلْقَیْتُ بِھَا الْمَرَاسِیْ وَشَدَدْتُّ اَمْرَاسِیْ وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَبْتِ رَأْسِیْ رَأَیْتُ غُلَامًا اُفْرِغَ فِیْ قَالِبِ الْجَمَالِ وَاُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّۃَ الْکَمَالِ وَقَدْ اِعْتَلَقَ شَیْخٌ بِرُدْنِہٖ یَدَّعِیْ اَنَّہٗ فَتَکَ بِاِبْنِہٖ وَالْغُلَامُ یُنْکِرُ عِرْفَتَہٗ وَیُکْبِرُ قِرْفَتَہٗ وَالْخِصَامُ بَیْنَھُمَا مُتَطَایِرُ الشَّرَارِ وَالزِّحَامُ عَلَیْھِمَا یَجْمَعُ بَیْنَ الْاَخْیَارِ وَالْاَشْرَارِ اِلٰی اَنْ تَرَاضَیَا بَعْدَ اِشْتِطَاطِ اللَّدَدِ بِالتَّنَافُرِ اِلٰی وَالِیِ الْبَلَدِ وَکَانَ مِمَّنْ یُزَنُّ بِالْھَنَاتِ وَیُغَلِّبُ حُبَّ الْبَنِیْنِ عَلَی الْبَنَاتِ فَاَسْرَعَا اِلٰی نَدْوَتِہٖ کَالسُّلَیْکِ فِیْ عَدْوَتِہٖ فَلَمَّا حَضَرَاہُ جَدَّدَ الشَّیْخُ دَعْوَاہُ وَاسْتَدْعٰی عَدْوَاہُ.

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے ندا دی مجھے شوق کے داعی نے رحبہ شہر کی طرف جو کہ مالک بن طوق کا ہے پس میں نے اس (داعی) کو لبیک کہا اس حال میں کہ میں سوار ہونے والا تھا تیز رو اونٹنی پر اور کھینچنے والا تھا پختہ ارادہ کو۔ پس جب ڈالا میں نے اس شہر میں اپنے لنگر کو۔ اور مضبوط باندھ لیا میں نے اپنے خیمے کی رسی کو۔ اور نکلا میں حمام سے اپنے سر کے حلق کروانے کے بعد دیکھا میں نے ایک لڑکے کو جو ڈھالا گیا تھا جمال وخوبصورتی کے سانچے میں اور پہنایا گیا تھا حسن بے کمال کی پوشاک۔ تحقیق پکڑ رکھا تھا شیخ نے اس کی آستین کو (اور بوڑھا) دعوی کر رہا تھا کہ تحقیق اس نے قتل کیا ہے میرے بیٹے کو۔ اور لڑکا انکار کر رہا تھا اس کے پہچاننے کا اور بڑا سمجھ رہا تھا اس کے بہتان کو اور جھگڑا ان دونوں کے درمیان اڑا رہا تھا شعلوں کو۔ اور بھیڑ ان دونوں پر جمع کر رہی تھی شریف لوگوں کو اور شریر لوگوں کو۔ یہاتنک کہ راضی ہو گئے وہ دونوں بعد بڑھ جانے (تیز ہو جانے) لڑائی کے ساتھ چلنے شہر کے بادشاہ کی طرف اور تھا بادشاہ ان

لوگوں میں سے جو متہم تھے لواطت کے ساتھ اور غالب کرتا تھا لڑکوں کی محبت کو لڑکیوں پر پس جلدی کی ان دونوں نے اس کی مجلس کی طرف مثل سلیک کے (یہ ایک شخص کا نام ہے) اپنی دوڑ میں پس جب حاضر ہوئے وہ دونوں بادشاہ کے پاس تجدید کی شیخ نے اپنے دعوے کی۔ اور چاہا اس (بوڑھے) نے اس بادشاہ کی مدد کو۔

تعارف مالک بن طوق:۔ رحبہ اس جگہ کو کہتے ہیں جو وسیع ہو ہمارے ہاں اس کو چبوترہ کہتے ہیں۔ یہاں مراد فرات کا ایک شہر ہے اس کے اور حلب کے درمیان پانچ دن کی مسافت ہے مالک بن طوق نے اس کو بنوایا ہے (اس کی کنیت ابوکلثوم تھی)

تعارف سلیک:۔ عرب میں چار آدمیوں کی تیز رفتاری ضرب المثل ہے (۱) تابط شرا (۲) شنفری (۳) عمرو بن امیہ (۴) سلیک

یہ سلیک بہت بڑا شاعر گزرا ہے اس کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ بنو بکر کے لشکر نے بنو تمیم کی لوٹ مار کا ارادہ کیا سلیک جو بنی تمیم میں سے تھا یہ بنو تمیم کو خبر پہنچانے کے لئے جھپٹا بنی بکر کو یہ معلوم ہوا تو وہ اس کی گرفتاری کے لئے تیز گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے لیکن وہ ناکام رہے اور اس کی اس زیادہ مسافت کو تھوڑے عرصہ میں قطع کرنے پر انہوں نے یقین نہ کیا بے خبری کی حالت میں بنو بکر کے لشکر نے بنو تمیم پر چڑھائی کی اور ان کو خوب مارا اور لوٹا۔

فَاسۡتَنۡطَقَ الۡغُلَامَ وَقَدۡ فَتَنَهٗ بِمَحَاسِنِ غُرَّتِهٖ وَطَرَّ عَقۡلَهٗ بِتَصۡفِیۡفِ طُرَّتِهٖ فَقَالَ اِنَّهَا اَفِیۡكَةُ اَفَّاكٍ عَلٰی غَیۡرِ سَفَّاكٍ وَ عَضِیۡهَةُ مُحۡتَالٍ عَلٰی مَنۡ لَّیۡسَ بِمُغۡتَالٍ فَقَالَ الۡوَالِیۡ لِلشَّیۡخِ اِنۡ شَهِدَ لَكَ عَدۡلَانِ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاِلَّا فَاسۡتَوۡفِ مِنۡهُ الۡیَمِیۡنَ فَقَالَ الشَّیۡخُ اِنَّهٗ جَدَّ لَهٗ خَاسِیًا وَاَفَاحَ دَمَهٗ خَالِیًا فَاَنّٰی لِیۡ شَاهِدٌ وَلَمۡ یَكُنۡ ثَمَّ مُشَاهِدٌ وَلٰكِنۡ وَلِّنِیۡ تَلۡقِیۡنَهُ الۡیَمِیۡنَ لِیَبِیۡنَ لَكَ اَیَصۡدُقُ اَمۡ یَمِیۡنُ فَقَالَ لَهٗ اَنۡتَ الۡمَالِكُ لِذٰلِكَ مَعَ وَجۡدِكَ الۡمُتَهَا لِكَ

عَلٰی اِبْنِکَ الْھَالِکِ فَقَالَ الشَّیْخُ لِلْغُلَامِ قُلْ وَالَّذِیْ زَیَّنَ الْجِبَاہَ بِالطُّرَرِ وَالْعُیُوْنَ بِالْحَوَرِ وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ وَالْجُفُوْنَ بِالسَّقَمِ وَالْاُنُوْفَ بِالشَّمَمِ وَالْخُدُوْدَ بِاللَّھَبِ وَالثُّغُوْرَ بِالشَّنَبِ وَالْبَنَانَ بِالتَّرَفِ وَالْخُصُوْرَ بِالْھَیَفِ اِنَّنِیْ مَا قَتَلْتُ اِبْنَکَ سَھْوًا وَّلَا عَمْدًا وَّلَا جَعَلْتُ ھَامَتَہٗ لِسَیْفِیْ غِمْدًا وَاِلَّا فَرَمَی اللّٰہُ جَفْنِیْ بِالْعَمَشِ وَخَدِّیْ بِالْمَشِّ وَطُرَّتِیْ بِالْجَلَحِ وَطَلْعِیْ بِالْبَلَحِ وَوَرْدَتِیْ بِالْبَھَارِ وَمِسْکَتِیْ بِالْبُخَارِ وَبَدْرِیْ بِالْمُحَاقِ وَفِضَّتِیْ بِالْاِحْتِرَاقِ وَشُعَاعِیْ بِالْاَظْلَامِ وَدَوَاتِیْ بِالْاَقْلَامِ

ترجمہ:۔ پس بلوایا بادشاہ نے لڑکے کو اور تحقیق فتنہ میں ڈال چکا تھا وہ بادشاہ کو اپنی پیشانی کے حسن کے ساتھ اور لے گیا تھا اس کی عقل کو اپنی زلفوں کے جمنے کے ساتھ۔ پس کہا لڑکے نے تحقیق وہ (بوڑھے کا دعوی) جھوٹ بولنے والے کا ایک جھوٹ ہے ایسے شخص پر جو قتل کرنے کا عادی نہیں اور (وہ بوڑھے کا دعوی) بہتان ہے حیلہ باز کا ایسے شخص پر جو اچانک قتل کرنے والا نہیں۔

پس کہا بادشاہ نے شیخ کو اگر گواہی دیں تیرے لئے دو عادل آدمی مسلمانوں میں سے (تو فبہا) وگرنہ تو اٹھوا اس سے قسم پس کہا شیخ نے تحقیق گرایا اس نے زمین پر اس کو (میرے لڑکے کو) ذلیل کر کے پس بہا دیا اس کے خون کو اس حال میں کہ وہ اکیلا تھا پس کہاں سے ہوگا میرے لئے گواہ حالانکہ وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔

اور لیکن والی بنا تو مجھے اس لڑکے کو قسم کی تلقین کرنے کا تا کہ ظاہر ہو جائے تیرے لئے کیا سچ کہتا ہے لڑکا یا جھوٹ بول رہا ہے۔ پس کہا بادشاہ نے اس کو تو مالک ہے اس کا باوجود اس کے کہ تیرا غم تجھ کو ہلاک کرنے والا ہے تیرے بیٹے پر جو کہ ہلاک ہو چکا ہے پس کہا شیخ نے لڑکے کو کہہ تو۔ قسم ہے اللہ تعالی کی جس نے مزین کیا پیشانی کو زلفوں کے ساتھ۔ اور آنکھوں کو سیاہی اور سفیدی کے ساتھ۔ اور ابروؤں کو کشادگی کے ساتھ۔ اور دانتوں کو جدائی کے ساتھ اور پلکوں کو

باریک ہونے کے ساتھ اور ناکوں کو لمبا ہونے کے ساتھ اور رخساروں کو شعلوں کے ساتھ اور دانتوں کو چمکنے کے ساتھ اور پوروں کو نرمی کے ساتھ اور کمروں کو باریکی کے ساتھ۔ تحقیق میں نے نہیں قتل کیا تیرے بیٹے کو سہواً اور نہ عمداً اور نہیں بنایا میں نے اس کی کھوپڑی کو اپنی تلوار کے لئے نیام۔ وگرنہ (اگر میں قسم میں جھوٹا ہوا) پھینکے (بدل دے) اللہ تعالیٰ میری پلکوں کو ضعف (عیب) کے ساتھ اور میرے رخساروں کو چھائیوں کے ساتھ ۔اور میری زلفوں کو گرنے کے ساتھ اور میرے دانتوں کو پیلا (میلا) ہونے کے ساتھ اور میرے گلاب جیسے رخساروں کو زرد ہونے کے ساتھ اور میرے منہ کو بدبو کے ساتھ اور میرے چاند (جیسے چہرے) کو سیاہ ہونے کے ساتھ میرے چاندی جیسے رنگ کو جلنے کے ساتھ۔ اور میرے چہرے کی شعاؤں کو اندھیروں کیساتھ اور میری دوات کو قلموں کے ساتھ۔

فَقَالَ الْغُلَامُ اَلْاِصْطِلَاءَ بِالْبَلِيَّةِ وَلَا الْاِيْلَاءَ بِهٰذِهِ الْاَلِيَّةِ وَ لِانْقِيَادَ بِالْقَوَدِ وَلَا الْحَلْفَ بِمَا لَمْ يُحْلَفْ بِهٖ اَحَدٌ وَابَى الشَّيْخُ اِلَّا تَجْرِيْعَهُ الْيَمِيْنَ الَّتِىْ اِخْتَرَعَهَا وَاَمْقَرَلَهٗ جُرَعَهَا وَلَمْ يَزَلِ التَّلَاحِىْ بَيْنَهُمَا يَسْتَعِرُ وَمَحَجَّةَ التَّرَاضِىْ تَعِرُ وَالْغُلَامُ فِىْ ضِمْنِ تَاَبِّيْهِ يَخْلُبُ قَلْبَ الْوَالِىْ بِتَلَوِّيْهِ وَيُطْمِعُهٗ فِىْ اَنْ يُلَبِّيَهٗ اِلٰى اَنْ رَانَ هَوَاهُ عَلٰى قَلْبِهٖ وَاَلَبَّ بِلُبِّهٖ فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدُ الَّذِىْ تَيَّمَهٗ وَالطَّمَعُ الَّذِىْ تَوَهَّمَهٗ اَنْ يُخَلِّصَ الْغُلَامُ وَيَسْتَخْلِصَهٗ وَاَنْ يَّنْقِذَهٗ مِنْ حِبَالَةِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَقْتَنِصَهٗ فَقَالَ لِلشَّيْخِ هَلْ لَكَ فِيْمَا هُوَ اَلْيَقُ بِالْاَقْوٰى وَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى فَقَالَ اِلَامَ تُشِيْرُ لِاَقْتَفِيْهِ وَلَا اَقِفُ لَكَ فِيْهِ فَقَالَ اَرٰى اَنْ تُقْصِرَ عَنِ الْقِيْلِ وَالْقَالِ وَتَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰى مِائَةِ مِثْقَالٍ لِاَتَحَمَّلَ مِنْهَا بَعْضًا وَاَجْتَنِىَ الْبَاقِىْ لَكَ عُرُضًا

فَقَالَ الشَّيْخُ مَا مِنِّىْ خِلَافٌ فَلَا يَكُنْ لِوَعْدِكَ اِخْلَافٌ فَنَقَدَهٗ

الْوَالِيْ عِشْرِيْنَ وَوَزَّعَ عَلٰى وَزَعَتِهِ تَكْمِلَةَ خَمْسِيْنَ وَرَقَّ ثَوْبُ الْاَصِيْلِ وَانْقَطَعَ لِاَجْلِهِ صَوْبُ التَّحْصِيْلِ فَقَالَ لَهُ خُذْ مَارَاجَ وَدَعْ عَنْكَ اللَّجَاجَ وَعَلَيَّ فِيْ غَدٍ اَنْ اَتَوَصَّلَ اِلٰى اَنْ يَّنِضَّ لَكَ الْبَاقِيْ وَيَتَحَصَّلَ .

ترجمہ:۔ پس کہالڑکے نے پسند کرتا ہوں میں مصیبت کواور نہ قسم کواس جیسی قسم کیساتھ۔اور پسند کرتا ہوں میں قصاص کواور نہیں پسند کرتا میں قسم کوایسے الفاظ کے ساتھ کہ نہیں قسم اٹھائی ان الفاظ کے ساتھ کے کسی ایک نے اور انکار کیا شیخ نے مگر یہ کہ گھونٹ گھونٹ کرکے پلائے اس کوقسم (وہ قسم) کہ گھڑا ہے اس کو شیخ نے اور کڑوا بنادیا (قسم کو) لڑکے کے لئے اس کے پینے کواور ہمیشہ گالی گلوچ بھڑکتی رہی ان دونوں کے درمیان اور رضامندی کا راستہ مشکل ہوگیا۔

اورلڑکا اپنے انکار کے ضمن میں مائل کرر ہا تھا بادشاہ کے دل کو اپنے مٹکنے کیساتھ۔اور لالچ دلا رہا تھا اس کو اس بارے میں کہ قبول کر لے وہ اس کو یہاں تک کہ غالب آ گئی لڑکے کی خواہش اس کے دل پر۔اور اڑادیا اس نے قاضی کی عقل کو پس مزین کیا اس قاضی کے لئے عشق نے (وہ عشق) جس نے اس کو ذلیل کیا اور (مزین کیا اس کے لئے) طمع نے (وہ طمع) جس کا وہ تو ہم کرتا تھا یہ کہ بری کرائے غلام کو۔اور خالص اس کو اپنے لئے بنالے اور یہ کہ چھڑائے گا اس کو بوڑھے کے جال سے پھر خود شکار کرے گا اس کا۔

پس کہا والی نے شیخ کو کیا رغبت ہے تجھ کو اس چیز میں کہ جو زیادہ اقوی ہو اور زیادہ قریب ہو تقوی کے۔پس کہا شیخ نے کس چیز کی طرف تو اشارہ کر رہا ہے۔تا کہ اقتداء کروں میں اس کی اور نہ توقف کروں میں تیرے لئے اس میں۔کہنے لگا قاضی میرا خیال یہ ہے کہ رک جائے تو قیل وقال سے۔اور اکتفاء کرے تو اس سے سومثقال پر تا کہ برداشت کروں میں (خود) ان میں سے بعض اور جمع کروں میں باقی تیرے لئے چندے کے ساتھ۔

پس کہا شیخ نے نہیں ہے مجھے کوئی اختلاف پس نہ ہو تیرے وعدے میں کوئی خلاف

پس نقد دے دیئے والی نے بوڑھے کو بیس مثال اور تقسیم کردیئے اپنے ماتحت افسروں پر پورے پچاس۔ اور باریک ہونے لگا سورج کا کپڑا اور منقطع ہو گیا اس وجہ سے راستے کا حاصل کرنا پس کہا والی نے شیخ کو لے تو جو کچھ تیار ہو چکا ہے اور چھوڑ تو اپنے آپ سے جھگڑا۔ اور لازم ہے مجھ پر کل میں یہ کہ وسیلہ بنوں میں یہاں تک کہ آسان ہو تیرے لئے باقی اور حاصل ہو جائے۔

فَقَالَ الشَّیْخُ اَقْبَلُ مِنکَ عَلٰی اَنْ اُلازِمَهٗ لَیْلَتِیْ وَیَرْعَاهُ اِنسَانُ مُقْلَتِیْ حَتّٰی اِذَا اَعْفٰی بَعْدَ اِسْفَارِ الصُّبْحِ بِمَا بَقِیَ مِنْ مَالِ الصُّلْحِ تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِنْ قُوْبٍ وَبَرَأَبَرَأَةَ الذِّئْبِ مِنْ دَمِ ابْنِ یَعْقُوْبَ فَقَالَ لَهُ الْوَالِیْ مَا اَرَاکَ سُمْتَ شَطَطًا وَلَا رُمْتَ فُرُطًا قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَیْتُ حُجَجَ الشَّیْخِ کَالْحُجَجِ السُّرَیْجِیَّةِ عَلِمْتُ اَنَّهٗ عَلَمُ السُّرُوْجِیَّةِ فَلَبِثْتُ اِلٰی اَنْ زَهَرَتْ نُجُوْمُ الظَّلَامِ وَانْتَثَرَتْ عُقُوْدُ الزِّحَامِ ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِیْ فَاِذَا الشَّیْخُ لِلْفَتٰی کَالِیْ فَنَشَدْتُّهُ اللّٰهَ اَهُوَ اَبُوْ زَیْدٍ فَقَالَ اِیْ وَمُحِلِّ الصَّیْدِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِیْ هَفَتْ لَهُ الْاَحْلَامُ قَالَ فِی النَّسَبِ فَرْخِیْ وَفِی الْمُکْتَسَبِ فَخِّیْ قُلْتُ فَهَلَّا اِکْتَفَیْتَ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهٖ وَکَفَیْتَ الْوَالِیَ الْاِفْتِتَانَ بِطُرَّتِهٖ

ترجمہ:۔ پس کہا شیخ نے میں قبول کرتا ہوں تجھ سے اس شرط پر کہ بس چمٹا رہوں گا اس کو آج کی رات اور نگرانی کرے گی اس کی میری آنکھ کی پتلی یہاں تک کہ جب پورا کر دے گا صبح روشن ہونے کے بعد اس چیز سے جو باقی ہے صلح کے مال سے تو چھوٹ جائے گا انڈا چوزے سے اور بری ہو جائے مانند بری ہونے بھیڑیے کے ابن یعقوب (یوسف علیہ السلام) کے خون سے پس کہا اسکو والی نے نہیں دیکھتا میں تجھ کو کہ تو نے ارادہ کیا ہو تجاوز کرنے کا اور نہیں قصد کیا تو نے ظلم کرنے کا۔

حارث بن ہمام کہتا ہے پس جب دیکھا میں نے شیخ کے دلائل کو مثل دلائل سروجیہ کے تو میں نے جان لیا تحقیق یہ (بھی) سروج کا پہاڑ ہے۔ پس ٹھہرا میں یہاں تک کہ ظاہر ہو گئے (جگمگا اٹھے) رات کے ستارے اور متفرق ہو گئیں بھیڑ کی گر ہیں۔ پھر ارادہ کیا میں نے والی کے صحن کا پس اچانک بوڑھا لڑکے کی نگرانی کرنے والا تھا پس قسم دی میں نے اس کو کیا وہ ابوزید سروجی ہے؟ پس کہا اس نے ہاں قسم ہے اس ذات کی جو شکار کو حلال کرنے والی ہے پس میں نے کہا یہ لڑکا کون ہے؟ کہ اڑ گئی ہیں اس کے لئے عقلیں۔ کہا ابوزید نے نسب میں میرا لڑکا ہے کمانے میں میرا جال ہے۔ میں نے کہا پس کیوں نہ اکتفا کیا تو نے اس کی فطرت کی خوبیوں کے ساتھ اور کیوں نہ کافی سمجھا تو نے والی کو فتنہ میں ڈالنے سے اس کی زلفوں کے ساتھ۔

قولہ دم ابن یعقوب:۔ مراد حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اس مثال کی اصل یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب آپ کو کنویں میں ڈالا ایک بکرے کو ذبح کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کو اس کا خون لگایا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس جھوٹ موٹ روتے ہوئے آئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں کے رونے کی آوازیں سنیں تو آپ پریشان ہو کر گھر سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ اے بیٹو تمہیں کیا ہوا اور میرا یوسف کہاں ہے۔ تو وہ بولے ہم جنگل گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا تو بھیڑیا یوسف کو کھا گیا اور یہ کرتا خون میں لتھڑا ہوا موجود ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب یہ کرتہ دیکھا تو ان کے دل میں شک پیدا ہوا اس لئے کہ کرتے کے کنارے ثابت تھے تو آپ نے فرمایا کہ وہ عجیب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو تو کھا گیا کرتے کو پھاڑا تک نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ رہے ہو یہ غلط ہے بلکہ بات بنا کر لائے ہوئے اور میں خدا[illegible] صابر اور شاکر ہوں

فَقَالَ لَوْلَمْ تَبْرُزْ جَبْهَتُهُ السَّيْنَ لَمَا قَنَفْشْتُ الْخَم[illegible]يْنَ ثُمَّ قَالَ بِتِ اللَّيْلَةَ عِنْدِيْ لِنُطْفِيَ نَارَ الْجَوٰى وَنُدِيْلَ الْهَوٰى مِنَ النَّوٰى فَقَدْ اَجْمَعْتُ

عَلٰی اَنْ اَنْسَلَّ بِسُحْرَةٍ وَاُصْلٰی قَلْبَ الْوَالِیْ نَارَ حَسْرَةٍ قَالَ فَقَضَیْتُ اللَّیْلَةَ مَعَهٗ فِیْ سَمَرٍ اَنَقَ مِنْ حَدِیْقَةِ زَهْرٍ وَ خَمِیْلَةِ شَجَرٍ حَتّٰی اِذَا لَألَأَ الْاُفُقَ ذَنَبُ السِّرْحَانِ وَاٰنَ انْبِلَاجُ الْفَجْرِ وَحَانَ رَكِبَ مَتْنَ الطَّرِیْقِ وَاَذَاقَ الْوَالِیْ عَذَابَ الْحَرِیْقِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَاعَةِ الْفِرَاقِ رُقْعَةً مُحْكَمَةَ الْاِلْصَاقِ وَقَالَ ادْفَعْهَا اِلَی الْوَالِیْ اِذَا سُلِبَ الْقَرَارُ وَتَحَقَّقَ مِنَّا الْفِرَارُ فَفَضَضْتُهَا فِعْلَ الْمُتَمَلِّسِ مِنْ مِثْلِ صَحِیْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَاِذَا فِیْهَا مَكْتُوْبٌ .

ترجمہ:۔ پس کہا اس نے اگر نہ ظاہر کرتی اس کی پیشانی مانگ کو البتہ نہ جمع کرتا میں پچاس کو۔ پھر بوڑھا کہنے لگا (حارث بن ہمام کو) رات گزار تو میرے پاس تاکہ بجھائیں ہم سوزش کی آگ کو اور تجدید کریں ہم محبت کی لمبے فراق سے۔ پس تحقیق میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے اس بات کا کہ کھسک جاؤں گا میں صبح سویرے اور جلاؤنگا میں والی کے دل کو حسرت کی آگ کے ساتھ۔

راوی کہتا ہے پس میں نے رات گزاری اس کے ساتھ قصہ گوئی میں جو زیادہ اچھی تھی پھول دار باغ سے اور درختوں کے جمگھٹے سے یہاں تک کہ جب حرکت دی افق کو بھیڑیے کی دم نے اور قریب ہوا صبح کا پھوٹنا اور وقت آ گیا سوار ہو گیا سروجی راستے کی پیٹھ پر۔ اور جلایا والی کو جلانے والے عذاب سے اور سپرد کیا میری طرف فراق کے وقت ایک رقعہ جو مضبوط چمٹا ہوا تھا اور کہا دے دینا یہ رقعہ والی کو جب چھین لیا جائے قرار اور ثابت ہو جائے ہم سے فرار پس پھاڑا میں نے اس کو مثل رہائی پانے والے کے فعل کے یعنی مثل صحیفہ متلمس کے پس اچانک اس میں لکھا ہوا تھا۔

تعارف متلمس:۔ یہ شاعر کا نام ہے۔ اس کا قصہ یہ کہ متلمس اور طرفہ یہ دونوں عمرو بن منذر کے پاس گئے عمرو نے ان سے یہ کہا کہ تم میرے بھائی قابوس کی خدمت کرو اور قابوس شکار اور لہو ولعب میں بہت مبتلا تھا اور یہ دونوں شاہ حیرہ اور عمرو بن ہند کے مصاحب ہو گئے ایک دن قابوس

نے مجلس شراب آراستہ کی اور یہ دونوں صبح سے شام تک موجود رہے اور یہ دونوں اس تک نہ پہنچ سکے طرفہ کو غصہ آیا اور اس نے ایک قصیدہ عمرو بن منذر اور قابوس کی ہجو میں لکھا۔ عمرو تو پہلے ہی اس سے کینہ رکھتا تھا اور عمرو بہت بدخلق اور بدکردار تھا اور یہ لوگ چند دنوں تک اسی حالت میں رہے اور اپنے اوقات کو گزارتے رہے۔

ایک دن اس نے طرفہ اور متلمس شاعر سے یہ کہا کہ تم کو اپنے بال بچوں کا شوق تو بہت ہوگا اور وطن سے جدا ہوئے تمہیں عرصہ ہوگیا ہے اس کے جواب میں طرفہ اور متلمس نے کہا ہاں دل تو بہت چاہتا ہے بادشاہ نے کہا میں عامل بحرین کو خط لکھتا ہوں اور یہ خط اس کے حوالے کرنا تو تم خوب انعامات پاؤ گے اور میں نے تمہارے لئے بہت کچھ لکھ دیا ہے۔ وہ دونوں خوشی خوشی چل دیئے خط میں یہ مضمون لکھا تھا جب یہ دونوں تیرے پاس پہنچیں تو ان کو مار دینا مگر متلمس شاعر جو بہت بوڑھا تجربہ کار تھا اس نے اپنے صحیفہ کو راستے میں کھول کر پڑھا اور اس کے مضمون کو پڑھ کر خط پھاڑ دیا اور ملک شام چلا گیا۔ لیکن طرفہ شاعر جو نوجوان تھا اس نے متلمس شاعر کے کہنے کو نہ مان کر اپنے خط کو نہ کھولا اور نہ پڑھا جب وہ اپنے صحیفہ کو لے کر وہاں پہنچا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد متلمس کی مثل بدنامی میں عرب میں مشہور ہوگئی۔

قُلْ لِوَالٍ غَادَرْتُهُ بَعْدَ بَيْنِي   سَادِمًا نَادِمًا يَعَضُّ الْيَدَيْنِ

سَلَبَ الشَّيْخُ مَالَهُ وَفَتَاهُ   لُبَّهُ فَاصْطَلٰى لَظٰى حَسْرَتَيْنِ

جَادَ بِالْعَيْنِ حِيْنَ اَعْمٰى هَوَاهُ   عَيْنَهُ فَانْثَنٰى بِلَا عَيْنَيْنِ

خَفِّضِ الْحُزْنَ يَا مُعَنّٰى فَمَا يُجْدِىْ   طِلَابُ الْاٰثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنِ

وَلَئِنْ جَلَّ مَا عَرَاكَ كَمَا جَلَّ   لَدَى الْمُسْلِمِيْنَ رُزْءُ الْحُسَيْنِ

فَقَدْ اِعْتَضْتَ مِنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا   وَاللَّبِيْبُ الْاَرِيْبُ يَبْغِىْ ذَيْنِ

فَاغْضِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَاعْلَمْ   اَنَّ صَيْدَ الظِّبَاءِ لَيْسَ بِهَيْنِ

لَا وَلَا كُلُّ طَائِرٍ يَلِجُ الْفَخْ ‏ وَلَوْ كَانَ مُحْدَقًا بِالْلُجَيْنِ

وَلَكُمْ مَنْ سَعٰى لِيَصْطَادَ فَاصْطِـ ‏ يْدَ وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنِ

فَتَبَصَّرْ وَلَا تَشِمْ كُلَّ بَرْقٍ ‏ رُبَّ بَرْقٍ فِيْهِ صَوَاعِقُ حَيْنِ

وَاغْضُضِ الطَّرْفَ تَسْتَرِحْ مِنْ غَرَامٍ ‏ تَكْتَسِيْ فِيْهِ ثَوْبَ ذُلٍّ وَشَيْنِ

فَبَلَاءُ الْفَتٰى اِتِّبَاعُ هَوَى النَّفْـ ‏ سِ وَبَذْرُ الْهَوٰى طُمُوْحُ الْعَيْنِ

قَالَ الرَّاوِيْ فَمَزَّقْتُ رُقْعَتَهٗ شَذَرَ مَذَرَ وَلَمْ اُبَلِّ اَعَذَلَ اَمْ عَذَرَ

ترجمہ:۔ کہ تو والی کو چھوڑا میں نے اس کو اپنی جدائی کے بعد ☆ غمگین پریشان ہاتھوں کو کاٹنے والا ☆ چھین لیا شیخ نے اس کے مال کو اور اس کے جوان نے اس کی عقل کو پس وہ جل رہا ہے ☆ دو حسرتوں کی آگ میں ☆ سخاوت کی والی نے سونے کے ساتھ جس وقت اندھا کر دیا اس کے عشق نے ☆ اس کی آنکھ کو پس وہ پھر رہا ہے بغیر عینین (آنکھوں) کے ☆ غم کو ہلکا کرائے پریشانی میں پڑنے والے پس نہیں فائدہ دیتا ☆ نشانات کو تلاش کرنا اصل چیز کے بعد ☆ اور البتہ اگر بڑا ہے غم جو تجھ کو پیش آیا جیسا کہ بڑی ہے ☆ مسلمانوں کے ہاں حسینؓ کی مصیبت۔

پس تحقیق عوض میں لیا تو نے اس سے سمجھ اور تجربہ ☆ اور ذہین آدمی تلاش کرتا ہے انہی دو چیزوں کو ☆ پس نافرمانی کر تو اس کے بعد حرصوں کی ☆ اور جان لے تو تحقیق ہرنی کا شکار آسان نہیں ☆ نہ یہ ضروری ہے کہ ہر پرندہ داخل ہو جائے جال میں ☆ اگرچہ وہ جال بنایا گیا ہو چاندی کے ساتھ ☆ اور البتہ بہت دفعہ جو شخص کوشش کرتا ہے شکار کرنے کی پس وہ خود شکار ہو جاتا ہے ☆ اور نہیں لیتا سوائے حنین کے دو موزوں کے ☆ پس تو صاحب بصیرت ہو اور نہ نظر اٹھا ہر بجلی کی طرف ☆ بہت سی بجلیاں ان میں کڑک ہوتی ہے ہلاکت کی ☆ اور جھکا تو آنکھ کو اور آرام کر تو عشق سے (ایسا عشق کہ) ☆ پہنتا ہے تو اس میں ذلت اور عیب کا کپڑا ☆ پس جوان کی مصیبت نفس کی خواہش کی اتباع کرنا ہے ☆ اور خواہش کی جڑ بیج نظر کا پھٹکنا ہے (بدنظری کرنا) ☆

راوی کہتا ہے پس ٹکڑے ٹکڑے کردیا میں نے اس کے رقعے کو ریزہ ریزہ کر کے اور نہیں پرواہ کی میں نے کہ وہ ملامت کریگا یا معذور سمجھے گا۔

قولہ خفی حنین:۔ یہ ضرب المثل ہے۔ حنین ایک بوڑھے کا نام ہے جو حیرہ کا رہنے والا تھا اور چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا اس کا واقعہ اس طرح ہے کہ ایک اعرابی حنین کی دوکان پر موزہ خریدنے کے لئے گیا بھاؤ میں جھگڑا ہوا اور اس نے خریدنے سے انکار کردیا اس پر حنین ناراض ہو گیا اور بدلہ لینے کی تدبیر سوچی نچانچہ راستہ میں ایک موزہ ڈال دیا اور کچھ فاصلے پر دوسرا اعرابی جب ادھر سے گزرا اس نے حنین کے موزے یاد کے کہا اگر دوسرا مل جاتا تو میں اس کو لے لیتا آگے چل کر جب دوسرا نظر آیا تو اونٹ وہیں چھوڑ کر پہلے موزے کو اٹھانے کے لیے آیا اتنے میں حنین کو موقع مل گیا اور چپکے سے اس کا اونٹ لے کر چل دیا وطن پہنچ کر جب لوگوں نے دریافت کیا کہ تم سفر سے کیا لائے ہو تو اس نے کہا بخفی حنین یعنی میں حنین کے دو موزے لایا ہوں اس کے بعد سے یہ مثل مشہور ہوگیا۔

دسواں مقامہ ایک نظر میں

اس مقامہ میں مصنف نے ایک دلچسپ کہانی تلمیحات ومحاورات سے مرصع سنا کر طلباء عربی ادب کو بہت سی نصائح کی ہیں

خَفِّضِ الْحُزْنَ یَا مُعَنّٰی فَمَا یُجْدِیْ طِلَابُ الْاٰثَارِ مِنْ بَعْدِ عَیْنِ

کہ کوئی مصیبت آجائے تو اتنا پریشان نہ ہو کہ دوسرے کاموں کے لئے ہمت ہار بیٹھے۔

وَلَئِنْ جَلَّ مَا عَرَاکَ کَمَا جَلَّ لَدَی الْمُسْلِمِیْنَ رُزْءُ الْحُسَیْنِ

میں رنج وغم کا علاج بتلایا کہ بوقت مصیبت سابقہ کسی بڑی مصیبت کو سامنے رکھا جائے تو غم کافور ہو جاتا ہے

فَقَدْ اِعْتَضْتَ مِنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا وَاللَّبِیْبُ الْاَرِیْبُ یَبْغِیْ ذَیْنِ

کہ مصائب وآلام میں فوائد بھی ہیں کہ بہت سے عبر وتجربات حاصل ہوتے ہیں

(۴) آخر میں فتبصر ولا تشم کل برق الخ

تینوں شعروں کو ایک بار پھر پڑھیے کتنے موثر انداز میں مصنف نے حفاظت نظر کی نصیحت کی ہے میرے عزیز طلباء کرام نظروں کی حفاظت طلباء کیلئے بہت ہی ضروری ہے کیونکہ اس میں کوتاہی سے حافظہ میں کمی واقع ہوتی ہے جسمانی صحت بھی کافی متاثر ہوتی ہے کما قال ابو الطیب

۔وینال من حوبائہ

میرے عزیز طلبا بد نظری شیطان کا ایک تیر فواحشات کی پہلی منزل اور اکثر گناہوں کی بنیاد ہے اس کا بہترین علاج یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور کا استحضار ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

والصلوۃ والسلام علی احب خلقہ سید المرسلین

کما یحب ربنا ویرضی عدد ما یحب ربنا ویرضی .